واہ واہ میراں شاہ شہاں دا سید دوہیں جہانی
غوث الاعظم پیر پیراں دا ہے محبوب ربانی

مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ

اور

عارف کامل حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

کی تصنیف

تحفۂ میراں

(مع فرہنگ و حواشی)

مرتبین

میاں ذوالفقار احمد قادری، شہباز علی قادری

ناشر: مقصود پبلشرز
جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں۔
اردو بازار، لاہور۔ فون: 0333-4320521

نقیب الاشراف السید الشیخ ہاشم عبدالقادر الگیلانی القادری البغدادی حفظہ اللہ تعالیٰ

تقریظ

نقیب الاشراف السید الشیخ ہاشم عبدالقادر الگیلانی القادری البغدادی حفظہ اللہ تعالیٰ

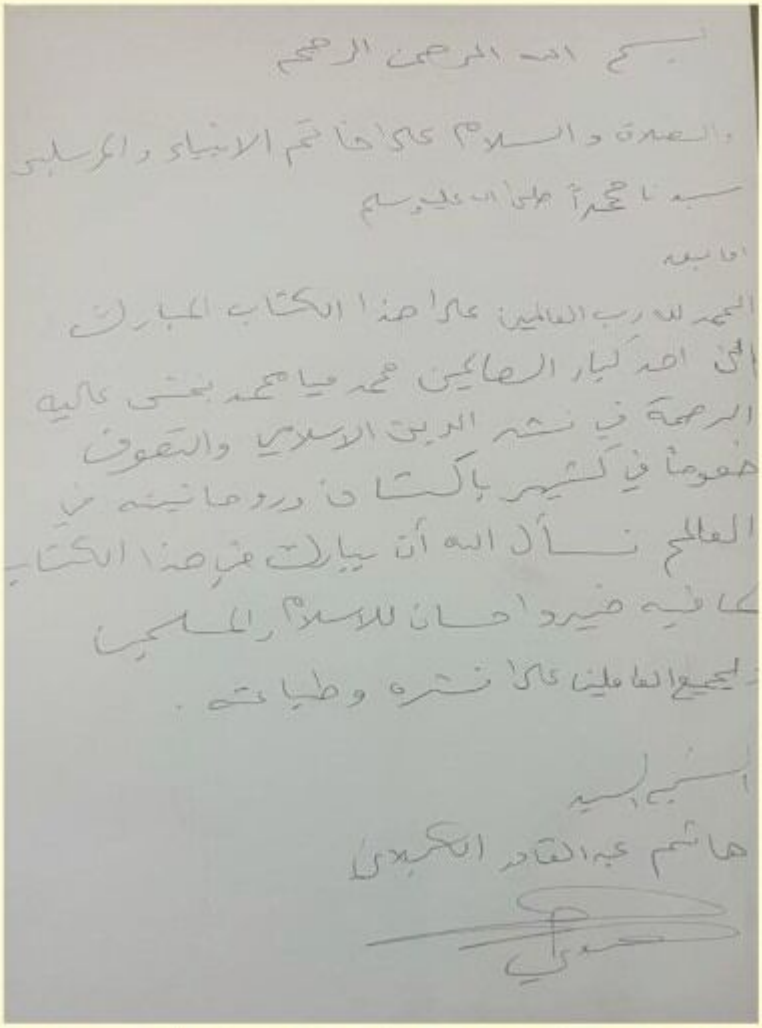

بسم الله الرحمن الرحيم

والصلوة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين
سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم

اما بعد

الحمد لله رب العالمين على هذا الكتاب المبارك
الى احد كبار العلماء محمد فياض محمد يعني عالية
الرحمة في نشر الدين الاسلامي والتصوف
خصوصا في كشمير باكستان وروحانيته في
العالم نسأل الله أن يبارك في هذا الكتاب
كافة خيرا حسنا للاسلام والمسلمين
ولجميع العاملين على نشره وطباعته.

السيد السيد
هاشم عبدالقادر الكيلاني

ترجمہ تقریظ

نقیب الاشراف السید الشیخ ہاشم عبدالقادر الگیلانی القادری البغدادی حفظہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود وسلام ہوں حضور خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد ﷺ پر

الحمدللہ یہ کتاب بڑی بابرکت ہے جو کہ بہت بڑے کبار اولیاء وصالحین میں سے ایک ولی کامل اور صالح میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی ہے جن کا اشاعت دین اسلام اور تصوف وطریقت میں خصوصاً پاکستان اور کشمیر میں اور پورے عالم میں روحانیت کی دُنیا میں بہت بڑا کردار ہے۔

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کی اشاعت و طباعت کو مزید بابرکت فرمائے اور تمام اہل اسلام اور مسلمانوں اور تمام کاملین کے لیے خیر و برکت عافیت اور سلامتی والا بنائے۔

آمین

مترجم: سنگِ میراں

علامہ حافظ محمد اخلاق مبارک القادری

خلیفہ مجاز بغداد شریف

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کی دیوار پر نصب شدہ شجرہ طریقت کا عکس

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کی دیوار پر نصب شدہ شجرہ نسب کا عکس
(والد گرامی اور والدہ صاحبہ کی جانب سے)

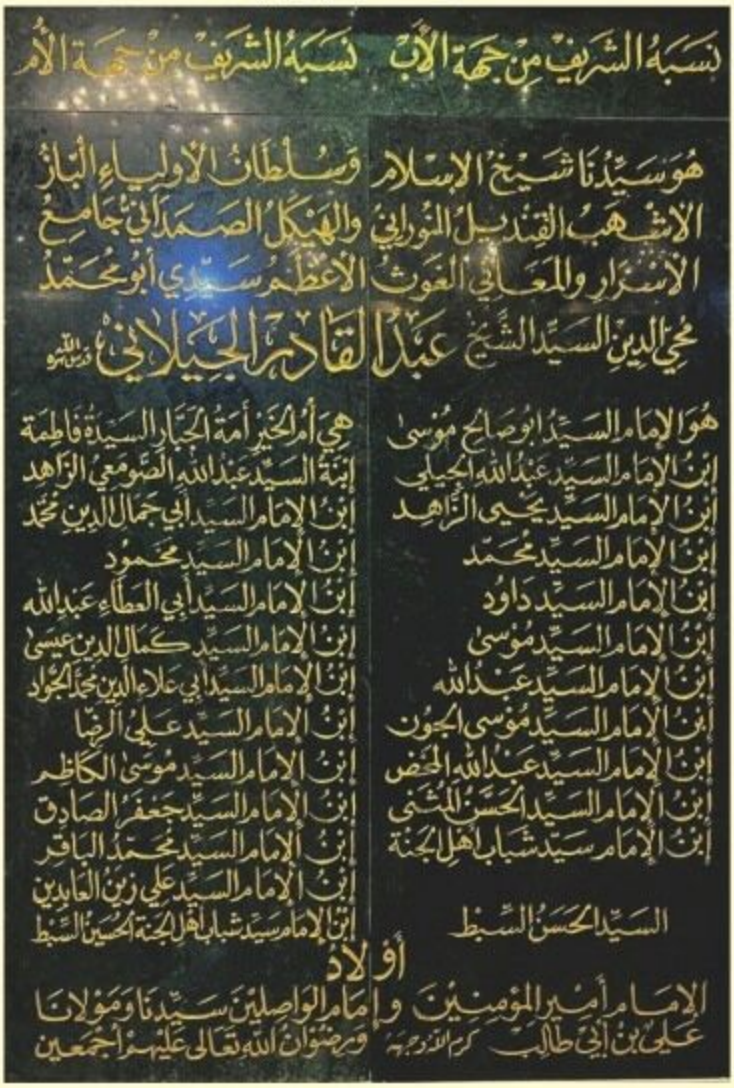

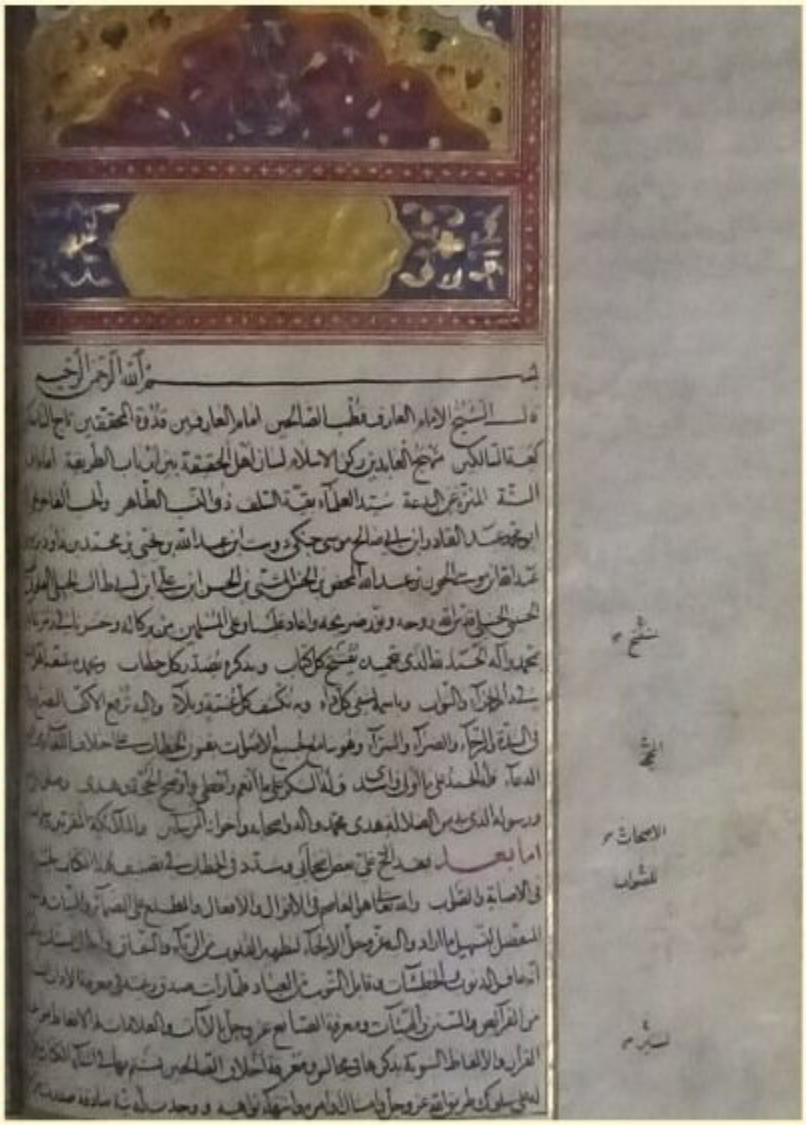

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الشيخ الامام العارف قطب الصالحين امام العارفين قدوة المحققين تاج العارفين
كهف السالكين مرجع العابدين بركة الاسلام لسان اهل الحقيقة برهان اهل الطريقة امام اهل
السنة المنزه عن البدعة سيد العلماء بقية السلف ذو النسب الطاهر والحسب الباهر
ابو محمد عبد القادر ابن ابي صالح موسى جنكي دوست ابن عبد الله يحيى بن محمد بن داود بن
موسى الجون بن عبد الله المحض بن الحسن المثنى بن الحسن بن علي ابن ابي طالب الهاشمي القرشي
الحسني الحسيني من طريق وجهه وقرة عينه وزوج بضعته واحد علماء المسلمين من ولده وحسن
بعد الحمد لله الذي تفتح بذكره ابواب الكتاب وتيسر بحمده مقفلات
يشد الجوارح والثياب وباسمه يستهل كل داء وبه تكشف كل غمة وبلاء والصلاة
في السماء والارض والصباح والمساء وهو اسم لمجلس الاصلاء بعون الخطاب عند اجابة
الدعاء والحمد لله على ما الهم وارشد وله الشكر على ما انعم وتفضل وافتح الحق بهدى
ورسوله الذي بعثه من الصلالة بهدى محمد وآله واصحابه واحزابه الرشد والملائكة المقربين
اما بعد الخ عن معاصي الجوارح وستر الخطاب في تصفية الباطن
في الاصابة والصواب والله تعالى هو العاصم في الاقوال والافعال والمطلع على الضمائر والنيات وهو
المتفضل بالتسهيل والاعانة والتيسير وصلى الله على سيدنا محمد المطهر المطهور من الزلة والخطاء وآله
اعلام الهدى ومصابيح الظلمات وعلى اصحابه منارات الصدق ومعادن المعرفة الذين
من القرآن العزيز والسنن والحسنات ومعرفة الصنائع عز وجل الآيات والعلامات على الانعام من
القرآن والالفاظ السوية بذكرها تنجلي الهموم وتغرق الخلائق الصالحين فسلم الله الكريم
لهم على سلوك طريق الله عز وجل واتباع الامر وما شهد لهم به وجد سلفه الصالح

مكتبة القادريه بغداد شريف میں موجود مخطوطہ "الغنیۃ الطالبی طریق الحق" کے پہلے صفحہ کا عکس

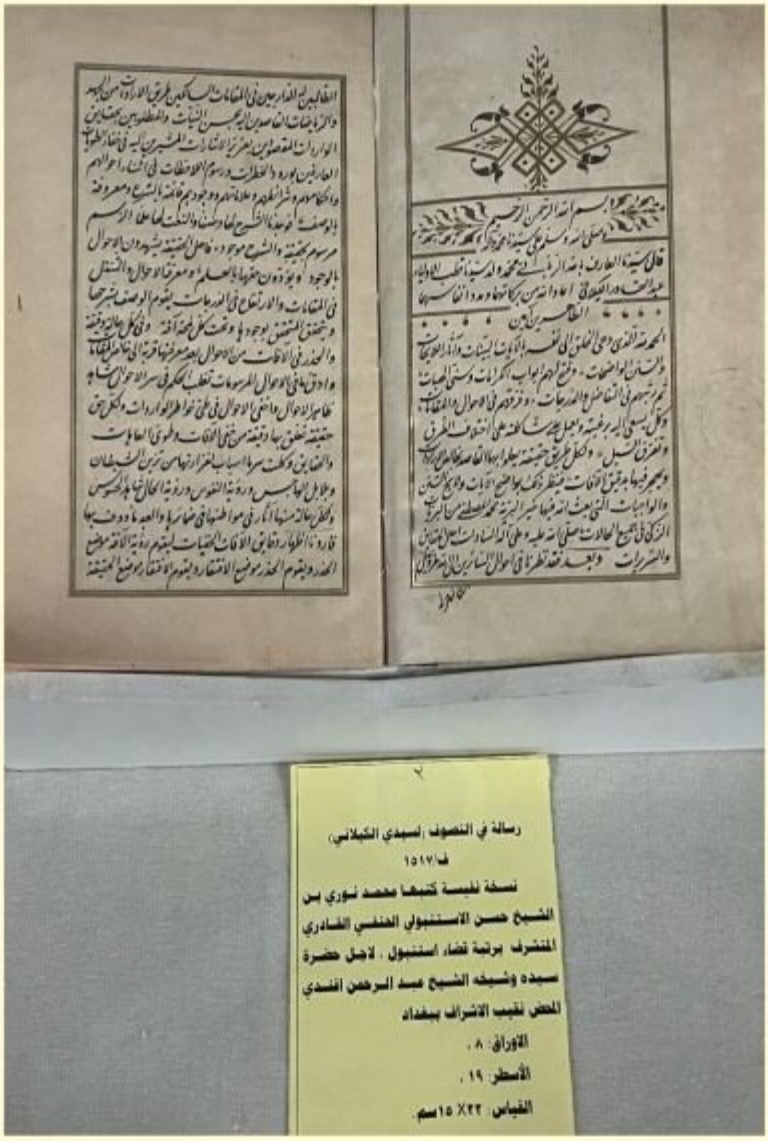

رسالة في التصوف (لسيدي الكيلاني)
ق/١٥١٧
نسخة نفيسة كتبها محمد نوري بن
الشيخ حسن الاستنبولي الحنفي القادري
المتشرف برتبة قضاء استنبول ، لاجل حضرة
سيده وشيخه الشيخ عبد الرحمن افندي
المحض نقيب الاشراف ببغداد
الاوراق: ٨ .
الأسطر: ١٩ .
القياس: ٢٢X ١٥سم.

مکتبۃ القادریہ بغداد شریف میں موجود مخطوطہ "رسالہ فی التصوف" کے پہلے صفحہ کا عکس

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے دروازہ پر لکھے ہوئے عربی اشعار کا عکس

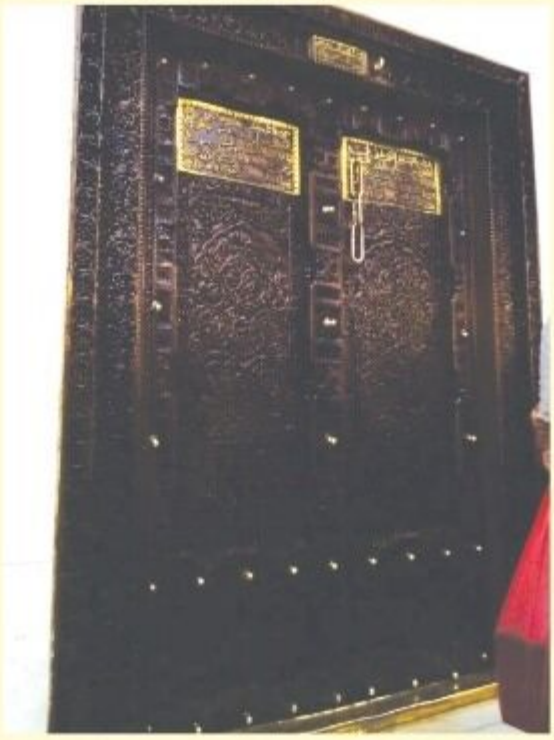

واہ واہ میراں شاہ شہاں دا سید دوہیں جہانی
غوث الاعظم پیر پیراں دا ہے محبوب ربانی

مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ

اور

عارف کامل حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

کی تصنیف

تحفہ میراں (مع فرہنگ وحواشی)

مرتبین:
میاں ذوالفقار احمد قادری ، شہباز علی قادری

زیر اہتمام	ناشر
میاں محمد بخش اکیڈمی یو۔کے/کھڑی شریف	مقصود پبلشرز جیلانی سنٹر، احاطہ شاہدریاں، اُردو بازار، لاہور موبائل: 0333-4320521

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللّٰہ

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ عَلَیۡنَا حِکۡمَتَکَ وَانۡشُرۡ عَلَیۡنَا رَحۡمَتَکَ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم وحکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازل فرما۔ اے عظمت اور بزرگی والے۔ (مُستَطرَف، جلد ا، صفحہ ۲۹)

رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ وَتَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ

ISBN- 978-969-8769-75-8

مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ

نام کتاب : تحفۂ میراں (مع فرہنگ وحواشی)

مصنف : عارف کامل حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرتبین : میاں ذوالفقار احمد قادری، شہباز علی قادری
بمقام پھرا کھٹانہ ڈاکخانہ فتح پور تحصیل وضلع گجرات
Ph:03006266240

نظر ثانی : مفتی حامد حسین قادری الشاذلی

اشاعت : جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ بمطابق دسمبر 2023ء

کمپوزنگ : شہباز علی قادری، عمران میر پور اور محمد سدھیر سائیں

زیر اہتمام : میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ اکیڈمی یوکے/کھڑی شریف

ناشر : مقصود احمد شرقپوری (*0333-4320521*)

ملنے کا پتہ : مقصود پبلشرز جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اُردو بازار، لاہور

قادری پرفیومر، دربار عالیہ کھڑی شریف (*03465034356*)

رضا بک شاپ، فوارہ چوک گجرات (*03006203667*)

آس امید پبلی کیشنز انڈس وزڈم, شاپ نمبر ۱۳ لوک ورثہ میوزیم، اسلام آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتساب

حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کے نام

آپ رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے والدین مرحومین ومغفورین

میاں گلزار احمد مرحوم، میاں سرفراز احمد مرحوم

اور

تمام امت مسلمہ کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض

آفتاب آمد دلیل آفتاب　　گرد لیلت بابد ازوی رو متاب

ترجمہ: سورج کا ثبوت بذات خود سورج ہے اگر مزید ثبوت چاہیے تو سورج سے چہرہ نہ ہٹاؤ۔

بردرت امیدوارم یا محمد قادری　　بیکس و بے غم گسارم یا محمد قادری

میں اَنھا تے تِلکن رَستہ، کیونکر رہے سنبھالا
دَھکے دیون والے بُہتے توں ہتھ پکڑن والا

جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ برائے کرم اس ناچیز کی طرف سے پیش کردہ آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ پر نہایت مختصر سا تعارف جو آپ رضی اللہ عنہ کے مقام کی ایک معمولی سی جھلک ہے ازراہ کرم اپنے جد امجد حضرت محمد ﷺ کے صدقے قبول فرماتے ہوئے مجھ پر اور میری آل اولاد اور آئندہ نسل کو بھی اپنی غلامی میں قبول کیجئے۔امین

سگِ میراں میاں ذوالفقار احمد قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تاریخ تکمیل

تحفۂ میراں

کِشتزارِ میاں محمد بخش

---2023ء---

عشق و مستی کے نور سے معمور　　سوز ہی سوز تحفۂ میراں
کیجیے روح و قلب کو روشن　　پڑھیے ہر روز تحفۂ میراں
سال تکمیل کا عروس ہے کیا؟　　"رونق افروز تحفۂ میراں"

----------۱۴۴۴----------

قطعہ تاریخِ اشاعت

تحفۂ میراں

پڑھ کے تو دیکھیے عروسؔ میاں　　میٹھی میٹھی ہے تحفۂ میراں
شاید اس واسطے ہی آمد کا　　سال ہے " تحفۂ شکر افشاں"

----------۱۴۴۵----------

ازقلم

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروسؔ فاروقی

اجمالی فہرست

مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

صفحہ نمبر 22 سے صفحہ نمبر 185

تحفۂ میراں (مع فرہنگ وحواشی)

صفحہ نمبر 191 سے صفحہ نمبر 414

سی حرفی مقبول

صفحہ نمبر 415 سے صفحہ نمبر 420 سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مختصر سیرت مبارک غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

مرتبین

میاں ذوالفقار احمد قادری ، شہباز علی قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلی فہرست

		صفحہ نمبر
	ابتدائیہ	24 تا 37
باب اوّل:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت باسعادت	38 تا 44
باب دوم:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عالی شان خاندان	45 تا 53
باب سوئم:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا علمی مقام و مرتبہ و تصانیف	54 تا 69
باب چہارم:	شریعت مطہرہ کی اہمیت و فضیلت غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نظر میں	70 تا 74
باب پنجم:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا زہد و تقوی	75 تا 80
باب ششم:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا فریاد رسی فرمانا	81 تا 84
باب ہفتم:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا غریب پروری فرمانا	85 تا 88
باب ہشتم:	عقیدت مندوں کے لیے حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بشارتیں	89 تا 95
باب نہم:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ملفوظات عالیہ	96 تا 111
باب دہم:	اقوال و تعلیمات غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	112 تا 123
باب گیارہ:	اعلان قدمی پر اولیائے کرام کا سر جھکانا اور تائید فرمانا	124 تا 130
باب بارہ:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامات	131 تا 145
باب تیرہ:	چند اولیائے کرام کا اظہار محبت و عقیدت	146 تا 157
باب چودہ:	قصیدہ غوثیہ شریف مع ترجمہ و فضائل	158 تا 168
باب پندرہ:	حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بحیثیت مظہرِ جمال مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	169 تا 180
	ماخذ و مراجع (مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)	181 تا 185

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اظہار تشکر

بعد از حمد وصلوٰۃ میں اپنے پیرومرشد سید ہاشم الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز کا تہہ دل سے مشکور ہوں ان کی نظر عنائت و کرم سے مجھے یہ مختصر سیرت مبارکہ کا آغاز کرنے اور پایہ تکمیل تک پہنچانے میں حوصلہ افزائی ملی۔امید کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اس ناچیز کو اپنی غلامی میں رکھیں گے۔بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ پُر امید ہوں:

صحبت صالح ترا صالح کنند　　صحبت طالع ترا طالع کنند

اس کے بعد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے خاندان عالیہ ہی سے عمان (اردن) میں مقیم ڈاکٹر مروہ محمود حجو خرمہ صاحبہ اور اُن کے خاوند ڈاکٹر عمر عرفات صاحب جنہوں نے اپنے اپنے تھیسس (Thesis) کی کاپیاں عطا کی جن میں بالخصوص امام عبدالغنی نابلسی کی کتاب "الفتح الربانی والفیض الرحمانی" پر ڈاکٹر مروہ صاحبہ کی تحقیق میرے لیے معاون ثابت ہوئی اور پھر اُن کی رہائش گاہ پر تصوف کے عنوان وحدۃ الوجود پر امام نابلسی کی رائے پر سیر حاصل گفتگو پر شکرگزار وممنون رہوں گا۔ان حضرات سے ملاقات کا جو سبب بنے میری مراد محمد ہاشم صاحب اور عبدالعزیز خُرمہ ہیں۔ان قابل احترام ہستیوں کی مہمان نوازی اور ادبی تحائف بھی میرے لیے باعث فخر ہیں جو کہ میری ذاتی لائبریری کا قیمتی حصہ بنیں گے۔

حضرت میاں محمد بخش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی تصنیف تحفۂ میراں میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مقام و مرتبہ میں اسی (۸۰) کرامات پر مشتمل پنجابی منظوم مجموعہ بڑے خوش اسلوب طریقے سے بیان فرمایا ہے۔ تحفۂ میراں کے متن کی تصحیح اور فرہنگ وحواشی وغیرہ کا تقریباً تمام کام شہباز علی قادری کی کاوش ہے جس کو میں نے بھی ذاتی طور پر پڑھا اور دیکھا ہے کہ یہ کام عقیدت اور محبت کے ساتھ ساتھ بڑی محنت اور جانفشانی سے کیا گیا ہے۔جس کے لیے میں قلبی طور پر اس صوفی منش درویش کا مشکور وممنون ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور اس کی درازعمری اور علم وعمل میں دن بدن اضافے کے لیے دعا گو ہوں۔تحفۂ میراں کی پروف ریڈنگ کرنے والے حضرات جن میں عزیزہ منیز اختر اور پروفیسر سعید احمد بھی شامل ہوئے ،کا تہہ دِل سے شکرگزار ہوں۔جنہوں نے کافی محنت سے تحفۂ میراں کے تمام متن کو دیکھا اور کچھ سفارشات بھی پیش کی پھر مقصود پبلشرز کا اپنے تجربہ کو بروئے کار لاتے ہوئے اعلیٰ اشاعت پر تمامی کا مشکور وممنون ہوں۔

اپنے پیر بھائی وسیم نیوی والا بمبئی کا بھی شکر گزار ہوں جس نے بطور تحفہ آپ رضی اللہ عنہ کے مناقب پر ہندوستان میں چھپنے والی کُتب مہیا کیں۔ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے خاندان عالیہ کے چشم و چراغ اُس وقت کے نقیب الاشراف سید عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ (مرحوم) جنہوں نے مجھے غنیۃ الطالبی پر چھپا ہوا تین جلدوں کا تحقیقی مقالہ اور پھر عزیز عرفی کی کتاب Ghous ul Azam Dastgir بھی عنائت فرمائی۔ اس کے ساتھ جناب غوث پاک کی بارگاہ کے خادم عبدالرحمن اور دیگر خادمین حضرات جنہوں نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مناقب میں لکھی گئی عربی کتب وقتاً فوقتاً عنائت فرمائیں جو مجھے اور شہباز علی قادری کو تحقیق و حوالہ جات دینے میں کام آئیں۔ آخر میں اپنے فرزند میاں اویس احمد کا بھی مشکور ہوں کہ اُس کی ذاتی لائبریری کی بھی چند کتب تحقیق کے دوران میرے کام آئیں۔

تحفۂ میراں کے آغاز میں " مختصر سیرت غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ " کے عنوان سے جو گلدستہ پیش کیا جا رہا ہے اس نیت کے ساتھ کہ عصر حاضر اور انگلش کے قارئین کو حضور غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقام و مرتبہ کا کچھ ادراک ہو سکے اور حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت اور محبت سے بھر پور سوز و گداز والی پنجابی شاعری کو دادِ تحسین پیش کرنے اور سمجھنے میں مدد مل سکے اس کے بعد میں اپنی دختر انیسہ ذوالفقار کا مشکور ہوں جس نے اپنی ساتھی استادہ ڈاکٹر شیتھ در الغزالی کے متعلق مجھے بتایا کہ وہ اور اس کے خاوند نے تصوف اور جناب غوث پاک کی تصانیف پر لکھا ہے جس کی وجہ سے اُن کی دو تصانیف Fifteen letters اور Purification of Mind سے استفادہ حاصل کیا۔

قارئین کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ شہباز علی قادری نے اس کتاب "مختصر سیرت غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ " کے لکھنے میں نہ صرف کمپوزنگ کی خدمات میرے ساتھ سرانجام دی ہیں بلکہ ہر طرح کی تحقیقی معاونت بھی سرانجام دی ہے اور یہ ہم دونوں کی مشترکہ (متحدہ) کاوش ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ برادر اصغر میاں امتیاز احمد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کام کو چھپوانے کے دوران خصوصی تعاون اور اپنی معیت کا شرف بخشا۔ اور میرے ہم سفر رہے۔

خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ علیہ کی مانگی ہوئی دعا کو اپنے لیے دہراتا ہوں:

اے مولا! اس بدنصیب کو اپنی رحمت سے محروم نہ کر۔ لگاتار روتے سسکتے تم سے یہ دُعا مانگتا ہوں
شام سے صبح تک نیند کے بغیر جو آنکھیں بند نہیں ہوئیں ان کے آنسوؤں سے دعا مانگتا ہوں۔

پوری کوشش اور خلوص سے تیرے گھر آیاہوں میرا روح جل رہا ہے دل اور جسم ٹوٹا ہوا ہے۔ گذری زندگی کی غلطیوں کو یاد کر کے روتے ہوئے اور پچھتاتے ہوئے خلوص دل سے دعامانگتا ہوں جوانی میں زندگی کے عارضی ہونے کی حقیقت نہ جانتے ہوئے زندگی کے خاتمے پر دنیاوی خواہشوں کو چھوڑکرمبارک منزل کی طرف چلتے ہوئے زارو قطار روتے ہوئے دعا مانگتا ہوں

اس سفر میں روح کا ساتھ نہ رہے گا۔ ڈگمگانے والے قدم اس راستے پر نہیں چلیں گے

کیونکہ انہیں نفع ونقصان کا علم نہیں اس حالت میں دعا مانگتا ہوں

تمہارا غلام احمد یسوی نفس کے پہاڑ کو سَر کر کے فنا فی اللہ کی منزل کے قریب آ کر تھکا جلا ہوا

اس حالت میں روتے ہوئے دعا مانگتا ہوں

(خواجہ احمد یسوی کی Divine Wisdom page 15، دیوان حکمت صفحہ ۱۵)

مولانا روم فرماتے

کردی تو قبول و من زد می ترسم

در خدمت تو ز چشم بد می ترسم

ازبیم زوال آفتاب حسنت

حقا کہ من از سایہ خور می ترسم

ترجمہ: تو نے مجھے خوشی سے قبول کیا مگر تمہارے مسترد کرنے سے ڈرتا ہوں تمہارے دربار میں خدمت کے لئے حاضر ہوں مگر نظر بد سے ڈرتا ہوں تمہارے جمال کے خوبصورت سورج کو میرے لئے گہن نہ لگ جائے اس وجہ سے میں اپنے سائے سے بھی ڈرتا ہوں۔(The Rubais of Rumi Page 336)

آخر میں التجا ہے کہ یہ تمام تر کاوش اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو اور ہر طرح کی کمی و کوتاہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ درگزر فرمائے پھر باوجود میری کم علمی ،خلوص میں کمی ، بے عملی کے ،حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اسے اپنی مقدس بارگاہ میں قبول فرمائیں اور ہمیشہ کی طرح میرے اور میرے خاندان کے مددگار رہیں اور اپنی خاص نظر عنایت عطا فرمائیں۔ امین

سگِ میراں: میاں ذوالفقار احمد قادری کھڑی شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی کامل ،مصنف سیف الملوک حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب " تحفۂ میراں" جو کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اسی (۸۰) مناقب پر مشتمل ہے پر ایک نئی جہت سے تشریح و تسہیل کا کام پیش خدمت ہے جس میں متن کی درستگی کو اس کتاب کے طبع اول اور قلمی نسخہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سنوارا گیا ہے اور پھر حسبِ ضرورت دیگر نسخوں سے بھی استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔ ہر منقبت میں موجود مشکل الفاظ کے معنی اسی صفحہ پر یا اگلے صفحہ پر دے دیئے گئے ہیں۔ جن ماخذ کتب سے یہ کرامات لی گئی ہیں ان کتب اور مصنفین کا مختصر تعارف بھی حاشیہ کے طور پر لکھ دیا گیا ہے۔ مناقب میں مذکور شخصیات اور راویوں کا مختصر تعارف تصوف کی معتبر کتب سے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ مناقب کی تخریج بھی کر دی گئی ہے تا کہ پتہ چل سکے کہ دیگر کون کون سی کتابوں میں یہ مناقب بیان ہوئی ہیں ان کتابوں کے حوالے مع صفحہ نمبر درج کر دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک منقبت کو عنوان دے دیا گیا ہے جسے فہرست میں بالترتیب لکھ دیا گیا ہے جو ایک قاری کے لیے آسانی کا باعث ہو گی کہ کونسی کرامت کس صفحہ پر لکھی گئی ہے۔ تحفۂ میراں پر تحقیقی کام کے منہج کو سمجھنے کے لیے مزید تفصیلات صفحہ نمبر ۱۹۶ تا ۲۰۶ مطالعہ فرمائیں جہاں سے اس کتاب کا آغاز ہو رہا ہے اس کے شروع میں لکھا گیا " دیباچہ " اور آخر میں صفحہ نمبر ۴۰۹ اور ۴۱۰ پر " قارئین سے التماس" کے تحت لکھے ہوئے بیس (۲۰) نکات کو ملاحظہ فرمائیں۔ یہ تمام تر کاوش اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق خاص اور پیرانِ پیر غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی نگاہ کرم سے ممکن ہو سکی۔ حضور عارف کامل حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی تصرف سے ہی بندہ ناچیز سے یہ بڑا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ والدین کی دعاؤں اور اپنے شیخ طریقت حضرت پیر حیدر شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی توجہ کو ہر وقت اپنے شامل حال سمجھتا ہوں ۔

تحفۂ میراں کے آغاز میں " مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ " کے نام سے جو گلدستہ پیش کیا جا رہا ہے جس کے مطالعہ سے قاری کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ جیسی بلند پایہ علمی ،عملی اور روحانی شخصیت کے بارے کافی حد تک ادراک ملے گا۔ جب تحفۂ میراں کا کام آخری مراحل میں تھا تو میاں ذوالفقار احمد قادری صاحب نے

اپنے خیال کا اظہار فرمایا کہ تحفۂ میراں کے شروع میں سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر مشتمل کم از کم دس گیارہ صفحات کا مختصر تعارف ہونا چاہیے جب عظیم المرتبت اَن گنت شان کے مالک شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ ،جن کا مقام و مرتبہ ہماری عقلوں سے بالا تر ہے کی سیرت مبارک کے حوالے سے کام شروع ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق خاص اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نگاہ کرم سے اس میں اضافہ ہوتے ہوئے تقریباً ۱۸۰ صفحات پر مشتمل ایک عقیدت بھرا گلدستہ تیار ہو گیا۔ اس مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو مرتب کرنے میں میاں ذوالفقار احمد قادری اور اس عاجز بندہ ناچیز نے مل کر کثیر عربی، اردو اور انگلش کتب سے استفادہ حاصل کر کے شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذیل میں دیئے گئے اس فرمان کی اتباع میں اپنی حاضری لگوانے کی کاوش کی ہے:

" بہجۃ الاسرار بہت بڑی کتاب ہے جس میں جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اور دوسرے مشائخ کرام کے مناقب بھرے پڑے ہیں اور بزرگانِ دین کے وہ اقوال بھی درج کیے گئے ہیں جن میں جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے پہلے آنے والے بزرگوں نے آپ کے کمالات اور آمد کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ راقم الحروف (شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) ان اقوال کو نہایت اختصار سے پیش کرتے ہوئے اپنی تالیف کا نام زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار تجویز کر رہا ہے میری دلی خواہش ہے کہ میرا نام بھی جناب غوث پاک کے تعریف کرنے والوں ،مریدوں اور محبوبوں میں لکھ جائے اگرچہ مہجور و محروم نیاز مندان سلسلہ قادریہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ظاہری جمال اور پاکیزہ مجلس میں حصہ لینے سے قاصر ہیں تاہم آنجناب کے اوصاف و کمالات کے مطالعہ سے محروم نہیں رہیں گے۔

یہ حقیقت ہے کہ حضرت کے فضائل و مناقب حد و حساب سے باہر ہیں اور انھیں احاطہ تحریر میں لانا بڑا مشکل کام ہے جو کچھ آج تک لکھ جا چکا ہے وہ اس بحرِ بیکراں سے ایک حقیر سا قطرہ ہے۔"(زبدۃ الآثار ص ۲۸)

مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں عقیدت اور محبت کے رنگ کے ساتھ ساتھ تحقیق و تخریج کو بھی مدِنظر رکھا گیا ہے۔ ہر واقعہ اور عبارت کو با حوالہ درج کیا گیا ہے۔ اور خاص طور پر میاں ذوالفقار احمد صاحب نے انگلش لٹریچر جو دُنیا کے مختلف ممالک مثلاً برطانیہ، یورپ ، امریکہ، افریقہ، ترکی، انڈیا اور ملائشیا وغیرہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان میں چھپ چکا ہے سے استفادہ کر کے اسے اردو سلیس میں پیش کرنے کی ایک

منفرد کوشش کی ہے۔اور انگلش میں لکھی جانے والے مختلف سکالرز کے مقالہ جات کو متعارف کرایا ہے۔جس سے آئندہ وقت میں تحقیق کی نئی راہیں بھی روشناس ہوئیں ہیں۔یہ ایسا کام ہے کہ جس سے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے عالمگیر مقام و مرتبہ کا پتہ چلتا ہے کہ پوری دنیا میں کس طرح اہل علم محقق، مفکر آپ رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہیں۔

مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو پندرہ عنوان کے تحت پندرہ ابواب میں مرتب کرنے کے لیے تقریباً سو(100) سے زائد کُتب سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے جس سے قاری کو موضوعاتی مطالعہ کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہم سب کے لیے نفع بخش بنائے۔اگرچہ حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ حقائق و واقعات کو تخریج کے ساتھ درست لکھا جائے مگر پھر بھی قارئین سے التماس ہے کہ جہاں کہیں بھی غلطی دیکھیں اصلاح کے لیے راہنمائی ضرور فرمائیں۔آخر میں ہر اس محسن کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو جو اس کام کو مکمل کرنے میں حصہ بنا۔

از قلم
شہباز علی قادری
پھرا کھٹانہ ڈاکخانہ فتح پور
تحصیل و ضلع گجرات

Ph:03006266240

سبب اشاعت

بعد از حمد وصلوۃ بابا جی میاں محمد بخش ؒ کی پہلی تصنیف سوہنی مہینوال کی اشاعت کے بعد آپ ؒ کی دوسری تصنیف تحفۂ میراں کے متعلق کام شروع کیا تو مجھے احساس ہوا کہ تحفۂ میراں صاحب علم لوگوں کے لیے تو بے شک قابل قدر وفہم ہے مگر مجھ جیسے کچھ بے علم لوگوں کے لیے مکمل طور پر عقیدت واحترام سے خراج عقیدت پیش کرنے میں شاید دِقت ہو اس لیے میں نے جناب غوث پاک ؓ جیسی عالم اسلام کی مقبول ومعروف، قابل قدر اور اولیائے کرام کے لیے قابل تقلید وصد احترام ہستی کا مختصر سا تعارف (گیارہ صفحات پر مشتمل) تحفۂ میراں کے آغاز پر لکھنا شروع کیا جوں جوں تحقیق کرتا گیا تو احساس ہوا کہ اس جید ہستی کے تعارف میں تو بڑی بڑی علمی شخصیات کی تحریریں موجود ہیں اس کے علاوہ انگلش میں بہت سے Orientalists کی کُتب بھی چھَپ چکی ہیں جو کہ کسی حد تک تصوف کا مکمل ادراک نہ ہونے کی وجہ سے قابل غور تو نہ سہی مگر آج کل کے دور میں انگلش میں لکھی جانے کی وجہ سے ہماری مغرب میں موجود نسل کے لیے تحقیق کا ہی واحد ذریعہ ہوں گے۔

اسی کے ساتھ ساتھ بے شک اردو انگلش میں تحریریں تو میرے لیے آسان تھیں مگر فارسی، عربی اور پنجابی میں وہ روانی نہ تھی اس لیے پروفیسر سعید احمد سے اپنی اسی کمی کا ذکر کیا تو اُنہوں نے شہباز علی قادری کا نہ صرف ذکر کیا بلکہ بتایا کہ وہ تحفۂ میراں کے فرہنگ وغیرہ پر کام کر رہا ہے اس کے بعد جب شہباز صاحب سے ملاقات ہوتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ شاید یہ ہماری جوڑی (سنگت) جناب غوث پاک ؓ اور بابا جی حضرت میاں محمد بخش ؒ کی منشاء سے بنی تھی اس طرح ایک بغداد شریف میں اور بقیہ کھڑی شریف میں ہماری ملاقاتیں اور علمی تحقیقی نشستیں ہوتی رہیں میرا پہلا نامکمل مسودہ گم ہو گیا تو دوبارہ شروع کیا اس کے بعد کئی دفعہ اپنی طرف سے مسودہ مکمل کرنے کے باوجود چھَپ نہ سکا اور مزید وقت درکار ہوتا گیا امید ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری اور شہباز علی قادری کی یہ کاوش جناب غوث پاک شیخ سید عبدالقادر جیلانی ؓ اور بابا جی حضرت میاں محمد بخش ؒ کے ہاں شرف قبولیت پائے گی۔ امین

از قلم

میاں ذوالفقار احمد قادری کھڑی شریف

ابتدائیہ

انسانی زندگی مختلف جہتوں ،تجربوں اورعمل کا مجموعہ ہے جس میں ظاہری اعمال اورمختلف محرکات باطنی اخلاص و نیت شامل ہوتی ہیں۔اس طرح زندگی دونوں کا مجموعہ ہے ظاہری کو باطنی معاملات سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا کرنے سے معاشرے کوکوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔تاریخ گواہ ہے شریعت محمدی ﷺ سے پہلے اس پر مختلف مذاہب نے جو تجربات کیے ان سے نہ صرف اُن مذاہب کے پیروکاروں بلکہ تمام معاشرے کو اس کا نقصان اُٹھانا پڑا۔جس کی مثالیں ہراُس مذہب کے ماننے والوں کوملیں جہاں مرد وعورت کو اُن کے قدرتی ،جبلتی تقاضوں پر پابندیاں عائدکر کےصرف اپنے مذہب کے لیے زندگی وقف کرنے کے لیے مجبور کیا گیا جو کہ خواص کے لیےتو بے شک ممکن ہے مگرعوام الناس کے بس کی بات نہیں۔ اسلام ہمیں قطعاً کوئی ایسی شرعی پابندی نہیں لگاتا بلکہ اس کے برعکس شریعت محمدی ﷺ پر ظاہری اور باطنی عمل کر کے ہمارے لیے دنیا اورآخرت میں سرخرو ہونے کا راستہ دکھاتا ہے۔

ہمارے جید مشائخ کرام سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ،امام غزالی،شیخ شہاب الدین سہروردی،ابو احمد چشتی،شیخ احمد سرہندی،حسن بصری، سفیان ثوری،داؤد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اور بہت سے مشائخ کا یہی سبق ہے کہ شریعت پرعمل کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ قانون سچائی کے بغیر اورسچائی قانون کے بغیر اسی طرح ہے جیسےجسم روح کے بغیر یا روح جسم کے بغیر،دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں اس قلب کی زندگی ضروری ہے جب دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جاننے ،اس سے محبت کرنے اوراس کی عبادت کرنے سے بڑھ کرکسی اور کی خواہش ہویعنی دنیاوی۔تو اس کا مطلب ہے کہ دل بیمار ہےاورجس کام کے لیے بنایا گیا ہے وہ دل نہیں کر رہا۔

Mukhtasar Minhaj Al Qasidin ibn Qudamah Page 172

جبکہ داتا صاحب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ زندگی کے بغیر دل مُردہ ہےاور دل کے بغیر جسم زندہ نہیں رہ سکتا۔اس طرح ظاہری زندگی کا باطنی زندگی پر اہم اثر ہوتا ہے۔ بعینہٖ باطنی زندگی ظاہری زندگی میں نظر آنا شروع ہو جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے

" آدم علیہ السلام کی اولاد کے جسم میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے جب وہ تندرست ہوتا ہے تو تمام جسم تندرست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو تمام جسم خراب ہوتا ہے "اوکما قال النبی ﷺ

جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ اصلاح قلب کے ضمن میں فرماتے ہیں انسان اپنی اصلی حالت میں چار خطرناک خصلتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔

پہلی خصلت پالتو جانور: جسمانی جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے وہ گھریلو پالتو جانور کی طرح ہوتا ہے۔

دوسری خصلت خونخوار درندہ: غصے کی حالت میں وہ خونخوار درندہ بن جاتا ہے۔

تیسری خصلت شیطانی: بے ایمانی دھوکہ دہی میں شیطانی خصلتوں کا مالک ہوتا ہے۔

چوتھی خصلت: انسان اپنی خودغرضی میں اپنے آپ کو متکبر اور مختار کل سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔

(Mukhtasar fi Ilm ud din Page 60)

حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موجودہ دور کی طرح اپنے زمانے میں مسلمانوں کے دنیاوی رجحان سے کافی فکر مند تھے اور سمجھتے تھے کہ مسلمان شیطانی دھوکے میں آکر اس دنیا کی مادہ پرستی میں زیادہ کوشاں ہو رہے تھے۔ عیش وعشرت کی زندگی کی خواہش میں آخرت کو بھول رہے تھے ان کی ترجیحات میں آخرت کی فکر نہ تھی۔ اس لیے جناب حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو بار بار تلقین کرتے تھے کہ شریعت کی پیروی اس طریقے سے کریں جیسے صحابہ کرام کیا کرتے تھے اپنے ظاہر اور باطن میں بناوٹ (دکھاوا، ریاکاری) چھوڑ کر حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ سے سادگی کا سبق لے کر اُسے اپنائیں۔ آپ ﷺ نے اپنے گھر کے دروازے کبھی بند نہ کیے اور نہ ہی کبھی مہنگے برتنوں میں طعام فرمایا۔ نبی پاک ﷺ جب کھدرے کپڑے پہنتے اور زمین پر کھانا کھا لیتے تو ہمیں بھی متکبرانہ انداز سے اجتناب کرنا چاہیے۔

بابا جی حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی فرمایا ہے:۔

88۔ رَستہ چھوڑ نبی ﷺ دا ٹُریاں ، کوئی نہ منزل پُگدا
جے لکھ محنت ایویں کریئے ، کلر کوّل نہ اُگدا

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع مبارک والے راستے کو چھوڑ کر کوئی بھی منزل مقصود

تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر چہ کوئی لاکھ محنت (زُہد، ریاضت) کر لے وہ سب بے کار ہے۔

89۔ رَستہ صاف نبیﷺ دے پیچھے ہور نہ جانو کوئی
اوہو کرے شفاعت اساڈی تاہیں مِلسی ڈھوئی

نبی کریم ﷺ کی اتباع کا طریقہ ہی صاف اور سچا ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ کو معتبر نہ جاننا۔ پیارے آقا کریم ﷺ ہی ہماری شفاعت فرمائیں گے تو ہمیں آخرت میں سُرخروئی ملے گی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاءالعلوم میں نماز کے دوران مندرجہ ذیل چھ حالتوں کا ذکر فرماتے ہیں۔

1۔ ہمیں مکمل طور پر ذہنی اور جذباتی طور پر نماز کے الفاظ ادا کرتے ہوئے خیالات کو مکمل طور پر اس عمل کے ساتھ رکھنا چاہیے۔

2۔ ہمیں ہر لفظ کا مطلب معلوم ہونا چاہیے تا کہ ہم غلط کاموں سے بچ سکیں۔

3۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مکمل اطاعت و معرفت تب ہی ممکن ہو گی جب ہماری نماز میں الفاظ، جذبات، خیالات کی معرفت میں مکمل ہم آہنگی ہو گی۔

4۔ ہیبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ڈر اور خوف بھی شامل ہونا چاہیے۔

5۔ اس کی ذات سے امید ضروری ہے۔

6۔ اپنے گناہوں پر پچھتاوا کرنا چاہیے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ان تعلیمات پر Ann Marie Shimmel نقل کرتی ہے کہ غزالی کہتے ہیں کہ مسلمان کو صرف لفظوں کی حد تک شریعت پر عمل نہیں بلکہ شریعت کی روح کو سمجھتے ہوئے۔ ان الفاظ پر اپنی عملی زندگی گزارنی چاہیے۔ اس طرح غزالی شریعت اور طریقت دونوں کو ملاتے ہیں۔ تا کہ انسان اپنے رب کے سامنے سرخرو ہو سکے۔(Historical outlines of classical sufism Page 95)

مجھے تحقیق کے دوران جو شواہد ملے ہیں۔ اس میں ذرہ برابر شک نہیں کہ غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعلیمات میں شریعت، روحانیت، معرفت، حقیقت اور تصوف کا نہ صرف سارے کا سارا علم موجود ہے بلکہ جناب غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ساری زندگی بھی اس علم پر مکمل عمل کا نایاب نمونہ نظر آتی ہے۔ اس کتاب کے باب ششم میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس سلسلے میں چند اقوال اکٹھے کیے گئے ہیں جو ہم سب کے لیے

مشعل راہ ہیں۔

ایک ملائے (ملائشین) ریسرچ سکالر پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ محمد زین اپنے انگلش کے مقالہ

"Abd al Qadir al Jilani(His Method of Islamic Dawah mission)"

جسے اسلامک یونیورسٹی کالج آف ملائشیا نے 2002 میں شائع کیا:۔

" کہ میرے خیال میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر اکثر کتب اُن کی کرامات اور تصوف کی تعلیمات پر لکھی گئی ہیں میری تحقیق اُن کے اسلام کے ایک بہت بڑے مبلغ اور داعی ہونے پر ہے اکثر لوگوں نے ان کی اسلام پر دعوہ دینے کی کامیاب کوششوں اور انوکھے طریقہ کارکونظر انداز کیا ہے انہوں نے روحانیت پر فتوح الغیب، فتح الربانی اور غنیۃ الطالبین اسلامی تعلیم کا روحانی اور قادری طریقہ کے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔"

غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اکثر کتب کے انگلش تراجم جو کہ مختار ہالینڈ نے کیے ہیں جس سے کافی استفادہ حاصل کیا ہے۔ مختار نام اس نے 1969ء میں اسلام میں داخل ہونے کے بعد رکھا۔ سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اکثر کُتب اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر لکھی گئیں کُتب جن میں مکتوبات شریف، مختصر فی علم الدین، بہجۃ الاسرار، غنیۃ الطالبین، شرح فتوح الغیب (ابن تیمیہ)، خطبات (ملفوظات کے نام سے)، جلاءالخاطر اور قلائد الجواہر وغیرہ کے بڑی محنت اور تحقیق سے انگلش میں تراجم پیش کیے ہیں۔ یہ نہ صرف لفظی ترجمے ہیں بلکہ بڑی محنت کے ساتھ اصل موضوع کی وضاحت بھی اس انداز سے کی ہے کہ قاری نہ صرف سمجھنے میں آسانی محسوس کرتا ہے بلکہ داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کتب میں مختار ہالینڈ کی جناب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے واضح عقیدت جھلکتی ہے۔ اور اس کی تحقیق بھی قابل تعریف ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی اس کاوش پر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور جناب غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خصوصی نظر عنایت ان کے شامل حال ہو۔ اس کے ساتھ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو دونوں جہان کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ اسی طرح ڈاکٹر شئتھہ الدرغزالی جس نے ماسٹر ڈگری بغداد سے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری فزکس میں ڈرم یونیورسٹی انگلینڈ سے حاصل کی اور اس کے خاوند ڈاکٹر لوئی فتوئی جس نے فلکیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری اسی ڈرم یونیورسٹی سے حاصل کی ان دونوں میاں بیوی کا کام جو انہوں نے حضور غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کتاب جلاء الخاطر کا ترجمہ بنام Purification of the Mind اور مکتوبات کا انگلش ترجمہ Fifteen letters کے نام سے کیا قابل صد ستائش ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مختار ہالینڈ کے انگلش تراجم کو چھاپنے والے ادارے
Al Baz Publishing Inc Florid a USA کا پبلیشر رسلن مور ایک انگریز ہے جو ابن تیمیہ کی شرح فتوح الغیب کا دیباچہ لکھتے ہوئے کہتا ہے:

"اگرچہ سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے وقت کے محی الدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے مگر آج بھی اُن کے خطبات ، تصانیف اکیسویں صدی میں مسلمانوں کے مشکل دور میں بھی مشعلِ راہ ضرور ہیں"۔
میں (رسلن مور) نے یہ شرح امام ابنِ تیمیہ کی دو وجوہ سے شائع کی ہیں ایک یہ کہ صوفیاء کا باطنی علم وعمل کے ذریعے اپنے مرید کو حب الٰہی، عشق حقیقی سکھاتا ہے۔ سلفی مسلک میں بہت سے حضرات امام ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام مانتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ تصوف اور صوفیاء کے سخت مخالف تھے۔ حقیقت اس کے برعکس ہے جو اس شرح سے بالکل واضح ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ابن تیمیہ اعلیٰ ذہانت اور کثیر علم رکھتے تھے اس لیے یہ شرح ہر سنجیدہ طالب علم کو اسلام کے ظاہری اور باطنی فرائض پر مکمل عمل کر کے اپنے خالق حقیقی تک پہنچنے کا راستہ دکھائے گی۔

آج کے دور میں ملت اسلامیہ دنیاوی لحاظ سے انحطاط کا شکار ہے۔ امت مسلمہ نہ صرف حربی لحاظ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے میں جگہ جگہ ناکام نظر آتی ہے بلکہ سیاسی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے باقی اقوام کے ہم پلہ ہونے سے بہت دور ہے۔ دُنیا کے اکثر حصوں میں مسلمانوں پر ہر قسم کے ظلم وستم کا بازار گرم ہے اور کوئی پُرسانِ حال نہیں۔ اس سے بڑی مشکل دینی اعتبار سے ہے کہ آج مغرب اور انٹرنیٹ کے دور میں نوجوان اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے اپنے اسلامی عقائد کا دفاع بھی دن بدن مشکل ہو رہا ہے۔ مغرب کی تہذیب اور ذرائع ابلاغ کی یلغار کے ساتھ ساتھ ہندو ذرائع ابلاغ بھی ہمارے مذہب کے کچھ حصوں کا تمسخر اڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس کے دفاع میں کوئی دوسری قابل ذکر کاوش ، مؤثر حکمت عملی اور کسی طبقہ فکر یا ارباب اختیار کی نظر نہیں آتی۔

آج اور آئندہ کی نسلیں اپنی تحقیق میں انٹرنیٹ کا بہت اثر لیں گی۔ اس میڈیا پر تقریباً مکمل طور پر یہود و ہنود کی اجارہ داری ہے جس کا بیّن ثبوت ہندوستان میں اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر حذف کر دینے کا عمل جاری وساری ہے۔

نئی نسل کو خبردار کرنے کے لئے اس بات کی وضاحت بھی ضروری سمجھتا ہوں ۔ دوران تحقیق مجھے انٹر

نیٹ پر انگلش میں لکھا ہوا ایک آرٹیکل دیکھنے کا اتفاق ہوا جس کا عنوان

"Sheikh Abdul Qadir al-Jilani"

The Rose of Baghdad by Adam Hani Walker,UK

رکھا گیا ہے مگر اس آرٹیکل میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شخصیت کے مقام اور شان کو بیان کر کے ساتھ ساتھ بڑی چالاکی سے مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ اور شیطانی مکر وفریب کو لکھ کر سادہ لوح لوگوں کو دھوکا دینے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔قارئین سے التماس ہے کہ ایسے جھوٹے مدعی کی چالاکیوں سے خبردار رہیں اور کسی بھی نیٹ کے لٹریچر پر اعتماد کرنے سے پہلے مکمل تحقیق کریں اور صحیح العقیدہ باعمل علمائے اہل سنت کی طرف رجوع کریں تاکہ ہر طرح کی گمراہی سے بچ سکیں۔

اسلام کی پہلی ہی صدی میں فتوحات کا بہت زور تھا۔اس کے جلد ہی بعد میں اسلامی فلسفہ پر ابو یعقوب الکندی،الفرابی اور ابن سینا نے کافی کام کیا مگر اس کے بعد یونانی فلسفہ کا اثر ہونا شروع ہوا۔ کیونکہ طریقہ تحقیق اور جانچ کو بالکل یونانی طرز پر پرکھنا شروع کیا گیا۔یعنی اسلامی تعلیمات قرآن حکیم کا نزول یا ایمان بالغیب کی بجائے،سائنسی اور انسانی عقلی تجزیوں سے تولا جا رہا تھا یہ حقیقت اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ بعینہٖ آج کی طرح جو حضرات غیر اسلامی فلسفہ کے داعی تھے اُنہوں نے سب کچھ مِن وعَن نہ مانا مگر سائنسی اور حقیقت پسندانہ دلیلوں کو ہی (روحانی، اسلامی شرعی معیار اور پیمانے سے ناپنے کی بجائے)،یونانی فلسفے وجہ (reason) کے طریقے پر پرکھتے ہوئے اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ قرآن کو مخلوق ماننے والے فتنے نے سر اٹھایا۔ ایسے ہی وقت میں امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی ہستی نے آ کر اس فتنے کے خلاف جہاد کیا اور ہر قسم کے ظلم اور صعوبتیں برداشت کر کے لوگوں کو واپس اصلی اسلامی عقائد کی طرف رجوع کرایا۔یعنی عقلی سائنسی دلیلوں جیسا کہ معتزلی فرقہ کے لوگوں نے کسی حد تک ایمان کا دفاع کرنے کی کوشش سے کامیابی تو حاصل کر لی مگر اس پیمانے سے اسلام کو ناپنے کا طریقہ ہی شروع سے غلط تھا۔ اس وجہ سے کافی شرعی مسئلے بھی پیدا ہوئے۔عباسی خلفاء المحتصم باللہ اور اس کے جانشینوں نے لوگوں کو زبردستی صرف اس طریقہ کار کی تحقیق معتبر بنانے کے لیے لوگوں پر ظلم وستم بھی ڈھائے۔

جناب غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانہ ظاہری میں اشعری طریقہ سلجوقیوں کے دور میں عام ہوا اور نظامیہ کالج اور جامعات میں پڑھایا جانے لگا تھا۔ شیخ عبدالقادر الگیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حقیقی اور مکمل عملی

طور پر تعلیمات اسلامی پر کاربند ہونے کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ثانی کہلائے جانے لگے۔ اس دور میں سیاسی طور پر عباسی بادشاہ اسلامی تہذیب کو اُس مقام پر لے گئے جہاں پر علوم دین فقہ،سائنس اور ادب ایک اعلیٰ مقام پر پہنچ چُکا تھا جہاں پر علماء ،فلاسفر اور شعراء بہت بڑی شہرت و مقام کے مالک تھے۔

بے شک عباسی درباروں میں اکثر وزراء اور خلفاء بذاتِ خود بھی بہت بڑے عالم دین تھے اس کے باوجود نہ صرف سیاسی طور پر عباسی خلافت آہستہ آہستہ تنزلی کی طرف بڑھ رہی تھی بلکہ دینی طور پر بھی مسلم امہ مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہوگئی تھی اس لئے دین محمدی ﷺ کو ایک محی الدین کی صورت میں ایسی ہستی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دی کہ آج تقریباً نو سو سال بعد بھی جناب غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعلیمات کے مطالعہ اور مریدین میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

انسانی تخلیق کے بعد ہی سے انسانی روح نے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں قَالُوْا بَلٰی والا وعدہ کبھی کبھی یاد کرتے ہوئے واپس اپنے رب کو ملنے کی سعی ضرور کی ہے مختلف مذاہب اور معاشروں میں تاریخ اس کی گواہی دیتی ہے۔ سقراط اور افلاطوں کے روح سے متعلق فلسفے کچھ لحاظ سے قابل ذکر ہیں مگر افلاطون کا فلسفہ روح کا دوبارہ عورت یا جانوروں میں واپس آنا ہندوؤں کی سوچ سے کسی حد تک مماثلت رکھتا ہے۔ان ہی یونانی فلاسفروں سے اندلسی ابن رشد(AVERROES) بہت متاثر ہوئے اور اسی وجہ سے حجت الاسلام امام غزالی کے ساتھ نظریاتی اختلاف بھی ہوئے جن وجہ سے مغربی مفکروں کے پسندیدہ اسلامی فلاسفر بھی ہیں اسلامی تصور اور تعلیمات میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح اس نقطے کی مکمل وضاحت اور تشریح کی ہے وہ نہ صرف قابل فہم اور قابل تعریف ہے بلکہ صوفیاء کے لیے باعث تقلید بن گیا ہے

ترکش دلاور گورير تو یہ لکھتے ہیں کہ انسان نے ہر صدی اور ہر معاشرے میں اپنے اندر کی آواز سنتے ہوئے اپنے خالق کی تلاش کی ہے اور اس مقصد کے لیے انہوں نے آسمانی کتابوں سے استفادہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل جستجو اور بہت قیاس آرائیاں بھی کی ہیں چونکہ اسلام ہی آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک ایک حقیقی سچا مذہب ہوتے ہوئے انسانی روح اور روحانیت کی وسعت پر انحصار کرنا سکھاتا ہے حدیث شریف میں بھی تین باتوں کا ذکر ہے:

اسلام: شریعت کے حکم کے مطابق عمل، جائز و ناجائز اور حلال و حرام کی تمیز

ایمان: یعنی پکا سچا اور محکم کامل یقین

احسان: کامل اکمل ذات الٰہی کا ہر وقت ادراک رکھنا کہ وہ ہر وقت میرے ساتھ نگہبان ہے

المختصر اسلام اپنے ماننے والوں کو فقر اور روحانیت و شریعت سے عبادت سکھاتا ہے۔تصوف میں احسان اس کی ذات پاک کی ہر وقت ساتھ موجودگی اور وابستگی سکھاتا ہے۔

تصوف کا علم مکمل طور پر قرآن اور سنت کی بنیاد پر ہو کر باقی اسلامی علوم کی طرح تیار اور ترقی پذیر رہا ہے اس علم نے بے شمار لوگوں کی زندگی کو چھُو کر بہت بڑی بڑی روحانی ہستیاں ہمیں عطا کی ہیں جن کی وجہ سے ہماری نازک روحانی اور دنیاوی زندگی پر ان کا اثر ہے۔

ان ہستیوں میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا نام سر فہرست ہے چونکہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہماری روحانی، معاشرتی اور علمی زندگی کی ایک بے مثال شخصیت ہیں اور سلسلہ قادریہ سے وابستہ لوگوں کی کثیر تعداد دنیا کے براعظم ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکا میں قیام پذیر ہیں اس وجہ سے کوشش ہے کہ اثر حاضر کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس عظیم ہستی کا تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

اکثر مغربی سکالروں مثلاً MARGOLIOUTH اور TRIMINGHAM نے مغربی طرز تحقیق جو کہ CRITICAL ANALYSIS پر مبنی تحقیق جو سائنسی اور مادی ثبوت کے بغیر نامکمل ہوتی ہے اپنے شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہوئے جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ہستی اور مقام کو ماروائی شخصیت، ان کا مرتبہ اور مقام کو ایک گہری دھند میں قرار دیا ہے (معاذ اللہ) جس میں امام شمس الدین محمد ذھبی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ اسلام کے چند ایک حوالے دے کر اپنے مؤقف کو ثابت کرنے کی کوشش تو کی ہے مگر امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ کا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا اعتراف ایک واضح حقیقت ہے۔علم کے متعلق حکیم عبدالماجد مجدد ابن آدم غزنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دلیل صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دروازے تک لے جا سکتی ہے لیکن اس ذات پاک کی رحمت اور عطا کے بغیر دروازہ نہیں کھُلتا یہ حماقت پہلے بھی لوگوں نے کی ہے تم تو حقیقتاً اپنا آپ نہیں پہچان سکتے چہ جائیکہ اس کی ذات باری تعالیٰ۔اگر تم پہلا قدم اٹھانے کے قابل نہیں تو اس کی ذات کو کیسے پہچان پاؤ گے۔

(Islamic Mystical Poetry Page 57)

مگر ان حضرات اور باقی مغربی مفسرین کے متعلق سوال اٹھتا ہے کہ انہیں اسلامی تصوف کا کتنا گہرا علم وادراک تھا؟ جیسا کہ کسی چیز کے وزن کرنے کے لیے ترازو، مائع کی پیمائش کے لیے لیٹر، کپڑے کی پیمائش کے

لیے گز،زلزلے کی پیمائش کے لیے Richter Scaleاور مائع کے گاڑے پن کو ناپنے کے لیے Viscosity اور اسی طرح ہر چیز کو جانچنے کے لیے مخصوص پیمانہ ہوتا ہے اور تصوف تو خالصتاً قلب کے اخلاص ،کیفیات اور باطنی مجاہدات اور مشاہدات سے تعلق رکھتا ہے ان حضرات کا ان مقامات سے گزرنے اور کیفیات سے آشنا ہونے کا کوئی ثبوت مجھے نہیں ملا۔اس لیے ان کی تحریریں کسی صورت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کی گہرائی کو جاننے یا سمجھنے میں معتبر نہیں ہیں کیونکہ یونس ایمری(Emre)،اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے کے سات راستے بتاتے ہوئے کہتے ہیں:

1۔تمام اقوام کی مساوات کرنا ۲۔نفس زیر قابو رکھنا ۳۔ دُنیاوی خواہشات سے مکمل پرہیز 4۔دنیاوی مال و دولت سے عدم دلچسپی اس کے بعد باقی تینوں کے لیے یونس المیر ی کے ہاں آئیں گے۔تو باقی تین راستے بتائیں جائیں گے۔(Essence of Rumis Masnavi Page 39)

ان حضرات (مغربی منکرین) کا کسی ایسی ہستی کا شاگرد ہونے کا بھی ثبوت نہیں جو ان کو تصوف کی تمام راستے،منازل اور مقاصد کا ادراک کرا سکتا۔منصور حلاج اپنے کلام میں کہتے ہیں

میں شبہ سے پاک علم کی آنکھ سے راہنمائی لے رہا ہوں میرا ضمیر شک وشبہ سے پاک اور روشن ہے میں تخیل کے تیر پر سوار ہوں میرا دل خواہشات کے پروں پر اڑ رہا ہے میرے یقین کے ساتھ اُس کی طرف جس کا میں نام نہیں لے سکتا سوائے مہیموں میں۔حتیٰ کہ میں جس صحرا سے گزر رہا ہوں اُس کی سب حدیں نہ پار کر لوں۔میں دور سے دیکھ رہا ہوں مگر حد پار نہیں کرتا ایک باندھے غلام کی طرح میں اُس کی منشا کے تابع ہوں۔اس کی محبت کی چھاپ میرے دل پر ہے یہ کیا چھاپ ہے کہ میں اس کی تربت میں گُم ہوں اور میں بھول چکا ہوں کہ کون ہوں۔(Islamic Mystical Poetry Page 20)

قادری کامل مرشد کی نگاہِ کیمیا ونظر قادریت اس وقت معرفت کے مراتب پر پہنچتی ہے جس وقت وہ ان نایاب معرفت الٰہیہ کے جواہر کا مالک ہو۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رازوں کے تصور سے فیض یاب ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور کی قدرت میں اکمل و کامل ہو وہ جواہر یہ ہیں:

جوہر توحید، جوہر علم وحلم، جوہر حکمت، جوہر معرفت، جوہرِ قرب الٰہی، جوہرِ حضوری، جوہرِ علم کیمیا اکسیر، جوہرِ روشن ضمیر، جوہرِ برنفس امیر، جوہرِ قلبِ سلیم، جواہر رضا بالحق تسلیم، جوہرِ صراطِ مستقیم، جوہرِ تجلیاتِ ذات نور، جوہر تصوُر، جوہرِ ذکر وفکر، جوہرِ فنا و بقا، جوہرِ حال و احوال، جوہرِ وصال، جوہرِ جمال، جوہرِ جلال، جوہرِ

تحقیق، جوہرِ دلیل، جوہر خیال، جوہر توجہ، جوہر الہام۔کامل قدری ان تمام خزائنِ الٰہیہ کا مالک ہوتا ہے۔
(تذکرہ مقیمیہ بااہتمام سید اعجاز علی شاہ گیلانی صفحہ ۴۸۲)

آکسفورڈ بائیوگرافک کے General Overview کے پیراگراف میں کسی حد تک اس کا اعتراف بھی کیا گیا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں W.Braune نے "عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ" کا سرسری سا ذکر کیا ہے۔

Lawrance Bruce نے انسائیکلو پیڈیا ایرانیکا میں مختصر سی سیرت اور قادریہ سلسلے کا صرف فارسی بولنے والے علاقوں اور ہندوستان کا ذکر ہے۔

Alfred Bel (فرانسیسی مفکر) کے نزدیک صوفی ازم ایک علیحدہ مشہور مذہب ہے جو کہ بنیادی اسلام سے مختلف ہے۔

Ernest Gellner (British-Czech) کہتا ہے کہ صوفی ازم ایک ذاتی مذہب ہے جس میں بہت سے اضافے ہیں جو کہ بنیادی اسلامی تعلیم سے مماثلت نہیں رکھتے۔

اس طرح کے نظریات تصوف کو بنیادی شرعی اسلام سے متصادم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے تصوف کی پہلی سیڑھی ہی شریعت سے شروع ہوتی ہے۔جیسا کہ بابا جی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار اوپر گزر چکے ہیں۔

اسی طرح Montgomery Watt کے بقول جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ حنبلی مذہب کے پیروکار رہنے کی بجائے ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ سے متاثر ہو کر صوفی ازم کی طرف آئے۔

یہ بھی بے شمار تاریخی واقعات اور حقائق سے متصادم ہے(Ahmad Munjid)

میرے نزدیک بھی اسلام اور تصوف قطعاً متصادم نہیں بلکہ لازم وملزوم ہیں۔

بعض محققین کے نزدیک ابن تیمیہ صوفی ازم کے مخالفوں میں شمار کئے جاتے ہیں جبکہ اس نے مؤدبانہ شرح فتوح الغیب لکھی اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اپنا استاد لکھا۔

(Thomas Michel(Ibn Taimiyya's Sharah Futuh al Ghaib P.P 3-12)

جورج مقدسی اپنے مقالہ

"Ibn Taimiyya A Sufi of Qadria Order "American Journal of Arabic Study"

میں تو یہ بھی کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ حقیقتاً قادری تھے۔

ازبک سکالر ڈاکٹر آف فلاسفی بخارا انسٹی ٹیوٹ یونس آوا اپنے مقالے

"The Doctrine of Abdulqadir Giylani and Qadiriya"

میں مختصر تعارف کے بعد رسالہ قادریہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ اویسی ہیں یہ اویسی ہستیاں فیض ربانی اور رحمانی مظہر کا وسیلہ ہوتیں ہیں ۔علی شیر نووائی (چغتے زبان کے سب سے بڑے سکالر) بیان کرتا ہے کہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ روحانی طور پر نبی پاک ﷺ سے بغیر دیکھے فیض یاب ہوئے تھے اس لیے اس سلسلے کے مرید مرشد کو دیکھے بغیر مرشد کی روحانی عنایات سے فیض یاب ہو جاتے ہیں اس طرح اویسی کی اندرونی اور روحانی تربیت کر کے اعلیٰ مرتبے تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(The Doctrine of Abdulqadir Giylani and Qadiriya)

Margoliouth کی طرف سے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں صرف بنیادی انفارمیشن ہے۔

Trimingham نے Sufi Orders in Islam میں قادری سلسلے کی صرف وسعت اور ترقی کا ذکر ہے

بہرحال این شمل (Ann Mari Shimmel) کافی حد تک روحانی علم کا ادراک رکھتی ہیں۔

Dilavar Gurer نے سیرت اور مقام کے ساتھ ساتھ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے تصوف، روحانی مقام اور اختیارات کا بھی ذکر کیا ہے۔

Temple University (Religious Studies Department) Philadelphia USA احمد منجد

اپنے مقالہ بنام

"A Pilgrimage Through the Mist of Legends: Reconstructing the Life and Work of " Abd Al Qadir Al Jilani "

میں لکھتا ہے کہ مغربی سکالروں نے اسلامی تصوف میں صرف ان ہی ہستیوں کے متعلق تحقیق کی ہے جیسے منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ اور شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور عین القدت ہمدانی وغیرہ جن کو شہید کر دیا گیا۔ یا پھر ابو حامد امام محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ ،جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ،شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ان کے فلسفوں اور کتب پر تحقیق ملتی ہے جبکہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تمام تصانیف میں بیان کردہ تعلیمات کو سمجھنے سے قاصر نظر آتے ہیں اور تعصب سے کام لیا۔(Ahmad Munjid Thesis)

محمد ریاض القادری اپنی تصنیف The Sultan of the Saints کے صفحہ 11-310 پر سوائے Martin Lings کے باقی مغربی مفکرین کے متعلق تقریباً اس سے ملتے جلتے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

Martin Lings (بعد کا اسم گرامی ابوبکر سراج الدین) کی ﷺ Muhammad,
What is Sufism? اور The Book of Certainty کی تصانیف کا قابل ذکر اور قابل ستائش ہونے میں نہ صرف مصنف کی قابلیت ہے بلکہ Martin Lings کا تصوف کو سمجھنے کے لیے شیخ احمد العلوی کا Thesis لکھ کر تصوف کی گہرائی کا ادراک ہونا بھی قابل ذکر ہے اور ایک بار پھر اس دلیل کو تقویت دیتا ہے کہ Orientalist مصنفوں کا تصوف سے صرف تعصب ہی نہیں بلکہ اس میں تصوف کو سمجھنے اور بیان کرنے کی صلاحیت کا فقدان بھی ایک اہم عنصر ہے۔

Arberry اور R.A Nicholson نے قابل ذکر ترجمے کیے ہیں ان کے لیے مولانا رومی کے بیان کردہ فلسفہ کا انگریزی ترجمہ کرنا آسان تھا اور قابل ذکر ہے ۔ میری ناقص رائے کے مطابق چونکہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تعلیماتِ فقہ و حدود شریعت کی پاسداری میں عملی اقدام ہیں پھر تصوف کو بغیر عمل مجاہدات، ریاضت، سیاحت، احوال، کرامات اور مکاشفات سے سمجھنا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ حقیقتاً ناممکن ہے اگر تصوف دنیاداری رکھتے ہوئے میسر آتا تو پھر حضرت ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کو بلخ کی بادشاہت چھوڑنے کی ضرورت نہ ہوتی اور اگر تصوف کا علم صرف کتابوں میں موجود ہوتا تو حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو 38 سال کی عمر میں سیاحت و مجاہدات کے لیے مدرسہ نظامیہ اور دنیاوی معملات چھوڑ کر نہ جانا پڑتا۔ مولانا روم اپنے والد محترم اور شام سے سارا کتابی علم تو حاصل کر چکے تھے مگر شمس تبریزی کا غلام بننے کی کیا ضرورت تھی؟ عین الیقین کے بعد ہی یہ مسافت شروع ہوتی ہے۔ بقول مولانا روم:

کوئی چیز بذات خود کچھ بھی نہیں
کوئی لوہا بذات خود تلوار نہیں
رومی کی روحانی مثنوی معرض وجود میں نہ آتی
اگر میں شمس تبریزی کا غلام نہ ہوتا

(Teaching of Shams i Tabrezi by Dr Erkan Turkman)

راقم کی حیثیت تو تصوف کے طالب علموں کے کمرے کے باہر کھڑے ہوئے اس موضوع پر صرف چند جملے سن سکنے والے شخص کی ہے اس کے باوجود اس میں اضافے کی جرأت کرتے ہوئے یہ یقین رکھتا ہے کہ اکثر مغربی سکالر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تمام تصانیف میں بیان کردہ تعلیمات اور فلسفے کو سمجھنے سے قاصر رہے اور یوں محسوس ہوتا ہے نہ تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کی بے مثال عملی زندگی کو سمجھ سکے اور نہ ہی مغربی زبانوں میں بیان کر سکے۔ اگر ان کی ساری تحقیق کو غیر جانبدار بھی مان لیا جائے پھر بھی بنیادی عناصر، قلب سلیم، عشق حقیقی، شریعت اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق محدود علم اور بالخصوص مراقبے و عمل اور مشاہدہ نہ ہونے کی وجہ سے نامکمل ہی تصور ہو گی۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نہ صرف اسلام اور تصوف کا مکمل علم جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تحریروں میں موجود ہے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس علم پر بذات خود سراپا عمل بن کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک وہ مقام و مرتبہ پایا جو کسی اور کو نہیں صرف انہی کو حاصل ہو سکا۔ اس لیے میرے خیال میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے پہلے ایک باعمل عالم کے لیے جو مجاہدات، مراقبات و مشاہدات سے گزر کر ولی اللہ اور عارف باللہ کے مقام پر پہنچ چکا ہو لازمی شرط ہو گی۔

سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ۵۶۱ھ ہے اس کے ۹۲ سال بعد ہلاکو خان تیرہ دن کے محاصرے کے بعد بغداد میں داخل ہو کر جو خون کی ہولی کھیلتا ہے جس پر انسانی تاریخ آج بھی شرمندہ ہے۔ اس ظالم انسان اور اس کے وحشی درندے سپاہی علماء مشائخ عوام الناس کا قتلِ عام کرتے ہیں۔ مکتبوں (لائبریریوں کی کُتب) کو جلایا جاتا ہے۔ اور دریائے دجلہ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اس اندوہناک واقعے کے بعد جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی صرف وہی تصانیف بچ سکیں جو دوسرے ممالک میں محفوظ تھیں یا پھر منگولوں کی دسترس سے بچ گیں۔ ان واقعات کے تقریباً آٹھ، نو سال بعد شام کے شہر دمشق میں امام ابو الحسن الشطنوفی الشامی رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل اسناد کے ساتھ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارک اور مناقب پر بہجۃ الاسرار جیسی معتبر و مستند کتاب لکھی۔ اور پھر بعد میں قلائد الجواہر اور دیگر سینکڑوں کتب آپ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مناقب پر لکھی گئیں اور لکھی جا رہی ہیں۔ اس مختصر سی کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ قارئین کے لیے عام فہم اور آسان ہو۔ اس کے ساتھ مختلف روایات کی اسناد متعدد کتب میں درج ہیں اس مختصر کتاب میں سب کو شامل کرنا ممکن نہ تھا اور خاص طور پر جس روایت کی کوئی معتبر سند نہ مل سکی اس کو بھی شامل نہیں کیا جا سکا لہذا حسب ضرورت چند ایک انگریزی اردو اور عربی کُتب کے حوالہ جات شامل کر دیئے گئے ہیں۔ انگریزی چونکہ بے شمار مسلمانوں کی طرح میرے اہل

وعیال کی زبان بن چکی ہے اس لئے ان لوگوں کی راہنمائی کے لئے انگریزی کتابوں کے حوالے دینا ضروری تھے اور ساتھ ہی مغربی مفکروں سے اختلاف رائے کی وضاحت بھی ضروری تھی۔

دلاور گوریر اپنی کتاب(Abd al Qadir) میں دعا کرتا ہے سب تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جو کہ ساری کائنات کا مالک ہے ہم اس سے رحم کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس کوشش کو قبول اور کامیاب کرے حضور محمد ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور سب انبیاء وصالحین جو انہیں پیارے تھے۔راقم بھی اسی دعا کے ساتھ اختتام کرتے ہوئے عرض کرتا ہے یہ کاوش حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی قبول فرما کر کمی وکوتاہی سے درگزر فرمائیں اور اپنی نگاہ کرم کا ساتھ دونوں جہانوں میں عطا فرمائیں۔

میریاں کمّاں وَل نہ دیکھیں ربّ ستّار غفّارا
دیہہ ہتھی میں روہڑدے جاندے کر ہُن پار اُتارا
ہے کریماں ہے رحیماں ہے ستّار غفّارا
میں بُرے دا بھلیاں پچھے کر ہر جاء چھُٹکارا

(تحفۂ رسولیہ صفحہ 125)

ہر دم از عمری رود نفسَے چوں نگہ می کنم نماند بسَے
اے کے پنجاہ رفت و دَر خوابی مگر ایں پنج روز دَر یابی

ترجمہ: ہر آن زندگی کا ایک سانس جا رہا ہے جب میں غور کرتا ہوں تو اب زیادہ باقی نہیں۔ وہ شخص کہ پچاس سال گزر گئے اور تو خواب میں ہے۔شاید ان پانچ روز سے فائدہ اٹھالے۔

(گلستان سعدی مترجم عکسی صفحہ 13)

ازقلم: میاں ذوالفقار احمد قادری کھڑی شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب اوّل

ولادت باسعادت

اس باب میں حضورِغوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے القابات اور ولادت باسعادت کے متعلق دی گئی اُن بشارتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عطا فرمائیں۔ اور بچپن میں ظاہر ہونے والی چند ایک کرامات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

ولادت باسعادت

سرکارِبغدار، بادشاہِ مشائخ ،امام آئمہ ،ہیکل صمدانی ،قطب ربانی ، قندیل نورانی ،سلطان الاولیاء و عارفین، امام الاولیاء ، برہان الاصفیاء حضورِغوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اسم مبارک ''عبدالقادر'' آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کنیت ''ابومحمد'' اورالقابات ''محی الدین،محبوبِ سبحانی،غوثُ الثقلین،غوثُ الاعظم، '' ہیں،آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سیّدعبداللہ صومعی زاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نواسوں میں سے ہیں اور جب جیلان میں تھے اسی سے مشہور تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ حقیقتاً مجھے معلوم نہیں۔لیکن میں بغداد میں اسی سال داخل ہوا۔جس میں تمیمی فوت ہوئے ہیں اور میری عمر اس وقت 18 سال کی تھی۔

(Necklace of Gems Page 11)

میں (امام شطنوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کہتا ہوں کہ تمیمی ابومحمد رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز بن حرث بن اسد ہیں۔ جو کہ 488ھ میں فوت ہوئے ہیں پس اس بیان کے مطابق آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش ۴۷۰ھ میں ہوئی۔

دوسری روایت میں ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شیخ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیدائش 471ھ جیلان میں ہوئے اور وہ بغداد میں 488ھ میں داخل ہوئے۔اور اس وقت ان کی عمر 18 سال کی تھی۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مزارِ پُرانوار عراق کے مشہور شہر بغداد شریف میں ہے۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار،ص۱۷۱،تحفۃ القادریہ صفحہ 16،سیرت غوث اعظم صفحہ 50،الطبقات الکبریٰ للشعرانی،ج۱،ص268)

Introduction Purification of Mind Page11,The Onlooker's Delight Page 1

عبدالرحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب نفحات الانس میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت 471ھ لکھی ہے۔ (نفحات الانس صفحہ 703)

فرج توفیق الولید استاذ مساعِد کلیۃ الشریعۃ جامعہ بغداد کے ''الغنیۃ لِطالِبی طریق الحق عزوجل'' پر لکھے گئے تحقیقی دراسہ میں بھی مذکورہ بالا تاریخ ولادت کی دونوں روایات کو لکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عمر مبارک ۹۰ سال یا ۹۱ سال کا ذکر کیا گیا ہے۔(الغیۃ لِطالِبی طریق الحق عزوجل تحقیق و دراسہ صفحہ ۸)

القابات

وہ مشہور زمانہ القاب جو صرف آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کی ذات سے مخصوص ہیں۔

غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

پیران پیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

پیر دستگیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

محبوب سبحانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

شاہ جیلاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

غوث صمدانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

میراں محی الدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

غوث الثقلین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

گیارھویں والے پیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سرکار بغداد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

شہنشاہ بغداد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (نام ونسب صفحہ 597)

باز الاشہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

شیخ عقیل منجی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے جناب شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق یہ بیان کیا گیا کہ ایک نوجوان ولی اللہ بغداد میں ظاہر ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا حکم تو آسمانوں پر بھی چلتا ہے وہ بڑا رفیع الشان نوجوان ہے۔ملکوت میں اسے "باز الاشہب" (سفید باز) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے عنقریب اسے منفرد اور ممتاز مقام حاصل ہو گا اور اسے خاص امور پر مامور کر دیا جائے گا اور آپ سے ہی روحانیت کے احکامات صادر ہوا کریں گے۔(زبدۃ الآثار صفحہ 38،331 Necklace of Gems Page)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن القابات کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا:

قطب الاقطاب، فرد الاحباب، غوث اعظم، استاذ شیوخ عالم، شیخ الاسلام حضرت شیخ سید سلطان محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کامل ولی اور سادات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے بڑے بزرگ شخصیت کے مالک ہیں۔ (شرح اخبار الاخیار صفحہ 52)

شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جن القابات کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا:

قطب الاولیاء الکرام، شیخ المسلمین والاسلام رُکن الشریعہ وعلم الطریقہ وموضح اسرار الحقیقہ حامل رایہ علماء المعارف والمفاخر، شیخ الشیوخ وقدوۃ الاولیاء والعارفین، استاذ الوجود ابو محمد محی الدین رضی اللہ عنہ

(قلائد الجواہر صفحہ 345) (Necklace of Gems page 549)

ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ قطب العارفین ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ۴۷۰ھ میں ہوئی۔

(طبقات الاولیاء صفحہ 264)

ولادت کے موقع پر بشارتیں

(۱) سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت:

محبوبِ سبحانی شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت کی رات مشاہدہ فرمایا کہ سرور کائنات، فخر موجودات، منبع کمالات، باعث تخلیق کائنات، احمد مجتبےٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام آئمۃ الہدیٰ اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اِن کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرما کر بشارت سے نوازا:

یَآاَبَاصَالِح اَعْطَاكَ اللهُ اِبْنًا وَهُوَوَلِیٌّ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللهِ تَعَالٰی
وَسَیَكُوْنُ لَهٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِیَآءِ وَالْاَقْطَابِ كَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ
وَالرُّسُلِ

یعنی اے ابو صالح! اللہ عزوجل نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور وہ میرا اور اللہ عزوجل کا محبوب ہے اور اس کی اولیاء اور اَقطاب میں ویسی شان ہوگی جیسی انبیاء اور مرسلین علیہم السلام میں میری شان ہے، Ghous ul Azam Dastagir Page 09,The Onlooker's Delight Page 1, Tazkra Ghous ul Azam Page 49، سیرت غوث الثقلین، ص 52

واہ واہ میراں شاہ شہاں دا، سید دوہیں جہانی

غوث الاعظم پیر پیراں دا، ہے محبوب ربانی

(سیف الملوک شعرنمبر 113)

غوث اعظم درمیان اولیاء

چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارتیں:

حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست ﷺ کو خواب میں شہنشاہ عرب وعجم ،سرکار دو عالم، محمد مصطفےٰ ﷺ کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یہ بشارت دی کہ " تمام اولیاء اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اوران کی گردنوں پران کا قدم مبارک ہوگا۔" (سیرت غوث الثقلین،ص 52)

Ghous ul Azam Dastagir Page 09

حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بشارت:

جن مشائخ نے حضرت سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قطبیت کے مرتبہ کی گواہی دی ہے" روضۃ النواظر "اور" نزہۃ الخواطر" میں صاحبِ کتاب ان مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء میں سے کوئی بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا منکر نہ تھا بلکہ انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آمد کی بشارت دی، چنانچہ حضرت سیدنا حسن بصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانہ مبارک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خبر دی ہے۔(سیرت غوث الثقلین،ص54، The Sultan of the Saints Page 12)

حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بشارت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے

وسط میں سید المرسلین ﷺ کی اولادِ اطہار میں سے ایک قطبِ عالم ہوگا، جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے اور وہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہوگا اور جیلان میں پیدائش ہوگی ان کو خاتم النبیین، رحمۃٌ للعالمین ﷺ کی اولادِ اطہار میں سے ائمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین وآخرین کے "ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے۔" کہنے کا حکم ہوگا۔" (سیرت غوث الثقلین، ص 54)

The Sultan of the Saints Page 12

شیخ ابوبکر ہوار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بشارت:

شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے مریدین سے فرمایا کہ "عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا اُس کا نام عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کریگا، قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ (یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اس کے فرمانبردار ہوں گے۔ وہ اپنے وقت میں فرد واحد ہوگا"

(بہجۃ الاسرار، ص17) British Encyclopedia of Sufi Page 125,

The Sultan of the Saints Page12

کم سنی میں ہی کرامت کا ظہور:

سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ "جب میرا فرزند ارجمند عبدالقادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔ ایک بار جب ۲۹ رمضان کو جب مطلع صاف نہ تھا اور چاند بادلوں کی وجہ سے نظر نہیں آیا، لوگوں نے دوسرے دن آپ کی والدہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آج عبدالقادر نے دودھ نہیں پیا ہے آج رمضان کا دن ہے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ روزے کا دن تھا۔" (قلائد الجواہر صفحہ 23) , The Sultan of the Saints Page 12

بچپن میں ہی کرامت کا ظہور:

شیخ محمد بن قائد الاَ وانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ "حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: "یَاعَبْدَالْقَادِرِ مَا لِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ تم

کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ " میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میدان عرفات میں لوگ کھڑے ہیں،اس کے بعد میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا:" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا مجھے راہِ اللہ عزوجل میں وقف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ میں وہاں جا کر علم دین حاصل کروں۔ "

والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا میں نے بیل والا واقعہ عرض کر دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ ۸۰ دینار جو میرے والد ماجد کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں تو میں نے ان میں سے ۴۰ دینار لے لئے اور ۴۰ دینار اپنے بھائی سید ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے چھوڑ دیئے،والدہ ماجدہ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرما دی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپنانے کی تاکید فرمائی اور جیلان کے باہر تک مجھے الوداع کہنے کے لئے تشریف لائیں اور فرمایا: " اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ عزوجل کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔ " (بہجۃ الاسرار،ص۱۶۷، Abdul Qadir Jilani Page 42)

جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ 18 سال کی عمر میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بغداد داخل ہوتے ہیں اور اپنے وقت کے مشہور فقہی ابو سعید مخرمی رحمۃ اللہ علیہ سے علم دین حاصل کیا اس کے بعد اس وقت کے مشہور ولی اللہ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روحانیت کا علم حاصل کرتے ہیں اس کے بعد اس کے علم کو پیشہ بنانے کی بجائے 25 سال تک ویرانوں اور صحراؤں میں دنیا داروں سے دور رہ کر عمل کرتے ہوئے ذات باری تعالیٰ کے اتنا قرب حاصل کرتے ہیں جو کسی اور ولی اللہ کو حاصل نہ ہوا۔ پچاس سال سے زیادہ عمر کا حصہ گزارنے کے بعد جناب بغداد واپس تشریف لاتے ہیں اور اپنے استاد محترم سید ابو سعید مخرمی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے میں درس و تدریس کا ذمہ لیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خطابت کی شہرت چاروں اطراف اپنا لوہا منوا چکی تھی ۔ ہر خاص و عام کے ساتھ ساتھ عیسائی اور یہودی بھی متاثر ہو کر ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہو رہے تھے۔

(Sufficient Provision for seekers of the truth vol 3 Page 364)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب دوئم

عالی شان خاندان

اس باب میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاک خاندان (اہل بیت) کی چند معزز ہستیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ۚ۝

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو۔ اس آیت سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہلِ بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواجِ مطہرات اور حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا اور علیِ مرتضٰی اور حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم سب داخل ہیں، آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے، ان آیات میں اہلِ بیتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقوٰی و پرہیزگاری کے پابند رہیں، گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوّث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے۔ اس طرزِ کلام سے مقصود یہ ہے کہ اربابِ عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقوٰی و پرہیزگاری کی ترغیب دی جائے۔ (تفسیر خزائن العرفان تحت سورہ الاحزاب آیت نمبر ۳۳)

عالی شان خاندان

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خاندان صالحین کا گھرانا تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب متقی و پرہیز گار تھے، اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اشراف کا خاندان کہتے تھے۔

نسب شریف: والد کی طرف سے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والد ماجد کی نسبت سے حسنی ہیں۔ اور گیارہ واسطوں سے آپ رضی اللہ عنہ کا نسب حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک جا کر ملتا ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے

سیّد محی الدین ابو محمد عبد القادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد ابو عبد اللہ الجیلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد یحییٰ زاہد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سید محمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد داؤد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد موسیٰ ثانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد موسیٰ جون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد عبداللہ المحض رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد حسن مثنیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سیّد شباب اھلِ الجنۃ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

Necklace of Gems Page 08

(نزہتہ الخاطر الفاتر صفحہ 30، السیف الربانی صفحہ 115)

نسب شریف والدہ کی طرف سے:

والدہ مکرمہ ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ، عبداللہ صومعی زاہد کی بیٹی بڑی پارسا اور صالح عورت تھیں نسبت سے آپکا سلسلہ نسب والدہ کی طرف سے بارہ واسطوں سے حضرت امام عالی مقام سید الشہداء امام حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے جا ملتا ہے معتبر اور ثقہ روائتوں میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ننہالی سلسلہ نسب یوں بیان کیا گیا ہے۔

سید محی الدین عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امتہ الجبار سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

بنت

سید عبداللہ صومعی زاہد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

سید ابو جمال الدین محمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

سید محمود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

سید ابو العطاء عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

سید کمال الدین عیسیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

سید ابو علاء الدین محمد جواد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سید علی رضا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

سید امام موسیٰ کاظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام جعفر الصادق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام محمد الباقر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سید علی زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امام سید الشہداء ابو عبداللہ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بن

امیر المومنین امام المتقین سیدنا علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان نسبتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شریف الطرفین ،نجیب الطرفین اور صحیح النسبین سید ہیں۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے والدین کریمین کا سلسلہ نسب حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملتا ہے۔اس سلسلہ عالیہ کی ابتداء اور انتہا متواتر صحیح ثابت اور ایسی روشن ہے جیسے آفتاب عالم تاب ہے۔اس ضمن میں کسی قسم کا اختلاف نزاع یا تاویل و دفاع کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

(نزہتہ الخاطر الفاتر صفحہ 31، Abdul Qadir Jilani Page 19)

محدث تیونس علامہ ابنِ عَزور مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نسب شریف پر لکھی جانے والی اپنی کتاب السیف الربانی فی عُنُقِ المعترض علی الغوث الجیلانی کے صفحہ 100 پر تقریباً باسٹھ(62) علماء و مشائخ جو مختلف علاقوں کے اکابر علماء بھی ہیں کے حوالے دیئے۔ وہ سب کے سب حضرت غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حسنی حسینی نسب شریف کے معترف ہیں۔(السیف الربانی صفحہ 100)

والدمحترم:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدمحترم حضرت ابوصالح سیّدموسیٰ جنگی دوست رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، آپ کا اسم گرامی " سیّدموسیٰ"کنیت"ابوصالح"اورلقب " جنگی دوست" تھا،آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیلان شریف کے اکابر مشائخ کرام رحمھم اللہ میں سے تھے۔

"جنگی دوست" لقب کی وجہ:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کالقب جنگی دوست اس لئے ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خالصۃً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضاکے لئےنفس کشی اورریاضتِ شرعی میں یکتائے زمانہ تھے، نیکی کے کاموں کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لئے مشہور تھے، اس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پروا نہ کرتے تھے،چنانچہ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع مسجدکوجارہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چندملازم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پراٹھائے جارہے تھے،آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب ان کی طرف دیکھاتوجلال میں آگئے اوران مٹکوں کوتوڑدیا۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رعب اور بزرگی کے سامنےکسی ملازم کودم مارنے کی جرأت نہ ہوئی

توانہوں نے خلیفہ وقت کے سامنے واقعہ کا اظہار کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلاف خلیفہ کو ابھارا، تو خلیفہ نے کہا: "سیّد موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔ "چنانچہ حضرت سیّد موسیٰ ﷺ دربار میں تشریف لے آئے خلیفہ اس وقت غیظ وغضب سے کرسی پر بیٹھا تھا، خلیفہ نے للکار کر کہا: "آپ کون تھے جنہوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں کر دیا؟" حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میں محتسب ہوں اور میں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔ "خلیفہ نے کہا: "آپ کس کے حکم سے محتسب مقرر کئے گئے ہیں؟" حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رعب دار لہجہ میں جواب دیا: "جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔"

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقّت طاری ہوئی کہ سر بزانو ہو گیا (یعنی گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا) اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اٹھا کر عرض کیا: "حضور والا! امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے علاوہ مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟" حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دنیا اور آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر۔ "خلیفہ پر آپ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوا: "عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی محتسب کے عہدہ پر مامور ہیں۔ "حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے متوکلانہ انداز میں فرمایا: "جب میں حق تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں تو پھر مجھے خَلْق کی طرف سے مامور ہونے کی کیا حاجت ہے۔ "اُسی دن سے آپ "جنگی دوست" کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

☆ (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۲، The Sultan of the Saints Page 08)

نوٹ: حضرت سید موسیٰ جنگی دوست ﷺ، مولانا روم کی مثنوی تحریر کرنے سے دو سو سال سے بھی زیادہ عرصہ پہلے اس دنیا سے پردہ فرما گئے تھے اسی طرح کا شراب توڑنے کا واقعہ مولائے روم ﷺ نے اپنی مثنوی میں بھی لکھا ہے جس کی نسبت ایک عیسائی پیروکار سے ہے۔ (The Mathnavi jalaluddin Rumi 722)

والد گرامی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تقوی:

تاریخ کی معتبر کتابوں میں بتایا جاتا ہے کہ ایک دن آفتاب غروب ہو چکا تھا چاند کی روشنی پورے طور پر زمین کے اوپر پھیل گئی تھی ایک نوجوان نہ جانے کس عالم میں دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک چاند کی چاندنی میں دریا کی لہروں میں بہتا ہوا ایک شاداب سیب نظر آیا جھٹ نوجوان نے سیب کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور بھوک کی شدت کے باعث کچھ سوچنے سے پہلے کھاتا ہوا اپنے گھر کی جانب چل دیا ابھی کچھ ہی

دور گیا کہ اس کے ضمیر نے جھنجھوڑا اور نشاندہی کی کہ تو یہ سیب قیمت دیئے بغیر کیوں کھا رہا ہے خیال آتے ہی نوجوان ندامت سے پانی پانی ہوگیا جیسے تیسے بے قراری سے رات گزاری اور صبح کو نماز فجر سے فراغت کے بعد ہی سیب کے مالک کی تلاش میں گھر سے روانہ ہوگیا مسلسل کئی دن تک دریا کے کنارے چلتا رہا آخر سامنے ایک گھنا باغ نظر آیا جس میں پہنچنے کے بعد ایک بزرگ کی نورانی صورت دکھائی دی۔ اسلامی رسم ورواج کے مطابق نوجوان نے سب سے پہلے سلام کیا اور انہوں نے بزرگانہ انداز میں جواب دیا۔ گفتگو کے ذریعہ معلوم ہوا کہ یہی بزرگ اس باغ کے مالک ہے چنانچہ بلا تاخیر نوجوان نے اپنے طویل سفر کا مدعا اور سارا واقعہ بیان کیا اور ساتھ ہی سیب کی قیمت دریافت کی۔

مالک باغ نے کہا بیٹا سیب کی قیمت اتنی کثیر ہے کہ تم ادا نہیں کر سکتے لیکن نوجوان نے قیمت کے ادا کرنے کے لیے زور دار انداز میں اقرار کیا اور مالک کے حکم کے مطابق باغ کی رکھوالی شروع کر دی۔ جس کی معینہ مدت ایک سال تھی مگر پورے دو سال گزر جانے کے باوجود مالک نے رخصت کی اجازت نہ دی جب چند سال گزر گئے (بعض روایات میں بارہ سال کا عرصہ بتایا جاتا ہے) تو ایک دن مالک نے کہا بیٹا اب تم کو تمہاری محنت کا صلہ دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تم میری بیٹی سے شادی کرلو جو دونوں آنکھوں سے اندھی ہے اور بہری ،گونگی ،لوہلی اور لنگڑی ہے۔ نوجوان نے بلا تامل قبول کر لیا اور شادی ہوگئی اس کے بعد مالک نے کہا بیٹا میرے گھر کے اندر سوائے میری اس لڑکی کے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے گھر کے اندر جاؤ یہ گھر اب تمہارا گھر ہی نہیں بلکہ یہ باغ اور کل جائیداد بھی تمہاری ہے نوجوان جب گھر کے اندر گیا تو دیکھ کر حیران وششدر رہ گیا۔ گویا وہ دنیا کی سجی سجائی دلہن نہیں بلکہ جنت کی کسی حور کو دیکھ رہا تھا۔

چاند جیسا چہرہ چشم غزالاں ،شیریں زبان، ہر عضو موزوں اور متناسب ، مالک کے بیان اور حقیقت حال میں زبردست فرق پایا دوسرے دن مالک سے سوال کیا۔ کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی لڑکی کا جو حلیہ بتایا تھا اور گھر کے اندر میں نے جس مجسمہ حسن و جمال کو دیکھا ہے اس میں تو بڑا فرق ہے مالک نے نرم وشیریں لہجہ میں جواب دیا۔" بیٹے میں نے جو کچھ کہا تھا اور تم نے جو دیکھا دونوں ہی سچ ہے اور حقیقت میں بات یہ ہے کہ اس لڑکی نے کبھی اپنی زبان سے خلاف شریعت کوئی بات نہیں کی اس لئے وہ گونگی ہے اپنے کانوں سے کوئی فحش بات نہ سنی تھی اس لئے وہ بہری ہے کبھی اپنی آنکھوں سے کسی غیر محرم کو نہ دیکھا تھا اس لئے وہ اندھی ہے اپنے ہاتھوں سے کبھی کوئی غلط کام نہ کیا تھا اس لئے وہ لوہلی ہے کبھی جانب معصیت اپنے پیروں سے چل کر نہ گئی تھی

اس لئے وہ لنگڑی ہے؟(اصل میں یہ سب معذوریاں صیغہ راز کے اشارے تھے)۔

اس مقدس خاتون کا نام جناب فاطمہ ام الخیر بنت عبداللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا تھا اور اس پاکیزہ نوجوان کا نام سید ابو صالح موسیٰ بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھا۔

انہیں مقدس خاتون اور پاک باطن نوجوان کی ازدواجی زندگی کے چمن لالہ زار سے ایک خوش رنگ اور عطر بیز پھول کھلا جس نے اپنی خوشبوئے روحانیت ومعرفت سے سارے عالم کو مہکا دیا جو غوثیت وقطبیت کا تاجدار بن کر آسمان ولایت پر آفتاب و ماہتاب کی طرح جگمگایا جسے دنیا نے محبوب سبحانی اور غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نام سے جانا اور پہچانا۔

☆ (سیرت غوثِ اعظم صفحہ 47، دیباچہ غنیۃ الطالبین مترجم علامہ عبدالاحد قادری، خزینۃ العلم والعرفان صفحہ 155)

Biological Encyclopedia of Sufis Page 124,Ghous al Azam Dastgir Page 02

نانا جان کی شان:

حضور سیدنا غوث الاعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نانا جان حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیلان شریف کے مشائخ میں سے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت زاہد اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ صاحب فضل وکمال بھی تھے، بڑے بڑے مشائخ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

نانا جان مستجاب الدعوات تھے:

شیخ ابو محمد الدار بانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "حضرت عبد اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مستجاب الدعوات تھے (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں)۔ اگر آپ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو انعام واکرام سے نوازتا، ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ نوافل کی کثرت کیا کرتے اور ذکر واذکار میں مصروف رہتے تھے۔ آپ اکثر امور کے واقع ہونے سے پہلے اُن کی خبر دے دیا کرتے تھے اور جس طرح آپ ان کے رونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اسی طرح ہی واقعات رونما پذیر ہوتے تھے۔"

(بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ، وصفتہ،، ص ۱۷۲)، (The Sultan of the Saints Page 09)

حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ازدواجی زندگی:

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف عوارف المعارف "میں تحریر فرماتے ہیں:"ایک شخص نے حضور سیدنا غوثُ الاعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا:"یاسیدی! آپ نے نکاح کیوں کیا؟ "سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:" بے شک میں نکاح کرنا نہیں چاہتا تھا کہ اس سے میرے دوسرے کاموں میں خلل پیدا ہو جائے گا مگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ " عبدالقادر! تم نکاح کرلو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔"

حضور سیدی غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بیویاں بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے روحانی کمالات سے فیض یاب تھیں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالجبار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی والدہ ماجدہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ "جب بھی والدہ محترمہ کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتی تھیں تو وہاں چراغ کی طرح روشنی ہو جاتی تھیں۔ایک موقع پر میرے والدمحترم غوث پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی وہاں تشریف لے آئے ،جیسے ہی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نظر اس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی فوراً غائب ہوگئی،تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشادفرمایا کہ "یہ شیطان تھا جو تیری خدمت کرتا تھااسی لئے میں نے اسے ختم کر دیا، اب میں اس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں۔"اس کے بعد والدہ محترمہ جب بھی کسی تاریک مکان میں جاتی تھیں تو وہاں ایسا نور ہوتا جو چاند کی روشنی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔"

☆ (بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر فضل اصحابہ...الخ،ص۱۹۶)(Necklace of Gems page 297)

پھوپھی صاحبہ بھی مستجاب الدعوات تھیں:

ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی ہوگئی لوگوں نے نماز استسقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ آپ کی پھوپھی جان حضرت سیدہ اُم عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اورزمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی :" اے رب العالمین! میں نے تو جھاڑو دے دیا اور اب تو چھڑکاؤ فرما دے۔" کچھ ہی دیر میں آسمان سے اس قدر بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے،لوگ اپنے گھروں کو ایسے حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور جیلان خوشحال ہوگیا۔"

☆ (بہجۃ الاسرار،ذکر نسبہ وصفتہ ص ۱۷۳،نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ 36)،(Necklace of Gems Page 31)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب سوئم

علمی مقام و مرتبہ و تصانیف

وَعَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا o

ترجمہ: (ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی) اور اُسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔

(سُوۡرَۃُ الۡکَھۡف آیت نمبر ٦٥)

اس باب میں حضورِ غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے علمی مقام و مرتبہ کے متعلق چند روایات پیش کی گئی ہیں۔ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی تصانیف کا مختصر ذکر بھی کیا گیا ہے۔

ابو محمد الخشاب النحوی بیان کرتے ہیں کہ میں عین عالمِ شباب میں علم نحو پڑھتا تھا اس وقت اکثر لوگوں سے بسا اوقات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ سننے میں آتے کہ آپ نہایت فصاحت و بلاغت سے وعظ فرماتے ہیں اس لیے میں آپ کا وعظ سننے کا نہایت شائق تھا مگر مجھے عدم فرصتی کی وجہ سے اس کا موقع نہیں ملتا تھا غرضیکہ میں ایک روز لوگوں کے ساتھ آپ کی مجلس وعظ میں گیا میں اس وقت کہ جس جگہ جا کر بیٹھا تھا (تو خطاب میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اس لیے مجھے پسند نہیں آ رہا تھا اس لیے دل ہی دل میں خیال آیا کہ خواہ مخواہ دن برباد کر رہا ہوں اسی لمحے آپ رضی اللہ عنہ نے التفات کر کے فرمایا کہ تم نحو کو ترجیح دیتے ہو) ہمارے پاس رہو تو تمہیں سیبویہ زمانہ بنا دیں گے چنانچہ میں نے اسی وقت سے آپ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا اور تھوڑی سی مدت میں مجھے وہ کچھ حاصل ہوا جو کہ مجھے اس عمر تک حاصل نہیں ہوا تھا اور مسائل نحویہ و علوم عقلیہ و نقلیہ جو کہ مجھے اب تک کسی سے بھی معلوم نہیں ہوئے تھے اچھی طرح سے یاد ہو گئے اور اس سے پیشتر جو کچھ مجھ کو یاد تھا وہ تمام میرے ذہن سے نکل گیا۔ (قلائد الجواہر صفحہ 145، شرح تاریخ المعتبر جلد 3 صفحہ 1127)

The Onlooker's Delight Page 58

علمی مقام و مرتبہ

حافظ عماد الدین ابن کثیر کہتے ہیں کہ علم فقہ و حدیث و علوم و حقائق و وعظ گوئی میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ نیک بات بتاتے اور برائی سے روکنے کے سوا اور کسی امر میں نہ بولتے۔ خلفاء، وزراء و سلاطین، خواص و عوام کو مجالس میں منبر پر چڑھ کر ان کے روبرو نیک بات بتا دیتے اور برائی سے اُنہیں روکتے جو کوئی ظالم کو، حاکم بنا دیتا تو آپ اُسے منع کرتے۔ غرض آپ کو راہ خدا میں قدم رکھنے، خلق کو نیک بات بتانے اور برائی سے روکنے میں کسی سے کچھ خوف و عار نہ ہوتا تھا۔ (قلائد الجواہر مترجم صفحہ 60)

ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حنبلی المذہب تھے لیکن اپنے زمانہ میں چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ (نزہتہ الخاطر الفاتر صفحہ 33)

Necklace of Gems Page 28

حضرت شیخ امام موفق الدین ابن قدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (صاحب المغنی) کی تصنیف وصیۃ العالم الجلیل کا انگریزی ترجمہ A word of advice کی جلد دوم کے صفحہ 21 پر یہ ذکر موجود ہے۔ کہ غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاروں مذاہب پر فتوی دیا کرتے تھے۔ (مذکورہ بالا دو روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فقہ حنبلی کے ساتھ بقیہ تین فقہ حنفی، شافعی، مالکی پر بھی دسترس رکھتے تھے)۔

تمام علوم کا مرکز

حضرت شیخ امام موفق الدین ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہم ۵۶۱ھ میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم، عمل اور حال وفتوی نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے، کوئی طالب علم یہاں کے علاوہ کسی اور جگہ کا ارادہ اس لئے نہیں کرتا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ میں تمام علوم جمع ہیں اور جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کرتے تھے آپ ان تمام طلبہ کے پڑھانے میں صبر فرماتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا سینہ فراخ تھا اور آپ سیر چشم تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ میں اوصاف جمیلہ اور احوال عزیزہ جمع فرما دیئے تھے۔" (بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ، ص ۲۲۵، قلائد الجواہر مترجم صفحہ 55،

(Necklace of Gems Page 23)

علمی فصاحت و بلاغت اورلعاب دہن کی برکت

حضرت بزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''میں نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادرجیلانی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ کرسی پر بیٹھے فرما رہے تھے کہ ''میں نے حضور سیدِ عالم،نورِمجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:'' بیٹا تم بیان(واعظ) کیوں نہیں کرتے؟''میں نے عرض کیا:'' اے میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم!میں ایک عجمی مرد ہوں،بغداد میں فصحاء کے سامنے بیان کیسے کروں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:'' بیٹا !اپنا منہ کھولو۔'' میں نے اپنا منہ کھولا،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ میں سات دفعہ لعاب مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ '' لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رب عزوجل کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔''

پھر میں نے نمازِ ظہرادا کی اور بیٹھ گیا،میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چلائے،اس کے بعد میں نے حضرت علی ابن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی زیارت کی کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ''اے بیٹے تم بیان کیوں نہیں کرتے ؟''میں نے عرض کیا:'' اے میرے والد! لوگ مجھ پر چلاتے ہیں ۔''پھر آپ نے فرمایا:''اے میرے فرزند! اپنا منہ کھولو۔'' میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں چھ دفعہ لعاب ڈالا،میں نے عرض کیا کہ ''آپ نے سات دفعہ کیوں نہیں ڈالا ؟''تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔''پھر وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے اور میں نے یہ شعر پڑھا:

۱۔ فکر کا غوطہ زن دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کے لئے غوطہ لگاتا ہے پھر وہ ان کو سینے کے کنارہ کی طرف نکال لاتا ہے۔(ترجمہ)

۲۔ اس کی زبان کے ترجمان کا تاجر بولی دیتا ہے پھر وہ ایسے گھروں میں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بلندی کا حکم دیا ہے جو طاعت کی عمدہ قیمتوں کے ساتھ خرید لیتا ہے۔(بہجۃ الاسرارعربی صفحہ ۵۸،)

(Abdal Qadir Jilani Page 34،Necklace of Gems Page 53)

تیرہ علوم میں تقریر فرماتے :

امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی اورشیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ محمد بن یحیی حلبی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادرجیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تیرہ علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔''

ایک جگہ علامہ شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ '' حضورِغوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے

مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور علم الکلام پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قرأتوں کے ساتھ قرآن مجید پڑھاتے تھے۔" (طبقات الکبری للشعرانی صفحہ 270، (Futuh Al Ghaib Page 09)

ایک آیت کے چالیس معانی بیان فرمائے:

حافظ ابوا لعباس احمد بن احمد بغداری بندلجی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "میں اور تمہارے والد (محدث ابن جوزی) ایک دن حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آیت کی تفسیر میں ایک معنی بیان فرمایا تو میں نے تمہارے والد سے کہا: "یہ معنی آپ جانتے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "ہاں۔" پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرا معنی بیان فرمایا تو میں نے دوبارہ تمہارے والد سے پوچھا کہ کیا آپ اس معنی کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا" ہاں" پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اور معنی بیان فرمایا تو میں نے تمہارے والد سے پھر پوچھا کہ آپ اس کا معنی جانتے ہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے گیارہ معانی بیان کئے اور میں ہر بار تمہارے والد سے پوچھتا تھا" کیا آپ ان معانی سے واقف ہیں؟" تو وہ یہی کہتے کہ ان معنوں سے واقف ہوں۔" یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پورے چالیس معنی بیان کئے جو نہایت عمدہ اور عزیز معنی تھے۔ اور اس کا ہر معنی اس کے قائل کی طرف منسوب کرتے تھے اور تیرے والد (ابن جوزی) کہتے تھے کہ میں یہ معنی نہیں جانتا شیخ کی وسعت علم سے اس کا تعجب بڑھ گیا۔ گیارہ کے بعد ہر معنی کے بارے میں تمہارے والد کہتے تھے: "میں ان معنوں سے واقف نہیں ہوں۔" اس کے بعد فرمایا کہ اب ہم قال کو چھوڑ کر حال میں آتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا تب لوگ سخت بے قرار ہوئے اور تمہارے والد (ابن جوزی) نے تو اپنے کپڑے پھاڑ لیے (اخبار الاخیار، ص 39، (بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ، ص ۲۲۴، شاہِ جیلان صفحہ ۴۹)

(The Sultan of the Saints Page 108، Necklace of Gems Page 158)

سیدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں علمی مقام:

حضرت شیخ امام ابوالحسن علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور شیخ بقا بن بطو کے ساتھ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ اقدس کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ قبر سے باہر تشریف لائے اور حضور سیدی غوث پاک رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے

سے لگالیااور انہیں خلعت پہنا کرارشادفرمایا:"اے شیخ عبدالقادر! بے شک میں علم شریعت،علم حقیقت،علم حال اورفعل حال میں تمہارا محتاج ہوں"۔ The Sultan of the Saints Page 269,
(بہجۃ الاسرار،،ص،۲۲۶،تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف صفحہ ۲۹۸)

مشکل مسئلے کا آسان جواب :

بلادِعجم سے ایک سوال آیا کہ "ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی عبادت کریگا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہوتو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کررہاہو،اگر وہ ایسا نہ کرسکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی،تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے؟" اس سوال سے علماءعراق حیران اور ششدر رہ گئے۔ اور اس مسئلہ کو انہوں نے حضورغوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت اقدس میں پیش کیاتو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً اس کا جواب ارشادفرمایا کہ "وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اورطواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اورتنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔ اس شافی جواب سے علماءعراق کونہایت ہی تعجب ہوا کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہوگئے تھے۔
(بہجۃ الاسرار،،ص،۲۲۶،زبدۃ الآثار صفحہ 54،اخبار الاخیار صفحہ 39،طبقات الکبری للشعرانی صفحہ 270،شاہِ جیلان صفحہ 54،غبطۃ الناظر فی ترجمہ شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صفحہ 48) The Onlooker's Delight Page 18

علم شریعت وطریقت کا طرّہ

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر رحمۃ اللہ علیہ کے والدفرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت سیدناغوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مدرسہ میں خواب دیکھا کہ ایک بڑا وسیع مکان ہے اوراس میں صحراء اورسمندر کے مشائخ موجود ہیں اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان کے صدر ہیں، ان میں بعض مشائخ تو وہ ہیں جن کے سر پر صرف عمامہ ہے اوربعض وہ ہیں جن کے عمامہ پر ایک طرہ ہے اوربعض کے دوطرے ہیں لیکن حضورغوث پاک شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عمامہ شریف پر تین طُرّے (یعنی عمامہ پر لگائے جانے والے مخصوص پھندنے) ہیں۔ میں ان تین طُرّوں کے بارے میں متفکر تھااوراسی حالت میں جب میں بیدارہواتو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میرے سرہانے کھڑے تھے ارشادفرمانے لگے کہ "خضر!ایک طُرّہ علم شریعت کی شرافت کا اور دوسرا علم حقیقت کی شرافت کا اورتیسرا شرف ومرتبہ کا طُرّہ ہے۔ The Onlooker's Delight Page 18،(بہجۃ الاسرارص۲۲۶)

تصانیف

1. فتوح الغیب

حضورغوث پاک شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے 80 مقالات کا مجموعہ جو آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدی عبدالرزاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جمع فرمائے۔ اور اس کی شرح شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی میں لکھی۔ اس کتاب کی ایک عربی شرح الشیخ عبدالعزیز بن ولی محمد المخالدی اللفتنی نے کی جس کی تلخیص الشیخ عطاء اللہ البتلادی الکجراتی نے کی ہے جو دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان سے 2021 میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب تصوف کی کتب میں ایک بہت بڑا خزانہ ہے اور اس میں سالک کے لیے مکمل راہبری و راہنمائی موجود ہے۔ یہ کتاب بنگلا دیش ڈھاکہ سے ڈاکٹر جمال الدین فالح الکیلانی کی تحقیق کے ساتھ بھی چھپ چکی ہے۔ اور اردو ترجمہ کے ساتھ پاکستان کے کئی پبلشرز نے شائع کی ہے۔ ملا علی قاری اپنی کتاب نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے صفحہ 44 پر فرماتے ہیں کہ غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب تصوف کا خلاصہ ہیں اور بے عیب تصانیف ہیں۔ ابن تیمیہ نے بھی عربی میں اس کتاب کی شرح لکھی ہے جس کا انگریزی ترجمہ مختار ہالینڈ نے بنام

Revelations of The unseen کیا ہے۔ پہلے مقالے میں غوث پاک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مومن کے لیے تین چیزیں ہر حال میں از حد ضروری ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی پابندی، منع چیزوں سے دور رہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے پر صابر اور شاکر رہنا یعنی تقدیر پر راضی رہے۔

(ملخصاً مقالہ نمبر 01 شرح فتوح الغیب صفحہ 59،15 Fatuh Al Ghaib Page)

2۔ سرالاسرار و مظہر الانوار فیما یحتاج الیہ الابرار

چوبیس فصلوں پر مشتمل کتاب تصوف و روحانیت کا خزانہ ہے۔ یہ کتاب حضورغوث پاک شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرید کی اس التجا پر تصنیف فرمائی کہ برائے مہربانی مجھے کچھ لکھ کر عطا کریں جس میں ضروری علم اور ہدایات موجود ہوں۔ حضورغوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود فرماتے ہیں کہ میں نے یہ خلاصہ اس مرید کی التجا پر لکھا ہے تا کہ اس مرید اور باقیوں کی تسلی ہو سکے اس کا نام سرالاسرار رکھا ہے تا کہ حق کے متلاشیوں

کو ان رازوں سے آگاہ کیا جائے حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے اس کتاب میں مرید (علم کے متلاشی) کے لیے مختصراً علم پر روشنی ڈالی ہے۔ یعنی شریعت روحانی راستہ یعنی طریقت اور اس کے بعد حقیقت ان سب کو ہم نے چوبیس اسباق میں بیان کیا ہے۔ جو کہ انسان کی پیدائش سے لے کر ولائت، کرامات، توحید، ظاہری و باطنی علم شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت، تلقین، تصوف، اذکار، ذکر، نور الٰہی، فقر، زکوۃ، حج، روزہ، وجد اور خلوت سے متعلق مکمل راہنمائی موجود ہے۔ اس کتاب سے اہل سنت و جماعت کے عقائد کی تائید ہوتی ہے۔ سبق چوبیس کے آخر میں حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ روحانی مسافر (سالک) کے لیے ضروری ہے کہ وہ پوری خلوص نیت اور خاکساری کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور صدقِ دل سے معافی کا طلب گار ہو کیونکہ اس کی ذات پاک رحمان، رحیم اور غفور الرحیم ہے۔ وہ سب کچھ معاف کر سکتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے پیارے نبی ﷺ ان کی آل و اولاد اور اصحاب پر فضل و کرم فرمائے امین۔

(The book of Secret of Secrets and the Manifestation of lights)

ڈاکٹر جمال الدین فالح الکیلانی کی تحقیق کے مطابق اس کتاب کا ایک نسخہ **مکتبۃ القادریہ** بغداد میں اور ایک **مکتبہ جامعہ اسطنبول** میں موجود ہے

3۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی

غوث پاک شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے 62 خطبات کا مجموعہ جو آپ رضی اللہ عنہ کے پوتے سیدی عفیف الدین بن مبارک بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمائے جن سے متعلق ایک غیر مسلم سکالر ڈی ایس مارگولیواتھ لکھتا ہے اس کتاب میں جو خطابات ہیں وہ اسلامی ادب کے بہترین خطبات ہیں جن میں روح کو خیرات اور فلاحی کاموں کا جذبہ ملتا ہے اور ایسا درس ملتا ہے کہ دوزخ کے دروازے بند اور بنی نوع انسان کے لیے جنت کے دروازے کھلتے ہیں صوفی ازم کے طریقوں کی غیر موجودگی میں مندرجہ بالا سبق ہر عام آدمی کی سمجھ میں آسانی سے آسکتا ہے

اس کتاب کے کئی ایڈیشن ترجمہ کے ساتھ چھپ چکے ہیں اور عربی نسخہ الشیخ اُنس مھرۃ کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیۃ بیروت نے 2017 میں شائع کیا ہے جس کے آغاز میں انہوں نے قلمی مخطوطے کا پہلے اور آخری صفحے کا عکس بھی لگایا ہے اور قرآنی آیات واحایث مبارکہ کی تخریج بھی کر دی ہے۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ اس نام کی ایک کتاب شیخ عبدالغنی نابلسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھی جس پر

مزید ایک عرب محقق جو کہ حضور شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خاندان عالیہ سے ہیں اور حال مقیم عمان (اردن) میں رہائش پذیر ہیں الدکتور مروہ محمود حجو خرمہ صاحبہ نے منهج الشيخ عبدالغنى النابلسى و آراؤه العقدية فى كتابه "الفتح الربانى والفيض الرحمانى"

کے نام سے ایک ضخیم مقالہ مرتب فرمایا جو جامعہ آل بیت سے ۲۰۰۲ میں شائع ہوا۔اس مقالہ کے مرتب کنندہ نے صفحہ ۲۷ اور ۲۸ پر وضاحت فرمائی ہے کہ اس نام کی دو کتابیں ہیں ایک حضور شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی جو کہ تصوف اور اخلاقیات کے موضوع پر ہے اور دوسری شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی جو کہ توحید کے موضوع پر ہے۔

4۔ الرسالة الغوثية

یہ کتاب آپ رضی اللہ عنہ کے الہامات پر مشتمل ہے جس کی شرح جواہر العشاق کے نام سے سید محمد حسینی خواجہ بندہ گیسو دراز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھی ہے۔اور اس کا اردو ترجمہ بھی پروگریسو بکس لاہور نے شائع کیا ہے۔

5۔ الفيوضات الربانيه فى المآثر والاوراد القادرية

(یہ کتاب آپ رضی اللہ عنہ کی تصنیف نہیں ہے مگر آپ رضی اللہ عنہ کے اورادو وظائف پر مشتمل ہے۔اس کے مرتب سید الحاج اسماعیل بغدادی ہیں اور مطبع مصطفی البابی الحلبی وأولادہ بمصر سے بھی شائع ہوئی ہے۔

6۔ المختصر فى علوم الدين

اس تصنیف میں ایمان،اسلام،ورع،تقوی،نماز،زکوۃ، حج اور قربانی سے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ مزید اس دنیا سے بے رغبتی، اصلاح قلب اور اخلاص نیت کا نیک کاموں میں مقام۔ پھر خلوت، خاموشی، بھوک، بیداری اور خواب کے متعلق حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے فرمودات پر مشتمل ہے۔اس کتاب کی انگلش ٹرانسلیشن مختار ہالینڈ نے The Summary of Religious Knowledge کے نام سے کی اور ساتھ ہی اٹھارہ خطبات پر مشتمل کتاب کا ترجمہ ایک ہی کتاب میں Pearls of Heart کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس کے پہلے خطاب میں جناب حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

" اے میرے چھوٹے بھائی سب سے پہلے اپنے آپ کا محاسبہ کرو اور اپنے آپ کو اچھی نصیحت کرو اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کو دور کرو پھر دوسرں کی غلطیوں اور کمزوریوں پر دھیان دو۔ اس کے بعد تقدیر، ولایت،خلوت،نفس امارہ پر خطابات ہیں۔ ساتواں خطاب یوں شروع ہوتا ہے اے عالم دین خبردار صرف نام

سے تسکین نہ لے بلکہ عمل سے کام لے۔ جب تم علامہ کہلواتے ہو یا بنتے ہو اور علم پر بذات خود عمل نہیں کرتے تو تم ایک قسم کا جھوٹ بول رہے ہو۔ اس علم کا کیا فائدہ جس پر تم عمل نہ کرو۔ دوسروں کو تم کیسے ہدایت دے سکتے ہو۔ جس پر تم خود عمل پیرا نہیں ہو۔ تمہارا ضمیر تمہیں کیسے دوسروں کو وہ کہنے دیتا ہے جس پر تم خود عمل نہیں کرتے "

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ o

اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ (سورہ الصّف آیت نمبر ۲)

(Pearls of Heart Page 95)

اس کے بعد خطابات اخلاص، دعا، صبر، برے دوستوں سے دوری، اچھے کام کی ترغیب، ایمان، ظلم، دُنیا سے دوری اور عبودیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسینی کی تحقیق کے ساتھ مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیة استنبول سے بھی چھپ چکی ہے۔

7۔ جلاء الخاطر فی الباطن و الظاہر

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے پینتالیس مجالس کے مواعظ حسنہ جو 546ھ کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے رجب، شعبان اور رمضان شریف کے مہینوں میں ارشاد فرمائے پر مشتمل علمی روحانی خزانہ ہے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اس کتاب میں ظاہر اور باطن کا مفصل تذکرہ کرتے ہوئے یہ سبق دیتے ہیں کہ ظاہر طور طریقہ یعنی لباس، شخصیت، وضع، نصیحت جو کہ تربیت کے لیے انتہائی اہم ہے جبکہ باطن اس کی سچائی اور اس پر مکمل خلوص کے ساتھ عمل پیرا بھی ہو۔ یعنی عالم کو باعمل ہونا چاہیے۔ تاکہ اس کی اندرونی حقیقت اور اصلیت اس کے ظاہر کے نہ صرف عین مطابق ہو بلکہ اس کے ظاہر کو تقویت دیتے ہوئے پُراثر بنا دے۔ اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ مختار ہالینڈ نے "The Removal of cares " کے نام سے کیا ہے۔ اس کتاب جلاء الخاطر کا ترجمہ بنام Purification of the Mind ڈاکٹر شئتھہ الدر غزالی اور اس کے خاوند ڈاکٹر لوئی فتوئی نے بھی کیا ہے جو برمنگھم یو کے سے شائع ہو چکا ہے۔ یہ کتاب السید میعاد شرف الدین الکیلانی کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۱۰ء میں دارلکتب العلمیة بیروت سے بھی چھپ چکی ہے۔

8۔ بشائر الخیرات

حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لکھے ہوئے درود شریف پر مشتمل کتاب ہے۔

اس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ہر درود میں نبی الامی ﷺ کی دونوں صفات بشیر مبشر کے ساتھ مناسب آیتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ اسی لیے ان درودوں کی تعبیر کے مستحقین کی صراحت فرما دی گئی ہے مثلاً مبشر للمومنین، مبشر للعالمین، مبشر للاوابین، مبشر للتوابین۔ یہی بشارات اور کتاب کے ہر درود میں بشیر ومبشر پر صلوات " بشائر الخیرات" کی وجہ تسمیہ ہے۔ یہ کتاب انگلش اور اردو ترجمہ کے ساتھ میرے پیرومرشد سیدی ہاشم الگیلانی قدس سرہ العزیز نے بھی شائع فرمائی ہے۔ یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسینی کی تحقیق کے ساتھ چھوٹی جلد میں مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیة استنبول سے بھی چھپ چکی ہے۔

9۔ دیوان (فارسی)

حضورغوث پاک شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے فارسی منظوم کلام کا مجموعہ ہے۔ یہ دیوان ۱۲۸۶ ھ بمطابق ۱۸۶۹ء کو دَر مطبع نامی منشی نول کشور طبع مزین مقبول جہاں شد بار دوم لکھنؤ سے شائع ہوا۔ جس کا ترجمہ سید امیر محمد شاہ قادری نے کیا ہے اور 2002 میں ضیا القرآن پبلی کیشنز نے اشاعت کیا ہے جو کہ 80 قطعات پر مشتمل ہے

10۔ الکبریت الاحمر فی الصلوٰۃ علی النبیّ ﷺ

حضورغوث پاک شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لکھے ہوئے درود شریف پر مشتمل کتاب ہے۔ جس کا ترجمہ وشرح مولوی عبدالمالک کھوڑوی نے بھی کی ہے۔

11۔ خمسة عشر مکتوباً

حضورغوث پاک رضی اللہ عنہ کے پندرہ مکتوبات پر مشتمل کتاب ہے جو قرآن پاک کی آیات مبارکہ سے مزیّن معرفت کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے جن میں روحانی علم وتربیت پر مفصل خطابات ہیں۔ ڈاکٹر لوئی فتوئی اور ڈاکٹر شئتھہ ان پندرہ خطوط کے انگلش ترجمہ کے آغاز میں بیان کرتے ہیں کہ ان پندرہ خطوط کے نسخے شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب، میچیگن یونیورسٹی امریکہ، بوڈلین لائبریری آکسفورڈ یونیورسٹی میں جو موجود ہیں سب کے سب فارسی مخطوطے کے عربی تراجم ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ Mukhtar Holland نے بھی Fifteen letters کے نام سے کیا ہے۔ آٹھویں مکتوب میں حضورغوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس کی آواز ہمارے دل کے کانوں میں گونجے گی تو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ اور قَالُوْا بَلٰی والی دھن سنائی دے گی۔

(Fifteen letters page 26)

آخری صفحہ کی تحریر کے مطابق یہ عربی تراجم سفیان الوہابی البغدادی نے علی رضا پاشا (عثمانی گورنر) کے حکم پر کیے ہیں۔(Fifteen letters page 16-18)

یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسینی کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں المکتوبات کے نام سے مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیة استنبول سے بھی چھپ چکی ہے اور مکتوبات غوثیہ کے نام سے ان کا اردو ترجمہ القلم پبلشرز، لاہور پاکستان سے بھی چھَپ چکا ہے۔

12۔ الغنیة الطالبي طریق الحق (معروف غنیة الطالبین)

اس کتاب کا موضوع شریعت اور طریقت کی تعلیمات کا لباب اور جوہر ہے۔ گویا فرائض اسلام وسنن نبوی ﷺ، معرفت الٰہی، آداب اسلامی، اوامر ونواہی کی تعمیل و اطاعت ہے۔ اور ان مباحث اور موضوعات کو نصوص قرآنیہ اور احادیث نبوی ﷺ سے استدلال کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔(اس کتاب کا اصل نسخہ مکتبہ قادریہ بغداد میں موجود ہے)۔اس کتاب کا انگلش ترجمہ Sufficient Provision for the Seeker of the Path of Truth پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسینی کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیة استنبول سے بھی چھپ چکی ہے۔

13۔ تحفته المتقین و سبیلُ العارفین

14۔ حزبُ النجاة والابتهاج و الالتقاء

15۔ مراتبُ الوجود

16۔ یواقیتُ الحکم

17۔ معراج لطیف المعانی

18۔ آداب السلوک والتوصل الیٰ منازل الملوک

حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی یہ تصنیف عربی زبان میں محمد غسّان نصوح عزقول کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۹۵ میں دار السنابل دمشق سے چھپ چکی ہے۔انٹرنیٹ پر آن لائن پی ڈی ایف میں بھی

موجود ہے جو ۱۹۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

19۔ الطریق الی اللہ

اس میں فوائد خلوت اور ضرورت بیعت پر سیر حاصل بحث ہے قلمی نسخہ مکتبۃ القادریہ البغداد

20۔ الحزب الکبیر

21۔ رسالہ فی اسماء العظیمہ للطریق الی اللہ

22۔ کیمیاء السعادۃ لِمَن اراد الحسنی وزیادہ

23۔ تنبیۃ الغبی فی رویۃ النبی ﷺ

نسخۃ مخطوط بمکتبۃ الفاتیکان بروما (بتحقیق جمال الدین)

24۔ تفسیر القرآن الکریم بخط یدہ

مولانا محمد نورانی صاحب ناظم تعلیمات ادارہ مصباح القرآن ساہیوال تفسیر الجیلانی کے اردو ترجمہ کے آغاز میں اس تفسیر سے متعلق لکھتے ہیں ،اس کا اصل نام "الفواتح الالھیۃ والمفاتح الغیبیۃ الموضحۃ للکلم القرآنیۃ والحکم الفرقانیہ" حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی یہ تفسیر اہل علم سے مخفی رہی اور منصۂ شہود پر نہ آسکی اگرچہ اس کا تذکرہ "انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا" میں بھی کسی دوسرے نام سے موجود ہے اور اس کے بارے میں شیخ رشید رضا مصری (1865-1935) لکھتے ہیں کہ تفسیر کا ایک مخطوطہ حضرت جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے جو طرابلس میں موجود ہے۔

☆ (بحوالہ بستانی مقالہ شیخ رشید رضا مصری: بحوالہ مجلّہ خاتون پاکستان غوث اعظم نمبر صفحہ 206، مطبوعہ 1967 کراچی)

اس تفسیر سے متعلق رحمت زین العابدین اپنے مضمون جو 24 دسمبر 2016 کو شائع ہوا ، میں لکھتے ہیں کہ جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آل میں سے ڈاکٹر الشیخ السید محمد فاضل صاحب قرآن حکیم کی اس تفسیر کو روم (اٹلی) میں ویٹیکن کی لائبریری سے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جو تقریباً عرصہ آٹھ سو سال سے منظر عام پر نہیں آ رہی تھی۔ یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسینی کی تحقیق کے ساتھ چھ جلدوں میں ۲۰۰۸ء میں مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیۃ استنبول سے چھپ چکی ہے۔جس کا اردو

ترجمہ مفتی عبدالرسول منصور الازھری نے کیا ہے جسے مکتبہ مصباح القرآن ساھیوال نے شائع کیا ہے۔

اصولِ برکت کے لیے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی تفسیر نقل کی جارہی ہے:

بِسْمِ اللّٰہ اس کلمہ سے ذات احدیت کی تعبیر ہورہی ہے مگر اس اعتبار کے ساتھ وہ اس مرتبہ "مرتبہ ذات" سے تنزل اختیار کیے ہوئے ہے۔ کیونکہ مرتبہ ذات کی تعبیر تو کسی طور ممکن ہی نہیں نیز اس اعتبار کے ساتھ یہ کلمہ ان تمام اسماء اور صفات الٰہیہ کو شامل اور محیط ہے۔ جن کی طرف مظاہر قدرت منسوب کیے جاتے ہیں اہل مکاشفہ کے نزدیک انہیں اعیان ثابتہ اور شریعت کی زبان میں انہیں لوح محفوظ اور کتاب مبین کہا جاتا ہے۔

جب تو نے بِسْمِ اللّٰہ کہا تو رغبت اسی کی طرف مرکوز ہوئی اور تیری محبت اسی کے لیے خاص ہوگئی۔

الرَّحْمٰنِ اس کلمہ سے بھی ذات احدیت کی تعبیر کی جارہی ہے مگر چند اعتبارات کے ساتھ:

اس اعتبار سے کہ ذات احدیت کی تجلیات عالمین کے صفحات اور وجود ذات پر پڑ رہی ہیں۔

اس اعتبار سے کہ اس کی الگ الگ شانیں وجوب و امکان کے پردوں میں جھلک رہی ہیں۔

اس اعتبار سے کہ مرتبہ احدیت سے مراتب عددیت کی طرف تنزل اختیار کیے ہوئے ہے۔

اس اعتبار سے کہ تشخصات علمیہ اور عینیہ میں اس کے تعینات نظر آرہے ہیں۔

اس اعتبار سے کہ فطرت اور طبیعت کے رنگوں میں اسی کے رنگ نظر آرہے ہیں۔

جب تو نے کہا الرَّحْمٰنِ تو نفس رحمانی سے ایسی دعا تو نے ناک میں چڑھائی جو اس کی جناب عالی میں تیری ترقی کا باعث بن گئی۔

الرَّحِیْم ذات احدیت کی یہ تعبیر بھی ایک خاص اعتبار رکھتی ہے۔ بایں اعتبار کہ تکثیر کے بعد توحید، تفریق کے بعد جمع، پھیلانے کے بعد سمیٹنا، پستی کے بعد بلندی اور مقید کرنے کے بعد مجرد کرنا۔

جب تو نے الرَّحِیْم کہا تو اس کے لطف وکرم کی خوشبوؤں سے تجھے خوشی اور مسرت نصیب ہوئی اس کی رحمت کی بارش تجھ پر نازل ہوئی اور تیرے نفس کو متعدد نعمتیں ملیں اور تو سبحان وتعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونے کے مقام پر فائز ہوگیا۔

25۔ ورد الشیخ عبدالقادر الجیلانی

یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسینی کی تحقیق کے ساتھ مرکز الجیلانی للبحُوث

العِلمية استنبول سے بھی چھپ چکی ہے۔

26۔ الدلائل القادرية

27۔ الحجة البيضاء

28۔ مجموعة خُطَب (ملفوظات شیخ عبدالقادر الجیلانی)

اس کتاب کا ترجمہ Mukhtar Holland نے

Utterances of Shaikh Abd al Qadir Jilani (Malfuzat) کے نام سے کیا ہے۔

اس کتاب کے صفحہ 25 سے ایک ملفوظ ملاحظہ ہو۔ کہ دنیاوی مال و اسباب جسے تم اپنا سمجھتے ہو وہ صرف تمہارا نہیں بلکہ تمہارا ہمسایہ برابر کا حصہ دار ہے یہ تمہارا امتحان ہے۔

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ

" اور اس کی راہ (میں) کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اَوروں کا جانشین کیا"۔ (سورہ الحدید آیت 7)

تا کہ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ " پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو"۔ (سورہ الاعراف آیت 129)

(Utterances of Shaikh Abd al Qadir Jilani (Malfuzat) Page 25)

29۔ رسالة الوصيه (وصايا شيخ عبدالقادر)

موجود فی مکتبة فیض الله مراد تحت رقم 251 (بتحقیق جمال الدین)

30۔ اغاثة العارفين و غاية منى الواصلين

31۔ مولد الرسول ﷺ

یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسینی کی تحقیق کے ساتھ مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمية استنبول سے بھی ۲۰۱۱ء میں چھپ چکی ہے۔ مولد النبی ﷺ کا اردو ترجمہ "جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند" کے نام سے صفہ فاؤنڈیشن لاہور (پاکستان) سے بھی چھپ چکا ہے۔

32۔ ديوان (عربی)

33۔ الرد على الرافضه

34۔ دعاء ختم القرآن

35۔ روضة الانوار

36۔ الطقوس اللّاهُوتیه

37۔ رسالة فی التصوف (لسیدی الکیلانی)

اس کتاب کا قلمی نسخہ بغداد شریف کی لائبریری مکتبۃ القادریہ میں موجود ہے جسے محمد نوری بن الشیخ حسن الاستنبولی الحنفی القادری جو استنبول میں قاضی القضاء کے منصب سے مشرف تھے نے نقیب الاشراف حضرت الشیخ عبدالرحمٰن افندی کے لیے لکھا۔

نوٹ: یہ معلومات عربی میں لکھی گئی اس عبارت کا اردو ترجمہ ہے جو مکتبۃ القادریہ میں موجود اس کتاب کے اوپر لگے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھی ہوئی ہے۔ جس کی زیارت کی سعادت احقر کو میاں ذوالفقار احمد قادری صاحب کی معیت میں 2021ء میں بغداد شریف کی حاضری کے دوران حاصل ہوئی۔ اس کے پہلے صفحہ کا عکس حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے درِ اقدس میں موجود لائبریری سے حاصل کیا جو کتاب کے آغاز میں بطور تبرک لگا دیا گیا ہے۔

38۔ المواهب الرحمانية

39۔ الحديقة المصطفوية مطبوع بالفارسية والاردية

40۔ مجموعه ادعية و اوراد

41۔ رسالة فی خواص فاتحة الکتاب

42۔ الطقوس اللاهوتية

43۔ الاعتقاد فی الصحابة وبيان فرق الشيعه مشابهتهم لليهود

یہ کتاب تحقیق وتعلیق عبدالعزیز بن صالح الحمود کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ چھپ چکی ہے۔

44۔ اصول الدین

عربی زبان میں یہ کتاب ابھی حال ہی میں مکتبہ مدینۃ النور گوجرانوالہ سے چھپ چکی ہے۔ یہ کتاب

السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی صاحب کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۱۰ میں مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیۃ استنبول سے چھپ چکی ہے۔

45۔ **الفتوۃ فی کیفیۃ أخذ العھد عن طریق الشیخ**

یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی صاحب کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۱۰ء میں مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیۃ استنبول سے "**الفتوۃ فی کیفیۃ أخذ العھد والبیعۃ**" کے نام سے ایک جلد میں چھپ چکی ہے۔

46۔ **دعاء البسملۃ**

یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسینی کی تحقیق کے ساتھ مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیۃ استنبول سے بھی چھپ چکی ہے۔

47۔ **امداد یومیہ**

اس کتاب کا ذکر ملا علی قاری نے اپنی کتاب نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے صفحہ 44 پر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امداد یومیہ تو اہل دل کے لیے ہمیشہ حرز جان رہے۔اضراب مستفیضہ اور صلوٰۃ الشریف فتوح الی اللہ کے کھلے دروازے ہیں۔

48۔ **عمدۃ الصالحین فی ترجمۃ غنیۃ الصالحین**

49۔ **تذکرۃ الشفیق الجامعہ لمعرفۃ الطریق**

یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی صاحب کی تحقیق وشرح کے ساتھ ۲۰۱۷ء میں مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیۃ استنبول سے چھپ چکی ہے۔

50۔ **خلق آدم**

یہ کتاب السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی صاحب کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۱۶ء میں مرکز الجیلانی للبحُوث العِلمیۃ استنبول سے چھپ چکی ہے۔

☆ (نام ونسب صفحہ 588،ابتدائیہ مکتوبات غوثیہ صفحہ 19، کشف الظنون،الاعلام زرکلی جلد 04 صفحہ 47،معجم المولفین ، جلد 05 صفحہ 307،**تحقیق و دراسۃ علی الغنیۃ الطالبی طریق الحق** صفحہ 13،14 ،القسم الاول قسم الدراسۃ ،**تحقیق و دراسۃ علی اصول الدین** صفحہ ۵۴،**فتوح الغیب بتحقیق جمال الدین فالح الکیلانی**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب چہارم

شریعت مطہرہ کی اہمیت وفضیلت غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی نظر میں

اس باب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے اقوال و افعال مبارکہ کی روشنی میں شریعت مطہرہ کی اہمیت و فضیلت کو چند حوالوں سے نقل کیا گیا ہے۔

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو۔ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

(سورہ الحشر آیت نمبر ۷)

غنیمت میں سے، کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے یا یہ معنٰی ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے۔ نبی کریم ﷺ کی مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیلِ ارشاد میں سستی نہ کرو۔ (تفسیر خزائن العرفان سورہ الحشر آیت نمبر ۷)

سمندرِ شریعت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھوں میں:

قطب شہیر، سیدنا احمد رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: "شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دائیں ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی لیں، ہمارے اس وقت میں سید عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کوئی ثانی نہیں۔"

(بہجۃ الاسرار عربی، ص ۴۴۴)، Abd al Qadir Jilani Page 57

بچپن میں شریعت مطہرہ کی پابندی:

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا ام الخیر فاطمہ بنت عبداللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: "جب میں نے اپنے صاحبزادے عبدالقادر کو جنا تو وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت میرا دودھ نہیں پیتا تھا اگلے سال رمضان کا چاند غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دودھ نہیں پیا" پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ سیّدوں میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔"

☆ (بہجۃ الاسرار عربی، ص ۱۷۲)، Necklace of Gems Page 10,

شریعت کی فضیلت میں اقوال:

پہلا قول: حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی طرف نگاہ نہ اٹھانا جو کہ طریقت کا ایک بلند مرتبہ ہے ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں کے ساتھ ہو کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مقرر کردہ حدود کی پابندی کرے اور اس کے تمام احکام کی حفاظت کرے اور اگر تیری طرف سے شریعت کی حدود میں سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے اور بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے لہذا تو فوراً شریعت کے حکم کی طرف لوٹ آ اور اس سے لپٹ جا اور اپنی نفسانی خواہش کو چھوڑ دے کیونکہ جس حقیقت کی تصدیق شریعت سے نہ ہو وہ حقیقت باطل ہے"

☆ (طبقات کبریٰ للشعرانی جلد ۱ ص ۱۳۱)

دوسرا قول: حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "جب تو اپنے دل میں کسی کی محبت یا دشمنی پائے تو اس کے کاموں کو قرآن و حدیث پر پیش کر اگر قرآن و حدیث کی رو سے پسندیدہ ہوں تو، تو اس سے محبت کر اور اگر اس اعتبار سے ناپسندیدہ ہوں تو اسے ناپسند کر، تاکہ اپنی خواہش سے نہ کسی کو دوست رکھے نہ

دشمن۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دے گی خدا کی راہ سے "۔

☆ (طبقات کبریٰ للشعرانی ص ۱۳۰)

تیسرا قول: حضور پرنور سیدنا غوث الاغواث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں " ولایت نبوت کا عکس ہے اور نبوت الوہیت کا عکس ہے اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل نبی کریم ﷺ کے قول کے قانون پر ٹھیک اترے"۔

☆ (بہجۃ الاسرار ص ۳۹)

چوتھا قول: حضور سیدنا محی الدین محبوب سبحانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں " شریعت وہ حکم ہے جس کے قہر کی تلوار اپنے مخالف و مقابل کو مٹا دیتی ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں اس کی حمایت کی مضبوط ڈوری پکڑے ہوئے ہیں۔ دونوں جہاں کے کاموں کا دارومدار فقط شریعت پر ہے اور شریعت کی ڈوریوں سے ہی دونوں جہاں کی منزلیں وابستہ ہیں"۔

☆ (بہجۃ الاسرار ص ۴۰)

پانچواں قول: حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں۔ "پاکیزہ شریعتِ محمدیہ ﷺ دین اسلام کا پھلدار درخت ہے شریعت وہ سورج ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں، شریعت کی پیروی دونوں جہاں کی سعادت بخشتی ہے۔ خبردار اس کے دائرے سے باہر نہ جانا خبردار اہل شریعت کی جماعت سے باہر نہ جانا"۔

☆ (بہجۃ الاسرار ص ۴۹)

چھٹا قول: حضور سیدنا غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ، بندگی کے قانون کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رکھنا ہے"

☆ (بہجۃ الاسرار ص ۵۰)

ساتواں قول: حضور سیدنا غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں۔ " فقہ سیکھ اس کے بعد خلوت نشیں ہو جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرتا ہے وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔ اپنے ساتھ شریعت کی شمع لے لو"۔ ☆ (بہجۃ الاسرار ص ۵۳ مطبوعہ مصر)The onlooker's Delight Page 65

شریعت کی پاسداری

حضرتِ سیّدُنا شیخ عبد الحقّ محدّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ''اخبار الاخیار'' صَفْحَہ 15 پر حُضورِ غوثُ الاعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ ارشادِ معظّم نقل کیا ہے: ''اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے؟، میں تمہارے ظاہِر و باطِن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے (یعنی کانچ) کی طرح ہو۔'' (اخبار الاخیار صَفْحَہ 49)

شریعت سے طریقت کا حصول:

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں:" اگر انسان اپنی طبعی عادات کو چھوڑ کر شریعتِ مطہرہ کی طرف رجوع کرے تو حقیقت میں یہی اطاعت الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے، اس سے طریقت کا راستہ آسان ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ (سورۃ الحشر: ۷)

کیونکہ سرکارِ مدینہ ﷺ کی اتباع ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے، دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کے سوا کچھ نہیں رہنا چاہیے، اس طرح تُو فنافی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقام پر فائز ہوجائے گا اور تیرے مراتب سے تمام حصے تجھے عطا کیے جائیں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری حفاظت فرمائے گا، موافقتِ خداوندی حاصل ہوگی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے گناہوں سے محفوظ فرمائے گا اور تجھے اپنے فضلِ عظیم سے استقامت عطا فرمائے گا، تجھے دین کے تقاضوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے ان اعمال کو شریعت کی پیروی کرتے ہوئے بجالانا چاہیے، بندے کو ہر حال میں اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے شریعت کی حدود ہی میں رہ کر لطف وفائدہ اٹھانا چاہیے اور ان دنیوی نعمتوں سے تو حضور تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ ﷺ نے بھی حدودِ شرع میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ سرکارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "خوشبو اور عورت مجھے محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقائق، الفصل الثالث، الحدیث ۵۲۶۱، ج ۲، ص ۲۵۸)

لہٰذاان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکرادا کرناواجب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمھم اللہ تعالیٰ کونعمتِ الٰہیہ حاصل ہوتی ہے اوروہ اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حدود میں رہ کراستعمال فرماتے ہیں،انسان کے جسم و روح کی ہدایت ورہنمائی کا مطلب یہ ہے کہ اعتدال کے ساتھ احکامِ شریعت کی تعمیل ہوتی رہےاوراس میں سیرتِ انسانی کی تکمیل جاری وساری رہتی ہے۔

☆ (فتوح الغیب،مترجم،ص۷۲،بحوالہ غوث پاک کے حالات صفحہ 81)

شریعت کا لحاظ رکھا:

حضرت شیخ ابونصر موسیٰ بن شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشادفرمایا:''میں اپنے ایک سفر میں صحرا کی طرف نکلا اور چند دن وہاں ٹھہرا مگر مجھے پانی نہیں ملتا تھا جب مجھے پیاس کی سختی محسوس ہوئی تو ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا اور اُس میں سے مجھ پر بارش کے مشابہ ایک چیز گری ، میں اس سے سیراب ہوگیا پھر میں نے ایک نور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہوگیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی جس سے میں نے ایک آواز سنی:'' اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں،تو میں نے اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھ کرکہا:'' اے شیطان لعین ! دور ہو جا۔ ''تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدل گیا اور وہ شکل دھواں بن گئی پھر اس نے مجھ سے کہا''اے عبدالقادر !تم مجھ سے اپنے علم، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم اوراپنے مراتب کے سلسلے میں سمجھ بُوجھ کے ذریعے نجات پاگئے اور میں نے ایسے سَتّر (۷۰) مشائخ کو گمراہ کر دیا۔ ''میں نے کہا:'' یہ صرف میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا فضل و احسان ہے۔ ''شیخ ابونصر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ''آپ رضی اللہ عنہ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا:''اُس کی اِس بات سے کہ ''بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کوحلال کر دیا۔''

(بہجۃ الاسرار،عربی،ص۲۲۸)،Futh ul Ghaib Preface Page 05

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب پنجم

زُہد وتقوی

اس باب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے مکتوبات میں سے ایک مکتوب اور سیرت مبارک سے زُہد و تقوی سے متعلق ایک معمولی سی جھلک کو تبرکاً نقل کیا گیا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح میں روایت منقول ہے۔ کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتے ہیں کہ سَرورِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے جسم کا بعض حصہ پکڑا پھر فرمایا:

''کُنۡ فِی الدُّنیَا کَاَنَّکَ غَرِیبٌ اَوۡ عَابِرُ سَبِیلٍ وَعُدۡ نَفۡسَکَ مِنۡ اَھۡلِ الۡقُبُورِ''

دنیا میں مثل مسافر کے رہ یا راہ گزر کی طرح اور اپنے کو قبر کے رہنے والوں میں گِن (شمار کرو)۔

(مشکاۃ المصابیح جز ا صفحہ ۳۶۱)، (صحیح ابن ماجۃ جلد ۱۰ صفحہ ۴)

اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا ایک مطلب ہے کہ دنیا سے دل نہ لگاؤ نہ ہی ایسے گھر بناؤ جہاں تم ہمیشہ رہو گے بلکہ اسے جیسے مسافر اجنبی ملک سے گزرتے ہیں کوئی گہرا تعلق نہیں رکھتا ہے ایسے ہی کرو۔(Al Fath al Bari by Ibn Hajar Al Asqalani Page 7)

زُہد وتقوی

شیخ عبدالقادر الگیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پندرہ مکتوب لکھے جن کا انگلش میں ترجمہ مختار ہالینڈ نے Fifteen letters کے نام سے کیا۔ لکھتا ہے فارسی میں لکھے گئے پندرہ خطوط مبارکہ کا ترجمہ علی بن حسام الدین المتقی نے عربی میں کیا جس کا مزید ترجمہ انگلش زُبان میں کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میں نے ایک اپنائیت اور پیشہ ورانہ بھائی چارہ محسوس کیا بے شک المتقی اُن سے چارسو سال پہلے رحلت فرما چکے تھے اور اُن کے قول کے مطابق ان پندرہ خطوط میں جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے 275 آیات قُرانی شامل فرمائی ہیں۔ ساتواں خط زُہد سے متعلق ہے فرماتے ہیں:

مکتوب نمبر 07:

اے عزیز! دنیائے دوں سے اپنے آپ کو دور رکھ۔ اس عالم فریب سے فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ o (35:05) ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی چپکے سے گزر جا اور اُن حضوری والے لوگوں کی منازل کو یاد رکھ جن کے چہروں پر سُکھ اور چین کی تازگی تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۚ o(83:24) تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے نمایاں ہوتی ہے تاکہ تیرا مشام قلب فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ وَّ جَنَّتُ نَعِيْم o (56:89) تو راحت ہے اور پھول اور چین کے باغ کے گلستان سے خوشبو کی مہک سونگھ سکے اور تو يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ o خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ (83:25،26) نتھری (خالص و پاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے۔ اس کی مُہر مشک پر ہے۔ کے جام شیریں سے ایک گھونٹ پی سکے اور تجھ پر لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ (10:94) بے شک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا، کے دقیق رموز منکشف ہوں۔ ایسے میں تو وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ ۚ (10:106) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ برا۔ والی یکتائی اور یگانگت کی بساط پر متمکن ہوگا اور انس و محبت کے سازوں سے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَص (12:03) ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں۔ کے نغمے سنے گا۔ کبھی تو تو شاہد و مشہود کے اسرار عالمِ جذب و شوق میں مژدہ جاں فزا فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ الَّذِيْنَ

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ(39:18،17) تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں۔ کے سریلے نغمے سنے گا اور کبھی تو استقامت فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ (11:112) تو قائم رہو جیسا تمہیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع لایا ہے۔ کی ہیبت وجلال کے سامنے اپنے سر کو مراقبے میں جھکا دینا اور کبھی وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠(03:103) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر۔ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لینا اور وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (03:126)۔ اور مدد نہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ غالب حکمت والے کے پاس ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی استعانت ونصرت کا دامن تھام لینا کبھی تو اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْم (57:09) بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ضرور مہربان رحم والا کے ساحل مراد پر اتر جائے گا پھر فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (18:110) تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہیے کہ نیک کام کرے۔ کے باغات سے پھلوں کو چُن کر جھولیاں بھر لینا اور بمصداق فرمان الٰہی وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ(46:19) اور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں۔ کی نہروں میں سے بقدر ہمت سیراب ہو جانا خواہ ایک چلو اور مشت بھر ہی کیوں نہ ہو۔ اپنا وقت اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ o(06:162) تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔ کے سائبان کے سائے میں گزارا کر اور وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ (09:111) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے۔ کے خوان نعمت میں سے لطف اندوز ہوا کر۔ کچھ بعید نہیں کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم کی منادی کی ندا سنے گا يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۚ o(43:68) ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو۔ (مکتوبات غوثیہ صفحہ 55)

Fifteen letters by Louay Fatoohi page 71،

Fifteen letters by Mukhtar Holland Page 23

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی:

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو الفتح ہروی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت شیخ محی الدین

سید عبدالقادر جیلانی،قطب ربانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھ لیتے تھے۔"

☆ (اخبار الاخیار صفحہ 40، بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص ۱۶۴، قلائد الجواہر صفحہ ۶۷)

پندرہ سال تک ہر رات میں ختم قرآن مجید:

حضور غوث الثقلین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔

☆ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، ص ۱۱۸، Necklace of Gems Page 76)

اور آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔" (تفریح الخاطر، ص ۳۶)

ظاہری و باطنی اوصاف کے جامع:

مفتی عراق محی الدین شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی توحیدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جلد رونے والے، نہایت خوف والے، باہیبت، مستجاب الدعوات، کریم الاخلاق، خوشبودار پسینہ والے، بُری باتوں سے دُور رہنے والے، حق کی طرف لوگوں سے زیادہ قریب ہونے والے، نفس پر قابو پانے والے، انتقام نہ لینے والے، سائل کو نہ جھڑکنے والے، علم سے مہذب ہونے والے تھے، آداب شریعت آپ کے ظاہری اوصاف اور حقیقت آپ کا باطن تھا۔"

☆ (بہجۃ الاسرار، ذکر شی من شرائف اخلاقہ، ص ۲۰۱، Necklace of Gems Page 83)

ارباب دولت سے سلوک:

شریف ابوعبداللہ محمد بن خضر کا بیان ہے کہ حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کسی امیر اور دولت مند کی تعظیم کو کھڑے نہ ہوتے تھے اور نہ کسی امیر کے دروازہ پر جاتے تھے (نعم الامیر علیٰ باب الفقیر علی باب الامیر) وہ امیر بہت اچھا ہے جو فقیر کے دروازہ پر جائے اور وہ فقیر بہت بُرا ہے جو امیر کے دروازہ پر دیکھا جائے۔ یہ بزرگوں کا ایک مشہور مقولہ ہے۔ حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس ارشاد کا عملی نمونہ تھے۔

حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دستور تھا کہ امیروں کے فرش پر نہ بیٹھتے ان کا کھانا

کھاتے ،سوائے ایک لقمہ کے یعنی دل شکنی نہ فرماتے تھے۔ اگر کوئی امیر کھانا حاضر کرتا تو ایک مرتبہ اس میں سے کچھ چکھ لیتے ،مگر دوبارہ لاتا تو تناول نہ فرماتے۔

خلیفہ وقت (بادشاہ) خدمت میں حاضر ہوتا،تو آپ پہلے سے کھڑے ہو جاتے تا کہ بادشاہ کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا نہ پڑے۔ جب اس کے آنے کی خبر ہوتی تو آپ کھڑے ہو کر مکان میں ٹہلنے لگتے اور اس سے کھڑے کھڑے بات چیت کرتے اور بیٹھتے تو ہمسرانہ بے پروائی کے انداز سے بادشاہوں سے گفتگو نہایت بیباکی سے ہوتی تھی۔ ان کو نصیحت فرماتے تو ایسی کھری کھری بے لاگ باتیں ہوتیں جس کی کچھ حد نہیں۔

خلیفہ حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ چومتا اور ادب سے دست بستہ سامنے بیٹھ جاتا۔ خلیفہ کو کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آتی تو ایسے الفاظ سے مخاطب کرتے جیسے بادشاہ ماتحتوں کے نام فرمان جاری کرتے ہیں۔ مثلاً لکھتے کہ "عبدالقادر تجھ سے فرماتا ہے" یا "اس کا تجھ سے یہ فرمان ہے" خلیفہ اس تحریر کو دیکھتا اور چومتا۔ آنکھوں پر اور سر پر رکھتا اور کہتا شیخ کا فرمان بالکل درست ہے۔ (انوار اولیاء صفحہ 216)

Necklace of Gems Page 82,Ghous ul Azam Dastgir Page 72

حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات اور سات برس بغداد سے باہر دریائے دجلہ کے کنارے رکنا

شیخ تقی الدین محمد واعظ بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب روضۃ الابرار ومحاسن الاخیار میں لکھا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ بغداد کے قریب پہنچے تو حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو اندر جانے سے روکا اور کہا کہ ابھی تمہیں سات برس تک اندر جانے کی اجازت نہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہ سات برس تک دجلہ کے کنارے ٹھہرے رہے اور شہر میں داخل نہ ہوئے اور صرف ساگ وغیرہ سے اپنی شکم پروری کرتے رہے یہاں تک کہ اس کی سبزی آپ رضی اللہ عنہ کی گردن سے نمایاں ہونے لگی پھر جب سات برس پورے ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے شب کو کھڑے ہو کر یہ آواز سنی کہ عبدالقادر! اب تم شہر کے اندر چلے جاؤ گو شب کو بارش ہو رہی تھی اور تمام شب اسی طرح ہوتی رہی مگر آپ رضی اللہ عنہ شہر کے اندر چلے گئے۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۲۴، Necklace of Gems Page 11)

نفس کے خلاف مجاہدہ اور مقام فقر تک رسائی:

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے پھر مجھ پر میرا نفس ظاہر کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے امراض ابھی باقی ہیں اور اس کی خواہش ابھی زندہ ہے اور اس کا شیطان سرکش ہے تو سال بھر تک میں نے اس کی طرف توجہ کی یہاں تک کہ نفس کے کل امراض جڑ سے جاتے رہے اور اس کی خواہش مر گئی اور اس کا شیطان مسلمان

ہو گیا اور اب اس میں امرِ الٰہی کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا اور اب میں تنہا ہو کر اپنی ہستی سے جدا ہو گیا اور میری ہستی مجھ سے الگ ہوگئی تب بھی میں اپنے مقصود کو نہیں پہنچا تو میں توکل کے دروازے پر آیا تا کہ میں توکل کے دروازے سے اپنے مقصود کو پہنچوں میں نے دیکھا کہ توکل کے دروازے پر بہت بڑا ہجوم ہے میں اس ہجوم کو پھاڑ کر نکل گیا پھر میں شکر کے دروازے پر آیا اور مجھے اس دروازے پر بھی ایک بڑا ہجوم ملا میں اس کو بھی پھاڑ کر اندر چلا گیا اس کے بعد میں غنا کے دروازے پر آیا یہاں بھی بہت بڑا ہجوم مجھے ملا جسے میں پھاڑ کر اندر چلا گیا اس کے بعد میں مشاہدے کے دروازے پر آیا تا کہ میں اس دروازے سے داخل ہو کر مقصود حاصل کروں اس دروازے پر بھی مجھے بہت بڑا ہجوم ملا اسے بھی پھاڑ کر میں اندر چلا گیا پھر میں فقر کے دروازے پر آیا اس کے دروازے کو میں نے خالی پایا میں اس میں داخل ہوا اور اندر جا کر دیکھا تو جن جن چیزوں کو میں نے ترک کیا تھا وہ سب کی سب یہاں موجود تھیں یہاں سے مجھے ایک بہت بڑے روحانی خزانے کی فتوحات ہوئی روحانی عزت غنائے حقیقی اور سچی آزادی مجھے یہاں ملی ۔میں نے یہاں آ کر اپنی زیست کو مٹا دیا اور اپنے اوصاف کو چھوڑ دیا جس سے میری ہستی میں ایک دوسری حالت پیدا ہوگئی ۔(ملخص قلائد الجواہر صفحہ ۴۸)

Necklace of Gems Page 46

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب ششم

فریاد رسی

اس باب میں ایسے واقعات و کرامات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں فریاد کرنے والے عقیدتمندوں کی مدد فرمائی گئی۔ گویا کہ حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب سیف الملوک کے اس شعر کی تشریح کے ضمن میں ہے:

194- سُن فریاد پیراں دے پیرا ، دَھکا دئیں نہ مینوں
بے کساں دا والی توہیں شرم دِتی رب تینوں

وَ لَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَo

ترجمہ: اور جن کو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار اُنہیں ہے جو حق کی گواہی دیں۔اور علم رکھیں۔(سورہ الزخرف آیت نمبر 86)

اس کا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کا رب ہے، ایسے مقبول بندے ایمان داروں کی شفاعت کریں گے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

مظفر Al-Harabi سے روایت ہے کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مدرسے میں ہی سویا کرتا تھا تاکہ کوئی سبق نہ مجھ سے چھُوٹ جائے۔ایک نہایت ہی گرم رات کا واقعہ ہے کہ میں مدرسے کے چھت پر چڑھ گیا سونے لگا تو مجھے سخت طلب (خواہش) ہوئی کہ تازہ کھجور کھاؤں اس لیے میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی یا میرے مولا! مجھے صرف پانچ کھجوریں عطا کردے۔شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک چھوٹے سے دروازے سے چھت پر پہنچا کرتے تھے وہ اُسی دروازے سے چھت پر آئے (حالانکہ مجھے نام سے نہیں جانتے تھے) مگر پھر بھی کہا او مظفر! اور کھجوریں لے جاؤ۔(The Onlooker's Delight Page 64)

فریادرَسی

"غوثیت" بزرگی کاایک خاص درجہ ہے،لفظِ "غوث" کے لغوی معنی ہیں " فریادرس یعنی فریادکوپہنچنے والا"چونکہ حضرت شیخ عبدالقادرجیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ غریبوں، بے کسوں اورحاجت مندوں کے مددگار ہیں اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو " غوثِ اعظم"کے خطاب سے سرفراز کیا گیا،اوربعض عقیدت مندآپ کو"پیران پیردستگیر"کے لقب سے بھی یادکرتے ہیں۔(غوث پاک کے حالات صفحہ 15)

حضرت شیخ ابوالقاسم عمررَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضورغوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:

من استغاث بي في كربة كشفت عنه ومن نادى باسمي في شدة فرجت عنه ومن توسّل بي في حاجة قضيت له۔

"جوکوئی مصیبت میں مجھ سے فریادکرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دورکردوں گا۔اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے وہ سختی دفع ہواور جوکوئی میرے وسیلے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجت طلب کریگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔"

(تفریح الخاطر صفحہ ۱۵۱، بہجۃ الاسرار،ذکرفضل اصحابہ وبشراہم،ص۱۹۷)،The Sultan of the Saints Page 130

سید فاضل الدین قادری بٹالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شیخ الشیوخ غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول مبارک نقل فرمایا ہے:

" کہ میرا نام اسم اعظم کی طرح ہے جس نے اس کے ساتھ وسیلہ پکڑا وہ کامیاب ہوگیا اور اس کی حاجت پوری ہوگئی۔"(بیان الاسرارصفحہ ۴۳۳)

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم

صلوٰۃ الغوثیہ کاطریقہ اوراس کی برکتیں:

حضرت شیخ ابوالقاسم عمرالبزاررَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضورسیدنا شیخ عبد القادرجیلانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ "جوشخص مجھ کومصیبت میں پکارے تو اس کی وہ مصیبت جاتی رہے گی اورجس تکلیف میں مجھے

پکارے تو اس کی وہ تکلیف جاتی رہے گی۔ "پھر فرمایا کہ "جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام کے بعد سرورِ کون ومکان ﷺ پر درود پاک پڑھے اور مجھ کو یاد کرے اور عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔"Necklace of Gems Page 148

☆ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۷، نزہۃ الخاطر الفاتر مترجم صفحہ 98)

ارشاد فرماتے ہیں:"(ہر خوف اور سختی میں میرا وسیلہ پکڑ میں اپنی ہمت کیساتھ تمام چیزوں میں تیری مدد کروں گا)"۔ (الفیوضات الربانیہ صفحہ ۴۵)، Necklace of Gems Page 149

عورت کی فریاد پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مدد فرمانا:

ایک عورت حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مرید ہوئی، اس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا، ایک دن وہ عورت کسی حاجت کے لئے باہر پہاڑ کے غار کی طرف گئی تو اس فاسق شخص کو بھی اس کا علم ہوگیا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا حتیٰ کہ اس کو پکڑ لیا، وہ اس کے دامن عصمت کو ناپاک کرنا چاہتا تھا تو اس عورت نے بارگاہِ غوثیہ میں اس طرح استغاثہ کیا:

الغیاث یا غوث اعظم　　الغیاث یا غوث الثقلین

الغیاث یا شیخ محی الدین　　الغیاث یا سیدی عبدالقادر

اس وقت حضور سیدی غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے آپ نے اس کی فریاد سن کر اپنی کھڑاؤں (لکڑی کے بنے ہوئے جوتے) کو غار کی طرف پھینکا وہ کھڑاویں اس فاسق کے سر پر لگنی شروع ہوگئیں حتی کہ وہ مر گیا، وہ عورت آپ کی نعلین مبارک لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مجلس میں سارا قصہ بیان کر دیا۔ (تفریح الخاطر، ص ۱۰۹، غوث پاک کے حالات صفحہ 58، تحفہ میراں منقبت ۵۹)

(Necklace of Gems page 299,The Sultan of the Saints Page 281)

محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فصوص الحکم میں فرماتے ہیں انسان کا ظاہری وجود کائنات کی حقیقت پر مبنی ہے جب کہ اندرونی وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا حامل حصہ ہے اس لیے حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اُس کی سماعت اور بصیرت ہو جاتا ہوں (یا بن جاتا ہوں)، یہ نہیں کہا کہ میں اُس کے

کان اور آنکھیں بن جاتا ہوں تا کہ نا قابل تصور اور قابل ادراک کا فرق واضح رہے بے شک اس کی تجلی کائنات کی ہر شے میں موجود ہے یاد رہے کہ کائنات کی کسی اور شے کی ترکیب میں حقانیت خداوندی اس طرح شامل نہیں جیسے کہ خلیفہ (انسان) میں ہے یہی وجہ ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔

فصوص الحکم مترجم صفحہ ۴۳، Bezels of wisdom Page 56

ادائے دستگیری:

حضرت سیدنا عبداللہ جبائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "میں ہمدان میں ایک شخص سے ملا جو دمشق کا رہنے والا تھا اس کا نام "ظریف" تھا ان کا کہنا ہے کہ "میں بشر قرظی کو نیشاپور کے راستے میں ملا، یا، یہ کہا کہ خوارزم کے راستے میں ملا ،اس کے ساتھ شکر کے چودہ اونٹ تھے اس نے مجھے بتایا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے جو اس قدر خوفناک تھا کہ اس میں خوف کے مارے بھائی بھائی کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتا تھا جب ہم نے شب کی ابتداء میں گٹھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو سامان سے لدے ہوئے تھے میں نے انہیں تلاش کیا مگر نہ پایا قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کو تلاش کرنے کے لئے قافلے سے جدا ہو گیا، ساربان نے میری امداد کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا، ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا فرمان یاد آیا کہ "اگر تُو سختی میں پڑے تو مجھ کو پکارنا تو تجھ سے مصیبت دور ہو جائے گی۔"

(میں نے یوں پکارا) اے شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ !میرے اونٹ گم ہو گئے، اے شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! میرے اونٹ گم ہو گئے۔" پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو صبح ہو چکی تھی جب روشنی ہو گئی تو میں نے ایک شخص کو ٹیلے پر دیکھا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اس نے مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کیا کہ "اوپر آؤ۔" جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا مگر وہ چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے جنگل میں بیٹھے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلے سے جا ملے۔"

☆ (بہجۃ الاسرار عربی، ص ۱۹۶، Necklace of Gems page 298)

The Sultan of the Saints Page 278-79

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب ہفتم

غریب پروری

اس باب میں حضورغوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی غرباء اور مساکین سے محبت اور ان کی دلجوئی کرنا پھر ان کے ساتھ مختلف طریقوں سے تعاون کرنا بیان کیا گیا ہے۔جس کی ترغیب قرآن واحادیث میں موجود ہے:

وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ۝

ترجمہ: اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں

اس آیت کے تحت تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ قوم نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی بات سن کر کہا کہ پھر آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تا کہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں۔اس کے جواب میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:''یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔(تفسیر کبیر تحت سورۂ شعراء آیت نمبر ۱۴ بحوالہ تفسیر صراط الجنان)

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی غریب پَروری:

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ دعا مانگی:''اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن مجھے مسکینوں کی جماعت سے ہی اٹھانا۔حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: کیوں (ایسا ہو؟) ارشاد فرمایا:''مسکین لوگ امیر لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے،اے عائشہ! مسکین کے سوال کو کبھی رد نہ کرنا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو،اے عائشہ! مسکینوں سے محبت رکھو اور انہیں اپنے قریب کرو (ایسا کرنے سے) اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن تجھے اپنا قرب عطا فرمائے گا۔

(ترمذی، کتاب الزہد، ۴/۱۵۷، الحدیث: ۲۳۵۹)

حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''(اگر تم مجھے ڈھونڈنا چاہو تو) مجھے اپنے کمزور اور غریب لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں کمزور اور غریب لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الجہاد، ۳/۲۶۸، الحدیث: ۱۷۰۸)

غریب پروری

غریبوں اورمحتاجوں پررحم:

مدرسہ کی توسیع کے وقت کے دوران ایک مسکین عورت اپنے شوہر (جومعماری کا کام جانتا تھا) کو ہمراہ لے کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ یہ میرا شوہر ہے اس پر بیس دینار میرا مہر ہے اسے اپنا نصف معاف کرتی ہوں بشرطیکہ نصف باقی کے عوض یہ آپ رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں کام کرے اس کے شوہر نے بھی اس بات کومنظور کرلیا عورت نے مہر وصول پانے کی رسید لکھوا کر آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دی اس کا شوہر مدرسہ میں کام کرنے کے لیے آنے لگا۔آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ یہ شخص غریب ہے۔تو آپ رضی اللہ عنہ ایک روز اسے اس کے کام کی اجرت دیتے اور ایک روز نہیں دیتے تھے جب یہ شخص پانچ دینار کا کام کر چکا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے مہر کی رسید نکال کر دے دی اور فرمایا کہ باقی پانچ دینار تمہیں میں نے معاف کیے۔(قلائدالجواہر،ص52)

غریبوں پرسخاوت کی ایک مثال:

ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کچھ مغموم اور افسردہ دیکھ کر پوچھا:"تمہارا کیا حال ہے؟"اس نے عرض کی:"حضور والا! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے بغیر کرایہ کے کشتی میں نہیں بٹھایا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔"اتنے میں ایک عقیدت مند نے حضورغوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر تیس دینار نذرانہ پیش کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ تیس دینار اس شخص کو دے کر فرمایا:" جاؤ! یہ تیس دینار اس ملاح کو دے دینا اور کہہ دینا کہ "آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔"

☆ (خلاصۃ المفاخر صفحہ 128، اخبارالاخیار،ص۱۸،زبدۃ الآثار صفحہ 107،شاہِ جیلان صفحہ 34)

Ghous ul Azam Dastgir Page 74,Safina tul Aulia Page 75

روزانہ رات کو آپ رضی اللہ عنہ کا دسترخوان بچھایا جاتا تھا جس پر آپ رضی اللہ عنہ اپنے مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے،کمزوروں کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے،بیماروں کی عیادت فرماتے،طلبِ علم دین میں آنے والوں کی تکالیف پرصبر کرتے۔(قلائدالجواہر،ص60،بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۰۰)

The Onlooker's Delight Page 48,Necklace of Gems Page 29

غریب بوڑھے میاں بیوی پر مہربانی فرمانا:

قاضی القضاۃ ابونصر صالح رحمۃ اللہ علیہ منقول ہے کہ مجھے میرے والد بزرگوار عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا کہ ان کے والد یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ مشہور ہونے کے بعد صرف ایک دفعہ حج کو گئے اور اس آمد و رفت میں آنجناب کی اونٹنی کی مہار ان کے ہاتھ تھی۔ جب ایک گاؤں میں اونٹنی پر سے اترے تو فرمایا کہ دیکھو یہاں پر سب سے زیادہ مفلس گھر کون سا ہے انہوں نے تلاش کے بعد معلوم کیا کہ گلیم داروں کا ایک گھر سب سے زیادہ مفلس ہے جس میں ایک بوڑھا مرد اور ایک سن رسیدہ عورت اور ایک کم سن لڑکی بیٹھی ہے۔ شیخ صاحب رضی اللہ عنہ نے ان سے وہاں رات بسر کرنے کی اجازت مانگی۔ اس مالک مکان نے اجازت دی اور وہ اتر پڑے۔ جب گاؤں کے مشائخ اور رؤسا کو معلوم ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ جناب ہمارے گھر دوسرے محلے تشریف لے چلیں لیکن حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے قبول نہ فرمایا اور اسی جگہ قیام رکھا۔ شہر والوں نے بھیڑ، بکری، سونا، چاندی اور سواری وغیرہ کا بہت سامان اسی جگہ آنجناب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر کر دیا اور بہت سی خلق اللہ آپ کے دیدار کے لیے اکٹھی ہو گئی تو حضرت شیخ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ہمراہ تھے فرمایا کہ میں نے ان چیزوں سے قطع تعلق کیا اور ہمراہیوں نے بھی کہا کہ ہم نے بھی علاقہ چھوڑا، پھر فرمایا کہ یہ سب مال و اسباب اس بوڑھے، بوڑھیا اور لڑکی کو دے دو۔ رات اسی جگہ بسر کی اور علی الصباح روانہ ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ جب کئی سال کے بعد میں اس شہر میں آ گیا تو دیکھا کہ سب محلہ والوں سے بڑھ کر اس کے مال مویشی ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ دولت مندی کہاں سے حاصل ہوئی تو جواب دیا کہ یہ اس رات کی برکت ہے اور یہ سب اس مال و اسباب کا نتیجہ ہے جو کہ حضرت شیخ نے مجھے عطا فرمایا۔

(اخبار الاخیار صفحہ 54، تحفۃ القادریہ صفحہ 34، خلاصۃ المفاخر صفحہ 125، زبدۃ الآثار صفحہ 105، شاہِ جیلان صفحہ 34)

Ghous ul Azam Dastgir Page 72,73,Bahja tul Asrar Page303

علامہ ابن نجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ جبائی نے بیان کیا ہے کہ ایک بار مجھے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمام اعمال کے بارے میں تحقیق کی ہے بھوکے کو کھانا کھلانے سے بڑا عمل اور حسن خلق سے بڑی نیکی میں نے نہیں دیکھی اگر ساری دنیا کی دولت میری ہتھیلی پر رکھ دی جائے تو میں بھوکوں کو کھانا کھلا دوں"

پھر فرمایا: "ایسا محسوس ہوتا ہے میری ہتھیلی میں سوراخ ہیں کوئی چیز ٹِک نہیں سکتی اگر ہزار دینار بھی میرے

پاس آئیں تو شام ڈھلنے سے پہلے پہلے تقسیم کر دوں"۔ (قلائد الجواہر صفحہ 37،شرح تاریخ المعتبر مترجم جلد ۳ صفحہ 208)

Necklace of Gems Page 30, The Onlooker's Delight Page 22

آپ رضی اللہ عنہ کا لنگر نہایت وسیع تھا ،آپ دستر خوان پر خدام اور مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے آپ رضی اللہ عنہ کا خادم مظفر تھال میں روٹیاں لے کر دروازے کے باہر کھڑا آواز دیتا رہتا:

کسی کو روٹی کی ضرورت ہو یا رات گزارنا چاہے تو اس کے لیے غوثیہ مہمان خانہ کھلا ہے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ہدیہ آتا تو تقسیم فرما دیتے اور ہدیہ بھجوانے والے کو خود بھی ہدیہ بھجواتے۔ (قلائد الجواہر صفحہ 61)

(Necklace of Gems Page 29)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب ہشتم

عقیدت مندوں کے لیے بشارتیں

اس باب میں تمام عقیدت مندوں (وابستگان) کے لیے دی گئی چند بشارتیں اور فضیلتیں بتائی گئی ہیں۔ جو دونوں جہانوں میں ان کے لیے سعادت کا باعث ہیں۔

حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

"اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ"

یعنی بے شک میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان ہے۔"

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص ۱۹۳)

عقیدت مندوں کے لیے بشارتیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے وعدہ:

حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:" میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ "جو مسلمان تمہارے مدرسے کے دروازے سے گزرے گا اس کے عذاب میں تخفیف فرماؤں گا۔"

(الطبقات الکبریٰ، ج۱،ص۱۷۹، وبہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم،ص ۱۹۴)

اسی لئے حضور کو پیر دستگیر (ہاتھ پکڑنے والے) کہتے ہیں اور فرماتے ہیں:"اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا پردہ کھلے میں ڈھانک دوں گا" (بہجۃ الاسرار ص ۹۹)

Necklace of Gems Page 67

اور فرماتے ہیں: "اگر میرے مرید کا پاؤں پھسلے گا میں ہاتھ پکڑلوں گا" (بہجۃ الاسرار ص ۱۰۲)

شیخ عمر بزار نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے سنا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ منصور حسین حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے ٹھوکر کھائی ان کے زمانہ میں کوئی ایسا نہ تھا کہ ان کا ہاتھ پکڑ لیتا اگر میں ان کے زمانہ میں ہوتا تو میں ضرور ان کا ہاتھ پکڑ لیتا پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ قیامت تک میرے دوستوں اور میرے مریدوں میں سے جو کوئی ٹھوکر کھائے گا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ لوں گا۔(قلائد الجواہر صفحہ ۶۳)، Necklace of Gems Page 71,72

ارشاد فرماتے ہیں:

"(ہر خوف اور سختی میں میرا وسیلہ پکڑ میں اپنی ہمت کیساتھ تمام چیزوں میں تیری مدد کروں گا)"۔ (الفیوضات الربانیہ صفحہ ۴۵)، Necklace of Gems Page 148

سرکار غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان ہے جو قصیدہ غوثیہ شریف میں ہے

(اے میرے مرید تو کسی چغل خور (شریر دشمن) سے مت ڈر کیونکہ میں جنگ میں ثابت قدم قاتلِ (اعداء) ہوں۔(الفیوضات الربانیہ صفحہ ۴۶)

حُسنِ ظن رکھنے والے کی بخشش:

ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ " فلاں قبرستان میں ایک شخص دفن کیا گیا ہے جس کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے اس کی قبر سے چیخنے کی آواز آتی ہے جیسے عذاب میں مبتلا ہے۔" حضور پرنور

رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:" کیا وہ ہم سے بیعت ہے؟"عرض کی :" معلوم نہیں۔ "فرمایا:" ہمارے یہاں کے آنے والوں میں تھا؟" عرض کی :"معلوم نہیں۔ "فرمایا:"کبھی ہمارے گھر کا کھانا اس نے کھایا ہے؟"عرض کی:" یہ بھی معلوم نہیں۔ " حضور غوث الثقلین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مراقبہ فرمایا اور ذرا دیر میں سر اقدس اٹھایا ہیبت و جلال روئے انور سے ظاہر تھا ارشاد فرمایا:" فرشتے ہم سے یہ کہتے ہیں کہ "ایک بار اس نے ہم کو دیکھا تھا اور دل میں نیک گمان لایا تھا اس وجہ سے بخش دیا گیا۔ " پھر جو اس کی قبر پر جا کر دیکھا تو فریاد و بکا کی آواز آنا بالکل بند ہوگئی۔ (الطبقات الکبریٰ ، ج ا،ص ۱۷۹، وبہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم،ص ۱۹۴)

مدرسے کے قریب سے گزرنے والے کی بخشش:

حضورِ غوثِ پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایک جوان حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کرنے لگا کہ "میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے میں نے آج رات ان کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ عذاب قبر میں مبتلا ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ "حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں جاؤ اور میرے لئے ان سے دعا کا کہو۔ "آپ رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان سے فرمایا:"کیا وہ میرے مدرسہ کے قریب سے گزرا تھا؟"نوجوان نے کہا:"جی ہاں۔ "پھر آپ رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

پھر دوسرے روز اس کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ "میں نے آج رات اپنے والد کو سبز حُلہ زیب تن کیے ہوئے خوش و خرم دیکھا ہے۔ "انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ "میں عذاب قبر سے محفوظ ہوگیا ہوں اور جو لباس تو دیکھ رہا ہے وہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی برکت سے مجھے پہنچایا گیا ہے پس اے میرے بیٹے! تم ان کی بارگاہ میں حاضری کو لازم کرلو۔ " پھر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ " میں اس مسلمان کے عذاب میں تخفیف کروں گا جس کا گزر (تمہارے) مدرسۃ المسلمین پر ہوگا۔ " (بہجۃ الاسرار، ذکر اصحابہ وبشراہم،ص ۱۹۴، خلاصۃ المفاخر صفحہ 118)

Necklace of Gems Page 62

حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت قبر میں کام آ گئی:

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارکہ میں ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا لیکن اس کے دل میں سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کی محبت ضرور تھی، اس کے مرنے کے بعد جب اس کو دفن کیا گیا اور قبر میں جب منکر نکیر نے

سوالات کئے تو منکر نکیر کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالیہ سے ندا آئی:"اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوبِ صادق سید عبدالقادر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات سے محبت ہے پس اسی سبب سے میں نے اس کی مغفرت کر دی اور حضورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی محبت اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے حسن اعتقاد کی وجہ سے اس کی قبر کو وسیع کر دیا۔" (سیرت غوث الثقلین،ص۱۸۸)

مریدوں کے سر پر سایہ

حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:" اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ یعنی بے شک میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان ہے۔"(بہجۃ الاسرار عربی،ص ۱۹۳)

اور فرماتے ہیں: " اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَاجَیِّدٌ یعنی اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو کیا ہوا میں (یعنی اُس کا آقا عبدالقادر) تو اچھا ہوں۔"(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم،ص ۱۹۳)

بیان الاسرار میں سرکار غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس فرمان مژدہ کو نقل فرما کر سید فاضل الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت فرمائی ہے:

" کہ اگر میرا مرید اچھا نہیں ہے تو میں تو اچھا ہوں یعنی اگر وہ میری ارادت میں اور میرے اخلاق سے متصف ہونے میں اچھا نہیں ہے تو میں اچھا ہوں۔ میں نہ اچھے کو اچھا بنا دوں گا۔ کیونکہ دریا میں اگرچہ کوئی نجاستوں سے آلودہ اور گندگیوں سے لتھڑا ہوا داخل ہو تو وہ (دریا) اس کو اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ اس پر کسی طرح کی کوئی میل کچیل باقی نہیں رہتی کہ اس کی موجوں کا تلاطم ہر نجاست کو دور کر دیتا ہے اور دریا بھی جیسے تھا اپنی طہارت پر باقی رہتا ہے "(بیان الاسرار صفحہ ۴۳۳)

199۔ میں بھی جاناں اوگنہارا، لائق نہیں جمالاں
تینوں سبھ توفیقاں حضرت، نیک کرو بدحالاں
ایسے گرم کمائے میراں عاصی مجرم ہر تے
پاؤ خیر محمدؔ تائیں کھلا پُکارے دَر تے

(تحفۂ میراں صفحہ ۵۶)

قادریوں کے لئے بشارت:

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن قاید آوانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں :"حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے مریدین کے لئے اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص بغیر توبہ کے نہ مرے گا اور ان کو یہ فضیلت دی گئی ہے کہ ان کے مرید اور سات پشت تک ان کے مریدوں کے مرید جنت میں داخل ہوں گے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۱، Necklace of Gems Page 67)

سات پشتوں تک مریدوں پر نظر کرم:

سرکار بغداد حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ:

"میں اپنے مرید کے مریدوں کا سات پشت تک ہر ایک امر کا ذمہ دار ہوں اور اگر میرے مرید کا ستر مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو اس کو چھپاتا ہوں۔"

بہجۃ الاسرار عربی، ص۱۹۱، Necklace of Gems Page 68)

نسبت سے جنت ملے گی:

حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت پیرانِ پیر روشن ضمیر، غوث اعظم دستگیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:"مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اس میں میرے اصحاب اور مریدین کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ "سب کو تمہارے صدقے بخش دیا گیا۔" (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۱)

دوزخ سے نجات:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، شہنشاہ بغداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:"میں نے دوزخ کے داروغہ حضرت مالک علیہ السلام سے دریافت کیا کہ "کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے۔ "انہوں نے کہا:"نہیں۔ "آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:"مجھے میرے معبود عَزَّوَجَلَّ کی عزت وجلال کی قسم! میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جس طرح آسمان زمین کے اوپر ہے اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو کیا ہوا میں تو عمدہ ہوں۔" پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:"مجھے اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عزت وجلال کی قسم! میرے قدم

میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے برابر رُکے رہیں گے یہاں تک کہ مجھ کو اور تم کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔
"(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۳) Necklace of Gems Page 61

قادریوں کو مرنے سے پہلے توبہ کی بشارت:

شیخ ابو سعود عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:"ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے مریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔"

☆ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۱) Necklace of Gems Page 67

کَرو طُفیل اس نام مبارک، پاک محمد ﷺ سَندے
وِچ مُریداں داخل میراں، اِس محمدؐ بَندے
(تحفۂ میراں صفحہ ۶۳)

حضور ﷺ کے پاک اسم محمد ﷺ کے صدقے سے اس عاجز کو اپنے مریدوں میں شامل فرمائیں۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

مریدی لَاتَخَفْ:

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قصیدہ غوثیہ میں اپنے مریدوں کو دلاسا دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِی

اے میرے مرید! تو مت ڈر، اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا رب ہے، اس نے مجھے رفعت و بلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی امیدوں کو پہنچتا ہوں۔

نسبت کا فائدہ:

حضرت بزار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں :"حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رضی اللہ عنہ

سے عرض کیا گیا کہ "کوئی شخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام لیتا ہے لیکن نہ تو اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے بیعت کی ہے اور نہ ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خرقہ پہنا ہے تو کیا وہ آپ کا مرید کہلا سکتا ہے؟" یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: "جو شخص میری طرف منسوب ہو اور میرا نام لے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں وہ مقبول ہوگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر مہربان ہوگا اگرچہ وہ برے عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو اور وہ میرا مرید ہے، بے شک میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور میرے ہم مذہبوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کریگا۔"

☆ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم ص۱۹۱)، Necklace of Gems Page 67

قبر سے باہر آ کر محب سے ملاقات فرمائی:

کسی شہر میں حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کا ایک عقیدت مند رہتا تھا اس نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل ہونے کا ارادہ بھی کر رکھا تھا اسی غرض سے ایک روز وہ دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد شریف پہنچا تو اس کو معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال ہو چکا ہے۔ آخر اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا اور قبر مبارک پر حاضر ہو کر آداب زیارت بجا لایا، تو کیا دیکھتا ہے کہ حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی قبر شریف سے نکلے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی توجہ سے نوازا اور اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرمالیا۔ (تفریح الخاطر، ص۱۸۹)

(Necklace of Gems Page 154)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب نہم

ملفوظاتِ غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

اس باب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے چند ملفوظات عالیہ کو مختلف کتب جلا الخاطر، فتوح الغیب، الفتح الربانی اور سرالاسرار وغیرہ سے نقل کیا گیا ہے جو ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا:

" میں تمہاری عقلوں سے ماوراء ہوں لہذا مجھے کسی ایک پر قیاس نہ کرو اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔"

(شرح فتوح الغیب صفحہ ۷۲)

ملفوظاتِ غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

جلاء الخاطر کے انگلش ترجمہ

(Purification of Mind by Shetha Al-Dargazelli and Louay Fatoohi)میں محبت کے عنوان میں غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ملفوظات عالیہ کو نقل فرمایا گیا ہے۔ عاشق حقیقی کے دل میں سکون نہیں آتا بے شک اس کو لاکھوں جنتیں عطا کر دی جائیں حتی کہ دیدارِ محبوب ہو جائے۔ ان عاشقوں کو تخلیق شدہ چیزوں کی طلب نہیں بلکہ بنانے والے خالق کی طلب ہے۔ جب کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنی خواہشات کو بھول جاتا ہے۔ کیونکہ عاشق کی سب خواہشوں پر دیدارِ حقیقی کی تمنا، خواہش پر حاوی ہوتی ہے۔ ہر عاشق اپنے محبوب کے سامنے فنا ہو جاتا ہے یعنی اس کی ہستی محبوب کے ہر حکم کی پابند ہوتی ہے۔ تم عشق حقیقی کے دعویدار ہونے کے باوجود رات کو سو جاتے ہو۔ اس کا عاشق رات جاگتا ہے اور تم جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تلاش کا دعوی کر رہے ہو اور پردہ ہٹنے کے انتظار میں ہو لیکن ابھی تم یہ بھی سوچتے ہو کہ فلاں جائیداد کا میں مالک ہوں۔ تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ عاشق کی کوئی جائیداد نہیں ہوتی۔ کوئی دنیوی طلب و خواہش نہیں ہوتی۔ کوئی دولت ، مال نہیں ہوتا، کوئی خواہش اور کوئی گھر نہیں ہوتا اس کا سبھی کچھ مع اس کی اپنی ہستی کے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ہوتا ہے۔

(Purification of Mind Page 18)

اے بدنصیب !تم اس کی محبت کے دعویدار ہو مگر اُس کا حکم نہیں مانتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت صرف اُس وقت ملے گی جب تم اس کے سب حکموں پر عمل پیرا ہو گئے۔ ہر منع کی ہوئی چیز سے دور رہو گے جو مل جائے اس پر قناعت کرو گے اور ہر حال میں صابر و شاکر رہو گے۔ تب تم اس کی عطا پر راضی رہو گے اس کے بعد تم کسی عطا کے بغیر بھی راضی رہو گے اور اُسی ذات پاک کے خواہشمند رہو گے۔ عاشق ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرتا ہے اپنی زبان سے، اپنے اعضاء سے، اپنے حواس سے، اپنے دل سے اور اپنی ہستی کی گہرائی سے۔ اور جب وہ اُس کی چاہت میں اپنی ہستی کھو دیتا ہے تب وہ مرتبہ پا جاتا ہے۔ حقیقت میں حقیقت ہو جاتا ہے وہ فنا ہو کر اول بھی آخر بھی، ظاہر اور باطن میں بھی صرف اندر والا رہ جاتا ہے۔ تم جو اس کے عشق کے دعویدار بننے کے ساتھ ساتھ شکوہ بھی کرتے ہو۔ تم جھوٹے ہو، تمھارا عشق بھی جھوٹا ہے۔ جو شخص امارت میں پیار کا دعوی کرتا ہے مگر غریب ہو جانے پر شکایت کرتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے کیونکہ جس شخص کے دل نے عشق حقیقی کی سخت منزلیں طے نہیں کیں۔ وہ

مشکلات میں راستے سے بھٹک جائے گا۔(Purification of Mind Page 19)

جو چیز دل میں گزرے اسے خطرہ کہتے ہیں حضور غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ قلب کے خطرے (یعنی تصورات) چھ قسم کے ہیں:

خاطر النفس	نفس کا تصور یا خیال
خاطر الشیطان	شیطان کا تصور یا خیال
خاطر الروح	روح کا تصور یا خیال
خاطر المَلک	فرشتے کا تصور یا خیال
خاطر العقل	عقل کا تصور یا خیال
خاطر الیقین	یقین کا تصور یا خیال

جب آپ نفسانی خواہشات اور دنیادی خواہشات کا خیال وتصور ختم کردیں گے تو آخرت کا تصور ملے گا اس کے بعد فرشتوں کا خیال وتصور تب آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہورہے ہوں گے۔جب آپ کے پاس قلب سلیم ہوگا تو یہ قلب رک کر ہر تصور سے سوال کرے گا کہ تم کون سا تصور ہو اور کون سے مقام سے آئے ہو۔ (ملخص سیرت غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صفحہ 127)

(The Removal of cares by Mukhtar Holland Page XVI)

خوف الٰہی کی وجہ سے گناہوں سے بچنا:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں:" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے اور سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے، اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ملکیت میں ہے، اس کی کسی چیز پر اپنا حق ظاہر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اُس کا ادب کرنا چاہیے کیوں کہ اس کے تمام کام صحیح ودرست ہوتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں کو مقدم سمجھنا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر قسم کے امور سے بے نیاز ہے اور وہ ہی نعمتیں اور جنت عطا فرمانے والا ہے، اور اس کی جنت کی نعمتوں کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اس نے اپنے بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ چھپا رکھا ہے، اس لئے اپنے تمام کام اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے سپرد کرنا چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنا فضل ونعمت تم پر پورا کرنے کا

عہد کیا ہے اور وہ اسے ضرور پورا فرمائے گا۔

بندے کا شجرِ ایمانی اس کی حفاظت اور تحفظ کا تقاضا کرتا ہے، شجرِ ایمانی کی پرورش ضروری ہے، ہمیشہ اس کی آبیاری کرتے رہو، اسے (نیک اعمال کی) کھاد دیتے رہو تا کہ اس کے پھل پھولیں اور میوے برقرار رہیں اگر یہ میوے اور پھل گر گئے تو شجرِ ایمانی ویران ہو جائے گا اور اہلِ ثروت کے ایمان کا درخت حفاظت کے بغیر کمزور ہے لیکن تفکرِ ایمانی کا درخت پرورش اور حفاظت کی وجہ سے طرح طرح کی نعمتوں سے فیضیاب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے احسان سے لوگوں کو توفیق عطا فرماتا ہے اور ان کو ارفع واعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے۔ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کر، سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ اور اس کے دربار میں عاجزی سے معذرت کرتے ہوئے اپنی حاجت دکھاتے ہوئے عاجزی کا اظہار کر، آنکھوں کو جھکاتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق کی طرف سے توجہ ہٹا کر اپنی خواہشات پر قابو پاتے ہوئے دنیا و آخرت میں اپنی عبادت کا بدلہ نہ چاہتے ہوئے اور بلند مقام کی خواہشات دل سے نکال کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و ریاضت کرنے کی کوشش کر۔

☆ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص ۴۴، بحوالہ غوث پاک کے حالات صفحہ 77)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جلاء الخاطر کی نویں فصل میں فرماتے ہیں نفسانی خواہشات کو اس دنیا میں چھوڑ دل کو آخرت میں چھوڑ اور اپنے سِر (باطنِ خاص) کو اپنے مولا کے پاس چھوڑ۔ اس دنیا سے خود اعتمادی کے ساتھ معاملات نہ طے کر کیونکہ یہ دنیا ایک خوبصورت ناگن ہے یہ اپنی خوبصورتی سے اپنی طرف لا کر تباہ کر دیتی ہے تمہیں پوری احتیاط سے اس کے جال سے بچنا چاہیے پورے خلوص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت پر اس حد تک بھروسہ اور ایمان ہونا چاہیے کہ اس دنیا کے ایک ذرے کی بھی خواہش تمہارے دل میں نہ رہے جو کہ توحید پر مکمل ایمان کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹ بن سکتا ہو۔ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت پر مکمل سچا یقین ہونا چاہیے اور اس دنیاوی سانپ (ناگن) سے مکمل دوری۔

The Removal of cares by Mukhtar Holland Page 71

شیخ سعدی شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب گلستان میں فرماتے ہیں:

حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو لوگوں نے دیکھا کہ حرم کعبہ میں کنکریوں پر سر رکھے ہوئے یہ مناجات کر رہے تھے۔ اے میرے مالک! مجھ کو بخش دے اور اگر سزا کے لائق ہوں تو قیامت کے دن مجھ کو اندھا اٹھانا کہ تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ (گلستان سعدی صفحہ 101)

ایک مومن کو کیسا ہونا چاہیے؟

حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان عالی شان ہے :" محبت الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا تقاضا ہے کہ تو اپنی نگاہوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف لگا دے اور کسی کی طرف نگاہ نہ اٹھا، یوں کہ اندھوں کی مانند ہو جائے، جب تک تو غیر کی طرف دیکھتا رہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل نہیں دیکھ پائے گا پس تو اپنے نفس کو مٹا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف متوجہ ہو جا، اس طرح تیرے دل کی آنکھ فضلِ عظیم کی جانب کھل جائے گی اور تو اِس کی روشنی اپنے سر کی آنکھوں سے محسوس کرے گا۔ پھر تیرے اندر کا نور باہر کو بھی منور کر دے گا، عطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے تُو راحت وسکون پائے گا۔ اگر تُو نے نفس پر ظلم کیا اور مخلوق کی طرف نگاہ کی تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے تیری نگاہ بند ہو جائے گی۔ تجھ سے فضلِ خداوندی رُک جائے گا۔" تو دنیا کی ہر چیز سے آنکھیں بند کر لے اور کسی چیز کی طرف نہ دیکھ جب تک تُو کسی چیز کی طرف متوجہ رہے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل اور قرب کی راہ تجھ پر نہیں کھلے گی، توحید، قضائے نفس، محویت ذات کے ذریعے دوسرے راستے بند کر دے تو تیرے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل کا عظیم دروازہ کھل جائے گا تو اسے ظاہری آنکھوں سے دل، ایمان اور یقین کے نور سے مشاہدہ کریگا۔ مزید فرماتے ہیں : تیرا نفس اور اعضاء غیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا اور وعدہ سے آرام وسکون نہیں پاتے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وعدے سے آرام وسکون پاتے ہیں۔

☆ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص ۱۰۳، بحوالہ غوث پاک کے حالات صفحہ 79)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کا مقام (فنا اور اس کے مراتب)

شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ارشاد مبارک ہے:"جب بندہ مخلوق، خواہشات نفس، ارادہ، اور دنیا و آخرت کی آرزوؤں سے فنا ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا اس کا کوئی مقصود نہیں ہوتا اور یہ تمام چیز اس کے دل سے نکل جاتی ہیں تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچ جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے محبوب ومقبول بنا لیتا ہے اس سے محبت کرتا ہے اور مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔ پھر بندہ ایسے مقام پر فائز ہو جاتا ہے کہ وہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے قرب کو محبوب رکھتا ہے اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی فضل اس پر سایہ فگن ہو جاتا ہے۔ اور اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نعمتیں عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اس سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ دروازے کبھی اس پر بند نہیں ہوں گے اس وقت وہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کا ہوکر رہ جاتا ہے،اس کے ارادہ سے ارادہ کرتا ہے اور اس کے تدبر سے تدبیر کرتا ہے،اس کی چاہت سے چاہتا ہے، اس کی رضا سے راضی ہوتا ہے،اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی پابندی کرتا ہے۔

(فتوح الغیب مع قلائد الجواہر،المقالہ السادسۃ والخمسون،ص ۱۰۰،بحوالہ غوث پاک کے حالات صفحہ 79)

رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشادفرماتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی کوئی دعا قبول فرماتا ہے اور جو چیز بندے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے طلب کی وہ اسے عطا کرتا ہے تو اس سے ارادہ خداوندی میں کوئی فرق نہیں آتا اور نہ نوشتہ تقدیر نے جولکھ دیا ہے اس کی مخالفت لازم آتی ہے کیونکہ اس کا سوال اپنے وقت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ارادہ کے موافق ہوتا ہے اس لیے قبول ہوجاتا ہے اور روز ازل سے جو چیز اس کے مقدر میں ہے وقت آنے پر اسے مل کر رہتی ہے۔

☆ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر،المقالۃ الثامنۃ والستون،ص ۱۱۵،بحوالہ غوث پاک کے حالات صفحہ 81)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ،دانائے غیوب ﷺ نے ایک اور جگہ ارشادفرمایا:"اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کسی کا کوئی حق واجب نہیں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جو چاہتا کرتا ہے، جسے چاہے اپنی رحمت سے نواز دے اور جسے چاہے عذاب میں مبتلا کر دے، عرش سے فرش اور تحت الثرٰی تک جو کچھ ہے وہ سب کا سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قبضے میں ہے،ساری مخلوق اسی کی ہے، ہر چیز کا خالق وہ ہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے توان سب کے باوجود تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتا ہے؟

" اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے اور جس طرح چاہے حکومت وسلطنت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہتری سب پر غالب ہے اور وہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے۔"

☆ (فتوح الغیب،مترجم،ص ۸۰،بحوالہ غوث پاک کے حالات صفحہ 82)

ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو:

حضور سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشادفرمایا:"اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے سابقہ گناہوں کی بخشش اور موجودہ اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے سوا اور کچھ نہ مانگ ،حسن عبادت ،احکام الٰہی

عَزَّوَجَلَّ پر عمل کر، نافرمانی سے بچنے، قضاء وقدر کی سختیوں پر رضامندی، آزمائش میں صبر، نعمت وبخشش کی عطا پر شکر کر، خاتمہ بالخیر اور انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء، صالحین جیسے رفیقوں کی رفاقت کی توفیق طلب کر، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دنیا طلب نہ کر، اور آزمائش وتنگ دستی کی بجائے تونگر و دولت مندی نہ مانگ، بلکہ تقدیر اور تدبیر الٰہی عَزَّوَجَلَّ پر رضا مندی کی دولت کا سوال کر۔ اور جس حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے رکھا ہے اس پر ہمیشہ کی حفاظت کی دعا کر، کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ ان میں تیری بھلائی کس چیز میں ہے، محتاجی، فقر وفاقہ میں ہے یا دولت مندی اور تونگری میں، آزمائش میں یا عافیت میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھ سے اشیاء کا علم چھپا کر رکھا ہے ان اشیاء کی بھلائیوں اور برائیوں کے جاننے میں وہ یکتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں کہ "مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں کس حال میں صبح کروں گا آیا اس حال پر جس کو میری طبیعت ناپسند کرتی ہے، یا اس حال پر کہ جس کو میری طبیعت پسند کرتی ہے، کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میری بھلائی اور بہتری کس میں ہے۔ یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تدبیر پر رضا مندی، اس کی پسندیدگی اور اختیار اور اس کی قضاء پر اطمینان وسکون ہونے کے سبب فرمائی۔

☆ (فتوح الغیب مع قلائد الجوہر، المقالۃ التاسعۃ والستون، ص ۱۱۷، بحوالہ غوث پاک کے حالات صفحہ 83)

جلاء الخاطر کے انگلش ترجمہ سے ملفوظات:

سرکار غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کتاب جلاء الخاطر کے انگریزی ترجمہ بنام "Purification of the Mind" کے مترجمین لوئی فتوئی اور اس کی زوجہ شیتھہ الدار غزالی دوسرے ایڈیشن میں کچھ یوں رقمطراز ہیں۔

یہ ترجمہ عربی ایڈیشن جو کہ محمد الکاس نازانی الحسینی اور تین مخطوطوں (یعنی ایک جو کہ عراقی میوزیم، دوسرا محکمہ اوقاف عراق اور تیسرا جناب شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لائبریری مکتبہ القادریہ میں موجود ہے) سے مواد حاصل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خالد الزاری اور عبدالناصر سیری کے دار ابن قائم سریا (شام) سے مطالعہ کرنے کے بعد لکھا گیا ہے۔ بے شک شیخ محمد الکاس نازانی الحسینی نے چالیس مختلف عنوان جیسے صبر، رحم اور محبت وغیرہ دیئے ہیں جو کہ اصل نسخے میں اس طرح نہیں۔ مگر اس کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ عنوان دینے سے قاری کے لیے آسانی پیدا کی گئی ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا طرز بیان تشبیہات اور استعارات کے ساتھ ساتھ بہت فصاحت و بلاغت سے بھی بھرپور ہے۔مثلاً ملاحظہ فرمائیں:

جب عاشق اپنے محبوب کے پاس پہنچ جاتا ہے تو کیا اسے کسی تھکاوٹ کا احساس رہ جاتا ہے؟ حقیقتاً تھکاوٹ سکون میں،دوری نزدیکی میں،جدائی وصال میں اورخبر سُننے کی بجائے اصل مشاہدہ ہوتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اسرار منکشف ہونے شروع ہوتے ہیں۔محبوب اپنے عاشق کے لیے گھر کی سیر کراتا ہے باغ میں گھماتا ہے اور اپنے خزانوں کا دیدار کراتا ہے کیا تم سمجھ سکتے ہو۔

تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝
ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے۔اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں۔(سورہ ابراہیم آیت نمبر 25)

جناب غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے الفاظ نہ صرف ایک روحانی حالت کو بیان کرتے ہیں اور نہ ہی کسی ایک انسان کے لیے مخصوص ہوتے ہیں بلکہ ایک ایسی خوبصورت تصویر کھینچتے ہیں کہ ہم میں سے ہر مسافر کے لیے منزل کا راستہ موجود ہوتا ہے۔ بے شک نہ ہر مسافر کا مقام ایک ہوتا ہے نہ ہی اہلیت اور طاقت برابر ہوتی ہے۔مگر پھر بھی ہر ایک کی راہنمائی کی جاتی ہے کہ بے شک مختلف راستے اپنائے جائیں مگر منزل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب ہے۔جس تک پہنچنے کا راستہ دکھایا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے کے اس راہ کے مختلف مسافروں کی منزلیں جُدا جُدا ہیں اس لیے ضروری نہیں کہ جو ایک کے لیے ہے وہی دوسرے کے لیے ہو بے شک دونوں کی منزل ایک ہی کیوں نہ ہو۔اس لیے شہنشاہ بغداد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے الفاظ کے صحیح معنی سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں یہ ایک سائنس ہے اور اتنے ہی راستے موجود ہیں جتنی اس کی مخلوق ہے۔

جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ارشادات تقریباً نوسو سال کے قریب سال گزر جانے کے باوجود آج بھی اسی طرح عاشق حقیقی کی مکمل راہنمائی کرتے ہیں جیسے کہ حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ظاہری زمانے کے وقت کرتے تھے۔ بے شک دنیا بدل چکی ہے مگر انسانی فطرت، جِبلت نہیں بدلی آج بھی انسانی دل کے اندر بیماریاں وہی ہیں۔ جناب کے فرمودات اور ارشادات ان بیماریوں کا علاج بتاتے ہیں اور رہتی دُنیا تک حق کے متلاشی انسان کے لیے مشعلِ راہ رہیں گے۔

حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان ہے:

علم حاصل کرو چونکہ اس میں تمہارے لیے بھلائی تب ہوگی جب تم اس پر مکمل عمل بھی کرو گے۔ علم تلوار کی مانند ہے، عمل ہاتھ کی مانند ہے، نہ تلوار ہاتھ کے بغیر کاٹے گی اور نہ صرف ہاتھ تلوار کے بغیر کاٹ سکتا ہے۔ ظاہری طور پر علم حاصل کرو اور مکمل خلوص کے ساتھ مخفی طور پر اس پر عمل بھی کرو۔ خلوص کے بغیر عمل کی جزاء نہیں۔ قُرآن سنو اور اس پر عمل کرو کیونکہ قُرآن نازل کرنے والی ذات الٰہی نے اس لیے بھیجا ہے کہ یہ ہمیں اُس ذات اقدس تک پہنچاتا ہے اس کے دو سِرے ہیں ایک سِرا ہمارے ہاتھ میں اور دوسرا اُس ذات پاک کے ہاتھ میں۔ اگر ہم مضبوطی سے پکڑیں گے تو وہ ذات پاک ہمارے دِل کو اپنی طرف راغب کر کے اپنا قُرب اس دُنیا میں اور آخرت میں ہمیں عطا فرمائے گی۔

اگر تمہیں حقیقت میں قرب الٰہی چاہیے تو اس دنیا اور اس کی مخلوق سے دور ہو جا۔ اپنے آپ سے، اپنے خاندان سے، اپنی جنسی خواہشات سے، اپنی جائیداد سے، دوسرے انسانوں کی تالیوں، ان کی تعریفوں اور صحبتوں سے دور ہو جا۔ (جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب بنیں)۔ جب تم حقیقتاً یہ سب چھوڑ دو گے تو تمہارا معدہ بھرا رہے گا تمہارے پیٹ میں پانی موجود ہوگا۔ تمہاری ظاہری اور باطنی زندگی میں خوشحالی آئے گی تمہارا قلب اور باطن روشن ہو جائے گا تمہارا نفس تمہیں تنگ نہیں کرے گا۔ یہ سب تمہیں قُرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنے سے مل جائے گا۔

قُرآن پاک سورج ہے جو تمہارے دل کے مکان کو تمہارے لیے روشن رکھے گا۔

اے بد بخت! اگر تم نے یہ چراغ گُل کر دیا تو تم آنے والی اندھیری رات میں کیسے دیکھ سکو گے کہ تمہارے آگے کیا موجود ہے؟۔ (Purification of the Mind Page 97)

اے نوجوان ہر ممکن کوشش سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرو۔ سخت کوشش سے اس آدمی کو دو جو تم سے چھینتا ہے اس سے تعلق رکھو جو تم سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اس کو معاف کر دو جو تمہارے ساتھ زیادتی کرتا ہے۔ پوری تندہی سے کوشش کر کے کامیاب ہو کر رہو، تو غلاموں (انسانوں) میں، مگر تمہارا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ رہے۔ ہمیشہ سچ بولو، کبھی جھوٹ مت بولو۔ ہمیشہ خلوص سے رہو، منافقت کو پاس نہ آنے دو۔ حکیم لقمان ﷺ کہا کرتے تھے اے بیٹا! دکھلاوا (بناوٹ، ریاکاری) لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے نہ کرو کیونکہ جب تک تمہارا دل کافر، مشرک، منافق ہے تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تک رسائی نہ ہوگی۔ (Purification of Mind Page 117)

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غلامو! نا انصافی سے دور رہو کیونکہ قیامت کے دن نا انصافی اندھیرا ہو گی۔

ناانصافی دل اور چہرہ کالا کرے گی۔جس کے ساتھ ناانصافی ہوگی اس کے رونے اور دِل جلنے کا احساس کرو۔ ایمان والا اس وقت تک نہ مرے گا جب تک وہ ناانصافی کرنے والے کا حشر نہ دیکھ لے، اس پر موت کے سائے، اس کی اولاد کا یتیم ہونا اس کی جائیداد کی ضبطی اور اس کی طاقت کا اس سے جدا ہونا۔ جب ایمان والے کے عمل اس کے قلبِ سلیم کے تابع ہوں گے تو فیصلے اس کے خلاف ہونے کی بجائے اس کے حق میں ہوں گے۔ ناکامی اس کی نہیں بلکہ اس کے دشمنوں کے مقدر میں ہوگی۔ اس کے حصے میں کمی نہ ہوگی بلکہ دوسروں کے حصے سے بھی اس کے حصے میں ڈالا جائے گا۔ اس کے گھر کی عورتوں پر نہ کسی قسم کی پریشانی یا زیادتی ہوگی اور نہ ہی وہ کسی بدکردار کے پلے پڑیں گی۔ اے نوجوان! حسد سے دور ہو جا۔ کیونکہ یہ بُرا ساتھی ہے یہ حسد ہی تھا جس نے ابلیس پر لعنت بھجوائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے پیغمبروں کی طرف سے اور مخلوق کی طرف سے۔ کیسے کوئی سمجھدار آدمی حاسد ہوسکتا ہے جب کہ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاک کتاب کے یہ الفاظ

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝

ترجمہ: یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں۔ اس پر جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔ تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا۔ (سورہ النساء آیت نمبر 54)

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

ترجمہ: کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں۔ ہم نے اُن میں ان کی زیست (زندگی گزارنے) کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا اور اُن میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی۔ کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی بنائے۔ اور تمہارے رب کی رحمت۔ ان کی جمع جتھا سے بہتر۔ (سورہ الزخرف آیت 32)

حضور ﷺ کے الفاظ کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے لکڑی کو آگ

(Purification of Mind Page 160)

اے نوجوان اپنی امیدوں کو کم کر اور اس دُنیا کے مال و اسباب کا لالچ نہ کرو۔ اس طرح عبادت کرو جیسا کہ ایک جلدی مرنے والا کرتا ہے۔ اگر تمہارے مقدر میں اگلا دن ہے تو ٹھیک ہے یہ مقدر کی بات ہے۔

ایک مردِمومن کو اپنی وصیت لکھ کر سرہانے کی نیچے رکھ کر سونا چاہیے۔ اگر اگلا دن جاگا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے عزیز و اقارب اس کی وصیت پر عمل کر دیں گے۔ اور اس کی مغفرت کی دعا کر دیں گے۔ اگر ایسا کرو گے تو تمہارا کھانا جلدی مرجانے والے کی طرح ہوگا۔ تمہارے خاندان سے برتاؤ ایسے ہوگا جیسے مرنے والے کا ہوتا ہے۔ تمہارے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ برتاؤ ایسے ہوگا جیسے مرنے والے کا ہوتا ہے۔ ذرا سوچ کہ حقیقتاً تمہارے اختیار میں کیا ہے تمہیں کسی وقت موت آ سکتی ہے اور تمہارا آخری دن کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ مخلوق میں صرف چند ہستیاں ہیں جن کو معلوم ہے کہ ان کو کیا کرنا ہے اور ان کے ساتھ کیا ہونا ہے اور کب اس دنیا سے رخصت ہوں گے یہ راز ان کے دل پر نقش ہے اور وہ اسے روز روشن کی طرح دیکھ سکتے ہیں مگر زبان سے ذکر نہیں کرتے۔ (Purification of Mind Page 160)

شیخ ابوالحسن جاوساقی سے روائت ہے کہ ہم اور علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ بقا ابن بطو رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی محفل میں تھے کہ ہم نے سنا کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر اصطبل میں میرا گھوڑا سب سے طاقتور ہے دوڑ میں سب سے آگے ہے ہر فوج میں میرا سپہ سالار ہے جس کی نافرمانی نہیں ہو سکتی اور ہر دفتر میں میرا افسر ہے جسے برخاست نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس پر حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ ہم سب آپ رضی اللہ عنہ کے غلام اور نوکر ہیں۔ (Necklace of Gems page70)

جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے تمام علوم فقہ، حدیث، تفسیر اور عقائد اس وقت کے عظیم علماء فقہا سے حاصل کرنے کے بعد نفس پر قابو پانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنے کے لئے ایک انوکھا طریقہ اپنایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے شہر اور اس میں رہنے والے لوگوں سے دور رہ کر مجاہدہ کرنے کو ترجیح دیتے ہوئے کھنڈرات، جنگلوں اور ویرانوں کا رُخ کیا اُن وقتوں کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مجھ پر بڑی سختیاں گزرا کرتی تھیں اگر وہ سختیاں پہاڑ پر گزرتیں تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا جب وہ مجھ پر بہت ہی زیادہ گزرنے لگتیں تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیت کریمہ پڑھتا۔"

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ○ (سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ آیت نمبر ۵،۶)

ترجمہ: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

پھر میں آسانی سے سر اٹھاتا تو میری ساری کلفتیں (تکلیفیں) دور ہو جاتیں۔

(Necklace of Gems page 39)

آپ رضی اللہ عنہ دسویں فصل میں فرماتے ہیں اے نادار اور بدقسمت !موت کو اور اس کے بعد جو ہونا ہے یاد کر، تاکہ تمہیں اپنی غربت اور بدقسمتی غیر ضروری محسوس ہوں تمہارے لئے یہ دنیا چھوڑنا آسان ہو جائے یہ میری نصیحت یاد رکھنا کیونکہ یہ میرا ذاتی آزمایا ہوا نسخہ ہے۔

The Removal of cares by Mukhtar Holland Page 88

آپ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں سخت اذیت میں تھا کہ میں نے دُعا مانگی تو مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا چاہتا ہوں تو میں نے کہا کہ مجھے موت جو زندگی کے بغیر ہو اور زندگی جو موت کے بغیر ہو چاہیے میری موت زندگی کے بغیر کا مطلب ہے کہ میرا جسم اور لوگوں سے ایسا قطع تعلق ہو کہ میں کبھی انہیں اچھائی یا برائی میں نہ دیکھوں۔ میری اپنی موت کا مطلب ہے ہوس ارادہ اور باقی دنیاوی خواہشات کی ایسی موت ہو کہ وہ کبھی میرا حصہ نہ ہوں۔

اس کے بعد زندگی جو موت کے بغیر ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے رب تعالیٰ کے حکم کے تابع رہوں جہاں پر میری اپنی ہستی بھی نہ ہو اور میں پوری طرح ہمیشہ کی طرح اپنے رب کے ساتھ ایک ہو جاؤں۔ یہ میری اس وقت سے خواہش ہے جب سے مجھے اپنے اردگرد کی دنیا کا احساس ہوا۔

(Abd al Qadir Jilani by Dilaver Gurer Page 24,The Sultan of the Saints page 292)

آپ رضی اللہ عنہ کی تصنیف سرالاسرار کے مقدمہ سے ملفوظات عالیہ

کائنات کی تخلیق (خلق کی ابتدا کے بیان میں)

اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اس بات کے جاننے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کو پسند ہے اور جو اس کی رضا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نور جمال سے سب سے پہلے روحِ محمد ﷺ کو پیدا فرمایا جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:

"روحِ محمد ﷺ کو میں نے (اپنی شان کے مطابق) اپنے چہرے کے نور سے پیدا فرمایا"

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے میری روح پیدا کی اور میرا نور تخلیق کیا اور قلم اور پھر عقل کی تخلیق کی۔ اس کا مطلب یہ ہوا سب مل کر حقیقت محمدی ﷺ بنتے ہیں مگر اس کو نور اس لیے کہا گیا کہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ظلماتِ جلالیہ (جلالی صفات) سے پاک ہے (یعنی آپ ﷺ سراپا رحمت ہیں) جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ o (سُوْرَةُ المَآئِدَةِ آیت 15)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

اور آپ ﷺ کا نام عقل اس لئے رکھا گیا کہ آپ ﷺ تمام علوم کا ادراک رکھتے ہیں اور قلم اس لئے کہتے ہیں کہ علم کو پھیلانے اور عوام الناس تک پہنچانے کا ذریعہ ہے جیسا کہ عالمِ کائنات عالم حروفات میں قلم علم کو نقل (منتقل) کرنے کا ذریعہ ہے پس روحِ محمدی ﷺ تمام کائنات (عالم موجودات) کا خلاصہ اور کائنات کی ابتدا اور اس کی اصل ہے حدیث قدسی ہے نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

"میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہوں اور تمام مومنین مجھ سے ہیں"

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام ارواح اُسی نور سے عالم لاہوت میں احسن وحقیقی صورت میں پیدا فرمایا اور اسے انسان کا نام دیا اور وہی سب ارواح کا اصلی گھر ہے اس کے چار ہزار سال بعد حضرت محمد ﷺ کی آنکھ کے نور سے عرش بنایا گیا اور کائنات کی تمام اشیاء تخلیق ہوئیں اس کے بعد انسان کو سب سے نیچے والے طبقے عالم اجسام کی طرف پھیر دیا گیا (یا منتقل کر دیا گیا) جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہے:

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ○

ترجمہ: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی سی حالت کی طرف پھیر دیا۔ (سورۃ التین آیت ۵)

یعنی سب سے پہلے (روح قدسی) کو عالم لاھوت سے عالم جبروت میں اتارا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرمین (عالم لاھوت سے عالم جبروت) کے درمیان نور جبروت سے (روح قدسی کو) ایک لباس پہنایا وہ روح سلطانی ہے۔ پھر (روح قدسی کو اسی لباس میں) وہاں سے عالم ملکوت میں بھیجا گیا اور نور ملکوت کا لباس پہنایا جہاں وہ روح روحانی کہلائی۔ پھر عالم ملکوت سے عالم مُلک کی طرف اس کا نزول ہوا جہاں نورِ مُلک کا لباس پہنایا اور یہاں روح (روح قدسی) روح جسمانی کہلائی پھر اس سے اجسام پیدا فرمائے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى○

ترجمہ: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (سورہ طٰہٰ آیت ۵۵)

اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق اس روح کو انسانی جسم میں ڈالنے کا حکم ہوا پس بحکمِ الٰہی وہ (اجسام میں) داخل ہو گئیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ

ترجمہ: اوراس میں اپنی طرف کی خاص معزّز روح پھونک لوں۔(سورہ الحجر آیت ۲۹)

پس جب ارواح انسانی کا اجسام سے تعلق قائم ہو گیا تو اپنے ازلی وعدہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں؟) سب بولے قَالُوْا بَلٰی کیوں نہیں؟ (ہاں تو ہمارا رب ہے) والا بھول گئیں جو انہوں نے یوم میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کے جواب میں) قَالُوْا بَلٰی کہہ کر کیا تھا پس وہ اپنے اصلی وطن (عالم لاھوت) کو بھول گئیں۔پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر ترس کھایا اور اپنے پیغمبروں اور آسمانی صحیفوں کے ذریعہ وعدہ یاد دلایا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دن یاد دلا۔(سورہ ابراھیم آیت ۵)

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وصال میں گزرے دن جو وہ ارواح کی صورت میں گزار چکے تھے۔پس تمام پیغمبر دنیا میں تشریف لائے اور (اُنہیں اس عہد کی یاددہانی کرواتے ہوئے) واپس آخرت کی طرف لوٹ گئے مگر چند انسانوں نے ہی صرف اصلی وعدہ یاد رکھا اور اپنی اصلی ازلی گھر کی طرف گئے یہاں تک کہ نبوت کا سلسلہ روح اعظم یعنی خاتم الرسالت حضرت محمد ﷺ تک پہنچا۔جو گمراہی میں گم لوگوں کے لیے ہادی ہیں جنہیں غافل لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا تا کہ وہ بنی نوع انسان کی اصلاح کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرائیں فرمان الٰہی ہے:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ۫ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ

ترجمہ: تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔(سورہ یوسف آیت ۱۰۸)

نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں جو کوئی ان کی تقلید کرے گا وہ صحیح راستے پر ہو گا۔

ہدایت (بصیرت) روح کی آنکھ سے ملتی ہے جو کہ کاملین اولیائے کرام کے دل میں کھُلتی ہے جو کہ دُنیاوی علم سے نہیں بلکہ باطنی علم (علم لدنی) سے حاصل ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا o (سُوْرَۃُ الْکَھْفِ آیت نمبر ۶۵)

ترجمہ: (ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی) اور اُسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔

پس انسان کو وہ اندرونی آنکھ حاصل کرنی ضروری ہے جس کے لئے اسے ولی کامل کی ہدایت ضروری ہے جو ولی کامل اسے لاہوت کے دائرے کا علم دے سکے پس اے بھائیو! خبردار رہو اور اپنے رب سے توبہ کے ذریعے بخشش طلب کرتے رہو جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلّ نے قرآن پاک میں ارشار فرمایا:

وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ جَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ o

ترجمہ: اور دوڑو، اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں ۔ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۳۳)

اور طریقت کا راستہ اپناؤ اور روحانی قافلوں کے ساتھ اپنے رب کی طرف رجوع کرو۔ پس قریب ہے (وہ وقت) کہ (اللہ عَزَّوَجَلّ کے قرب کی طرف جانے والے) راستے منقطع کر دیئے جائیں گے اور تمہیں اس عالم کی جانب کوئی رفیق (ساتھی، مرشد) نہ ملے گا اور ہم برباد ہونے والی دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آئے نہ ہی صرف کھانے پینے کے لیے آئے ہیں بلکہ نفس خبیث کی خواہشات کو ختم کرنے آئے ہیں۔ پس تمہارے نبی کریم ﷺ تمہارے منتظر ہیں اور تمہارے لیے غمگین ہیں جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میں آخری زمانہ میں آنے والے اپنے امتیوں کے لیے غمگین ہوں۔"

(Secret of Secrets page 08,09,10), (سرالاسرار مترجم صفحہ 15)

جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نزدیک انسان کامل (ولی اللہ) وہ ہے جس نے اپنی اتفاقی حیثیت سے ہٹ کر اپنی اصلی حقیقت تک سفر کیا جس میں اس نے قسمت اور موت کا ڈر ختم کر دیا۔ چونکہ اسی ولی اللہ نے قسمت اور موت کا فیصلہ کرنے والے سے سلسلہ جوڑ لیا ہے۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ اصل جہاد ہے جس میں جنگ اپنے نفس اور ارادے سے ہے یہ جنگ شرک سے ہے شرک سے مراد اپنی ذات، دنیاوی خواہشات اور ارادے میں، ان کے نزدیک شرک بتوں کو پوجنے کا ہی نام نہیں بلکہ جسمانی، جنسی خواہشات اور دنیاوی خواہشات اور آخرت کی خواہشات جن کی تمنا اللہ عَزَّوَجَلّ سے کی جائے۔ (Futuh al Ghaib page 31)

انسان اللہ عَزَّوَجَلّ کی پہچان کی ایک ایسی تجربہ گاہ ہے جسے حقیر سے حقیر چیز (مٹی) سے تخلیق کر کے اعلیٰ

و ارفع مقام تک پہنچایا گیا ہے۔انسان کی حیوانی فطرت کے علاوہ تکبر،فخر وغرور بھی نفس کی آلائشیں ہیں نفس کا تعلق دنیا سے ہےاس لیے اس کی سوچ بھی دنیاوی عوامل تک محدود ہے۔ہم نفس کو باہر کا انسان کہہ سکتے ہیں، روح کو اندر والا انسان اور عقل کو ان کے درمیان ایک پُل کا کردار ادا کرنا ہوتا ہے نفس کی جبلت میں اپنے آپ کا بچاؤ کا عنصر خودغرضی کی طرف مائل رکھتے ہوئے عقل سے عاری رکھتا ہےاس طرح نفس اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے حیوانی جبلت اور خواہشات کے تحفظ کے لیے صرف دنیاوی زندگی کے لوازمات کو ہی ترجیح دیتا ہے حقیقتاً انسان کو حیوان سے جو چیز ممتاز رکھتی ہے وہ عقل اور روحانی تدبر ہے نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے "اگر تم نے نفس پہچان لیا تو اللہ عَزَّوَجَلّ کو پہچان لیا ہم نے اپنے اندر کا خودغرض نفس پہچان لیا"۔تو ہمیں اپنی خود غرضی ،خواہشات کے عمل اور اللہ عَزَّوَجَلّ کو راضی کرنے کے عمل میں پہچان کا پتہ چل جائے گا اس طرح ہم ان کاموں میں تندہی سے لگ جائیں گے جن سے اللہ عَزَّوَجَلّ راضی ہوتا ہے۔بجائے ان کے جن سے نفس راضی ہوتا ہے۔انسان کامل بننے کے سب سے پہلے اپنے نفس کو مکمل تابع رکھنا ہوتا ہے۔(اللہ عَزَّوَجَلّ ان کوششوں میں ہمارا حامی و ناصر ہو)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب دہم

اقوال وتعلیمات غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

اس باب میں غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے اقوال، ارشادات عالیہ اور تعلیمات کا حسین گلدستہ پیش کیا گیا ہے۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بنام لواقح الانوار فی طبقات الاخیار جس میں اولیائے کرام کے حالات لکھنے کے ساتھ ان کے ملفوظات کو بھی ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے اس کتاب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ

"اے بھائی! پھر تجھے یہ معلوم ہو کہ جس شخص نے عقیدت کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کیا اور اس کے مندرجات کو سنا گویا اس نے مذکورہ تمام اولیائے کرام کی خدمت میں حاضری دی اور ان کے ارشادات عالیہ سُنے یہ اس لئے کہ شیخ کے حضور حاضر نہ ہو سکنا اس کی محبت اور صحبت میں نقص وارد نہیں کرتا کیونکہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور آئمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں حالانکہ ہم نے انہیں دیکھا نہ ان کا زمانہ پایا۔ ہم نے ان کے ارشادات سے نفع پایا اور ان کے افعال کی پیروی کی جیسا کہ اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں کیونکہ جب اعتقادات کی شکل ظاہر ہو جائے اور ہمیں وہ اعتقادات نصیب ہو جائیں تو جسمانی صورتوں کے مشاہدہ کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔" (لواقح الانوار فی طبقات الاخیار صفحہ ۵۳)

اقوال وتعلیمات غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

1۔محبت کیا ہے؟

ایک دفعہ حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے دریافت کیا گیا کہ "محبت کیا ہے؟ "تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:"محبت، محبوب کی طرف سے دل میں ایک تشویش ہوتی ہے پھر دنیا اس کے سامنے ایسی ہوتی ہے جیسے انگوٹھی کا حلقہ یا چھوٹا سا ہجوم، محبت ایک نشہ ہے جو ہوش ختم کر دیتا ہے، عاشق ایسے محو ہیں کہ اپنے محبوب کے مشاہدہ کے سوا کسی چیز کا انہیں ہوش نہیں، وہ ایسے بیمار ہیں کہ اپنے مطلوب (یعنی محبوب) کو دیکھے بغیر تندرست نہیں ہوتے، وہ اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے اور اُس کے ذکر کے سوا کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتے۔"

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۲۲۹، غوث پاک کے حالات صفحہ 83)

(Necklace of Gems Page 305)

2۔ توکُّل کی حقیقت:

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے توکُّل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا کہ "دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لگا رہے اور اس کے غیر سے الگ رہے۔" نیز ارشاد فرمایا کہ "توکل یہ ہے کہ جن چیزوں پر قدرت حاصل ہے ان کے پوشیدہ راز کو معرفت کی آنکھ سے جھانکنا اور "مذہب معرفت" میں دل کے یقین کی حقیقت کا نام اعتقاد ہے کیوں کہ وہ لازمی امور ہیں ان میں کوئی اعتراض کرنے والا نقص نہیں نکال سکتا۔"

(بہجۃ الاسرار، عربی دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۲۳۲، غوث پاک کے حالات صفحہ 79)

(Necklace of Gems Page 309)

3۔توکل اور اخلاص:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دریافت کیا گیا کہ " توکل کیا ہے؟"تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا:" توکل کی حقیقت اخلاص کی حقیقت کی طرح ہے اور اخلاص کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی

عمل، عوض یعنی بدلہ حاصل کرنے کے لئے نہ کرے اور ایسا ہی توکل ہے کہ اپنی ہمت کو جمع کر کے سکون سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف نکل جائے۔" (بہجۃ الاسرار دارالکتب العلمیہ بیروت صفحہ ۲۳۳)

(Necklace of Gems Page 309)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا فرمان ہے کہ تمام دینی معاملات یعنی نماز، روزہ، قربانی جن کا ذکر ہو چکا ہے یا آئندہ ہوگا ان میں سے کوئی بھی قبول نہ ہوگا حتیٰ کہ توبہ، قلب کی پاکیزگی اور اخلاص ان میں شامل نہ ہوگا اور یہ سب اعمال ریاکاری یا ذاتی تشہیر کے بغیر کئے گئے ہوں۔

(Sufficient Pvovision for Seekers of Path of Truth vol 3 page 364)

4۔ دُنیا سے بے رغبتی

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دنیا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ "دنیا کو اپنے دل سے مکمل طور پر نکال دے پھر وہ تجھے ضرر یعنی نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

☆ (بہجۃ الاسرار، عربی دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۲۳۳)

(Necklace of Gems Page 310)

5۔ عاجزی کا درس

جیسا کہ جلاء الخاطر میں سرکار غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول مبارک ہے: "دوسروں کیساتھ حسنِ ظن رکھو اور اپنے نفس کیساتھ سوءظن (بدگمانی) اور اپنے آپ کو حقیر سمجھو اور اپنے حال کو چھپاؤ اور اسی پر قائم رہو یہاں تک کہ تمہیں قلم دیا جائے کہ جو نعمت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمھیں دی ہے اسے ظاہر کرو"۔

☆ (جلاء الخاطر صفحہ ۶۰)

6۔ شکر کیا ہے؟:

سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے شکر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا کہ "شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احسان کو مانے اور یہ سمجھ لے کہ وہ شکر ادا کرنے سے عاجز ہے۔"

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت صفحہ ۲۳۳، ص ۲۳۴، Necklace of Gems Page 311)

7۔ وفا کیا ہے؟

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے دریافت کیا گیا کہ وفا کیا ہے؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا:"وفا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے نہ تو دل میں اِن کے وسوسوں پر دھیان دے اور نہ ہی ان پر نظر ڈالے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حدود کی اپنے قول اور فعل سے حفاظت کرے، اُس کی رضا والے کاموں کی طرف ظاہر و باطن سے پورے طور پر جلدی کی جائے۔"(Necklace of Gems Page 314)

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۲۳۵)

8۔ وجد کیا ہے؟

قطب ربانی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے وجد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا:"روح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی حلاوت میں مستغرق ہو جائے اور حق تعالیٰ کے لئے سچے طور پر غیر کی محبت دل سے نکال دے۔"(بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۲۳۶)

(Necklace of Gems Page 315)

9۔ خوف کیا ہے؟

حضرت محبوب سبحانی، قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے خوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ " اس کی بہت سی قسمیں ہیں (۱) خوف: یہ گنہگاروں کو ہوتا ہے (۲) رہبہ: یہ عابدین کو ہوتا ہے (۳) خشیت: یہ علماء کو ہوتی ہے۔ "نیز ارشاد فرمایا:" گنہگار کا خوف عذاب سے، عابد کا خوف عبادت کے ثواب کے ضائع ہونے سے اور عالم کا خوف اطاعت میں شرک خفی سے ہوتا ہے۔"

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:"عاشقین کا خوف ملاقات کے فوت ہونے سے ہے اور عارفین کا خوف ہیبت و تعظیم سے ہے اور یہ خوف سب سے بڑھ کر ہے کیوں کہ یہ کبھی دور نہیں ہوتا اور ان تمام اقسام کے حاملین جب رحمت و لطف کے مقابل ہو جائیں تو تسکین پا جاتے ہیں۔"(بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۲۳۶)

(Necklace of Gems Page 316)

10۔ دشمنوں کے لیے تنبیہہ

تفریح الخاطر میں اس طرح ہے" (میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے اور میرا گھوڑا زین سے کسا ہوا ہے اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑھکتی ہوئی آگ ہوں"

☆ (تفریح الخاطر صفحہ ۶۴)

سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

" دُنیا سے تمہاری جان اس وقت تک نہیں جاتی جب تک کہ وہ اپنی روزی پوری نہ کرے"۔

☆ (جلاء الخاطر صفحہ 206)

11۔ مسند ولائت کے سجادہ نشین میں بارہ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے

نیز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص میں تاوقتیکہ بارہ خصلتیں نہ پائی جائیں۔ ولایت کی مسند پر اسے سجادہ نشین ہونا ہرگز جائز نہیں وہ بارہ خصلتیں کہ جن کا ولایت کی مسند پر بیٹھنے والے کے لیے ضروری ہے یہ ہیں:

دو خصلتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سیکھے۔ عیب پوشی و رحم دلی اور دو خصلتیں جناب سرور کائنات ﷺ سے سیکھے۔ شفقت و رفاقت اور دو خصلتیں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سیکھے راستی اور راست گوئی اور دو خصلتیں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سیکھے ہر ایک کو نیک بات بتلانا اور برائی سے روکنا اور دو خصلتیں حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سیکھے۔ کھانا کھلانا اور شب بیداری کر کے عبادت الٰہی کرتے رہنا اور دو خصلتیں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سیکھے عالم بننا اور شجاعت و جوانمردی اختیار کرنا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ مقتداء بننے کے لائق وہ شخص ہے کہ جو علوم شرعیہ و طبیّہ سے ماہر اور اصطلاحات صوفیہ سے واقف ہو، بدوں اس کے کوئی شخص مقتداء بننے کے لائق نہیں۔

☆ (قلائد الجواہر صفحہ 81، شرح تاریخ المعتبر جلد 3 صفحہ 175)

مختار ہالینڈ کی Pearls of the Heart(Eighteen Sermons) کے نام سے انگلش ٹرانسلیشن کتاب سے ارشادات عالیہ کے مفاہیم:

1۔ جن احساسات ترجیحات کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہو اُن کو سوچو تو پھر اپنی قدر پہچانو گے

2۔ سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ تم خوشی کو اہمیت ہی نہ دو۔

3۔ ہمارے دشمن ہی ہمارے سب سے بڑے اخلاقی استاد ہیں کیونکہ وہ ہماری غلطیاں اجاگر کرتے ہیں۔

4۔ انسان کے لئے ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی خطرناک ہے۔

5۔ علم کا مقصد مشین (علمی مشین) نہیں بلکہ انسان بنانا ہے۔

6۔ اگر تم اچھے اور فرمانبردار نوکر کا مالک بننا چاہتے ہو تو اپنے آپ کی ہی نوکری کرو۔

7۔ تمہارے فیصلے تکبر کی دُھند سے پاک ہونے چاہیے۔

8۔ معاف کرنے کی خوشی بدلہ لے لینے کی خوشی سے کئی درجے زیادہ ہے۔

9۔ عشق کو سچائی سے از حد تک پیار ہونا چاہیے کہ تمہارا ہر بیان پختہ حلف جیسا ہو۔

10۔ جب تمہاری روح بے چین ہو تو زیادہ محنت کرو۔

11۔ ہماری طاقت ہماری مرضی سے زیادہ ہے مگر اسی کمزوری کو چھپانے کے لیے ہم جب کوئی کام نہیں کر سکتے تو کہتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے۔

12۔ انسان کے احساسات اُس کے قابو میں نہیں مگر اپنی حرکات پر اسے قابو ہے۔

13۔ انسان ایک دوسرے کا مددگار ہے کیونکہ دیوار سے ایک پتھر/اینٹ نکال لینے سے دیوار کے گرنے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔

14۔ غربت کا علاج امیروں سے نفرت نہ کرنا ہے۔

15۔ ایسے انسان پر بھروسہ مت کرو جو اپنے آپ پر بھروسہ نہیں کرتا۔

16۔ انسان کی کچھ بدقسمتی وہ اپنے آرام کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ہے۔

17۔ غصے میں کام/فیصلے مت کرو۔کیا طوفان میں جہاز کے بادبان کھولے جاتے ہیں؟

18۔ جب کسی کو اقتدارِ اعلیٰ ملے تو اس کی کوشش اور احتیاط بھی نہایت اعلیٰ ہونی چاہیے۔

19۔ بڑا انسان بننا اچھا انسان بننے سے بہت آسان ہے۔

20۔ کیا تمہیں زندگی سے محبت نہیں اگر نہیں تو یاد رکھو زندگی کا لباس وقت کے کپڑے سے بنا ہوا ہے اس لئے وقت کو ضائع مت کرو۔

21۔ شہرت کا اظہار اکثر ضمیر کی آواز کو دبا رکھتا ہے۔

22۔ خون کو خون کی بجائے پانی سے دھویا جاتا ہے۔

23۔ جہاں پر انصاف نہیں وہاں پر خوشی کا وجود نہیں۔

24۔ تمہارے حقیقی دشمن نفس امارہ کے سپاہی لالچ، حسد، بغض جو تمہارے دل میں قیام پذیر ہیں۔

25۔ اوروں کے لئے انصاف مگر ہمارے لئے ہمدردی ہے۔

26۔ بند منہ میں مکھی داخل نہیں ہوتی۔

27۔ ہمارے اندر غیر موجود نیکی کے اظہار کا کوئی طریقہ ایجاد نہیں ہوا۔

28۔ کامیابی کا خط تین ڈاکیے قابلیت، کوشش اور خوش قسمتی پہنچاتے ہیں۔

29۔ منزل کے پاس سے صرف گزر جانا اور نہ پہنچ پانا برابر ہیں۔

30۔ نفسانی غرور کو مارنے کی بجائے ہر دُنیاوی شے اُسے تقویت دیتی ہے۔

31۔ تمہیں ان ہی لوگوں کی تالیوں کی خواہش ہوتی ہے جو تمہارا تمسخر اڑاتے اور تم سے جان چھڑاتے ہیں۔

32۔ عورت کا خیال مستقل ہوتا ہے اس لیے سمجھدار لوگ عورتوں سے دور نہیں بھاگتے۔

33۔ بزدلی کا علاج ممکن نہیں۔

34۔ بغیر ہنگامہ پُرسکون زندگی ناکامی کی زندگی کو تسلی دینے کے لیے ہے۔

35۔ امید وہ سرمایا ہے جو کہ خوشی کی طرف سے قرض ہے۔

36۔ جس انسان میں خود اعتمادی کا فقدان ہے وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا۔

37۔ مسکراہٹ شرمناک کی ڈھال ہے۔

38۔ دوسروں کے لیے فائدہ مند ہونے والا مرد سب سے بہتر ہے۔

39۔ سچائی ذہنوں کو جوڑتی ہے جبکہ جھوٹ دور کر دینے کے سوا اور کسی کام نہیں آتا۔

40۔ ضمیر اخلاقیات کی اعلیٰ کتاب ہے اور ہمیں ہمیشہ اس سے رجوع کرنا چاہیے۔

41۔ اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتائے راستے (صراط مستقیم) پر نہیں چلتے تو ہماری عبادت صرف خالی الفاظ ہیں

42۔ انسان کی کامیابی کا پیمانہ وہ کوششیں ہیں جو اُس نے کامیابی کے حصول کے لیے کی ہیں۔

43۔ صرف عظیم روحوں کو ہی نیکی کی فتح کا تجربہ ہوتا ہے۔

44۔ دوسروں کے عیوب کو دریافت کرنے کی کوشش اپنے عیوب سے نمٹنے کے لیے کوئی کوشش نہ کرنے کے مترادف ہے۔

45۔ موقع سے فائدہ اُٹھانے سے محروم رہنے والے لوگ تو بہت سے ہیں لیکن ایسا کوئی بھی نہیں جو موقع سے محروم ہو۔(یعنی ہر ایک کو موقع ضرور ملتا ہے)

46۔ جب کوئی اعلیٰ مرتبے پر بلند ہوتا ہے تو وہ سب روحوں اور دُنیا کو بھی بلند کر دیتا ہے۔

47۔ اچھی قسمت اچھے کام کرنے پر منحصر ہے۔

48۔ اگر تم ایک حقیقت کو سمجھنے کا دعوٰی کرتے ہو تو آپ کو اُسی حقیقت کو اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنانے کے بعد ہی ایسا کرنا چاہیے۔

49۔ کسی انسان سے بدلہ لینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تمہاری اس آدمی سے کسی قسم کی مشابہت نہ ہو۔

50۔ یقین کامل کے بغیر دل ایسے ہی ہے جیسے پنجرہ پرندے کے بغیر۔

51۔ جب تک زبان سے کہے گئے الفاظ کا دل ساتھ نہ دے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ایک قدم بھی نہیں جا سکتے

52۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ !بلا تاخیر ہمارے دل میں اپنے کرم سے اپنے نور کو داخل فرما دے کیونکہ دل میں تمہاری جدائی کے غم کے سوا کچھ نہیں۔

53۔ جب گناہ کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے مایوس نہ ہو پچھتاوے کے پانی سے اس گندگی کو دھولو۔

54۔ ہم سے پہلے کے سورج غروب ہو چکے ہیں مگر ہمارا سورج سب سے اوپر اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

55۔ تمہاری ساری کوشش کھانے پینے، کپڑے اور شادی بیاہ میں نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ منزل نہیں بلکہ زادِ راہ ہیں۔

56۔ چار چیزوں سے دل کی کیفیت صحیح ہوتی ہے:

رزق کے ہر نوالے کی حقیقت

عبادت کے لیے وقت نکالنا

اچھے کاموں کو پوشیدہ رکھنا

ان کاموں سے دور رہنا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے فاصلہ بڑھائیں۔

57۔ رزق حلال روشنی ہے اور حرام رزق اندھیرا ہے۔

58۔ اچھے کاموں کی قبولیت تک فخر کرنا فضول ہوگا۔

59۔ دنیاوی سمندر سے ہوشیار رہو کیونکہ یہاں بہت سے ڈوبے ہیں۔

(Pearls of Heart Page 173-177)

اس کے بعد ترکش انصاری رفاعی طریقہ کے لوگوں کے بقول جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اور تمام مسلمانوں کو کامیاب کرے میری نصیحت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اسی طرح جس طرح اس کی ذات پاک سے ڈرنے کا حق ہے اور شریعت پر کامل عمل کرو غلط اور صحیح کی وہی نشان دہی کرو جو اُس کی ذات پاک نے کی ہے میرے فرزند اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں، ہمیں اور تمام مسلمانوں کو کامیاب کرے ہمارا طریقہ (قادری) ان اصولوں پر قائم ہے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب قرآن مجید

سنت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قلب کا سکون و صفائی

ہاتھ کی سخاوت

اچھے اعمال کرنے اور اُن کی ترغیب

کسی کو گالی یا نقصان نہ دینا

ہمارے مسلمان بہن بھائیوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو درگزر کرنا

میرے بیٹے غربت کو برداشت کرنا اس کا مطلب ہے کہ تھوڑے پر گزر کرنا کیونکہ اس پر عمل کر کے ایک شیخ اپنے مریدوں کی اچھی تربیت کر سکتا ہے اور غربت میں صبر سے رہنے کا سبق دے سکتا ہے۔ چھوٹوں کو نصیحت کر سکتا ہے اور بڑوں کی خدمت کر سکتا ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اور تمام مسلمانوں کو کامیاب کرے۔ فقر کا مطلب ہے کہ تمہیں کسی اور سے کچھ نہیں چاہیے اور امارت کا مطلب ہے تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق سے کوئی ضرورت نہ ہو۔

تصوف ایک حالت کا نام ہے جو لوگ لفظوں (یعنی قیل و قال میں) پڑے رہتے ہیں حقیقت میں وہ تصوف نہیں۔ اگر ایک غریب فقیر کو دیکھو تو اُس پر علم کا درس نہ شروع کرو بلکہ اس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کے

ساتھ پیش آؤ تا کہ وہ تمہارے قریب آئے اور تمہاری باتوں سے سیکھنا شروع کرے۔

میرے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اور تمام مسلمانوں کو کامیاب کرے۔ تصوف آٹھ فضائل پر مشتمل ہے:

1۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی طرح قلبی سخاوت

2۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر سر تسلیم خم کرنا

3۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح مسائل اور مشکلات پر صبر کرنا

4۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی طرح مناجات وارشادات

5۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرح سفر وسیر

6۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح صوف (اون) کا لباس زیب تن کرنا

7۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح سیاحت (یہ فضیلت سفر کی ہے تا کہ لوگوں کی بہتری کی جائے)

8۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فقر کی ہے۔

(سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ صفحہ 123، فتوح الغیب صفحہ 172، 173، سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ صفحہ 95)

میرے بیٹے امیروں کے ساتھ برتاؤ میں وقار اور غریبوں کے ساتھ برتاؤ میں عاجزی رکھو۔ اپنے ہر کام میں خلوص رکھو، خلوص کا مطلب ہے کہ بھول جاؤ کہ کوئی تمہارے کام دیکھ رہا ہے یا نہیں مگر یاد رہے اللہ عَزَّوَجَلَّ سب دیکھ رہا ہے کسی کام میں مشکل یا ناکامی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مت مورد الزام ٹھہراؤ بلکہ ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرو سستی مت دکھاؤ کسی اور انسان جس سے رشتہ ہے مت امید رکھ بلکہ غریب کی خدمت میں کوتاہی مت کرو اور ان تین چیزوں کا خیال رکھو:

1۔ غرباء کی موجودگی میں عاجزی دکھاؤ اور عاجز رہو۔

2۔ امراء کی موجودگی میں بہترین طرز عمل دکھاؤ۔

3۔ اپنے نفس کو ہر گندگی سے صاف رکھو اور نفس کو مار دو تا کہ زندگی پاؤ۔

بندگی صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرو اور اس میں بڑائی مت جتاؤ جب غرباء میں ہو تو صبر اور سچائی سے کام لو۔ دنیا میں تمہارے لیے دو چیزیں کافی ہیں غریبوں سے محبت اور بوڑھوں کی خدمت۔

میرے بیٹے تمہارا غریبوں پر حملہ تمہاری کمزوری اور تمہارا امیروں پر حملہ تمہارا شیخی مارنے کو ظاہر کرتا ہے۔ فقر اور تصوف دونوں سنجیدہ تصورات ہیں ان میں فضول معاملات کو مت آنے دینا۔ یہ میری وصیت

تمہارے لیے اور مریدوں کے لیے ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے مریدوں میں اضافہ کرے اور ہم سب صحیح راستے پر چلتے رہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے نبی پاک ﷺ اور ان کی آل اولاد پر تا قیامت برکتوں و رحمتوں کا نزول فرمائے۔(تفریح الخاطر صفحہ 148،149،150،سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ صفحہ 123،فتوح الغیب صفحہ 172،173)

(Ref:Fuyzat i rabbaniye translated by Shaykh Taner Ansari)

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تعلیمات میں روحانیت کی منزل طے کرنے کے لیے دس شرائط کا ذکر ہے:

1۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم مت کھاؤ چاہے رسمی ہو یا جھوٹی
2۔ جھوٹ مذاق میں بھی نہ بولو
3۔ وعدہ مت توڑو
4۔ کسی چیز کو نقصان مت پہنچاؤ
5۔ کسی کے نقصان کی دعا نہ کرو
6۔ کسی کے اوپر کفر کا الزام مت لگاؤ
7۔ گناہ والی جگہوں میں مت جاؤ
8۔ دوسروں پر بوجھ نہ ڈالو
9۔ کسی انسان سے کوئی توقع نہ رکھو
10۔ دوسروں میں وہی دیکھو جو تم میں کمی ہے

(Venture of Islam Page 209)

فتوح الغیب کے دسویں باب میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اگر تم حقیقت کی منزل پر پہنچ گئے ہو یعنی تم ولی اللہ کے درجے پر آ گئے ہو تو تمہیں اپنی خواہشات کی نفی کرنی ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر مکمل طور پر عمل کرنا ہے:

اولاً: تم اس دنیا سے اسباب اتنے ہی لو جتنی تمہاری بنیادی ضرورت ہے۔اسراف سے مکمل پرہیز کرو۔ اسلامی شرعی احکامات کی پوری ذمہ داریاں ظاہری اور باطنی طور پورا کرو۔

ثانیاً: یہ اطاعت تمہاری باطنی کیفیت کے لیے بھی ان احکامات کے لیے ہیں جن سے متعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنے یا نہ کرنے کے لیے کوئی واضح شرعی حکم صادر نہیں فرماتا۔یعنی نہ ہی وہ فرائض میں شامل ہیں اور نہ ہی ان سے منع کیا گیا ہے یعنی مباح ہیں ان کے لیے سالک کو بذات خود عمل کی بجائے ذات باری تعالیٰ کی راہنمائی کا

انتظار کرنا چاہیے۔ اور جب اسے وہ ہدایت مل جائے گی تو اسے اس حکم پر عمل کرنا چاہیے تب وہ اہل حقیقت حضرات میں شامل ہوگا۔

(Sharah Fatuh Al Ghaib by Ibn Taymiyya Page 75)

جتنی دیر تک تمہارے دل میں اس دنیا کی طلب کے کسی مزے کے مزید مزے کی،آرام سے کسی آشائش، کسی کھانے کو کھانے کی ،کسی پینے کو پینے کی ، پہننے کے لباس کی،شادی کرنے کی ،گھر بنانے کی ،سواری کی ،حکومت کرنے کی یا راہنما بننے کی ،دین کے پانچ بنیادی اصولوں ،حدیث اور قرآن کی ،فقہ میں تفسیر اور سمجھ،تلاوت کے علاوہ زیادہ علم کی،غربت کے خاتمے کی ،امارت کی خواہش ،مصائب سے چھٹکارا اور آرام کی زندگی کی ،مشکلات سے چھٹکارا اور دولت جب تک یہ تمام خواہشات انسان کے دل و دماغ میں موجود ہوں تو وہ زاہد نہیں بن سکتا۔اس کے بعد آخرت کی فکر نہیں کرنی چاہیے اور جنت ،حوروں اور غلمان کی خواہش ،جنت کے محلات کی خواہش،خوبصورت لباس،زیورات،خوراک اور مشروبات اور باقی سازوسامان جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے تیار کیا ہے۔

(Afkaaruna Malaysian Journal vol 10 No.1 2014)

دعاء والتجاء:اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ملفوظات واقوال مبارکہ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے دلوں میں غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت کو مزید پختہ فرمادے۔اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہم سے راضی ہو جائیں۔

آمِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب گیارہ

اعلان قدمی پر اولیائے کرام کا سر جھکانا

اس باب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے اعلان قدمی سے متعلق اختصار کے ساتھ کچھ وضاحت دی گئی ہے ۔ مفصل مطالعہ کے لیے اس عنوان پر لکھی گئی کتاب قدم الشیخ عبدالقادر علیٰ رِقاب الاولیاء الاکابر ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان قدمی پر اولیائے کرام کا سر جھکانا

علامہ شطنوفی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس فرمان میں مامور من اللہ عَزَّوَجَلَّ ہونے پر اپنی کتاب بہجۃ الاسرار کے صفحہ 28 پر ایک مستقل عنوان سے باب قائم کیا ہے جس میں مشائخ اکابرین کے حوالے پیش کیے ہیں کہ یہ اعلان کرنے کا امر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہوا تھا۔(بہجۃ الاسرار صفحہ 28)

شیخ ابوبکر بن ہوار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک روز اپنے مریدین سے فرمایا کہ " عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا اُس کا نام عبدالقادر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کریگا، قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللهِ (یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اس کے فرمانبردار ہوں گے۔ وہ اپنے وقت میں فرد واحد ہوگا" (بہجۃ الاسرار، ص17)،(British Encyclopedia of Sufi Page 125)

میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے:

حافظ ابوالعز عبدالمغیث بن ابوحرب البغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ بغداد میں حضرت غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رباط حلبہ میں حاضر تھے اس وقت ان کی مجلس میں عراق کے اکثر مشائخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم حاضر تھے۔ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان سب حضرات کے سامنے وعظ فرما رہے تھے کہ اسی وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللهِ" یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے"۔ یہ سن کر حضرت سیدنا شیخ علی بن الہیتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اٹھے اور منبر شریف کے پاس جا کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ بعد ازیں (یعنی ان کے بعد) تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جھکا دیں۔ (بہجۃ الاسرار عربی ص۲۱ ملخصاً)،Necklace of Gems Page 104

(۱) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ:

جس وقت حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بغداد مقدس میں ارشاد فرمایا:" قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللهِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ "تو اس وقت خواجہ غریب نواز سیدنا معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی جوانی کے دنوں میں ملک خراسان کے دامن کوہ میں عبادت کرتے تھے وہاں

بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں غریب نواز ﷺ نے اپنا سر جھکایا اور اتنا جھکایا کہ سر مبارک زمین تک پہنچا اور فرمایا: "بَلْ قَدَمَاكَ عَلٰى رَأْسِيْ وَعَيْنِيْ" بلکہ آپ کے دونوں قدم میرے سر پر ہیں اور میری آنکھوں پر ہیں۔"(سیرت غوث الثقلین ،ص۸۹، The Sultan of the Saints 120)

(۲) شیخ احمد رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

جب حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللهِ فرمایا تو شیخ احمد رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی گردن کو جھکا کر عرض کیا: "عَلٰی رَقَبَتِیْ" یعنی میری گردن پر بھی آپ کا قدم ہے۔ "حاضرین نے عرض کیا: "حضور والا! آپ یہ کیا فرما رہے ہیں؟" تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "اس وقت بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللهِ کا اعلان فرمایا ہے اور میں نے گردن جھکا کر تعمیل ارشاد کی ہے۔"(بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت ،ص ۳۳)

Necklace of Gems Page 104

(۳) خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (شہنشاہ نقشبند جن کی ولادت 157 سال بعد میں ہوئی) سے حضورِ غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قول: " قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ الله" کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا:" بَلْ عَلٰی عَيْنِيْ یعنی گردن تو درکنار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قدم مبارک تو میری آنکھوں پر ہے۔" (تفریح الخاطر ص ۷۳)، The Sultan of the Saints 125

(۴) شیخ ماجد الکردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جب سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ الله ارشاد فرمایا تھا تو اس وقت کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی زمین پر ایسا نہ تھا کہ جس نے تواضع کرتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اعلیٰ مرتبے کا اعتراف کرتے ہوئے گردن نہ جھکائی ہو۔تمام دنیائے عالَم کے صالح جنات کے وفد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دروازے پر حاضر تھے اور سب کے سب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دستِ مبارک پر تائب ہو کر واپس پلٹے۔ "
(بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت ،ص۲۵)، Necklace of Gems Page 102

(۵) سرورِ کائنات ﷺ کی تصدیق:

شیخ خلیفہ ابن موسیٰ نہر ملکی رحمۃ اللہ علیہ سے بغداد میں سنا وہ اکثر سرکار دو عالم ﷺ کو (بطور کشف) دیکھنے والے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول مکرم ﷺ کی زیارت کی اور عرض کیا کہ "حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ کا اعلان فرمایا ہے۔" تو سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُالْقَادِرِ فَکَیْفَ لَا وَھُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا اَرْعَاہُ یعنی شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سچ کہا ہے اور یہ کیوں نہ کہتے جب کہ وہ قطب زمانہ اور میری زیر نگرانی ہیں۔"

☆ (الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ صفحہ ۶۸، بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۲۷)

(۶) شیخ حیات بن قیس الحرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۳رمضان المبارک ۵۷۹ء میں جامع مسجد میں ارشاد فرمایا کہ "جب حضور پرنور غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ کا اعلان فرمایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اولیاء اللہ کے دلوں کو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ارشاد کی تعمیل پر گردنیں جھکانے کی برکت سے منور فرما دیا اور ان کے علوم اور حال و احوال میں اسی برکت سے زیادتی اور ترقی عطا فرمائی۔" (بہجۃ الاسرار دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۳۰)

The Sultan of the Saints 117

7۔ اعلان قدمی سے متعلق غوث وقت کی پیش گوئی

حضرت سیّدُنا ابوسعید عبداللہ محمد بن ھبۃُ اللہ تمیمی شافعی بیان فرماتے ہیں کہ میں بھری جوانی میں علم دین کے حصول کے لئے بغداد شریف حاضر ہوا۔ ان دنوں مدرسہ نظامیہ میں ابن سقا میرا رفیق وہم سبق تھا۔ ہماری یہ عادت تھی کہ عبادت کے ساتھ ساتھ صالحین کی زیارت کرنے بھی جایا کرتے تھے۔ انہی ایام کی بات ہے بغدادِ معلیٰ میں غوث نام سے مشہور ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ رہا کرتے تھے۔ ان کی نسبت کہا جاتا تھا کہ وہ جب چاہتے ہیں ظاہر ہو جاتے ہیں اور جب چاہتے ہیں غائب ہو جاتے ہیں۔ ایک دن میں، ابن سقا اور حضرت سیّدُنا شیخ عبدالقادر جیلانی (غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) جو کہ ان دِنوں جوان تھے، ان بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے ارادے سے نکلے۔ راستے میں ابن سقا کہنے لگا کہ ''میں ان سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہ دے سکیں گے۔'' میں نے کہا کہ ''میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا، دیکھوں گا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔'' تو حضرت

شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ! میں تو ان سے کوئی سوال نہیں کروں گا بلکہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوکر ان کی زیارت کی برکتیں لوٹوں گا۔'' پس جب ہم وہاں پہنچے تو انہیں اپنی جگہ موجود نہ پایا۔ ابھی ہم کچھ دیر ہی ٹھہرے تھے تو کیا دیکھا کہ وہ وہیں تشریف فرما ہیں۔ پھر انہوں نے ابنِ سقا کی طرف غصہ سے دیکھ کر فرمایا: ''اے ابنِ سقا! تیری ہلاکت ہو! تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھنے آیا ہے جس کا مجھے جواب نہیں آئے گا۔ سُن! وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ بے شک میں تیرے اندر کفر کی آگ بھڑکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔'' پھر انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے عبداللہ! تم مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھنے آئے ہو تا کہ دیکھو کہ میں اس کا کیا جواب دیتا ہوں۔ سنو! وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ اور تمہاری بے ادبی کی وجہ سے دنیا تمہارے کانوں کی لو تک پہنچے گی۔'' پھر حضرت سیِّدُ نا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف نظر فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے قریب کر لیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تعظیم وتکریم کی اور ارشاد فرمایا: اے عبدالقادر! آپ نے اپنے ادب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو راضی کیا ہے۔ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بغداد شریف میں منبر پر بیٹھے لوگوں سے فرما رہے ہیں: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰه یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اور میں آپ کے زمانے کے اولیائے عظام کو بھی دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تعظیم کی خاطر اپنی گردنوں کو جھکا دیا ہے۔ یہ فرما کر وہ بزرگ اسی وقت غائب ہو گئے۔ اس کے بعد ہم نے انہیں نہ دیکھا۔

سیِّدُ نا ابو سعید عبد اللہ شافعی فرماتے ہیں، حضرت سیِّدُ نا شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا حال یہ ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا قرب تھا اس کی نشانی وعلامت ظاہر ہوئی اور عوام وخواص (یعنی مشائخ، اولیا، علما اور عام لوگ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ سے فیض یاب ہونے لگے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ اعلان بھی فرمایا: قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰه یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اور زمانے کے تمام اولیائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اس فضیلت کا اقرار کیا۔ اور ابنِ سقا کا حال یہ ہوا کہ علومِ شرعیہ کے حصول میں لگا رہا یہاں تک کہ ظاہری علوم میں بے انتہا ماہر ہو گیا اور اپنے زمانے کے بہت سے ماہرین پر فائق ہو گیا، وہ غضب کا فصیح وبلیغ تھا کہ ہر علم میں اپنے مدمقابل مناظر کو زیر کر لیتا تھا۔ جب اس کی بہت زیادہ شہرت ہوئی تو بادشاہِ وقت نے اسے اپنا مقرب بنا لیا اور اسے ملک روم کے بادشاہ کی طرف بھیجا۔ پس جب شاہِ روم نے اس کی کئی علوم میں مہارت اور فصاحت وبلاغت دیکھی تو بڑا حیران اور متعجب ہوا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کے ساتھ مناظرہ کے لئے عیسائیوں کے بڑے بڑے اہلِ علم پادریوں کو جمع کیا۔ انہوں نے ابن سقا سے

مناظرہ کیا تو اس نے تمام کو عاجز و بے بس کر دیا۔ یوں اسے شاہِ روم کے دربار میں بہت عزت و پذیرائی حاصل ہوئی۔ پھر ایک دن اس کی نظر بادشاہ کی لڑکی پر پڑی تو وہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور بادشاہ سے درخواست کی کہ'' آپ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔'' بادشاہ نے کہا:'' اگر تم عیسائی مذہب اختیار کر لو تو نکاح کر دوں گا۔'' (نَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ) ابن سقا نے عیسائی مذہب قبول کر لیا اور بادشاہ نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔ اس وقت ابن سقا کو اس غوث وقت رحمۃ اللہ علیہ کی بات یاد آئی تو اس نے جان لیا کہ یہ مصیبت اسی بے اَدَبی کے سَبَب ہے اور میرا (یعنی اس حِکایت کے راوی کا) حال یہ ہوا کہ میں دمشق چلا آیا۔ جہاں سلطان نورُ الدین ملک شہید نے مجھے بلا کر اوقاف کی وزارت قبول کرنے پر مجبور کیا تو میں نے وزارت قبول کر لی اور میرے پاس دنیا (یعنی مال و دولت) اس قدر زیادہ آئی کہ میں نے محسوس کیا دنیا میرے کانوں کی لو تک پہنچ گئی ہے۔ اور اس طرح ان غوث رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہم تینوں کے بارے میں سچ ثابت ہوا۔

غبطۃ الناظر فی ترجمہ شیخ عبدالقادر صفحہ 69، بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ص ۱۹، تحفۃ القادریہ ص 71، خلاصۃ المفاخر صفحہ 130

The Sultan of the Saints 63

8۔ اعلان قدمی سے شیخ حماد الدباس کی پیش گوئی

503 ھ میں شیخ حماد شیرہ فروش نے فرمایا کہ ایک عجمی لڑکا مستقبل میں بہت عظیم ولی اللہ بن کر غوث اعظم ہو گا اور وہ حسب ہدایت کہے گا۔ "میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے"

(Necklace of Gems Page 65,The Sultan of the Saints 88)

9۔ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عقیدت

کُل ولیاں دی گردن اُتے، میراں قَدم ٹکائے
اَج میرے سر رکھو حضرت، کیوں اِتنے دِن لائے

(تحفۂ میراں صفحہ ۶۸)

184۔ غوثاں قطباں دے سر میراں، قدم مبارک دَھریا
جو دربار اُنہاں دے آیا، خالی بھانڈا بھَریا

جو اولیائے کرام وقت کے غوث اور قطب کے مقام پر فائز ہیں۔ اُن کے سر مبارک پر حضرت میراں پاک رضی اللہ عنہ نے اپنا قدم مبارک رکھا۔ جو منگتا بھی آپ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آیا اس کا خالی برتن فیض سے بھرا گیا۔

گردن تیری تے اَج رکھے، قدم مبارک میں نے
کُل ولیاں دی گردن اُوپر، بھلکے دھرنے تیں نے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے تیری گردن پر میرے قدم ہیں اور تمام اولیاء کی گردنوں پر تیرے قدم ہوں گے۔ (قصہ شیخ صنعان قلمی عکسی صفحہ 30)

ایہہ عنایت تَد دی میراں، جَدّ اشرف تھیں آہی
جے کوئی شک لیاوے اس وِچہ، جانو اوہ گمراہی

یہ عنایت میراں جی رضی اللہ عنہ کو اپنے جد اعلیٰ ﷺ سے اس وقت سے حاصل ہوئی اگر اس بات میں کوئی شک کرے گا تو سمجھنا وہ گمراہ ہے۔ (قصہ شیخ صنعان قلمی عکسی صفحہ 09)

اَگے جدّ مجدّ اونہاں دی، اُس راتیں فرمایا
فیر دوبارہ تہروں الہوں، ایہہ منصب شاہ پایا

اس رات کو جد امجد نبی آخر الزماں ﷺ نے فرمایا وہی منصب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔ (قصہ شیخ صنعان قلمی عکسی صفحہ 09)

بہت کتاباں اندر لِکھیا، کہیا کیّاں ولیاں
شک نہ آنو کہے محمدؔ، کر کر باہاں کھلیاں

یہ روایت بہت سے اولیائے کرام سے کئی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے لہذا اس میں شک نہ کرنا محمدؔ اپنے بازوؤں کو لہرا کر پرزور (تاکیداً) کہہ رہا ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اس شان سرداری کو مان لینا کبھی انکار نہ کرنا اور نہ ہی اس میں شک کرنا۔ (قصہ شیخ صنعان قلمی عکسی صفحہ 09)

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا اعلان "میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" اور اولیائے کرام کا اپنے سروں کو جھکانا انگلش کی کتاب The Sultan of the Saints کے صفحہ نمبر ۹۸ پر بھی موجود ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب بارہ

کرامات

اس باب میں کرامت کا جواز قرآن واحادیث کی روشنی میں اور پھر سیّدُ نا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی صرف چند کرامات شریفہ کا ذکر کیا گیا ہے حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات ان گنت ہیں اور تواتر سے بیان ہوئیں ہیں۔

ابن تیمیہ جیسے بندے نے اپنے فتاوی میں اعتراف کیا ہے کہ میں کرامتوں پر اتنا یقین نہیں رکھتا مگر عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اتنی کرامتیں ہیں کہ جن کا انکار ہی نہیں ہوسکتا۔

(مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ جلد 1 صفحہ 129 بحوالہ طلوع غوث اعظم صفحہ 81)

کرامت کی تعریف:

مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''کرامت'' کی تعریف کچھ اس طرح بَیان فرماتے ہیں: ''ولی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اُس کو ''کرامت'' کہتے ہیں'' (بہارِ شریعت صفحہ 58)

سیدی عبدالغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے '' شرح الطریقۃ المحمدیۃ'' میں امام برکوی کے قول : کَرَاماتُ الاولِیَآءِ حَق کی شرح میں لکھا ہے کہ کرامت ایسی خارق عادت بات کا نام ہے جس کا ظہور بطور تحدی و مقابلہ نہیں ہوتا اور یہ ایسے آدمی سے صدور پذیر ہوتی ہے جس کا ظاہر ٹھیک ہو اور صلاح رکھتا ہو وہ شخص کسی نبی کا پیرو ہو اور اس کا اعتقاد و عمل بھی درست ہو، جب یہ ارشاد ہوا کا اس میں تحدی و دعوی نہیں ہوتا تو یہ معجزہ سے الگ ہوگئی۔ جب یہ فرمایا کہ ظاہر، صلاح ہو تو معونت اس قید سے خارج ہوگئی جو عام مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی صدور پذیر ہوسکتی ہے تا کہ وہ مشکلات و مکروہات سے بچ سکیں، جب صحیح الاعتقاد کہا تو اس سے استدراج خارج ہو گیا جب کسی نبی کی اطاعت و پیروی کی بات کی تو اس سے وہ خارق عادت باتیں خارج ہو گئیں جو جھوٹوں کے جھوٹ کی تائید کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت نابلسی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں کہ کرامات کا ظہور زندہ و انتقال شدہ دونوں قسم کے اولیاء سے ہوتا ہے کیونکہ موت آ کر نہ ولی کی ولایت کو ختم کرتی ہے اور نہ ہی نبی کی نبوت کو۔ (ملخص جامع کرامات اولیاء جلد 1 صفحہ 70)

غیر مسلم کی نظر میں کرامت کی تعریف:

سب سے پہلے ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ کرامت کا انحصار انسانی ذہانت پر نہیں بلکہ عطا الٰہی کی طرف سے ہے جو کہ ایک ہستی کو اس کی دنیاوی زندگی میں بارگاہِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر معمولی کام یا کرامت، معجزے صرف عطا الٰہی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ مشاہدات جو انسانی آنکھ نے دیکھے نہ ہوں کانوں نے سُنے نہ ہوں اور انسانوں کے دلوں پر وارد بھی نہ ہوئے ہوں سب کا ظہور ہوتا ہے۔

(I Corinthians page 2.9)

کرامات کے جواز میں قرآنی آیات

وَ هُزِّیۡۤ اِلَیۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَیۡكِ رُطَبًا جَنِیًّا ۙ o

اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔ (سورہ مریم آیت 25)

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیۡهَا زَكَرِیَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا ۚ قَالَ یٰمَرۡیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ o

جب زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے

(سورہ اٰل عِمْرٰنَ آیت 37)

وَ اِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ وَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاۡوٗۤا اِلَی الۡكَهۡفِ یَنۡشُرۡ لَكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَ یُهَیِّئۡ لَكُمۡ مِّنۡ اَمۡرِكُمۡ مِّرۡفَقًا o وَ تَرَی الشَّمۡسَ اِذَا طَلَعَتۡ تَّزٰوَرُ عَنۡ كَهۡفِهِمۡ ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ وَ اِذَا غَرَبَتۡ تَّقۡرِضُهُمۡ ذَاتَ الشِّمَالِ

(سورہ الکہف آیت 16، 17)

اور جب تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہوجاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنادے گا۔ اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے۔

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں اس آخری آیت شریفہ کی تفسیر فرماتے ہوئے طویل بحث کی ہے اور اس سے کرامات اولیاء کو ثابت کیا ہے وہ فرماتے ہیں ''ہمارے صوفیہ عظام نے کرامات کے ثابت کرنے کے لیے اس آیت کو بطور حجت پیش فرمایا ہے''۔

(جامع کرامات اولیاء جلد 1 صفحہ 46)

{کرامات کا ثبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں}

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رب أشعث مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبرهُ۔ (صحیح مسلم، جلد4، صفحہ 2024، الرقم2622)

''حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو (ظاہراً) پُراگندہ حال ہوتے ہیں، جنہیں دروازوں (کے باہر) سے دھتکار دیا جاتا ہے (لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ کسی معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھالیں تو وہ اسے ضرور پورا فرمادیتا ہے''۔

486- باہروں دِسن میلے کالے، اندر آب حیاتی
ہوٹھ سُکے ترہایاں وانگر، جان ندی وِچ نہاتی

باہر سے بظاہر میلے کالے مگر باطن میں آب حیاتی سے سرفراز ہوتے ہیں۔ہونٹ پیاسے کی طرح سوکھے ہوئے مگر جان ندی میں نہاتی (ندی میں غوطہ زَن) ہوئی ہوتی ہے۔

500- وِچوں آتش باہروں خاکی، دِسدے حالوں خستوں
جے ہک نعرہ کرن محمدؐ، ڈھین پہاڑ شکستوں

اندر سے آگ اور باہر سے خاکی اور ظاہری خستہ حال ہوتے ہیں مگر جب وہ کوئی نعرہ (بات) منہ سے نکالتے ہیں تو ان کے اس نعرہ کے اثر سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر گرتے ہیں۔

شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے زمانہ میں حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے زیادہ کرامت والا کوئی نہیں دیکھا جس وقت جس کا دل چاہتا آپکی کرامت کا مشاہدہ کر لیتا اور کرامات کبھی آپ سے ظاہر ہوتیں کبھی آپ کے بارے میں اور کبھی آپ کی وجہ سے۔

شیخ ابومسعود احمد بن ابوبکر حزیمی اور شیخ ابوعمرو عثمان صرنفی نے فرمایا کہ حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کرامتیں اس ہار کی طرح ہیں جس میں جواہر تہ بہ تہ ہیں کہ ایک کے بعد دوسرا ہے ہم میں سے جو بکثرت روزانہ آپ کی کرامتوں کو شمار کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بادشاہ طریقت اور موجودات میں تصرف کرنے والے تھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپکو تصرف کرامتوں کا ہمیشہ اختیار حاصل رہا امام عبداللہ یافعی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ آپ کی کرامتیں حد تواتر تک پہنچ گئی ہیں اور بالاتفاق سب کو اس کا علم ہے دنیا کے کسی بزرگ میں ایسی کرامتیں نہیں پائی گئیں۔

(اخبار الاخیار صفحہ 35)، The Sultan of the Saints Page 103

ڈاکوؤں کا تائب ہونا:

سرکارِ، بغداد حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جب میں علم دین حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد قافلے کے ہمراہ روانہ ہوا اور جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا لیکن کسی نے مجھ سے تعرض نہ کیا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: "ہاں۔" ڈاکو نے کہا: "کیا ہے؟" میں نے کہا: "چالیس دینار۔" اس نے پوچھا: "کہاں ہیں؟" میں نے کہا: "گدڑی کے نیچے۔" ڈاکو اس راست گوئی کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ مال کی تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا: "تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس دینار ہیں، ڈاکوؤں کے سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: "اس کی تلاشی لو۔" تلاشی لینے پر جب سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا کہ "تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟" میں نے کہا: "والدہ ماجدہ کی نصیحت نے۔" سردار بولا: "وہ نصیحت کیا ہے؟" میں نے کہا: "میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔" تو ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: "یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ سے منحرف نہیں ہوا اور میں نے ساری عمر اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی ہے۔ "اسی وقت وہ ان ساٹھ ڈاکوؤں سمیت میرے ہاتھ پر تائب ہوا اور قافلہ کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔"

☆ (قلائد الجواہر صفحہ 64، بہجۃ الاسرار ص ۱۶۸ بحوالہ غوث پاک کے حالات صفحہ 37)

(Ghous Al Azam Dastgir P12,The Onlooker's Delight 5، Necklace of Gems Page 33)

نوٹ : میاں ذوالفقار احمد قادری صاحب کا بیان ہے کہ شیخ سیدی الہاشم الگیلانی صاحب (شہزادہ غوث پاک) نے ہمیں بتایا ہے کہ اس سردار کا نام احمد تھا جن کا مزار بغداد شریف میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کے قریب ہی بازار کے ساتھ والی گلی میں مرجع خلائق ہے۔

عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہوگیا:

حضرت عبدالملک ذیال رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ عَلَیہ بیان کرتے ہیں کہ "میں ایک رات حضور پرُنور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کے مدرسے میں کھڑا تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اندر سے ایک عصا دست اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ "کاش حضور اپنے اس عصا سے کوئی کرامت دکھلائیں۔" ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر حضور نے عصا کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ عصا مثل چراغ کے روشن ہوگیا اور بہت دیر تک روشن رہا پھر حضور پرُنور نے اسے اکھیڑ لیا تو وہ عصا جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا، اس کے بعد حضور نے فرمایا:"بس اے ذیال! تم یہی چاہتے تھے۔"

(بہجۃ الاسرار ص ۱۵۰، غوث پاک کے حالات صفحہ 39، Necklace of Gems Page 109)

انگلی مبارک کی کرامت :

ایک مرتبہ رات میں سرکارِ بغداد حضرتِ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کے ہمراہ شیخ احمد رفاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیہ اور عدی بن مسافر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے مزار پرُانوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، مگر اس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا حضرت غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ ان کے آگے آگے تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیہ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر کے پاس سے گزرتے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تو اس وقت آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیہ کا ہاتھ مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتا تھا اور اس طرح وہ سب حضرات آپ کے مبارک ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیہ کے مزار مبارک تک پہنچ گئے۔"

☆ (قلائد الجواہر، ملخصاً ص ۷۷، غوث پاک کے حالات صفحہ 40، The Sultan of the Saints Page 279)

دعا کی برکت:

حضرت شیخ صالح ابوالمظفر اسماعیل بن علی حمیری زریرانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیہ فرماتے ہیں کہ حضرت

سیدنا شیخ علی بن ہیتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بیمار ہوتے تو کبھی کبھی میری زمین کی طرف جو کہ زریران میں تھی تشریف لاتے اور وہاں کئی دن گزارتے ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوگئے تو ان کے پاس میرے غوث صمدانی، قطب ربانی، شیخ سید عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بغداد سے تیمارداری کے لئے تشریف لائے، دونوں میری زمین پر جمع ہوئے، اس میں دو کھجور کے درخت تھے جو چار برس سے خشک تھے اورانہیں پھل نہیں لگتا تھا ہم نے ان کو کاٹ دینے کا ارادہ کیا تو حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو نفل ادا کیے تو وہ سبز ہوگئے اور ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کا پھل آ گیا حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل کا وقت نہیں تھا میں نے اپنی زمین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر کر دیں آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری زمین، تیرے درہم، تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔''

حضرت شیخ اسماعیل بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ'' میری زمین میں اس سال کی مقدار سے دو سے چار گنا زیادہ پیدا ہونا شروع ہوا، اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں ایک درہم خرچ کرتا ہوں تو اس سے میرے پاس دو سے تین گنا آجاتا ہے اور جب میں گندم کی سو (۱۰۰) بوری کسی مکان میں رکھتا ہوں پھر اس میں سے پچاس بوری خرچ کر ڈالتا ہوں اور باقی کو دیکھتا ہوں تو سو بوری موجود ہوتی ہے میرے مویشی اس قدر بچے جنتے ہیں کہ میں ان کا شمار بھول جاتا ہوں اور یہ حالت حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی برکت سے اب تک باقی ہے۔"

☆ (بہجۃ الاسرار عربی ص۹۱، غوث پاک کے حالات صفحہ 45، The Sultan of the Saints Page 279)

خلیفہ کا مال و دولت خون میں بدل گیا:

حضرت ابو عبداللہ محمد بن ابوالعباس موصلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ "ہم ایک رات اپنے شیخ عبدالقادر جیلانی، غوث صمدانی، قطب ربانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مدرسہ بغداد میں تھے اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں بادشاہ المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف حاضر ہوا اس نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سلام کیا اور نصیحت کا خواست گار ہوا اور آپ کی خدمت میں دس تھیلیاں پیش کیں جو دس غلام اٹھائے ہوئے تھے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا:" میں ان کی حاجت نہیں رکھتا۔ "اور قبول کرنے

سے انکار فرمادیا اس نے بڑی عاجزی کی، تب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک تھیلی اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی اور دوسری تھیلی بائیں ہاتھ میں پکڑی اور دونوں تھیلیوں کو ہاتھ سے دبا کر نچوڑا کہ وہ دونوں تھیلیاں خون ہوکر بہہ گئیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:" اے ابوالمظفر ! کیا تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں کہ لوگوں کا خون لیتے ہو اور میرے سامنے لاتے ہو۔" وہ آپ کی یہ بات سن کر حیرانی کے عالم میں بے ہوش ہوگیا۔ پھر حضرت سیدنا حضورغوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! اگر اس کے حضور نبی پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے رشتے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں خون کو اس طرح چھوڑتا کہ اس کے مکان تک پہنچتا۔"

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۲۰)

(The Onlooker's Delight Page 57,Necklace of Gems Page 124,Ghous ul Azam Dastgir Page 77)

مطالبہ کرنے پر کرامت کا ظہور:

راوی کا قول ہے کہ میں نے خلیفہ کو ایک دن حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں دیکھا کہ عرض کررہا ہے کہ " حضور میں آپ سے کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میرا دل اطمینان پائے۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:" تم کیا چاہتے ہو؟" اس نے کہا:" میں غیب سے سیب چاہتا ہوں۔ " اور پورے عراق میں اس وقت سیب نہیں ہوتے تھے (یعنی موسم نہیں تھا)، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہوا میں ہاتھ بڑھایا تو دو سیب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ میں تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان میں سے ایک اس کو دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے ہاتھ والے سیب کو کاٹا تو نہایت سفید تھا، اس سے مشک کی سی خوشبو آتی تھی اور المستنجد نے اپنے ہاتھ والے سیب کو کاٹا تو اس میں کیڑے تھے وہ کہنے لگا:" یہ کیا بات ہے؟ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ میں نہایت عمدہ سیب دیکھا ؟" آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:" ابوالمظفر ! تمہارے سیب کو ظلم کے ہاتھ لگے تو اس میں کیڑے پڑ گئے۔"

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۲۱)، (Necklace of Gems page 287)

The Sultan of the Saints Page 274

اندھوں کو بینا:

حضرت شیخ برگزیدہ ابوالحسن قرشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ " میں اور شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں موجود تھے تو

ان کے پاس ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی از جی سوداگر حاضر ہواوہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کرنے لگا کہ: اے میرے سردار! آپ رضی اللہ عنہ کے جدامجد حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ "جوشخص دعوت میں بلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہے۔ "میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ " آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤں گا۔ "پھر کچھ دیر بعد آپ نے مراقبہ کرکے فرمایا:"ہاں آؤں گا۔ " پھر آپ رضی اللہ عنہ اپنے خچر پرسوار ہوئے، شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور میں نے بائیں رکاب تھامی اور جب اس کے گھر میں ہم آئے دیکھا تو اس میں بغداد کے مشائخ ،علماء اور معززین جمع ہیں، دسترخوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں اور ترش چیزیں کھانے کے لئے موجود تھیں اور ایک بڑا صندوق لایا گیا جو سربمہر تھا دو آدمی اسے اٹھائے ہوئے تھے اسے دسترخوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا،تو ابو غالب نے کہا:۔ "بسم اللہ!اجازت ہے۔ "اس وقت حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مراقبہ میں تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا نہ کھایا اور نہ ہی کھانے کی اجازت دی توکسی نے بھی نہ کھایا، آپ رضی اللہ عنہ کی ہیبت کے سبب مجلس والوں کا حال ایسا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے شیخ علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "وہ صندوق اٹھا لائیے۔ "ہم اٹھے اور اسے اٹھایا تو وہ وزنی تھا ہم نے صندوق کو آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا آپ نے حکم دیا کہ "صندوق کو کھولا جائے۔ "ہم نے کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو مادر زاد اندھا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا:" کھڑا ہو جا۔ " ہم نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا دوڑنے لگا اور بینا بھی ہوگیااور ایسا ہوگیا کہ کبھی بیماری میں مبتلا نہیں تھا، یہ حال دیکھ کر مجلس میں شور برپا ہوگیا اور آپ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔ اس کے بعد میں شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ "حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی،قطب ربانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مادر زاد اندھے اور برص والوں کو اچھا کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مردے زندہ کرتے ہیں۔ "

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۱۲۳)،Ghous e Azam Dastgir Page 13

مانگ کیا چاہتا ہے؟

ایک دن میں (حضرت شیخ برگزیدہ ابوالحسن قرشی رضی اللہ عنہ) حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت مجھے کچھ حاجت ہوئی تو میں فی الفور حاجت سے فراغت پا کر حاضر خدمت ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: "مانگ کیا چاہتا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ "میں یہ چاہتا ہوں۔" اور میں نے چند امور باطنیہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: "وہ امور لے لے۔" پھر میں نے وہ سب باتیں اسی وقت پالیں۔

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۱۲۴)

مرگی کی بیماری بغداد سے بھاگ گئی

ایک شخص حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ " میں اصبہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور اس پر کسی تعویذ کا اثر نہیں ہوتا۔ "حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، غوث صمدانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ " یہ ایک جن ہے جو وادی سراندیپ کا رہنے والا ہے، اُس کا نام خانس ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں یہ کہنا کہ "اے خانس! تمہارے لئے شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ بغداد میں رہتے ہیں ان کا فرمان ہے کہ "آج کے بعد پھر نہ آنا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔" تو وہ شخص چلا گیا اور دس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ "میں نے شیخ کے حکم کے مطابق کیا پھر اب تک اس پر مرگی کا اثر نہیں ہوا۔" جھاڑ پھونک کرنے والوں کا مشترکہ بیان ہے:" حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی مبارک میں چالیس برس تک بغداد میں کسی پر مرگی کا اثر نہیں ہوا، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وصال فرمایا تو وہاں مرگی کا اثر ہوا۔"

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۴۰، Necklace of Gems page 131)

بادلوں پر حکمرانی ہے:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دن منبر پر بیٹھے بیان فرما رہے تھے کہ بارش شروع ہوگئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "میں تو جمع کرتا ہوں اور (اے بادل) تو متفرق کر دیتا ہے۔" تو بادل مجلس سے ہٹ گیا اور مجلس سے باہر برسنے لگا راوی کہتے ہیں کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! شیخ عبدالقادر جیلانی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کلام ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ بارش ہم سے بند ہوگئی اور ہم سے دائیں بائیں برستی تھی اور ہم پر نہیں برستی تھی۔

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۴۷، Necklace of Gems page 119)

مریض کا علاج:

حضرت ابو عبداللہ محمد بن خضری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد فرماتے ہیں کہ "میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تیرہ برس خدمت کی ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں بہت سی کرامات دیکھی ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ جب تمام طبیب کسی مریض کے علاج سے عاجز آجاتے تو وہ مریض آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں لایا جاتا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس مریض کے لئے دُعائے خیر فرماتے اور اس پر اپنا رحمت بھرا ہاتھ پھیرتے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے صحت یاب ہوکر آپ کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا، ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں سلطان المستنجد کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جو مرض استسقاء میں مبتلا تھا اس کو پیٹ کی بیماری تھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے پیٹ پر مبارک ہاتھ پھیرا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے لاغر پیٹ ہونے کے باوجود کھڑا ہوگیا گویا کہ وہ پہلے کبھی بیمار ہی نہیں تھا۔" (بہجۃ الاسرار عربی دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۵۳، Necklace of Gems page 142)

بخار سے رہائی:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں ابو المعالی احمد مظفر بن یوسف بغدادی حنبلی آئے اور کہنے لگے کہ "میرے بیٹے محمد کو پندرہ مہینے سے بخار آرہا ہے۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ "تم جاؤ اور اس کے کان میں کہہ دو" اے ام ملدم! تم سے عبدالقادر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "میرے بیٹے سے نکل کر حلہ کی طرف چلے جاؤ۔" ہم نے ابو المعالی سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ "میں گیا اور جس طرح مجھے شیخ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حکم دیا تھا اسی طرح کہا تو اس دن کے بعد اس کے پاس پھر کبھی بخار نہیں آیا۔"

(بہجۃ الاسرار عربی دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۵۳)

Necklace of Gems page 142,The Sultan of the Saints Page 272

لاغر اونٹنی کی تیز رفتاری:

حضرت شیخ محی الدین حضورِغوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں ابوحفص عمر بن صالح حدادی اپنی اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا کہ "میرا حج کا ارادہ ہے اور یہ میری اونٹنی ہے جو چل نہیں سکتی اور اس کے سوا میرے پاس کوئی اونٹنی نہیں ہے۔" پس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کو ایک انگلی لگائی اور اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھا وہ کہتا تھا کہ "اس کی حالت یہ تھی کہ تمام سواریوں سے آگے چلتی تھی حالانکہ وہ اس سے قبل سب سے پیچھے رہتی تھی۔" (بہجۃ الاسرار عربی دارالکتب العلمیہ بیروت ،ص ۱۵۳)

سانپ سے گفتگو فرمانا:

حضرت شیخ ابوالفضل احمد بن صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدرسہ نظامیہ میں تھا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس فقہاء اور فقراء جمع تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے گفتگو کر رہے تھے اتنے میں ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ رضی اللہ عنہ کی گود میں آ گرا تو سب حاضرین وہاں سے ہٹ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سوا وہاں کوئی نہ رہا، وہ آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑوں کے نیچے داخل ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر سے گزرتا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کی گردن کی طرف سے نکل آیا اور گردن پر لپٹ گیا، اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ نے کلام کرنا موقوف نہ فرمایا اور نہ ہی اپنی جگہ سے اٹھے پھر وہ سانپ زمین کی طرف اُترا اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی دُم پر کھڑا ہو گیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے کلام کرنے لگا آپ نے بھی اس سے کلام فرمایا جس کو ہم میں سے کوئی نہ سمجھا۔ پھر وہ چل دیا تو لوگ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ "اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے کیا کہا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کیا کہا؟" آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اس نے مجھ سے کہا کہ "میں نے بہت سے اولیائے کرام کو آزمایا ہے مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسا ثابت قدم کسی کو نہیں دیکھا۔" میں نے اس سے کہا: "تم ایسے وقت مجھ پر گرے کہ میں قضا و قدر کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اور تُو ایک کیڑا ہی ہے جس کو قضا حرکت دیتی ہے اور قدر سے ساکن ہو جاتا ہے۔" تو میں نے اس وقت ارادہ کیا کہ میرا فعل میرے قول کے مخالف نہ ہو۔" (بہجۃ الاسرار عربی ،ص ۱۶۸)

(Necklace of Gems page 140 ,The Onlooker's Delight Page 36,

The Sultan of the Saints Page 277)

ایک جن کی توبہ:

حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابوعبد الرزاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں کہ " میں ایک رات جامع منصور میں نماز پڑھتا تھا کہ میں نے ستونوں پر کسی شے کی حرکت کی آواز سنی پھر ایک بڑا سانپ آیا اور اس نے اپنا منہ میرے سجدہ کی جگہ میں کھول دیا، میں نے جب سجدہ کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے اس کو ہٹا دیا اور سجدہ کیا پھر جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلتے ہوئے میری گردن پر چڑھ کر اس سے لپٹ گیا، جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو نہ دیکھا۔ دوسرے دن میں جامع مسجد سے باہر میدان میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں بلی کی طرح تھیں اور قد لمبا تھا تو میں نے جان لیا کہ یہ جن ہے اس نے مجھ سے کہا: " میں وہی جن ہوں جس کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کل رات دیکھا تھا میں نے بہت سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس طرح آزمایا ہے جس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آزمایا مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرح ان میں سے کوئی بھی ثابت قدم نہیں رہا، ان میں بعض وہ تھے جو ظاہر و باطن سے گھبرا گئے، بعض وہ تھے جن کے دل میں اضطراب ہوا اور ظاہر میں ثابت قدم رہے، بعض وہ تھے کہ ظاہر میں مضطرب ہوئے اور باطن میں ثابت قدم رہے لیکن میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نہ ظاہر میں گھبرائے اور نہ ہی باطن میں۔ " اس نے مجھ سے سوال کیا کہ "آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کروائیں۔" میں نے اسے توبہ کروائی۔" (Necklace of Gems page 141)

☆ (بہجۃ الاسرار عربی دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۶۸، غوث پاک کے حالات صفحہ 53)

دُعا سے ایک تاجر کی تقدیر بدلنا

شیخ ابوسعود الحریمی بیان کرتے ہیں کہ ابو المظفر الحسن تاجر، شیخ حماد الدباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے اور بیان کیا کہ حضرت شام کی طرف سفر کرنے کا میرا مقصد ہے میرا قافلہ بھی تیار ہے جس میں سات سو دینار کا مال لے جاؤں گا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ اگر تم اس سال میں سفر کرو گے تو مارے جاؤ گے اور تمہارا سارا مال لٹ جائے گا یہ اس وقت عین عالمِ شباب میں تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول سن کر نہایت مغموم ہو کر نکلا راستے میں ان کی حضرت شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ذکر

کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک تم جاؤ انشاءاللہ تم اپنے سفر سے صحیح تندرست واپس آؤ گے میں اس بات کا ضامن ہوں۔

غرض یہ اپنے سفر کو گئے اور شام جا کر ایک ہزار دینار کو انہوں نے اپنا مال فروخت کیا بعد ازاں یہ اپنی کسی ضرورت کے لئے حلب گئے وہاں ایک مقام (طعام گاہ) پر انہوں نے اپنے ہزار دینار ایک طاق میں رکھ دیئے اور انہیں بھول کر اپنی جگہ چلے آئے اس وقت انہیں کچھ نیند کا غلبہ معلوم ہوا اس لئے یہ آتے ہی سو گئے اور خواب میں دیکھا کہ عرب کے بدوؤں نے ان کا قافلہ لوٹ لیا اور قافلہ کے بہت سے لوگوں کو بھی مار ڈالا اور خود ان پر بھی وار کر کے ان کو مار ڈالا جس کا اثر ان کی گردن پر ظاہر تھا اور خون بھی اس پر نمایاں تھا اور جس کا درد بھی انہیں محسوس ہوا یہ گھبرا کر اٹھے اور اسی وقت ان کو اپنے دینار بھی یاد آئے اور فوراً دوڑے گئے تو وہاں پر انہیں اپنے دینار ویسے ہی رکھے ہوئے ملے یہ ان کو لے کر اپنی جگہ پر آئے اور اب انہوں نے یہاں سے کوچ کیا اور بغداد واپس آئے جب بغداد آ چکے تو انھیں خیال ہوا کہ اگر پہلے میں شیخ حماد کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تو وہ بزرگ اور کبیر سن بزرگ ہیں اور اگر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤں تو وہ بھی اس بات کے مستحق ہیں کیونکہ میرے حق میں ان کا قول صادق آیا ہے۔

غرض انہیں تردد تھا کہ پہلے کن کی خدمت میں جاؤں مگر حسنِ اتفاق سے سوقِ سلطان (سلطان بازار) میں انہیں شیخ حماد الدباس رحمۃ اللہ علیہ مل گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا: کہ نہیں، تم پہلے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ وہ محبوب سبحانی ہیں انہوں نے تمہارے حق میں ستر دفعہ دعا مانگی ہے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دیا چنانچہ یہ پہلے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے میرے پاس آنے کے لئے فرمایا ہے میں نے ستر دفعہ تمہارے حق میں خدائے تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دے اور تمہارے مال کے ضائع ہونے کو صرف تھوڑی دیر کے لئے نسیان سے بدل دے اور تمہیں صحیح و تندرست مع الخیر واپس لائے۔ (قلائد الجواہر صفحہ 197، 287 Necklace of Gems Page)

(The Sultan of the Saints Page 277)

حیران کُن واقعہ

ابن جوزی کے پوتے یوسف سے میراۃ میں رقمطراز ہیں کہ عبدالحمد ابن حمام بہت ہی امیر آدمی تھا جو کہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کو زیادہ پسند نہیں کرتا تھا اور کرامت کا منکر تھا مگر پھر وہ جناب کا قریبی طالبعلم بن گیا جس کی وجہ سے اکثر لوگوں کے ذہن میں سوال تھا کہ یہ کیسے ہوا تو اُس آدمی سے جب یہ سوال پوچھا گیا تو اُس نے کہا کہ ایک دن میں مدرسے کے قریب سے گزُر رہا تھا کہ نماز کا وقت ہوگیا اور مجھے رفع حاجت کی ضرورت بھی محسوس ہو رہی تھی میں نے فیصلہ کیا کہ نماز جلدی ادا کر کے پھر رفع حاجت کے لیے جاؤں گا۔ جب میں مدرسے میں داخل ہوا تو پتہ چلا کہ نماز اس جگہ ہو گی جہاں پر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ تعلیم دیں گے جونہی نماز ختم ہوئی جگہ سامعین سے کھچا کھچ بھری گئی اور میں وہاں سے نکل نہ سکا اور میری مشکل بڑھ رہی تھی اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ناپسندیدگی زیادہ ہو رہی تھی اور مجھے کچھ سوجھ نہیں رہا تھا کہ کیا کروں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میرے کپڑے جلدی ہی خراب ہو جائیں گے اور سب لوگ بو کی وجہ سے مجھے حقارت کی نگاہ سے دیکھیں گے جب میری برداشت جواب دینے کو تھی کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے سٹیج سے دو قدم نیچے آ کر اپنی آستین میرے سر پر رکھ دی میں نے اسی وقت اپنے آپ کو ایک باغ میں پایا جہاں چھوٹی سی ندی بہہ رہی تھی وہاں پر حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد میں نے وضو کے بعد دو نوافل ادا کئے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے میرے سر سے آستین ہٹائی تو میں واپس سٹیج کے سامنے آ گیا اور میرے کپڑے گیلے تھے مگر حیرت کی انتہا نہ تھی بہرحال میرا رومال اور چابیوں کا گچھا گم ہو گیا جہاں میں بیٹھا ہوا تھا وہاں پر نہ ملا جلد ہی بعد میں میں کاروبار کے سلسلے میں ایران کے لیے روانہ ہوا میرے سفر کا تیسرا دن تھا کہ ہم نماز کے لیے ایک باغ کے قریب اترے اور جب وضو کے لیے گیا تو جگہ جانی پہچانی لگی اور وضو کرتے وقت رومال اور چابیاں وہاں پر مل گئیں۔

On Looker's Delight Page 65

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب تیرہ

چند اولیائے کرام کا اظہار محبت وعقیدت

ہر ولی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعظیم و ادب کرتا ہے یہاں حصولِ برکت کے لیے صرف چند اولیائے کرام ومشائخ عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کی طرف سے کیے گئے اظہار محبت کا ذکر کیا گیا ہے۔جس سے پتہ چلتا ہے کہ دُنیا کے ہر کونے میں اہل علم و دانش سمیت بڑے بڑے مشائخ وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں سر جھکائے عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں۔

شیخ شہاب الدین سہروردی ﷺ،(اپنے چچا)ابو نجیب سہروردی ﷺ کے ہمراہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں شریک ہوئے اور بعد میں ابو نجیب سہروردی سے پوچھا کہ آپ کیوں صرف سن ہی رہے تھے اور کچھ بول نہیں رہے تھے اور نہایت ادب و احترام سے پیش آ رہے تھے۔ابو نجیب سہروردی نے جواب میں کہا کہ کیسے ممکن ہے کے میں یہ سب نہ کرتا کیونکہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ انسان کامل ہیں اور توحد کے مقام سے آگے ہیں اُن کو حالات ،واقعات اور انسانوں پر اللہ پاك کے حکم سے اختیار حاصل ہےاور اُن کا جنت میں اعلی مقام ہےاور ہمارے وقت کے رجل واحد ہیں اُن کو مجھ پر ہی نہیں بلکہ سب اولیاءاللہ پر فوقیت حاصل ہےاُن کو ولیوں کے دلوں اور مقامات پر اختیار ہے وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں ان کلمات سے نوجوان حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ﷺ کو جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روحانی طاقت اور مقام کی تعلیم دی گئی۔

Abd ul Qadir Jilani Page 54

اولیائے کرام کا اظہار محبت وعقیدت

شیخ حضرت عثمان صریفنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہم عصر مشائخ میں سے اکثر کو دیکھتا ہوں کہ جب وہ مدرسہ اور خانقاہ (غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) میں حاضر ہوتے تو ان کی چوکھٹ کو چومتے۔ (خلاصۃ المفاخر صفحہ ۱۷۸، تحفۃ القادریہ صفحہ ۹۰)

01۔ شیخ احمد ابوالحسن رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں

اور شیخ احمد ابوالحسن رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکار بغداد غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دائیں طرف دریائے شریعت اور بائیں طرف دریائے حقیقت ہے جس میں سے چاہتے ہیں چُلو بھر لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب کبھی تم بغداد میں داخل ہو حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زیارت سے کسی چیز کو اولیت نہ دو اور یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی اور وصال دونوں کے لیے ہے جس شخص نے بغداد میں داخل ہو کر کسی دوسرے کام کو اولیت دی یا آپکی زیارت کو نہ آیا اگر وہ صاحب حال لوگوں میں سے ہے تو اس کا حال سلب کر لیا جاتا ہے۔ (خلاصۃ المفاخر صفحہ ۱۷۷، Abdal Qadir Jilani Page 57)

02۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

یا غوث معظم نور ہدی مختار نبی مختار خدا
سرا سر فیض یزدانی محی الدین جیلانی

(The Sultan of Saints Page 135)

03۔ سید ابوالسعود بن احمد بن ابی بکر حریمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں

حضور شیخ سید عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانہ اقدس کے دو ولی جلیل حضرت سید ابوالسعود بن احمد بن ابی بکر حریمی و حضرت سیدی ابوعمر وعثمان الصریفینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں:

"خدا کی قسم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کوئی ولی ظاہر کیا نہ ظاہر کرے مثل شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے۔"

(بہجۃ الاسرار ومعدن انوار ص ۲۵)

04۔ سیدنا خضر علیہ السلام کی نظر میں

سیدنا خضر علیہ السلام فرماتے ہیں:

" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس ولی کو کسی مقام تک پہنچایا شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس سے اعلٰی رہے اور جس مقرب کو کوئی حال عطا کیا شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس سے بالا رہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جتنے اولیا ہوئے اور جتنے ہوں گے قیامت تک سب شیخ عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ادب کرتے ہیں۔ "(اس کو بھی بہجۃ الاسرار میں شیخ مقتدا جمال الدین بن ابو محمد بن عبدالبصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کیا اور انہوں نے اس کو سیدنا خضر علیہ السلام سے بالمشافہ بلا واسطہ روایت فرمایا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔)

(بہجۃ الاسرار و معدن انوار ص ۱۷۳، فتاوی رضویہ جلد 28 صفحہ 60)

(Necklace of Gems Page 292)

05۔ امام عبداللہ یافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں

امام جلیل عبداللہ بن سعد یافعی قدس سرہ الشریف مرأۃ الجنان میں فرماتے ہیں:

یعنی حضور پرنور سید نا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں انہیں سے کچھ ہم نے اپنی کتاب نشر المحاسن میں ذکر کیں اور جتنے مشاہیر اکابر اماموں کے وقت میں نے پائے سب نے مجھے یہی خبر دی کہ سرکار غوثیت کی کرامات متواتر یا قریب تواتر ہیں اور بالاتفاق ثابت ہے کہ تمام جہان کے اولیاء میں کسی سے ایسی کرامتیں ظاہر نہ ہوئیں جیسی حضور پرنور سے ظہور میں آئیں۔

(مرأۃ الجنان دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۶۸ / ۳، بحوالہ فتاوی رضویہ جلد 28 صفحہ 68)

مزید اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ علم شریعہ کے لباس اور فنون دینیہ کے تاج سے مزین تھے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دنیاوی معاملات سے ہٹ کر حق کی طرف ہجرت کی اپنے رب کو پانے کے سفر میں اعلیٰ مشاہدے کئے اس دوران ان کا عمل نہایت معزز اور بہترین رہا کتنے ہی گنہگاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس لائے کتنے ہی بزدلوں کو دلیری دی کتنے ہی شرابیوں کو اس علت سے نجات دلائی، کتنے ہی نفس امارہ کے قیدیوں کو آزاد کرایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی وجہ سے کتنے ہی اولیائے کرام، اوتاد اور ابدال چُنے، کتنے ہی لوگوں کو ان کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روحانی درجات میں ترقی عطا فرمائی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت عظیم رہے۔ امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی مدح کے کچھ اشعار کا مفہوم اس طرح ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نوکروں کے مقام بلند ہیں۔ حقیقت اور طریقت کے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ راہنما تھے باطنی علم ستاروں کی طرح چمکتا ہے سب خوبیاں، نعمتیں، عجائبات آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حکم کے تابع ہیں۔ بالادستی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی، شرافت اعلیٰ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی، اور

حتمی کامیابی بھی آپ رضی اللہ عنہ کی، انسانیت کے مددگار، سخاوت کی بارش، راہنمائی کی شمع، رات کے چاند اور دوپہر کے سورج سے بھی زیادہ روشن ہیں، انہوں نے اپنے علم وعمل سے دلیل کی مشعل اتنی روشن رکھی کہ پہاڑیاں بھی پریشان ہیں، ان کے مقام کی بلندی کا مقابلہ نہیں اور ان کی عظمت اور منزلت سے کسی کو اختلاف نہیں اور نہ ہی دلیل ہے کیونکہ ہر چیز کا ریکارڈ موجود اور محفوظ ہے۔اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے زمانے کے پہاڑوں کی چوٹیوں کو روشن کیا۔مذہب کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔دینی علم کا معیار بلند کیا۔شریعت کے دستوں نے فتح یابی حاصل کی بے شمار علماء، فقہا اور فقراء نے علم ان سے حاصل کیا بہت سے مشائخ اور محدثین نے ان کی بیعت کی اور خرقہ حاصل کیا۔ جہاں تک ان کی کرامات کا تعلق ہے وہ تو لاتعداد تھیں اور جتنے جید علما سے میں ملا ہوں ان سب کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ مناقب بے شمار اور تواتر سے ظاہر ہوتے رہے یہ مقام رُتبہ اور کرامات کا تسلسل کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا۔ (Necklace of Gems Page 553)

قلائد الجواہر صفحہ 345)

06۔ سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مقبولیت عامہ عطا ہوئی ہے۔ کہ ہر علاقے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شخصیت جانی پہچانی جاتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا سیدنا عبدالقادر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور خواجہ نظام الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر دو مقام محبوبیت میں شریک ہیں مگر حسب تصریح اورنگ آبادی حضرت خواجہ نظام الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے مستفید ہیں اور نیز محبوبیت قادریہ عالمگیر ہے اور محبوبیت نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی۔

(فتاوی مہریہ صفحہ ۶۲)

فوائد الفواد میں خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے مذکور ہے کہ کچھ ابدال غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خانقاہ کے اوپر پرواز کرتے جا رہے تھے کہ اُن کی پرواز سلب کر لی گئی اور وہ خانقاہ کے احاطے میں آ گرے اور کئی دن اسی حالت میں رہنے کے بعد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ایک دن رحم کرتے ہوئے اُن کو ان کی طاقت واپس دی تو تب وہ پرواز کر کے چلے گئے۔(The Sultan of the Saints Page 108)

07۔ حضرت شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں:

مصری عالم حضرت شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ" شیخ

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہمارے شیخ، امام اور سید ہیں اور ان سب کے سردار ہیں جو کہ اس زمانہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستہ پر چلتے ہیں یا جن کو حال دیا گیا، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان کے احوال کی منزلوں میں امام ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے ہمارے کھڑے ہونے میں امام ہیں، اس زمانے کے اولیاء اور تمام بلندمراتب والوں سے اس بات کا سختی سے عہد لیا گیا کہ "ان کے قول کی طرف رجوع کریں اور ان کے مقام کا ادب کریں۔" (بہجۃ الاسرار، ص ۳۳۲)

یہی مصری عالم جو کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ہم عصر مشائخ میں سے ہیں فرماتے ہیں:

کہ ہمارے وقت میں کوئی ایک ولی ایسا نہیں کہ جسے غوث پاک رضی اللہ عنہ سے فیض نہ ملا ہو اور آپ رضی اللہ عنہ کو فیض جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ روحانیت اور تصوف کے ہر مقام پر سب سے اوپر فائز ہیں اور اس مقام پر پہنچنے کے لئے ان کو سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی بھی ضرورت نہیں پڑی۔(Abdul Qadir Jilani by Dilavar Gurer Page 54)

08۔محدث ابن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں:

شیخ علی بن المسمیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مرید سے بڑھ کر خوش بخت کسی شیخ کا کوئی مرید نہیں ہے۔ (تفریح الخاطر صفحہ 44 بحوالہ سیرت غوث الثقلین صفحہ 111)

09۔ حضرت شیخ بہاءالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں:

بادشاہ ہر دو عالم عبدالقادر است
سرور اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب ماہتاب عرش کرسی و قلم
نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

(The Sultan of Saints Page 139)

10۔ شیخ ابوالبرکات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں:

فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اذن اور اجازت کے بغیر کوئی ولی ظاہر اور باطن میں تصرف نہیں کرسکتا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک ایسی شخصیت ہیں کہ آپ انتقال کے بعد

بھی کائنات میں تصرف فرماتے ہیں۔ (تحفۃ القادریہ صفحہ 65 بحوالہ سیرت غوث الثقلین صفحہ 111)

Ghous Al Azim Dastgir Page 106,Necklace of Gems Page 154

11۔شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں:

فرماتے ہیں غوث پاک رضی اللہ عنہ فقیہہ ،زاہد، عابد تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر اس قدر خلق خدا نے توبہ کی جس کی تعداد احاطہ شمار سے باہر ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات اس کثرت سے نقل ہوئی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے معاصرین میں سے یا آپ رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے بعد بھی اس قدر کرامات کسی سے صادر نہیں ہوئیں

(قلائد الجواہر صفحہ 135 بحوالہ سیرت غوث الثقلین صفحہ 111)

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ فقراء میں سماع کا طریقہ جو آلات و مزامیر کے ساتھ مشہور و معروف ہے اس کے متعلق کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اس قسم کے سماع میں کبھی شریک ہوئے ہیں یا آپ رضی اللہ عنہ نے کسی کو اس میں شریک ہونے کے لئے فرمایا ، یا اس کی اباحت وتحریم کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کا کوئی قول ہو تو آپ بیان فرمایئے؟ تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: کہ ہمیں اخبار صحیحہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ایک اعلیٰ درجے کے فقیہ اور عابد وزاہد تھے اور لوگوں کو زہد وعبادت وتوبہ واستغفار کی ترغیب دیا کرتے تھے اور اس قدر خلق خدا نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر توبہ کی کہ جس کی تعداد احاطہ شمار سے خارج ہے اور اس کثرت سے آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات نقل ہوئی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے معاصرین میں سے یا آپ رضی اللہ عنہ کے بعد زمانہ میں کسی کی کرامات اس کثرت سے نقل نہیں ہوئیں اور ہمیں اس قسم کے سماع کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کا قول یا فعل کچھ معلوم نہیں۔(قلائد الجواہر صفحہ 345)

گیارھویں شریف کی نسبت سے

12۔سیدی امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گیارہ اشعار غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دَبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا
مصطفٰے کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا
ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
بحر و بر، شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوی تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثناء خوانوں میں چہرہ تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۲)

گیارھویں شریف کی نسبت سے

13۔ حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گیارہ اشعار غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں

196۔ عرض کراں شرمندہ تھیواں، کی میں کراں ککارا
مُنہ میرا کَد عرضاں لائق، ناقص عقل بیچارا

عرض کرتے ہوئے بھی حیا آتی ہے کہ جس مُنہ سے عرض کرنی ہے وہ اس قابل ہی نہیں کہ اتنی عظمت والی ہستی کے سامنے کچھ کہہ سکوں پھر جس عقل سے بات کو سوچنا ہے وہ بھی ناقص ہے۔

197۔ مَت کوئی سخن اَن بھاناں نکلے، عاجز مفت مریواں
رکھو قدم میرے سر حضرت، سَدا سکھالا تھیواں

ایسا نہ ہو کہ اُس بے پرواہ جناب کی بارگاہ میں کوئی بات ناگواری کا سبب بنے عرض حال یہ ہے کہ میرے سَر پر اپنا قدم مبارک رکھو تا کہ ہمیشہ کے لیے سُرخرو ہوں۔

198۔ مَت کوئی گل اَوَلی نکلے، رَد ہوویں اس بابوں
بخشش مدد منگ محمدؐ، بے پرواہ جنابوں

ایسا نہ ہو کہ زیادہ باتیں کرنے کوئی ایسی بات ناگوار نکلے جو قبول نہ ہو لہذا ایسی ہستی مبارک کی بارگاہ میں احتیاط کا دامن پکڑ کر معافی کا خواستگار رہنا بہتر ہے۔

4481۔ واہ واہ شہنشاہ جیلانی، مظہر ذات ربانی
سر چھتر محبوبی والا، وَلیاں دی سلطانی

جیلان کے شہنشاہ کی کیا بات ہے جو ذات ربانی کے مظہر ہیں جن کے سر مبارک پر محبوبیت کا تاج ہے اور تمام اولیاء کے سردار ہیں۔

نظر جنہاں دی پارس ہووے، سونا کردے وَٹاں
جیکر میراں مِلے محمدؐ، سر صدقے کر سَٹاں

جن کی نظر اتنی مؤثر ہو کہ کسی پتھر پر ڈالیں تو اسے سونا کر دیتے ہیں۔ اگر میراں محی الدین رضی اللہ عنہ مجھ جیسے پر کرم فرمائیں اور زیارت کا شرف عطا فرمائیں تو سر صدقے کر ڈالوں۔ (تحفۂ میراں صفحہ ۲۰)

186۔ سیوادار تاڈا حضرت، کوئی نہ رہیا خالی
سخی دوار تاڈے اُتے، میں کنگال سوالی

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سخاوت والے دروازے سے کوئی بھی خدمت گزار سوالی خالی نہیں رہتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ سخاوت سے میں بھی ایک منگتا ہوں۔

160۔ نام نڑنویں اُس نوں بخشے، حکم ایہو فرمایا
اعظم اسم تساڈا نانواں، جس پڑھیا پھل پایا

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ننانوے اسماء عطا فرمائے اور یہ حکم فرمایا گیا ہے کہ جو بھی پڑھے گا وہ با مُراد ہو جائے گا۔

189۔ میں اَنھا تے تِلکن رَستہ، کیونکر رہے سنبھالا
دَھکے دیون والے بہتے، توں ہتھ پکڑن والا

عاجزی کا یہ ایک انداز ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح پیش فرمایا کہ جیسے ایک نہ دیکھنے والا بندہ ہو اور راستہ بھی پھسلنے والا ہو تو کیسے سنبھلے گا پھر اُسے دھکے دینے والے زیادہ ہوں تو فرمایا پھر ایسی حالت میں یا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی مجھے سنبھالیں گے۔

190۔ توں پکڑیں تاں کوئی نہ دَھکے، پہنچ شتابی کَر کے
گھُمن گھیر اندر مَن تارو، لَنگھ نہ سَکاں تَر کے

فرمایا اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (پکڑ کر) سنبھالیں گے تو پھر کوئی بھی دھکا نہیں دے گا لہذا جلدی سے پہنچنا کہ اس گھمن گھیر (پانی کے چکر، گرداب) میں تیرنا بھی نہیں جانتا تو کیسے پار جاؤں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی مجھے پار لگا دیں۔

4480- غفلت غم دی مرض وَنجے گی، لُوں لُوں رَچسی شادی

جس دَم کَرسی یاد محمدؐ، حضرت شاہ بغدادی

جب شہنشاہ بغداد یادفرمائیں گےتوغفلت اورغم کی مرض دور ہو جائے گی اور ہر جگہ خوشی کی لہر ہو گی۔
جب شہنشاہ بغداد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے نگاہ کرم ہو گی۔

4487- شالا یاد کرے میں بندے، میراں صاحب والی

روڑے تھیں رب ساون لاوے، بہت ہوئے خوشحالی

کاش کہ مجھے حضرت میراں صاحب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یادفرمائیں تو میرے لیے ایسے ہی ہو گا جیسے خشکی اور گرمی (روڑے) کے موسم کے بعد برسات کا موسم آنے سے ہر طرف ہریالی ہو جاتی ہے۔

14۔ شیخ ارسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عقیدت

شیخ ارسلان رحمۃ اللہ علیہ جو دمشق کے مشہور اور قابل قدر عالم دین ہیں اور حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہم عصر مشائخ میں سے ہیں نے فرمایا کہ شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ ہمارے وقت کے سب سے قابل قدر شیخ ہیں جو دانائی سے بولتے ہیں اُن کو بہت بڑی روحانی طاقت دی گئی ہے جس سے اُن کو قبول کرنے، انکار کرنے، دینے اور لینے کی بھی اجازت ہے وہ اس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور شیخ ارسلان رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا کہ غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیغمبروں کے جانشین ہیں۔

(Abdul Qadir Jilani by Dilavar Gurer Page 54)

15۔ شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عقیدت

فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام "خلافت" کا ہے جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر پھر لوگوں کو حکم دے سکتا ہے۔ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنا حکم اور تصرف استعمال کیا کیونکہ وہ رجل واحد تھے کہ رجل واحد اپنے وقت میں سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کسی پر طاقت (غلبہ) رکھتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعمیل میں سینہ سپر ہوتے ہیں اور اسی ذات باری تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلے کرتے ہیں اس مقام پر ہمارے شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فائز ہیں جو کہ بغداد میں تھے۔ بدقسمتی سے

میری ملاقات غوث پاک رضی اللہ عنہ سے نہ ہوسکی مگر میرے وقت کے ایک خلافت پر فائز ہستی سے میری ملاقات ہوئی مگر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ان سے بہت افضل اور کامل اکمل ہستی ہیں جن کے پاس ہمت اور تاثیر تھی جس روحانی طاقت سے روح کو اپنے خالق کی طرف موڑ سکتے تھے۔

(Abdul Qadir Jilani by Dilavar Gurer Page 60)

16۔ شیخ الاسلام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عقیدت

اپنی کتاب بوستان العارفین میں رقمطراز ہیں کہ ہماری اطلاعات کے مطابق جتنی کرامات کی کثرت جناب قطب ربانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی ہیں کسی اور کو نہیں ملی اور آپ رضی اللہ عنہ شافعی اور حنبلی مذاہب کے شیخ الشیوخ تھے اور اس وقت کے بے شمار مشائخ کا انہی ہی سے واسطہ تھا اور وقت کے تمام شیوخ اور اولیاء کرام ان کی عزت، حرمت، علم اور مرتبے کے قائل تھے اہل سلوک (روحانی علم کے متلاشی) جوق در جوق ان کی محافل میں آ کر شریعت، بدعت، حق، مجاہدہ اور مراقبہ جیسے مضامین پر علمی استفادہ اٹھاتے تھے۔علوم معرفت میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔(Necklace of Gems Page 555/556، قلائد الجواہر صفحہ 350)

17۔ قاضی ابن عبدالفتح المصری رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عقیدت

قاضی ابن عبدالفتح المصری رحمۃ اللہ علیہ کا حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھے گئے قصیدے کا مختصر مفہوم کچھ اس طرح سے ہے:۔

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب ظاہری اور باطنی چاہتے ہو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی آل واولاد، اصحاب اور شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ جو کہ قطب، بہت بڑے فقیہ، ولیوں کے سردار، نجیب الطرفین اور غوث اعظم ہیں۔حقیقت کا تاج اور شان ہیں، ہدایت کی صبح ہیں، اندھیروں میں نور ہیں جن کا علم دلیل کے ساتھ ہے، جو غیب کا علم بھی رکھتے ہیں، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں اور ہیرے جوہرات جیسے تجربات رکھتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے سمندر کی گہرائی کا ادراک کرنے کے لئے میری مدح کتنی ہی لمبی کیوں نہ ہو جائے محدود ہے۔میں نے یہ مدح شاعر کہلوانے کے لئے نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے لئے لکھی ہے سلام ہو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ انسانوں میں سب سے اول و آخر ہیں، فرشتوں سمیت سب مخلوقات سے افضل ہیں۔صرف ذات باری تعالیٰ ان سے ارفع و اعلیٰ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کا نزول رہے۔

(Necklace of Gems Page 557/558/559)

18۔حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں:

آں شاہ سرفراز کہ غوث الثقلین است
دراصل صحیح النسبین از طرفین است
از سوئے پدر تا بحسن سلسلہ او
وز جانب مادر در دریائے حسین است

(The Sultan of Saints Page 141)

19۔ شیخ عزالدین ابن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عقیدت

غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مدح میں فرماتے ہیں کہ اس مصدقہ حقیقت کے بے شمار شواہد ہیں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات ،مناقب کا تواتر اتنا تھا جس کا عشر عشیر بھی کسی اور ولی کے حصے میں نہیں آیا۔وہ ہمیشہ اپنے علم اور باطنی راہنمائی سے کلام کرتے تھے وہ اتنے مشہور ومعروف ہیں کہ اور کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔

(Necklace of Gems Page 545)

20۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

بہاءالدین ملتانی سگِ درگاہ جیلانی
سرا سر فیض یزدانی محی الدین جیلانی

(The Sultan of Saints Page 145)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب چودہ

قصیدہ غوثیہ شریف اوراس کے فضائل و برکات

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً"

یعنی بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(بخاری، کتاب الادب، باب مایجوز من الشعر...الخ، ۴/ ۱۳۹، حدیث ۶۱۴۵)

فضائل و برکات قصیدہ غوثیہ شریف

قصیدہ غوثیہ شریف (جس کو قصیدہ خمریہ کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے) کی شرح الجواہر المُضیَّہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ جو کہ ابو البرکات علامہ محمد عبدالما لک کھوڑوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھی اس کا تیس صفحات پر مشتمل مقدمہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ
نے بڑی تحقیق کے ساتھ لکھا جس میں قصیدہ غوثیہ شریف پر لکھی گئی شروحات اور اس کے فضائل پر مدلل گفتگو فرمائی، لکھتے ہیں:

قصیدہ غوثیہ شریف کو جس طرح زمانہ قدیم سے اولیاء اللہ عَزَّوَجَلَّ پڑھتے اور پڑھواتے آئے ہیں۔ اسی طرح نورانی کلام کے رموز وغوامض کو سمجھنے، سمجھانے کی خاطر جلیل القدر علماء کرام اور اولیائے عظام اس کے تراجم وشروح لکھنا باعث سعادت سمجھتے رہے ہیں اور یہ سلسلہ لا متناہی ہے۔ اس موقع پر صرف چند شروح وتراجم کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ تقریباً اٹھارہ (18) شروحات کا ذکر خیر فرمایا جن میں سے بیان الاسرار فی شرح القصیدہ للشیخ سید عبدالقادر جیلانی (عربی) از حضرت ابو الفرح محمد فاضل الدین قادری بٹالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لکھی ہوئی شرح سے متعلق فرمایا کہ نہایت مبسوط علمی شرح ہے اور شاید اس سے بہتر آج تک کوئی شرح نہیں لکھی گئی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شرح بنام الزمزمۃ القمریہ فی الذب عن الخمریہ سے متعلق لکھا کہ یہ رسالہ متعدد مطابع کی طرف سے شائع ہو چکا ہے اس میں قصیدہ متبرکہ کی سند اور اس کی عربیت کے بارے میں لا جواب بحث ہے اور آخر میں قصیدہ شریفہ کا منظوم ترجمہ وشرح ہے۔

طریقت ومعرفت کی کتابوں میں قصیدہ غوثیہ کو بہت اونچا مقام حاصل ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالباقی صاحب (فرنگی محلی) تذکرہ الکرام میں لکھتے ہیں کہ قصیدہ غوثیہ عالم کیف و وجد وسرور کی ایک آواز ہے جس سے قلوب راحت محسوس کرتے ہیں۔

اس قصیدہ میں سرکار غوث اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اعلیٰ و ارفع مقامات روحانی کا تذکرہ کیا ہے اور یہ ذکر تحدیث نعمت کے طور پر ہے۔ فتوح الغیب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ سرکار غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جس وقت قصیدہ غوثیہ کے بعض اشعار پڑھتے تھے تو آخر میں فرماتے تھے وَلَا فخرَ وَ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ
حضرت مولانا سیّد بہاء الدین صاحب جیلانی ثم المدنی نے غنیۃ الطالبین کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو

سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو سوچ سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ خوف و ہراس کے مواقع پر یہ قصیدہ پڑھا جائے تو سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف و ہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔ (سیرت غوث اعظم صفحہ 61،62)

ایک شرح قصیدہ غوثیہ میں دیئے گئے فوائد و فضائل کچھ اس طرح لکھے ہیں:

اول: یہ کہ جو اس کو ہر روز گیارہ دفعہ پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب و مقبول ہو۔

دوم: یہ کہ جو اس کا ورد کرے اس کا حافظہ ایسا ہو جائے کہ جو پڑھے یا سُنے، یاد رہے۔

سوم: یہ کہ اس کے پڑھنے سے عربی کی استعداد زیادہ ہو۔

چہارم: کہ جس مقصد کے لیے چالیس روز پڑھے، چلہّ نہ گزرے کہ اس کا مقصد حاصل ہو جائے۔

پنجم: یہ کہ جو اس کو اپنے پاس رکھے اور ہر روز تین مرتبہ پڑھے اور اگر پڑھنا نہ جانتا ہو تو دوسرے سے پڑھوائے اور چُپکے سے سُنے اور اعتقاد سے ہر صبح کو اس کو دیکھے انشاءاللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خواب میں دیکھے اور اُمراء اور بادشاہ کا مقبول ہو۔

ششم: یہ کہ جس نیت اور مقصد کے واسطے پڑھے مراد حاصل ہو لیکن چاہیے کہ اعتقاد، درست ہو اور شروع سے پہلے کچھ شیرینی پر فاتحہ حضرت غوث الاعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دے اور پڑھنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِوَ الْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِلْمِ وَ الْحِکَمِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلَیْہِ

☆ (مقدمہ الجواہر المُضیَّہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ، اقتباس صفحہ 10 تا 40، مخزن الاسرار الالٰہیہ فی شرح قصیدۃ الغوثیہ صفحہ ۲)

ابو البرکات علامہ محمد عبدالمالک کھوڑوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی شرح کے آغاز میں قصیدہ شریف کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" قصیدہ غوثیہ حضرت غوث الاعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ملفوظات سے (جو دُنیا میں مشہور و معروف ہیں) ایسا کلام معجز نظام ہے جس کے یُمن و برکت سے دینی و دنیوی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ اس کا ہر ایک شعر مطلعِ فتوحاتِ ازلی و منبع عیونِ لم یزلی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص خلوصِ دِل سے اس کا ورد کرے اور اس کے مقاصد دِلی حاصل نہ ہوں۔ "

"یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا امید وار عنایات سے محروم رہے۔ یا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دروازے سے بے توقیر واپس آئے۔ (ترجمہ عربی شعر)۔"

عرب وعجم کے ارادت منداس کے ورد سے اعلیٰ مدارج پر فائز ہوتے ہیں۔جس طرح وظائف واَوراد کے لئے پاک لباس وطہارت بدن وخلوص دل لازم ہے اسی طرح معانی ومفہوم کا جاننا اورقرآت کے وقت اُن کا استحضار واجب ہے۔ کیونکہ مقصود بالذات حصول مطلب کے لیے معانی ہیں نہ الفاظ۔ وظائف و اوراد کے اثرات کا ظہور اُسی صورت میں ہوتا ہے جب آداب وترتیب وشرائط کوملحوظ رکھا جائے۔ اور جب تک وظائف کو اخلاص سے بلحاظ معانی نہ پڑھا جائے آداب وشرائط کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔

پھر آگے طریقِ تلاوت کے عنوان میں فرمایا: "کہ تلاوت کے طریق مختلف ہیں ہر ایک شخص اپنے مرشد سے مجاز ہوتا ہے یا وہ اجازت حاصل کرسکتا ہے ضروری شرائط پاک بدن، پاک لباس، باوضو، اکلِ حلال ہیں۔ اورقصیدہ سے پہلے درودشریف (درودغوثیہ) پڑھنا واجب ہے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِوَ الْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِلْمِ وَ الْحِکَمِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلَیْہِ۔

اس کا وظیفہ ہر ایک مشکل دینی ودنیوی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ چونکہ طریق وظیفہ وتعداد ہر ایک مقصد کے لئے مختلف ہوتی ہے اس لئے جس شخص کو جس مطلب کے لئے پڑھنا مطلوب ہو وہ کسی اہل اللہ سے اس کی اجازت حاصل کرے۔ (الجواہر المُضیَّہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ صفحہ 54،43)

ملفوظات مہریہ کے صفحہ 26 پر لکھا ہے کہ ایک غیر مقلد مولوی صاحب نے آکر پیر مہر علی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کہ قصیدہ غوثیہ شریف کس کی تصنیف ہے۔تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی۔ اس کی دلیل تواتر سے ثابت ہے ہر زمانہ میں جمِ غفیر اس کے قائل ہوئے ہیں اور تواتر ادلہ قطعیہ میں سے ہے۔ (اقتباس ملفوظات مہریہ صفحہ 26)

قصیدہ غوثیہ شریف کی صحتِ انتساب کے شواہد اور سند سے متعلق پیر نصیر الدین نصیر صاحب نے اپنی کتاب نام ونسب میں اکابرین کے حوالوں سے سیر حاصل بحث کی ہے۔نقل کرتے ہیں کہ قاضی ثناء اللہ پانی

پتی نقشبندی (م ۱۲۶۱ھ) اپنی تفسیر تفسیرِ مظہری میں لکھتے ہیں:

"و مِن هٰذا القبيل ما قال الشيخ محی الدين عبدالقادر "

اسی قبیل سے وہ بات ہے جو کہ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمائی:

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّ اِنِّيْ
عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

مشہور قادری بزرگ حضرت شاہ ابو المعالی قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (جن کا مزار پر انوار لاہور ہوٹل کے قریب ہے) جنہیں شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جلیل القدر القاب سے یاد کیا ہے تحفۃ القادریہ میں قصیدہ غوثیہ کا یہی شعر نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" آنجناب نے اپنے پاکیزہ اشعار میں یہی مضمون لطیف بیان فرمایا ہے" (ترجمہ)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین میں شیخ احمد زرّوق المحدث الفاسی کے حالات میں لکھا ہے:

"اور قصیدہ جیلانیہ کے طرز پر اُن کا ایک قصیدہ ہے" (ترجمہ)

حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو قصیدہ غوثیہ پر کئے جانے والے جملہ اعتراضات کے جواب میں ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے جس کا نام " الزمزمۃ القمریہ فی الذب عن الخمریہ" ہے رسالہ ہذا میں حضرت مولانا نے نہایت محققانہ انداز میں کلام فرمایا۔ (بحوالہ نام ونسب صفحہ ۶۷۱، ۶۷۲)

سید محمد فاضل الدین قادری بٹالوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب بیان الاسرار میں فرماتے ہیں کہ جو آدمی اس قصیدہ حمیدہ کو مغرب کی نماز کے بعد پڑھے پہلے دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک مرتبہ اور سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پھر سلام کے بعد شیخ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جناب کی طرف پورے حضور سے توجہ کرے پھر تین مرتبہ اس قصیدہ کو پڑھے لیکن اول و آخر نبی ﷺ پر گیارہ مرتبہ درود پڑھے پھر علم کی یا کسی حاجت کی دعا کرے تو یقیناً اس کی دعا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل اور رحمت سے ضرور قبول کی جائے گی۔

(بیان الاسرار صفحہ 520)

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِیْ الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِ

عشق ومحبت نے مجھے ایسے وصل کے پیالے پلائے پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ

سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ
فَھِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی، پس میں اپنے احباب کے درمیان نشہ شراب سے مست ہو گیا۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ (یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ) کیونکہ آپ بھی میرے رفقاء ہیں۔

حاشیہ: بحالی نہیں بحانی ہے۔حان بمعنی دکان واؤ اور تا کی زیادت سے حانوت ہو جاتا ہے۔سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی شبلی زحانوت گندم فروش۔گو حالی بھی مفید مطلب ہوسکتا ہے مگر صحیح نسخہ حانی ہے۔(مکتوبات طیبات صفحہ ۱۵۱)

وَھُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو کیونکہ ساقی قوم نے میرے لئے لبالب جام بھر رکھا ہے

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کچھی شراب پی لی،لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے۔

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّ لٰكِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

حاشیہ: اس لئے کہ میرا رب اور اصل الاصول مقام وحدت اور ذات ہے بخلاف تمہارے کہ تمہارے اصول واحدیت میں صفات ہیں۔ (مکتوبات طیبات معروف بمہر چشتیہ صفحہ ۱۵۲)

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہ قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے پھیرتا ہے (یعنی ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے لئے کافی ہے۔

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذافِیْ الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

جس طرح باز اشہب (سیاہ وسفید پروں والا باز) تمام پرندوں پر غالب ہے اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردان خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ کیا گیا ہے۔

كَسَانِیْ خِلعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیجَانِ الْكَمَالِ

اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے خلعت پہنایا، جس پر عزم (ارادہ مستحکم) کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰى سِرٍّ قَدِیمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَورًا فِیْ الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز یا توجہ دریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہوکر خشک ہو جائے اوران کا نام ونشان نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہوکر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اوراس کا نام ونشان باقی نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالِیْ

اگر میں اپنے راز کومُردہ پر ڈالوں ،تو وہ فوراًاللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا ہو۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَ تَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مہینے اور زمانے جو گذر چکے ہیں یا گذرے ہیں، بلا شک وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَأْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَأَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور وہ مجھ کو گذرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں (اے منکر کرامات) جھگڑے سے باز آجا۔

مُرِیْدِیْ هِمْ وَ طِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَاتَشَآءُ فَلِاسْمُ عَالِ

اے میرے مرید! سرشار عشق الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید! تو مت ڈر، اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا رب ہے، اس نے مجھے رفعت و بلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی امیدوں کو پہنچتا ہوں۔

طُبُوْلِیْ فِیْ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان و نقیب میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا یعنی میرے روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصفّا تھی۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالِ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہر اور ملک میری نگاہ میں رائی کے دانہ کی طرح ہیں اور میرے حکم اتصال میں ہیں

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَّ نِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

یعنی میں عِلْم کا درس لیتا رہا یہاں تک کے مقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہوگیا اور میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے سعادت کو پالیا۔

فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ مِثْلِیْ
وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِ

پَس کون ہے اولیاء خدا میں مثل میرے۔ اور کون ہے عِلْم اور گردشِ حال میں۔

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ الَّیَالِیْ كَاللَّآلِیْ

میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

وَكُلُّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّ اِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

ہر ایک ولی کے لئے قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکار دو عالم ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں

نَبِیٌّ هَاشِمِیْ مَكِّیْ حِجَازِیْ
هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبی مکرم ہاشمی، مکی اور حجازی ﷺ میرے جد پاک ہیں، انہیں کی وساطت سے میں نے بزرگی کو پایا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور شریر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے اور میرے (فیض و صداقت کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع (خاص مقام) ہے اور میرے قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہیں۔

حاشیہ: مخدع اکثر کی زبان پر فتح میم (وَالْمَخْدَعُ) کے ساتھ مشہور ہے اور ایک لغت میں مخدع بضم میم (وَالْمُخْدَعُ) اور بالکسر بھی ہے خزانہ اور نہاں خانہ کی بادشاہ اپنے خاص لوگوں کے ساتھ اس میں خلوت کرتے ہیں اور پوشیدہ اسرار بیان کرتے ہیں تاکہ بیگانوں کو اس پر اطلاع نہ ہو (بیان الاسرار صفحہ ۵۸۹)

وَعَبْدُالْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک یعنی سرکار عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم چشمہ کمال کے مالک ہیں۔

تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ
اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمائیے اور میرا سوال رد نہ کیجئے، میری فریاد رسی کیجئے، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میرا حال ملاحظہ فرمائیے۔

حوالہ جات: (الفیوضات الربانیہ صفحہ ۴۶، القصیدۃ الغوثیہ صفحہ ۱، حدائق بخشش جلد اول صفحہ ۱۶، مخزن الاسرار الالٰہیہ فی شرح قصیدۃ الغوثیہ صفحہ ۴، بیان الاسرار صفحہ ۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب پندرہ:

مظہرِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

اس باب میں شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی چند کرامات وفضائل کا ذکر ہے جو نبی اکرم ﷺ کے معجزات سے ظاہری مناسبت رکھتی ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات مبارک پیارے نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک کا کامل مظہر ہے۔ گویا کہ یہ باب امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس شعر "احمد متن است وشرح عبدالقادر" اور حدائق بخشش کتاب میں اس شعر "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر" کی تشریح کے ضمن میں ہے۔ ویسے تو اس موضوع پر سینکڑوں دلیلیں اور حوالے پیش کیے جا سکتے ہیں۔ مگر یہاں حصولِ برکت کے لیے صرف گیارہ حوالے پیش کیے جا رہے ہیں۔

غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بحیثیت مظہر مصطفیٰ کریم ﷺ

قصیدہ غوثیہ شریف میں ہے:

وَ کُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّ اِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ایک ولی کے لئے قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکار دو عالم ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔ (الفیوضات الربانیہ صفحہ ۴۶)

جس کی وضاحت بیان الاسرار میں شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میں نے شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اپنے مدرسہ میں منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے۔

کہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہے اور میں اپنے نانا جان ﷺ کے قدم پر ہوں محمد مصطفیٰ ﷺ نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا کہ میں نے اسی جگہ پر اپنا قدم نہ رکھا ہو۔ مگر قدم نبوت (کے علاوہ) کہ اس میں غیر نبی کو راہ نہیں ہے۔ (بیان الاسرار صفحہ 547، بہجۃ الاسرار صفحہ 22)

دوسری جگہ فاضل الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب بیان الاسرار میں فرمایا کہ:

" شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، سرکار دو عالم ﷺ کے نائب ہیں اور نائب اپنے منیب کا آئینہ ہوتا ہے پھر جو کچھ جسم میں ہو وہ آئینہ میں ظاہر ہو جاتا ہے "۔ (بیان الاسرار صفحہ 619)

Utterance of Shaikh Abd ul Qadir Jilani Page 91

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب شرح فتوح الغیب میں فرماتے ہیں:

"درحقیقت جیسے ولائت نبوت کا ظِلّ ہے اس طرح جو کچھ بندے میں ظاہر ہوتا ہے وہ سایہ میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ خصوصاً حضرت غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولائت کبریٰ جو سید العالمین ﷺ کے آفتاب کمال لازوال نور کی نبوت کی شخصیت کا ظِل ظلیل ہے "۔ (شرح فتوح الغیب صفحہ 63)

گیارھویں شریف کی نسبت سے گیارہ فضیلتیں بحیثیت مظہرِ کامل

1۔عموم نبوت اورعموم ولائت

حضور نبی پاک ﷺ کی شان یہ ہے کہ آپ تمام جہانوں کے لیے نبی و رسول ہیں تو آپ ﷺ کی آل میں سیدنا عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان بطور مظہر یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولائت عامہ تمام جن وانس وفرشتوں کے لیے ہے۔

متن (نبی اکرم ﷺ)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۙ۝

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو۔

(سورہ الفرقان آیت نمبر 1)

شرح (عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ)

شیخ ابومحمد علی بن ادریس یعقوبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ فرماتے سنا کہ انسانوں کے مشائخ ہیں جنات کے مُرشد ہیں اور فرشتوں کے شیوخ ہیں مگر میں تو سب کا شیخ ہوں۔(خلاصۃ المفاخر صفحہ 142،109 The Sultan of the Saints Page)

2۔جسم مبارک کی نفاست میں بحیثیت مظہرِ کامل

امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خصائص کبریٰ میں قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نقل فرمایا کہ حضور ﷺ کے جسم اقدس پر مکھی نہ بیٹھتی تھی۔(الخصائص الکبری جلد 1 صفحہ 164)

شیخ شریف حسین موصلی اور شیخ خضر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما فرماتے ہیں کہ ہم غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں تیرہ سال رہے ہیں۔ اس عرصہ طویل میں ہم نے آپ کی ناک سے رینٹھ نکلتے ہوئے اور منہ سے بلغم نکلتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جسم اطہر پر مکھی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(سیرت غوث الثقلین صفحہ 131،107 The Sultan of the Saints Page)

3۔ بوقت ولادت اولاد نرینہ کا عطا ہونا

(جس سال حضور نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سال دنیا کی تمام

عورتوں کو حکم دیا کہ وہ حضور نبی پاک ﷺ کی عزت وعظمت کی وجہ سے مذکر (اولاد نرینہ) کے ساتھ حاملہ ہو جائیں۔ (الخصائص الکبری جلد 1 صفحہ 80، 107 The Sultan of the Saints Page)

جس رات حضور غوث الثقلین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت ہوئی، اس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، ان سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور وہ ہر نومولود لڑکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی بنا۔ (سیرت غوث الثقلین صفحہ 53)

4۔ مقام محبوبیت میں بحیثیت مظہر

ترمذی شریف کی طویل حدیث مبارکہ ہے جس میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں"۔ (سنن ترمذی جلد 5 صفحہ 587)

حضور غوث الثقلین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جتنی مقام محبوبیت میں شہرت حاصل ہے اتنی اوروں کو نہیں۔ پس حضرت اویس قرنی، ان محبوبوں میں سے ہیں جو عزت اور احترام کی قباء میں چھپے ہوئے ہیں اور سیدنا عبدالقادر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی محبوبیت (اولیاء میں) ایسی مشہور ہے جیسی رسول اکرم ﷺ کی محبوبیت (انبیاء) میں مشہور ہے کیونکہ سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے قدموں پر ہیں۔ (تفریح الخاطر صفحہ 56)

5۔ جنات پر حکومت میں مظہر کامل

حرز ابو دُجانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو جن و شیطان وغیرہ کے شر اور شرارتوں سے بچانے والا بہترین وظیفہ اور اعلیٰ درجے کا عمل ہے حضرت امام سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "خصائص کبریٰ" جلد ۲ ص ۹۸ میں امام بیہقی کی روایت لکھتے ہیں کہ حضرت ابو دجانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور اکرم ﷺ کے دربار اقدس میں گزارش کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں رات کو بستر پر لیٹتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز سنا کرتا ہوں اور کبھی کبھی بجلی کی سی چمک بھی دیکھتا ہوں ایک رات میں نے کچھ خوف زدہ ہو کر سر اٹھایا تو صحن میں ایک کالا سایہ نظر آیا جو اونچا اور لمبا ہوتا جا رہا ہے میں نے بڑھ کر اس کو چھوا تو اس کی کھال ساہی کی کھال کی طرح کاٹنے والی تھی پھر اس نے میرے منہ پر آگ کا ایک شعلہ پھینکا اور مجھے محسوس ہوا کہ میں جل جاؤں گا یہ سن کر حضور اقدس ﷺ نے حکم فرمایا کہ قلم دوات اور کاغذ لاؤ میں نے پیش کیا تو آپ نے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ لکھو:

(تہدیدی نامہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَ الزُّوَّارِ وَالصَالِحِیْنَ اِلَّا طَارِقٌ یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَارَحْمٰنُ o اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَۃً فَاِنْ تَکُ عَاشِقاً مُوْلِعاً اَوْفَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْرَاغِباً حَقًّا اَومُبْطِلاً فَھٰذَا کِتَابٌ یَّنْطِقُ عَلَیْنَا وَ عَلَیْکُم بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَاکُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o وَرُسُلُنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَo اُتْرُکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ ھٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَۃِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ o تَغلَبُوْنَ o حٰمٓ o لَا تُنْصَرُوْنَ o حٰمٓ o عٓسٓقٓo تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰہِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

یہ حرز آسیب زدہ کی گردن میں تعویذ بنا کر پہنا دیا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ آسیب جاتا رہے گا اگر گھر میں آسیب کا اثر ہے تو دیوار پر چسپاں کر دیا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ آسیب بھاگ جائے گا چنانچہ حضرت ابو دجانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس حرز کو لے کر گھر آئے اور رات کو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سوئے تو ان کی آنکھ اس وقت کھلی جب کوئی چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ اے ابو دجانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ! لات وعزی کی قسم ہے کہ میں ان کلمات سے جل رہا ہوں میں اس تحریر والے کے حق کا وسیلہ دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس حرز کو اٹھا لیا تو ہم تمہارے گھر اور تمہارے ہمسایہ کے گھر نہ آئیں گے حضرت ابو دجانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فجر کو مسجد نبوی ﷺ میں آئے اور نماز پڑھ کر رات کا ماجرا سنایا تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو دجانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ! اس ذات کی قسم ہے مجھے جس نے حق کے ساتھ بھیجا ہے اب یہ آسیب قیامت تک عذاب میں رہے گا۔

(الخصائص الکبریٰ، ج ۲، ص ۱۶۶)

ابوسعید عبداللہ بن احمد کا بیان ہے: ایک بار میری لڑکی فاطمہ گھر کی چھت سے یکا یک غائب ہوگئی۔ میں نے پریشان ہوکر سرکارِ بغداد حضور سیّدُنا غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوکر

فریاد کی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: کَرخ جا کر وہاں کے ویرانے میں رات کے وَقت ایک ٹیلے پر اپنے اِردگِرد حصار (یعنی دائرہ) باندھ کر بیٹھ جاؤ، وہاں بِسْمِ اللہ کہہ لینا اور میرا تصوُّر باندھ لینا۔ رات کے اندھیرے میں تمہارے اِردگِرد جنات کے لشکر گُزریں گے، ان کی شکلیں عجیب وغریب ہوں گی، انہیں دیکھ کر ڈرنا نہیں، سحری کے وَقت جنات کا بادشاہ تمہارے پاس حاضِر ہوگا اور تم سے تمہاری حاجت دریافت کرے گا۔ اُس سے کہنا: ''مجھے شیخ عبدُ القادِر جیلانی (قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی) نے بغداد سے بھیجا ہے، تم میری لڑکی کو تلاش کرو۔''

چنانچہ کَرخ کے ویرانے میں جا کر میں نے حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا، رات کے سَنّاٹے میں خوفناک جنات میرے حصار کے باہَر گزرتے رہے، جنات کی شکلیں اس قدَر ہَیبت ناک تھیں کہ مجھ سے دیکھی نہ جاتی تھیں، سَحَری کے وَقت جنات کا بادشاہ گھوڑے پر سُوار آیا، اُس کے اِردگرد بھی جنات کا ہُجُوم تھا حصار کے باہَر ہی سے اُس نے میری حاجت دریافت کی۔ میں نے بتایا کہ مجھے حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اِتنا سننا تھا کہ ایک دَم وہ گھوڑے سے اُتر آیا اور زمین پر بیٹھ گیا، دوسرے سارے جِنّ بھی دائرے کے باہَر بیٹھ گئے۔ میں نے اپنی لڑکی کی گُمشُدَگی کا واقِعہ سُنایا۔ اُس نے تمام جنات میں اِعلان کیا کہ لڑکی کو کون لے گیا ہے؟ چند ہی لمحوں میں جنات نے ایک چینی جِنّ کو پکڑ کر بطورِ مجرِم حاضر کر دیا۔ جنات کے بادشاہ نے اُس سے پوچھا قُطبِ وَقت حضرتِ غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے شہر سے تم نے لڑکی کیوں اُٹھائی؟ وہ کانپتے ہوئے بولا: عالی جاہ! میں دیکھتے ہی اُس پر عاشِق ہوگیا تھا۔ بادشاہ نے اُس چینی جِنّ کی گردن اُڑانے کا حکم صادِر کیا اور میری پیاری بیٹی میرے سپُرد کر دی۔ میں نے جنات کے بادشاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: مَا شَآءَاللہ! آپ سیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بے حد چاہنے والے ہیں! اس پر وہ بولا: بیشک جب حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہماری طرف نظر فرماتے ہیں تو جنات تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔ جب اللہ تبارَكَ وتعالیٰ کسی قُطبِ وَقت کا تعیُّن فرماتا ہے تو جنّ وانس اس کے تابع کر دیئے جاتے ہیں۔

(بَہجۃُ الاسرار للشّطنوفی ص ۱۴۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت، زبدۃ الآثار ص ۸۱، جنات کا بادشاہ صفحہ 2، نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی صفحہ 80)

Necklace of Gems Page 129,The Sultan of the Saints Page 279

6۔قبر پر مردہ زندہ کرنے میں مظہر

شفا شریف میں ہے:

"ایک شخص نے بارگاہِ رسالت ماب ﷺ میں اپنی بیٹی کو زندہ کرنے کی درخواست کی اور بتایا کہ وہ فلاں وادی میں ہے تو رسول اکرم ﷺ اس کے ساتھ وادی کی طرف چل دیے اور اُسے اُس کے نام کے ساتھ آواز دی، اَے فلانہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مجھے جواب دے، وہ لڑکی اپنی قبر سے باہر نکل کر کہنے لگی: لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں آپ ﷺ کے حضور حاضر ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ ﷺ کو خوش حال رکھے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے ماں باپ اِسلام لے آئے ہیں اگر تو چاہے تو میں تجھے اُن کے پاس دُنیا میں واپس لوٹا دوں؟ اُس نے کہا: مجھے اپنے والدین کی ضرورت و حاجت نہیں، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِن دونوں سے زیادہ مہربان پایا ہے۔"

(شفا شریف جلد ا ص ۳۲۰ فصل فی احیاء الموتیٰ وکلامھم)

حضورغوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک روز ایک محلہ سے گزر رہے تھے۔تو دیکھا ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں تو سرکارغوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جھگڑے کا سبب پوچھا تو مسلمان نے کہا کہ یہ عیسائی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی ﷺ سے افضل ہیں اور میں نے عیسائی کو کہا ہے کہ نہیں بلکہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے افضل ہیں تو سیدنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس عیسائی سے فرمانے لگے کہ تم کس دلیل سے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر فضلیت دیتے ہو عیسائی نے کہا کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے تو سیدنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ نصرانی دیکھ میں نبی نہیں ہوں بلکہ میں اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ادنیٰ غلام ہوں۔ اگر میں مردہ کو زندہ کر دوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا اس نے کہا ضرور میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ پھر غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ تجھے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت کا علم اور یقین ہو جائے۔

اس عیسائی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ایک بوسیدہ اور پرانی قبر دکھائی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا تمہارے نبی مردوں کو زندہ کرتے وقت کیسے خطاب کیا کرتے تھے اس نے کہا "قم باذن اللہ" (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا) کہتے تھے۔تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا یہ قبر والا دنیا میں گویّا تھا اگر تو چاہے تو یہ گا تا

ہوا اپنی قبر سے اٹھے اُس نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، "قُم باذنی" (میرے حکم سے کھڑا ہو جا) پس قبر پھٹ گئی اور وہ مردہ زندہ ہو کر گا تا ہوا باہر نکل آیا۔ جب عیسائی نے حضرت غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ کرامت دیکھی تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت کا بھی قائل ہو گیا۔

(تفریح الخاطر صفحہ 65،271 The Sultan of the Saints Page)

7۔ تمام کائنات کا مشاہدہ کرنے میں بحیثیت مظہرِ اتم

حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں (یعنی تمام جوانب و اطراف) کو دیکھ لیا۔''

☆ (مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ہلاک ہذہ الامۃ الخ، ص ۱۵۴۴، حدیث: ۲۸۸۹)

دوسری روایت میں حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا پیش فرمادی، یہ ہی وجہ ہے کہ میں دنیا اور اس میں پیش آنے والے قیامت تک کے واقعات کو اپنی اس ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوۃ، باب اخبارہ بالمغیبات، ۸/ ۵۱۰، حدیث: ۱۴۰۶۷)

حضرت غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قصیدہ غوثیہ شریف میں فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہر اور ملک میری نگاہ میں رائی کے دانہ کی طرح ہیں اور میرے حکم اتصال میں ہیں۔ (الفیوضات الربانیہ صفحہ ۴۶)

8۔ بارش کا حکم کی تکمیل کرنا

حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہاتھ اُٹھاتے تھے؟ فرمایا جی ہاں ایک جمعہ لوگوں نے شکایت کی اور عرض کی یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ بارش (نہیں ہوئی) اور قحط ہو گیا اور زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغل مبارک دیکھے اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا ہم نے ابھی تک نماز بھی نہ پڑھی تھی کہ جوان مضبوط جسم والے آدمی کو بھی گھر پہنچنے کی فکر تھی (یعنی بارش اس زور سے آئی کہ لوگوں کو گھر جانے کی فکر لاحق ہوئی)۔

حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھر گر گئے اور سوار رُک گئے راوی فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے ابن آدم کے اتنی جلدی اُکتا جانے پر تبسم فرمایا اور پھر عرض کی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ (بارش) ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ آسمان (اسی وقت) صاف ہو گیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 صفحہ 318)

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دن منبر پر بیٹھے بیان فرما رہے تھے کہ بارش شروع ہو گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "میں تو جمع کرتا ہوں اور (اے بادل) تو متفرق کر دیتا ہے۔" تو بادل مجلس سے ہٹ گیا اور مجلس سے باہر برسنے لگا راوی کہتے ہیں کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کلام ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ بارش ہم سے بند ہو گئی اور ہم سے دائیں بائیں برستی تھی اور ہم پر نہیں برستی تھی۔ (بہجۃ الاسرار، عربی ص ۱۴۷، Necklace of Gems Page 129)

9۔قرب خاص

امام عجلونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (المتوفی ۱۱۶۲ھ) اور عبدالرؤف المناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب میں روایت نقل فرمائی ہے۔

"لِيْ مَعَ اللهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ"

میرے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیساتھ ایک ایسا وقت ہے۔ جس میں کسی مقرب فرشتے یا مُرسل کی گنجائش نہیں۔

(فیض القدیر شرح جامع الصغیر جلد ۴ صفحہ ۶)

امام عجلونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کثیر صوفیائے کرام نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(کشف الخفاء جلد ۲ صفحہ ۱۷۳)

نبی پاک ﷺ کے فیضان کرم سے غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی قرب خاص کی لذت سے نوازا گیا ہے۔

اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہ قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے پھیرتا ہے (یعنی ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے لئے کافی ہے۔ (الفیوضات الربانیہ صفحہ ۴۶)

10۔ حکم الٰہی سے گفتگو کرنا:

نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک وحی الٰہی کی ترجمان ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے۔ (سورہ النجم آیت 3،4)

حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے نانا جان رسول مکرم شفیع معظم ﷺ کے فرزند اور نائب و مظہر ہیں اس لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اذنِ الٰہی کے بغیر گفتگو نہ فرماتے:

"مجھے حکم دیا جاتا ہے، اے عبدالقادر! کلام کرو تمہاری بات سنی جائے گی۔"

پھر فرمایا مجھے کہا جاتا ہے

"اے عبدالقادر قسم تجھے میرے اس حق کی، جو تیرے اوپر ہے بات کر تجھے میں نے ہلاکت سے مامون بنایا ہے۔" (بہجۃ الاسرار صفحہ 21)، Utterance of Shaikh Abd ul Qadir Jilani Page 91

11۔ ذبح کیے ہوئے جانور کو زندہ کرنا

حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر پایا یہ دیکھ کر اسی وقت اپنے گھر چلے گئے اور اپنی زوجہ سے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا چہرہ متغیر دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ بھوک کی وجہ سے متغیر ہے، کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے؟ زوجہ نے عرض کی واللہ اس بکری اور بچے ہوئے آٹے کے علاوہ کچھ نہیں۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسی وقت بکری کو ذبح کر دیا اور فرمایا کہ جلدی جلدی گوشت اور روٹیاں تیار کرو۔

جب کھانا تیار ہو گیا تو ایک بڑے پیالے میں رکھ کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانا پیش خدمت کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو میرے پاس جمع کرو، پس لوگوں کو اکٹھا کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں لے آیا، آپ ﷺ نے فرمایا ان کو جدا جدا ٹولیاں بنا کر میرے پاس بھیجتے رہو۔ اسی طرح وہ کھانے لگے جب ایک ٹولی سیر ہو کر چلی جاتی تو دوسری آ جاتی، یہاں تک کہ سب کھا چکے اور پیالے میں اتنا ہی تھا جتنا پہلے تھا نبی اکرم ﷺ فرماتے کہ کھاؤ اور ہڈی نہ توڑو۔ پھر آپ ﷺ نے پیالے میں ہڈیوں کو جمع کیا اور اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ پڑھا، جسے میں نے نہیں سنا، اچانک وہ بکری کان جاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اپنی بکری لے جا، میں بکری کو اپنی زوجہ کے پاس لے آیا، وہ بولی یہ کیا ہے؟ میں نے کہا واللہ یہ ہماری وہی بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا۔ رسول پاک ﷺ کی دعا سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے زندہ کر دیا ہے یہ سُن کر آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ (نبی پاک ﷺ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ (خصائص الکبری جلد 2 صفحہ 112)

ایک بی بی سرکار بغداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں اپنا بیٹا چھوڑ گئیں کہ "اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے اس کی تربیت فرمائیں۔" آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگا دیا اور ایک روز ان کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت کمزور اور زرد رنگ ہو گیا ہے اور اسے جو کی روٹی کھاتے دیکھا جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تناول فرمایا تھا، عرض کی: "اے میرے مولیٰ! حضور تو مرغی کھائیں اور میرا بچہ جو کی روٹی۔" یہ سن کر حضور پرنور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا:

"قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْم"

یعنی جی اُٹھ اس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرمائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہو کر آواز کرنے لگی، حضور اقدس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "جب تیرا بیٹا اس درجہ تک پہنچ جائے گا تو جو چاہے کھائے۔" (بہجۃ الاسرار عربی، ص ۱۲۸، غوث پاک کے حالات صفحہ 44)

(Abd al Qadir Jilani by Dilaver Gurer page 48),Necklace of Gems Page 153

The Sultan of the Saints Page 271)

وصالِ مبارک:

ابن جوزی کے نواسے علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 561ھ میں وفات پائی اور ہجوم خلائق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شب کو مدفون ہوئے کیونکہ بغداد میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے جنازہ میں شریک نہ ہوا ہو۔ بغداد کے محلہ حلبہ کی تمام سڑکیں اور اس کے مکانات لوگوں سے بھر گئے تھے۔ ابن اثیر اور ابن کثیر نے بھی اپنی اپنی تاریخ میں یہی بیان کیا ہے۔

ابن نجار نے بیان کیا ہے کہ شنبہ کی رات کو بتاریخ 10 ربیع الثانی 561 ھ میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے وفات پائی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تجہیز و تکفین سے شب کو فراغت ہوئی۔ (قلائد الجواہر صفحہ 32)

The Sultan of the Saints Page 296,The Onlooker's Delight Page 71

نوٹ: چونکہ اسلامی تاریخ مغرب کے بعد تبدیل ہو جاتی ہے لہذا 10 ربیع الثانی کی شب کو گیارہ ربیع الثانی میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تدفین فرمائی گئی اور اسی تاریخ کو بڑی گیارہویں شریف (حضور رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سالانہ عرس مبارک) پوری دنیا میں اور بغداد شریف میں منایا جاتا ہے۔

The Sultan of the Saints Page 297

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے روضے کا گنبد مبارک عثمانی بادشاہ سلیمان نے ۹۴۱ھ/1535ء میں تعمیر کروایا اور چند سال پہلے اس کی تعمیر نو بھی ترکوں نے ہی کر دی ہے۔

ابن رجب نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے کہ نصیر النمیر ی نے جس شب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دفن ہوئے اس کی صبح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مرثیہ میں ایک قصیدہ کہا جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

مشکل الامر ذا الصباح الجدید

ماله ذاک السنا المعهود

ترجمہ: یہ صبح کا جدید واقعہ نہایت مشکل ہے جس سے صبح کی مقررہ روشنی مطلق نہیں رہی۔

(الغیۃ لِطالِبی طریق الحق عزوجل تحقیق و دراسه صفحہ ۸، قلائد الجواہر صفحہ 32)

Necklace of Gems Page 543

ماخذ ومراجع (مختصر سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ)

1۔ کَنْزُ الْاِیْمَان فِیْ تَرْجَمَةِ الْقُرْآن از اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

2- صحيح البخاري محمد بن إسماعيل دار ابن كثير ، اليمامة بيروت

3- صحيح مسلم أبو الحسين مسلم بن الحجاج دار الجيل بيروت

4- سنن الترمذي محمد بن عيسى أبو عيسى الترمذي دار إحياء التراث العربي بيروت

5- مصنف ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي مكتبة الرشد الرياض

6- فيض القدير شرح الجامع الصغير زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف المناوي القاهري المكتبة التجارية الكبرى مصر

7- كشف الخفاء العجلوني، إسماعيل بن محمد الجراحي دار إحياء التراث العربي

8- الخصائص الكبرى أبو الفضل جلال الدين عبد الرحمن أبي بكر السيوطي دار النشر / دار الكتب العلمية بيروت 1405هـ 1985م.

9- الشفا بتعريف حقوق المصطفى أبو الفضل القاضي عياض دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع

10- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي دار الفكر، بيروت 1412 هـ

11۔ نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبدالقادر (مترجم) از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

12۔ قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر (عربی) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی حلبی رحمۃ اللہ علیہ شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر ۱۹۵۶

13۔ تحفۃ القادریہ (مترجم) سید خیر الدین المعروف شاہ ابو المعالی لاہوری قادری رحمۃ اللہ علیہ رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

14۔ سیرت غوث الثقلین علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ مونال پبلی کیشن راولپنڈی

15۔ نام ونسب پیر سید نصیر الدّین نصیر گیلانی گیلانی پبلشرز درگاہ گولڑہ شریف

16۔ گلستان سعدی از شیخ مصلح الدین سعدی رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

17۔ غوث پاک کے حالات مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی) مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی

18۔ مکتوبات غوثیہ (مترجم) شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ القلم پبلشرز، لاہور پاکستان

19۔ الجواہر المُضیَّہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ (شرح قصیدہ غوثیہ) از علامہ عبدالمالک کھوڑوی نوری کُتب خانہ لاہور

20۔ بیان الاسرار فی شرح قصیدہ للشیخ سید عبدالقادر جیلانی (مترجم) از فاضل الدین قادری بٹالوی دربار قادریہ فاضلیہ کالونی لاہور

21۔ سیف الملوک حضرت میاں محمد بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ محکمہ اوقاف آزاد کشمیر دربار کھڑی شریف

22۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی (مترجم) شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرید بک سٹال لاہور

23۔ زبدۃ الآثار شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی ﷺ مکتبہ نبویہ اردو بازار لاہور

24۔ جنات کا بادشاہ امیر اہلسنت محمد الیاس قادری عطاری مکتبۃ العلمیہ دعوت اسلامی

25۔ معجزات نبی ﷺ کی برسات، غوث جلی کی ذات ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی اکبر بک سیلرز لاہور

26۔ فتاوی مہریہ سیدنا پیر مہر علی شاہ ﷺ گیلانی پبلشرز درگاہ گولڑہ شریف

27۔ الخصائص الکبری امام جلال الدین سیوطی ﷺ عبداللہ اکیڈمی الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

28۔ معجزات نبی کی برسات غوثِ جلی کی ذات علامہ نعیم قادری رضوی اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور

29۔ انوار اولیاء مصنف رئیس احمد جعفری شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشر ادبی مارکیٹ لاہور

30۔ بہجۃ الاسرار و معدنُ الانوار (مترجم) امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی ﷺ مرتبہ: رضا اکیڈمی بمبئی

31۔ شرح فتوح الغیب (مترجم) شیخ عبدالحق محدّث دہلوی ﷺ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

32۔ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر از: محمد محبّ اللہ نوری مرتبہ: فقیہ اعظم پبلی کیشنز دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑہ

33. Sufficient provision for seeker of path of truth by Mukhtar Holland(Engish translation of Ghunia Vol 1,2,3,4&5)

34.The summary of religious knowledge and pearls of heart by Mukhtar Holland (English translation of Mukhtasar fi elam ud din)

35.The removal of cares translated by Mukhtar Holland(English translation of jila ul Khatir)

36.Sharah Fatu ul Ghaib by Ibne Tamia (English translation) by M. Holland

37.The Onlooker's delight by Hafiz ibn e Hajar Asqalani

38.Necklace of Gems by Yaya Tazfi (English translation by Mukhtar Holland) published by Al-Baz Publishing Inc Fort Lauderdale Florida(USA)

39.Al Ghazali Path to Sufism (English translation of Almunqiz min Aldalal)

40.Ghose ul Azam dastagir by Aziz Urfi

41.Purification of the mind (Jilal ul Khatir) by Shetha Al-Dargazelli and Louay Fatoohi

42.Fatuh Al Ghaib (English translation M .Aftab ud Din Ahmed Published by Kitab

Bhavan New Delhi (India)

43. The Book of Secrets of Secrets (Sir ul Asrar) by Mukhtar Holland

44. Utterance of Shaikh Abd ul Qadir Jilani by Mukhtar Holland

45. The Removal of Cares (Jala al Khatir) by Mukhtar Holland

46. Al Ghazali 's Path to Sufism translated by R.J.Mccarthy

47. Malfuzat translated by Sheikh Muhammad bin Yaya Al-Tadfi published by Kitab Bhavan New Delhi India

48. Al Ghzali Inner Dimensions of Islamic worship by Islamic Foundation

49. Mystical Dimensions of Islam by Anne Marie Schimmel

50. Fifteen Letters by Ali Husam ud Din Al - Mutaqi by Mukhtar Holland

51. Abdal Qadir Jilani by Dilaver Gurer (Turkish Scholar) translated in english by Hanife Oz published by Insan publications Istanbul

52. British Encyclopedia of Sufi

53. The Sultan of the Saints by Muhammad Riaz Qadri

54. Al Fath al Bari by Hafiz Ibn Hajr Asqalani

55. Islamic Mystical Poetry by Mahmood Jamal

56. The Mathnawi of Jalal ud Din Rumi by R.A.Nicholson

57. Essence of Rumis Masnavi by Dr. Erkan Turicmen

58. Teachings of Shamas Tabrazi by Dr Erkan Turicmen

59. Divine Wisdon by Khawaja Ahmed Yassawi

60. Roses from Rumi's Garden by Prof Dr. Erkan Turicmen

61. Mukhtasar Minaj al Qasidin by Ibn Qudamah al Maqdisi

62. The life Personality and writings of Al- Junayd by Ali Hasan Abdal Qadir

63. Rubais of Rumi by Nevit Ogus Ergin

64۔ عوارف المعارف شیخ شہاب الدین سہروردی ؒ پروگریسو بکس اردو بازار غزنی سٹریٹ لاہور

65۔ کبریت احمر شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ سیرت فاؤنڈیشن ۸۵۵-این سمن آباد لاہور

66۔ الرسالة الغوثية مع شرح جواہر العشاق سید محمد حسینی خواجہ بندہ گیسو دراز ؒ پروگریسو بکس اردو بازار غزنی سٹریٹ لاہور

67۔ الفيوضات الربانيه فی المآثر والاوراد القادرية مرتب سید الحاج اسماعیل بغدادی مطبع مصطفی البابی الحلبی وأولادہ بمصر

68۔ تحفۂ میراں (طبع اوّل) حضرت میاں محمد بخش ؒ در مطبع مصطفائی واقع لاہور طبع شد

69۔ اخبار الاخیار (مترجم) شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی ؒ اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور

70۔ القصیدۃ الغوثیہ مرتبہ حافظ برکت علی غوثیہ کتب خانہ (رجسٹرڈ) اردو بازار

71۔ منهج الشيخ عبدالغنی النابلسی و آراؤہ العقدية فی کتابه "الفتح الربانی والفيض الرحمانی"

مرتبہ: الدکتور مروہ محمود حجو خرمه

72۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی مصنف: شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ دارالکتب العلمیۃ بیروت

73۔ لواقع الانوار (طبقات للشعرانی ؒ) مترجم مصنف: امام عبدالوہاب شعرانی ؒ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز اُردو بازار لاہور

74۔ سیف الملوک حضرت میاں محمد بخش قادری ؒ در مطبع مصطفائی واقع لاہور ۱۲۸۶ھ

75۔ قدم الشیخ عبدالقادر علیٰ رِقاب الاولیاء الاکابر ممتاز احمد چشتی بزمِ سعید جامعہ انوار العلوم نیو ملتان

76۔ سرالاسرار (مترجم) مصنف: شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ سلطان الفقر پبلی کیشنز لاہور

77۔ سیرت غوث اعظم ؒ علامہ عبدالرحیم قادری قادری کتب خانہ لاہور

78۔ فتوح الغیب (مترجم) مصنف: شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ قادری کتب خانہ لاہور

79۔ المدینہ لائبریری (دعوت اسلامی آن لائن)

80۔ المكتبة الشاملة المكتب التعاونی للدعوة بالروضة آن لائن

81۔ حدائق بخشش مصنف: امام احمد رضا خاں بریلوی رضوی دارالکتب سرائے سلطان لاہور

82۔ قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی (مترجم) مرتبہ: از علامہ محمد یحییٰ تاذفی ؒ کرماں والا بک شاپ لاہور

83۔ بہجۃ الاسرار و معدنُ الانوار (عربی) امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی ؒ دارلکتب العلمیۃ بیروت لبنان

84۔ بہجۃ الاسرار و معدنُ الانوار (مترجم) امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی ؒ مرتبہ: شبیر برادرز لاہور

85۔ مناقب غوثیہ شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری احمد آبادی ؒ المکتبۃ النوشاہیہ دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم

86۔ السیف الربانی فی عُنقِ المعترض علی الغوث الجیلانی محدث تیونس علامہ محمد بن مصطفیٰ بن عَزوز مکی صفہ فاؤنڈیشن لاہور

87۔ تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر مترجم ازعبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

88۔ سیرت غوث الثقلین ضیاء اللہ قادری قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

89۔ خلاصۃ المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر (مترجم) از امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ تصوف فاؤنڈیشن لاہور

90۔ مخزن الاسرار الالٰہیہ فی شرح قصیدۃ الغوثیہ سید عبدالمعبود جیلانی حسنی موصلی مملوکہ سید عبداللہ قادری واہ کینٹ

91۔ ملفوظات مہریہ سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گیلانی پبلشرز درگاہ گولڑہ شریف

92۔ الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ امام احمد رضا قادری المدینۃ العلمیۃ کراچی

93۔ دیوان غوث اعظم (فارسی) شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ دَر مطبع نامی منشی نول کشور طبع مزین مقبول جہاں شد بار دوم لکھنؤ (۱۲۸۶ھ) بمطابق ۱۸۶۹ء

94۔ دیوان غوث اعظم (مترجم سید امیر محمد شاہ قادری) شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ضیا القرآن پبلی کیشنز (2002ء)

95۔ غنیۃ الطالبین (مترجم علامہ عبدالاحد قادری) شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور

96۔ مکتوبات طیبات معروف بمہر چشتیہ سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گیلانی پبلشرز درگاہ گولڑہ شریف

97۔ طلوع غوث اعظم رضی اللہ عنہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صراط مستقیم پبلی کیشنز لاہور

98۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ علامہ ریاست علی مجددی قادری رضوی کُتب خانہ لاہور

99۔ جامع کرامات اولیاء (مترجم) امام یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

100۔ شرح تاریخ المعتبر (مترجم) مصنف پروفیسر الدکتور الحضرۃ الشیخ محمد بن عبدالرحمٰن الحسنبلی مشتاق بُک کارنر اردو بازار لاہور

101۔ خزینۃ العلم والعرفان سید محمد اکبر شاہ گیلانی مثانوی ہجویری بک شاپ گنج بخش روڈ لاہور

102۔ نفحات الانس مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ پروگریسو بکس اردو بازار غزنی سٹریٹ لاہور

103۔ شاہِ جیلان قاضی عبدالنبی کوکب ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

104۔ تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف (مترجم) شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور

105۔ طبقات الاولیاء (مترجم) ابن ملقن سراج الدین شافعی المصری پروگریسو بکس اردو بازار غزنی سٹریٹ لاہور

106۔ فتوح الغیب للباز الاشهب الشیخ عبدالقادر الجیلی قدس الله روحه

بتحقیق دکتور جمال الدین فالح الکیلانی مرکز الاعلام العالمی داکا-بنغلادیش 2014

میاں ذوالفقار احمد قادری کھڑی شریف کی
خاندانی وضاحت اور ذاتی تحریر

مجھ سے اکثر مرکزی سجادہ نشین دربار عالیہ کے دعوے دار میاں محمد عمر کے متعلق سوال کیا جاتا ہے تو مجھے خاندانی عزت اور ایک طرف بابا جی میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان:

نکتہ چینی فتنہ دوزی بھلیاں دا کم نائیں

روک رہا ہوتا ہے تو دوسری ہی طرف جدِ امجد کا یہ فرمان:

سچ ہوئے تاں ترے کمائی سچوں سخن اڈاری دا

سچ کہنے کی پرزُور ترغیب دیتا ہے۔ اسی تذبذب کی کیفیت میں رہتے ہوئے اپنی نیت وخواہشات کو اخلاص کے ترازو میں تولنے کے بعد اور میاں محمد عمر کا تین خاندانی بیٹھکوں میں اُس کی تحریروں کے متعلق مختلف اوقات میں ثبوت مانگنے کے باوجود ہر بار ناکامی (خاندان کے معزز ومعتبر حضرات ان میٹنگوں میں موجود تھے) کے بعد اور موصوف کی دن بدن مساعی ہماری خاندانی تاریخ کو مسخ کرنے کی کوششوں کی وجہ سے کچھ لکھنے پر مجبور ہوں۔ میری حتمی رائے یہ ہے کہ تذکرہ مقیمی کے قلمی نسخہ کو منظر عام پر لانے کے بعد صاحب علم لوگوں کے لئے بلند بانگ دعوؤں کو پرکھنے اور اصل حقیقت تک پہنچنے تک مدد ملے گی۔ راقم کو اس دفعہ موصوف کی نئی کتاب (آفتاب کھڑی مستند) کے کچھ اوراق پڑھنے کا موقعہ ملا۔ موصوف میرے خیال میں غیر جانبدارانہ دلیلوں کے بغیر سچ کی کمی اور کچھ مبالغہ کیساتھ اپنا ہی نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے اپنی ذاتی تشہیر کے حصول کے لئے کوشاں نظر آتا ہے۔ طوالت سے گریز کرتے ہوئے تفصیل میں جانے کی یہاں ضرورت نہیں سمجھتا صرف اس بات پر اکتفاء کرتا ہوں کہ موصوف کے متعلق میاں افتخار احمد صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ کھڑی شریف کی کتاب ''حقیقت'' سے استفادہ کرکے آپ اصل حقائق تک پہنچ سکتے ہیں۔ کتاب کے شروع میں ہی موصوف اپنا تعارف بطور جانشین رومی کشمیر کر رہا ہے جو کہ بہت بڑا دعوی ہے ایک عارف باللہ کے جانشین کے دعویدار نے شاید جناب غوث اعظم دستگیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسے منصب کے لیے جن ضروری شرائط کا ذکر کیا شاید اُن پر اپنے آپ کو پرکھنے کی کبھی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کتاب کے صفحہ پانچ پر موصوف نے سجادہ نشینوں کی فہرست میں اپنا نام اور اپنے دادا جی

مرحوم میاں منظور حسین کا نام لکھا ہے۔ راقم نے کبھی بھی میاں غلام علی صاحب مرحوم، میاں حاجی سلطان علی صاحب مرحوم، میاں کیپٹن سردار علی صاحب مرحوم، پوتگان میاں علی بخش صاحب مرحوم سے یا میاں زمان صاحب مرحوم میاں اقبال صاحب مرحوم، میاں عبدالخالق مرحوم صاحب، میاں سلطان صاحب مرحوم، میاں محمد اشرف صاحب مرحوم، ولد میاں نور علی صاحب مرحوم، میاں منظور حسین مرحوم، میاں سکندر صاحب مرحوم، میاں سرور صاحب مرحوم، میاں اختر صاحب مرحوم، میاں ڈاکٹر حمید صاحب مرحوم، میاں محمد سعید صاحب ایڈووکیٹ مرحوم یا کسی بھی خاندان کی زندہ یا مرحومہ خاتون سے کبھی میاں منظور حسین صاحب مرحوم کی سجادگی کا ذکر نہیں سنا۔ چونکہ میاں نور علی صاحب مرحوم میری پیدائش سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے اس لئے میں کوئی حتمی رائے دینا مناسب نہیں سمجھتا جہاں تک میں نے خاندان کے صاحبزادگان اور خواتین سے سنا ہے وہ یہ ہے کہ میاں عطاء محمد صاحب مرحوم آخری گدی نشین تھے۔ چونکہ موصوف کی دادی محترمہ میری تایا زاد ہمشیرہ تھیں اور بڑی شفقت فرماتی تھیں میں نے کبھی بھی نہ اُن سے یا بھائی میاں منظور حسین مرحوم سے سجادگی کا دعوی سنا تھا۔ حتی کہ برمنگم میں منعقدہ کم و بیش آٹھ دس محافل میں بھائی منظور حسین مرحوم میری صدارت میں منعقدہ عُرس کی تقریب میں بھی شامل ہوئے تو انہوں نے کبھی اشاروں کنائیوں میں بھی اپنی زندگی میں سجادہ نشینی کا دعوی نہیں کیا۔ میاں عزیز الحق مرحوم جو کہ موصوف کے تایا ابا تھے اور میرے کلاس فیلو تھے انہوں نے بھی کبھی میرے ساتھ یہ دعوی نہیں کیا کہ وہ سجادہ نشین کے بڑے فرزند ہیں اور نہ ہی میں نے کبھی پڑھا یا سنا ہے کہ موصوف کے والد میاں حاجی طارق صاحب نے گدی نشین کا دعوی کیا ہے۔

بہرحال یہ منصب اُسی کو ملنا چاہئے جو اس کا اہل ہو اور جد امجد کے طریقے پر کاربند ہو۔ مجھے صرف اور صرف مستقبل کے محققین کے لئے اصل حقائق پہنچانے کا ذریعہ بننا مقصود ہے۔

موصوف بابا جی سرکار میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کافی کتب چھپوا چکا ہے جب آپ موصوف کے اپنے دعوے پڑھیں گے اور ہر کتاب کے شروع اور آخر میں مقصد ذاتی نقطہ نظر واضح ہے میں اس پر اکتفاء کرتا ہوں اور قاری کو دعوتِ فکر دیتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ موصوف کی سب اشاعت کی گئی کتب کا باغور مطالعہ کریں اور نیچے دیئے گئے صفحہ نمبر ملاحظ فرمائیں۔ تقریباً ہر دوسری کتاب میں موصوف ہمارے خاندانی شجرہ نسبی میں اپنی مرضی سے ردوبدل کر دیتا ہے۔ (ملاحظہ ہو تحفۂ میراں صفحہ 104,118، تذکرہ حضرت پیرا شاہ غازی قلندر صفحہ 23، باقیات میاں محمد بخش صفحہ 119، نیرنگ عشق صفحہ 76)

موصوف کا مؤقف یہ ہے کہ میاں خاندان ،باباجی دمڑی والی سرکار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نسبی بیٹے خواجہ دین محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اولاد ہے۔ جو کہ صریحاً غلط ہے۔ اور اب اپنی کتاب آفتاب کھڑی میں اس مؤقف سے ہٹتا دکھائی دے رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو آفتاب کھڑی صفحہ 66)۔

موصوف نے سرکار میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نماز جنازہ پڑھانے کے لئے خود حضرت خضر علیہ السلام کے آنے کی من گھڑت داستان بنائی۔ (ملاحظہ ہو باقیات میاں محمد بخش صفحہ 131) جس سے اب اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرنے اور غلطیاں ماننے کی بجائے حالات و واقعات کو بدل کر بیان کرتا دکھائی دے رہا ہے۔

موصوف اس کتاب (آفتاب کھڑی) کے صفحہ ۵۵ میں میاں افتخار احمد صاحب کی تصنیف حقیقت صفحہ ۲۵، (اشاعت اپریل/ 2017ء) میں تحریر شدہ مندرجہ ذیل پیراگراف (حضرت پیرا شاہ غازی قلندر کو کامل علم تھا کہ بابا دین محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چوتھی پشت میں ایک ولی، مرد عارف اور حضور کا سچا عاشق اور حضور غوث پاک میراں محی الدین جیلانی بغدادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سچا غلام حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صورت میں اس عالم رنگ و بو میں آئے گا جو اپنے عالی شان صوفیانہ کلام سے نہ صرف حضرت غازی قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت و شان کو رہتی دنیا تک دوام بخشے گا بلکہ جس کے عارفانہ کلام سے متلاشیان حق مستفید ہوکر اپنی منزل پر پہنچیں گے) کو اپنے انداز میں فصیح و بلیغ طریقے سے کسی غیبی نصرت و تائید سے اپنی طرف منسوب کر رہا ہے۔

مجھے اپنی کم علمی اور بے عملی کا پورا ادراک ہے۔ اکثر لوگوں کے سوالوں کے جواب میں جو حقیقت مجھے معلوم ہے قارئین کو اس سے آگاہ کر دیا ہے تاکہ قارئین اصل حقیقت تک پہنچ سکیں۔

ایک مشہور حنبلی سکالر ابوالوفا ابن عقیل نے شروع وقت میں معتزلہ فرقہ سے متاثر ہوکر کلام الٰہی کی تمثیلی تشریح کرتے ہوئے قابل اعتراض تحریریں لکھی تھیں۔ جن پر وہ زندگی کے آخری حصے میں پشیمان بھی ہوئے اور اُن نظریات سے ہٹ بھی گئے تھے۔ مگر اس کے باوجود چونکہ وہ قابل اعتراض تحریریں وجود میں آچکی تھیں۔

اس لئے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایک قابل طالب علم ہستی جن کا نام موفق الدین ابن قدامہ ہے انہوں نے اپنی ایک کتاب ''الرد ابن عقیل'' میں مقالہ پیش کیا ہے:

(Ibn Qudama,s Censure Of Speculative Theology)

(اُردو قیاس آرائی پر مبنی الہامات)

جس میں اِن قیاس آرائیوں کا رد پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میرا اوّلین مقصد مشکوک قارئین کو اِن گمراہ کن عقائد کے خطرات سے آگاہ کرنا ہے جو ابن عقیل کی تحریروں میں موجود ہیں۔ بیشک اب ابن عقیل خود اِن نظریات سے ہٹ چکے تھے مگر پھر بھی موفق الدین ابن قدامہ کو کیوں ضرورت تھی کہ ایک حنبلی مذہب کے ماننے والے بھائی عالم جو کہ اب اِن نظریات سے ہٹ بھی چکے تھے پر تنقیدی مقالہ لکھنا ضروری سمجھا۔

اِس کے جواب میں ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ضروری سمجھا کیونکہ نہ صرف قابل اعتراض تحریریں موجود تھیں بلکہ بعض سادہ لوح لوگ اُن پر یقین بھی کرتے تھے اور ابن عقیل اپنے مقصد میں خطرناک حد تک کامیاب ہو چکے تھے۔ سادہ لوح لوگ ابن عقیل کو سچا اور اُس کی تحریروں کو مستند سمجھتے تھے۔ اس لیے مجھے (یعنی ابن قدامہ) ہر صورت میں ابن عقیل کی تحریروں کی حقیقت کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے اِس مقالے کو لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

(جورج مقدسی I-Q-C-O-S-Theology)

ہماری فاؤنڈیشن کے لیے دو ہفتے رضا کارانہ خدمات دینے کے اختتام پر ایک انگلش ٹیچر جن کے آباؤ اجداد میر پور سے ہیں کھڑی شریف تشریف لانے پر دربار شریف حاضری دینے کے بعد مجھ سے کچھ سوالات کیے جو میں قارئین کی اطلاع کے لیے یہاں تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں:

سوال: حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے سال بابا پیرے شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی؟

جواب: میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ اور بابا پیرے شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ ہم عصر نہ تھے بلکہ بابا جی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ اویسی تھے اور اُن کو ظاہری بیعت کے لیے دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بذریعہ کشف سائیں غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ (کلروڑی، پلیر) سے بیعت کا حکم دیا تھا۔

سوال: دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قبر کس کی ہے؟

جواب: یہ اُن کے مرید خاص اور متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) میاں دین محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جن کو دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دمڑی اور مصلے کا وارث کیا اور یہ ہمارے خاندان کے جدِ امجد ہیں۔

سوال: کیا آپ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں؟

جواب: بابا جی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ مجرد تھے (شادی نہیں فرمائی تھی) اس لیے آپ کی حقیقی نسبی اولاد نہیں بلکہ اُن

کے بڑے بھائی میاں بہاول بخش ؒاور چھوٹے بھائی میاں علی بخش ؒکی اولاد موجود ہے۔

سوال: کیا آپ لوگوں کا خاندانی نام بخش ہے؟

جواب: جی نہیں ہمارا خاندانی نام آپ میاں کہہ سکتے ہیں جو خاندان کے سب لوگ استعمال کرتے ہیں۔

سوال: آپ کے آبائی قبرستان میں کچھ قبریں بڑی کیوں بنائی گئی ہیں اور کچھ نئی قبروں پر مزار بنائے گئے ہیں اور ساتھ ہی کچھ قبروں پر چادریں ہیں کیا ان کے روحانی درجات میں فرق ہیں؟

جواب: میاں شمس الدین ؒمیاں بہاول بخش ؒکے مزارات ایک صدی سے زیادہ قدیم ہیں اور ان کی بزرگی اور عظمت کی نشانیاں موجود ہیں باقی مرحومین کے ورثاء نے تعمیر کروائے ہیں یہاں پر میاں علی بخش ؒاور میاں فرمان علی ؒکی سادہ قبور میاں محمد بخش ؒکی موجودگی میں ہی سادہ بنائی گئی ہیں اور خاندان کے بیشتر افراد بابا جی میاں محمد بخش ؒکی سنت اور روایت کو برقرار رکھتے ہوئے قبروں کو سادہ ہی رکھتے ہوئے قبروں کو سادہ ہی رکھتے ہیں بہرحال ہمارے لیے یہ سب برابر کی متبرک ہستیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔امین

اللہ تعالیٰ ہمیں سچ بولنے کی توفیق دے اور قول و فعل کے تضاد سے بچائے۔آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ازقلم

میاں ذوالفقار احمد قادری کھڑی شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تحفۂ میراں

(کرامات غوث اعظم رضی اللہ عنہ)

(مع فرہنگ وحواشی)

تصنیف: حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

فرہنگ وشرح: شہباز علی قادری

فہرست مضامین تحفۂ میراں

منقبت نمبر	حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامات کے عنوان	صفحہ نمبر
	دیباچہ (تحفۂ میراں)	196
00	واقعہ معراج کے وقت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روح مبارکہ کا حاضر ہونا (منقبت قبل از اول)	208
01	انبیائے کرام، اولیائے عظام اور مومنین کی تین صفیں (منقبت اول)	219
02	بوڑھی عورت کے بیٹے کی شادی کے دن ڈوبا ہوا بیڑا دوبارہ تیرانا	221
03	امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے نو امام اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک امام	225
04	ایک قدم اُٹھایا تو دوسرا قدم رکھنے کی ساری زمین میں جگہ نہ ملی	226
05	بے وضو نام لینے والے کو سزا ملنے کی وجہ	227
06	حرز یمانی (دُعائے سیفی) کا وظیفہ	229
07	مسلمان اور عیسائی کے مناظرہ کے دوران مُردہ زندہ کرنا	231
08	پانی میں غرق شدہ بچے کو زندہ کروانا پھر اسم اعظم کا لقب ملنا	233
09	مجبور عورت کی تمام بیٹیاں دُعا سے بیٹے بن گئے	236
10	ملک الموت سے ارواح چھوڑانا	237
11	شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام عشق میں جسم مبارک کا پانی میں متشکل ہو کر دوبارہ واپس اصلی حالت میں لوٹنا	239
12	محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی دُعا کے سبب سے ہے	241
13	بھنے ہوئے انڈوں سے بچے نکل کر پرواز کرنے لگے	246
14	شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی دُعا کے سبب سے	248
15	پیراہن غوثیہ (قیمتی لباس) پر بادشاہ کے اعتراض پر اس کا بیٹا گُم ہونا پھر توبہ کرنے پر واپس ملنا	251
16	جو قیمتی تھان بادشاہ نہ خرید سکا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے خریدا اور بادشاہ کو پیالہ کے نیچے بند کرنا	255
17	ایک ہندو جو گیارھویں شریف کا ختم کرواتا تو اس سبب سے اسے مرتے وقت کلمہ نصیب ہو گیا	260
18	حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی عقیدت و محبت کی وجہ سے بغیر حکمران کے ملک کا انتظام چلنا	262

19	ایک مہمان (مریض) کے لیے چالیس گھوڑوں کو یکے بعد دیگرے ذبح کر کے اس کا علاج کرنا	265
20	شیراں اُتے شرف رکھیند اُکتا پیر پیراں دا	269
21	سخاوت ایسی کہ 140 فاسقوں کی بخشش کروادی	272
22	نو اماموں کی نسبت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور ایک امام کی نسبت امام حسن رضی اللہ عنہ سے	274
23	حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت کی بشارت امام حسن رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ سے سنائی گئی	277
24	امام حسن رضی اللہ عنہ کے حلم کی برکت سے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ جیسے بیٹے کی عنایت	279
25	اللہ کریم کی بارگاہ سے امام حسن رضی اللہ عنہ کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت کی بشارت	281
26	حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی پاس امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا خرقہ کیسے پہنچا	284
27	حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت آئمہ اہلبیت میں	286
28	چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء غوث اعظم رضی اللہ عنہ درمیان اولیاء	287
29	چار بزرگوں کو خاص مقام حاصل ہوا جن میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایک ہیں	288
30	نبی آخر الزماں ﷺ کی اطاعت کی وجہ سے عالی شان تصرف ملا	291
31	نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ غوثیہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد سے مکہ مکرمہ میں ملنا	293
32	قادریہ سلسلہ کی فضیلت	294
33	خواجہ بہاءالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے عنایت	295
34	اعلان قدمی پر خواجہ بہاءالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی اطاعت گزاری	298
35	اعلان قدمی پر خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا سر جھکانا	300
36	نو امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد مبارک سے اور ایک امام، امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے	303
37	شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش گوئی اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور سے آواز کا آنا	309
38	حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا سر جھکانا	311
39	360 ولیوں سے ناکام لوٹنے والے کی توبہ بارگاہ غوثیہ میں آنے سے قبول ہوگئی	313
40	امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ کا مصلیٰ بطور تحفہ ملنا	316

41	سفر مدینہ کے دوران چور کو قطب بنا دیا	317
42	آپ رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک کی برکت سے محب کو قبر میں منکر نکیر سے چھٹکارا مل گیا	319
43	سخاوت ایسی کہ ستر ہزار دینار کا عمامہ شریف ایک غریب کو عطا فرما دیا	320
44	شریعت مطہرہ کی پابندی میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا قبول نہ فرمایا	321
45	حضرت ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ کے پوچھنے پر حضرت خضر علیہ السلام نے بتایا کہ صدیقین کے امام کون ہیں	323
46	بعد از وصال مصر کے تاجر کو اپنے سلسلہ طریقت میں داخل فرمایا	324
47	روضہ مبارک سے دست مبارک باہر آنے پر بوسہ لیا	326
48	مریدوں کے حق میں قبولیت دعا	328
49	حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا سر جھکانا	332
50	مجلس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان	335
51	شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی پیش گوئی	336
52	غوث وقت حضرت یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری اور ان کی پیش گوئی	337
53	حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مکالمہ	339
54	سفارش غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے آدھی امت کی بخشش	342
55	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب میں شان غوث اعظم رضی اللہ عنہ	345
56	شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراف	349
57	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے نسبت	351
58	معمولات غوث اعظم رضی اللہ عنہ	352
59	فریاد کرنے والی عورت کو فاسق سے نجات دِلا دی	358
60	استغاثہ کرنے پر گمشدہ اونٹ مل گئے	360
61	تین قدم اٹھانے سے تین ہزار کی بخشش	362
62	ستر گھروں میں ایک ہی وقت پر روزہ افطار کرنا	364

63	متصرف فی الاشیاء	365
64	ولائت کی منظوری بارگاہ غوثیہ سے	366
65	ازدواجی زندگی کا امر حضور ﷺ کی بارگاہ سے	367
66	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا حضور ﷺ کی بارگاہ سے سفارش کروانا	370
67	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کرنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خواب میں تشریف لا کر ایک مکالمہ کرنا شیخ نظام الدین چشتی نارنولی رحمۃ اللہ علیہ کا حال سلب ہونا اور پھر دوبارہ واپس ملنا	371
68	شیخ احمد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو سبز عمامہ عطا ہونا	375
69	سات سو(700) مردوں کو اللہ پاک کے ساتھ واصل فرمایا	380
70	منبر شریف پر آمد مصطفیٰ کریم ﷺ	381
71	حضرت نوح علیہ السلام کی معیت	382
72	درخت قلمیں اور دریا سیاہی بن جائیں تو پھر بھی شان بیان نہ ہو سکے	383
73	حضرت خضر علیہ السلام سے مکالمہ	384
74	نیم روز کے بادشاہ کی طرف سے نصف ملک کی پیش کش سے بے نیازی	385
75	رافضی کا سُنیت کو قبول کرنا	386
76	ابدال کی مسلوب شدہ حالت کو دوبارہ بحال فرما دیا	388
77	سانپ (جن) کو مارنے والے استاد کی رہائی کا سبب	390
78	مدرسہ کی گھاس کھانے سے طاعون کے مریض شفا یاب ہو گئے	395
79	مظہر جمال مصطفیٰ کریم ﷺ	397
80	سال، مہینے اور دن سلام کے لئے حاضر ہوتے ہیں	400
	وصال کے وقت عزرائیل علیہ السلام کا رقعہ لے کر آنا	402
	کتابیات	411

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ (تحفۂ میراں)

حضور غوث اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مناقب میں لکھی گئی کتاب تحفۂ میراں جو کہ پنجابی منظوم میں تقریباً 80 مناقب اور ۱۴۲۴ اشعار (جس میں سے پانچ اشعار فارسی اور ۱۴۱۹ اشعار پنجابی منظوم) پر مشتمل ہے۔ حضرت میاں محمد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۲۷۴ھ بمطابق ۱۸۵۷ء میں یہ تصنیف فرمائی۔ اس کتاب کا سَنِ تالیف اور وجہ تسمیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے آخری صفحہ پر اس طرح ذکر فرمایا:

ہندی وِچ زبان مناقب لِکھ کھڑے وَل میراں
اس نسخے دا نام اونہاں نے دَھریا تحفۂ میراں
شالا ترے محمدؐ وَلوں ایہہ تحفہ اس جائے
میں عاجز وَل نظر کرم دی حضرت میراں پائے
سنہ مبارک ہجری آہا باراں سو چوہتر ۱۲۷۴ء
جاں تصنیف محمدؐ کیتا ایہہ مبارک دفتر

ان مناقب کو اگر ہم فارسی کی کتاب مناقب غوثیہ (فارسی قلمی عکسی نسخہ، اشاعت ۱۳۱۷ھ) کے تناظر میں دیکھیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیش نظر دیگر کُتب کے ساتھ ساتھ فارسی زبان کی یہ کتاب "مناقب غوثیہ" بھی رہی ہو گی۔ جو علامہ صادق شہابی سعدی قادری احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد سید عبدالقادر بن جلیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (احمد آباد) کے حکم پر ۹۰ کرامات (مناقب) پر مشتمل حضرت غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ۹۰ سال عمر مبارک کی نسبت سے لکھی۔ ان مناقب کو جن بنیادی کتابوں کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔ انہی کتابوں کا ذِکر حضور عارفِ کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنی کتاب تحفۂ میراں میں اکثر مناقب کے آغاز پر لکھا ہے یعنی بیان کردہ مناقب میں کافی حد تک مماثلت ہے اور پھر ہر منقبت کے آخر پر اپنی عاجزی و انکساری کا اظہار بڑے احسن اور محبت بھرے انداز میں فرمایا جو عقیدت مندوں کے لیے ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض جگہ دو یا تین مناقب کو ایک ہی منقبت کے تحت جمع فرمایا ہے۔ جن کُتب

اور اکابرین کی روایات کا خاص طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے وہ یہ ہیں:

عوارف المعارف: مصنف شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب: مصنف شیخ عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ

لطائف الغرائب: تصنیف، بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ (ملفوظات شاہ چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

رسالہ نکات الاسرار: مصنف شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مسافر نامہ: مصنف مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

عالمیۃ القنطیہ: مصنف شیخ موسیٰ تہتوی رحمۃ اللہ علیہ

منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء: مصنف شیخ عبداللہ علی اہدل رحمۃ اللہ علیہ

عربی رسالہ: مصنف شیخ احمد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

قلائد الجواہر: مصنف علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی رحمۃ اللہ علیہ

اسرار السالکین: مصنف جنید رحمۃ اللہ علیہ (حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم نام دوسرے بزرگ ہیں)

سیر العارفین: مصنف شیخ جمالی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

مخزن اسرار: مصنف شیخ نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ

شوائد النبوۃ: مصنف عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات شیخ محمد ابراھیم بدری رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات قطب الابرار شیخ بدیع الحق شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

اور بعض مناقب کی روایات میں صرف کتابوں کا ہی ذکر ملتا ہے۔ جیسے: ملفوظ الغیاثیہ، مجمع الفضائل، تلخیص القلائد، مکاشفات جنید بغدادی، مخزن القادریہ، جامع العلوم اور گلزار معانی وغیرہ۔ اور بعض روایات کے راوی ابن نجار، شیخ نظام الدین چشتی نارنولی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابو اسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ، سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین جونپوری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ خواجگی سرمستوں رحمۃ اللہ علیہ، سید اکرم شاہ عالم رحمۃ اللہ علیہ گجراتی (انڈیا)، شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ، شاہ ہاشم علوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستیاں ہیں۔

اسی فارسی کتاب مناقب غوثیہ میں موجود کثیر مناقب کا عربی میں ترجمہ مصر کے ایک فاضل علامہ

عبدالقادر اربلی ﷺ نے تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نام سے فرمایا۔ جو ۱۳۳۹ ھ بمطابق ۱۹۲۱ ء میں مصر سے چھپی۔ خود اپنی کتاب کے آغاز میں فرماتے ہیں۔ "میں نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ایک فارسی رسالہ دیکھا جو حضرت شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی ﷺ کی تصنیف ہے۔ انہوں نے اپنے مُرشد کے حکم سے تصنیف کیا جو اللہ کریم کے برگزیدہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرد افخم کے آثار کے مظہر ہیں۔ جن کا اسم گرامی حضرت سید عبدالقادر غریب اللہ بن سید عبدالجلیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہے جو نسبتاً حسنی حسینی ہیں جو اس وقت احمد آباد میں مقیم ہیں۔ تو میں نے فارسی زبان سے عربی میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کر لیا اور سچ بات یہ ہے کہ مجھ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ میں اس کے ترجمہ کا حق ادا کر سکوں لیکن پھر بھی میں نے اس امید پر ترجمہ شروع کر دیا کہ شاید اللہ کریم اس کے صدقہ سے اپنی بارگاہ عالیہ میں مجھے اپنے مقبول بندوں میں شمار کرے اور اس کا نام میں نے "تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر رکھا"۔ (تفریح الخاطر صفحہ 34)

مذکورہ بالا کتاب تفریح الخاطر کے مصنف حضرت علامہ عبدالقادر قادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی جامع علوم شریعت وحقیقت تھے۔ علماء کرام اور صوفیہ عظام میں عمدہ مقام پایا۔ آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالرحمن الطالبانی جیسے اجلّہ فضلاء شامل ہیں۔ اورفہ میں ۱۳۱۵ ھ بمطابق ۱۸۹۷ ء میں وصال پایا۔ آپ کثیر کُتب کے مصنف ہیں۔

اسی فارسی کتاب مناقب غوثیہ کا اُردو ترجمہ بنام "گُلدستہ کرامات" مفتی غلام سرور لاہوری ﷺ (متوفی ۱۳۰۷ ھ بمطابق ۱۸۸۹ ء) نے فرمایا جو ۱۲۷۷ ھ بمطابق ۱۸۸۰ ء میں تحریر فرمائی جو مطبع نولکشور لکھنؤ، دہلی اور لاہور سے کئی بار چھپ چکی ہے۔ ۲۰۱۱ ء کو مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین، مرید کے ضلع شیخوپورہ سے بھی چھپ چکی ہے۔ مفتی غلام سرور لاہوری اپنی کتاب کے آغاز میں خود فرماتے ہیں "کہ اس حقیر نے کتاب مناقب غوثیہ کو بعبارت فارسی میں تالیف شیخ محمد صادق شہابی ﷺ ہے ایک محب باتوفیق سے پائی تو باوجود کم فرصتی وتلاش معاش ضروری کے کمر ہمت چست باندھ کر ترجمہ اسکا بزبان اردو قریب الفہم خاص و عام کیا کہ اسکے مطالعہ سے عوام الناس محبت اساس ثواب عظیم و اجر عمیم حاصل کریں اور مجھ گنہگار نامہ سیاہ کے حق میں دعائے مغفرت مانگیں اور چونکہ اس کتاب کرامات مآب میں فقط ذکر کرامات غوث اعظم ہے لہذا بہ گلدستہ کرامات موسوم ہوئی" (گلدستہ کرامات صفحہ 24)

مناقب شریف غوثیہ کے نام سے ایک غیر مطبوعہ منظوم پنجابی قلمی نسخہ مخزونہ، کُتب خانہ ابن عبداللہ

چک نمبر ۱۵ شمالی منڈی بہاؤالدین، سید محمد عبداللہ قادری صاحب کے پاس دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔جس کے مصنف حسن الدین حسن (ہریاوالا گجرات) ہیں۔نوے(90) مناقب (کرامات) پر مشتمل یہ نسخہ ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۵ء کو ان کے داماد بدرالدین رکنی نے لکھا ہے۔اس غیر مطبوعہ پنجابی منظوم نسخہ میں بیان شدہ کرامات تحفۂ میراں میں موجود مناقب کے ساتھ کافی حد تک مماثلت رکھتی ہیں۔اس نسخہ پر تفصیلی مضمون پنجابی ادبی تحقیقی تے تنقیدی مجلہ چھ ماہی لیکھ لاہور جنوری تا جون 2011ء میں سید محمد عبداللہ قادری صاحب کے قلم سے چھپ چکا ہے۔

پھر ایک کتاب بنام محفل گیارھویں جو باہتمام محمد شفیع ۱۳۴۸ھ مطبع مجیدی کانپور میں طبع ہوئی جس کے شروع میں صفحہ ۸ پر اس کے مؤلف لکھتے ہیں کہ تحفۃ القادری اور مناقب غوثیہ سے تھوڑا حال لکھا جاتا ہے متوجہ ہو کر بگوش دل سنو۔معلوم ہوا کہ اس کتاب میں انہوں نے ان دو کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔

مذکورہ بالا وضاحت سے معلوم ہوا کہ مناقب غوثیہ(فارسی) میں موجود مناقب کے تراجم اس طرح سے شائع ہوتے رہے ہیں:

گلدستہ کرامات	۱۲۷۷ھ بمطابق ۱۸۶۰ء
تفریح الخاطر	۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۱ء
مناقب غوثیہ (پنجابی منظوم قلمی)	۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۵ء
محفل گیارہویں	۱۳۴۸ھ بمطابق ۱۹۳۰ء

ایضاح المکنون جز 1 صفحہ ۳۱۹ کے مطابق علامہ صادق شہابی احمد آبادی کی ایک دوسری کتاب جو "مناقب غوثیہ" کے علاوہ ہے جس کا ذکر ایضاح المکنون میں اس طرح سے ہے:

"تلطیف الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر-اعنی الکیلانی"
للشیخ مولوی محمد صادق السعدی الشهابی القادری المتوفی سنة..
ترجمه الشیخ ضیاء الدین محمد الرومی من الخلفاء القادریة فی القلعة السلطانیة
طبع بالقسطنطینیة سماه "بتنشیط الخاطر"

(ایضاح المکنون جز 1 صفحہ ۳۱۹)

تحفۂ میراں کے متن کی درستگی کی لیے جن نسخہ جات کو بنیاد بنایا گیا:

1۔تحفۂ میراں (قلمی نسخہ) حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ مملوکہ حسن نواز، ذاتی لائبریری مخدومہ امیر جان لائبریری نڑالی

یہ نسخہ 18 ماہ پوہ 1921 (بکرمی بمطابق) 1281ھ (ہجری) بمطابق ۱۸۶۴ء کو سید باقر علی شاہ صاحب کی فرمائش پر امام الدین گجراتی نے کتابت کیا جس سے متعلق تفصیلی مضمون ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد کے قلم سے "میاں محمد بخش دیاں کجھ کتاباں دے قلمی نسخے" کے عنوان کے تحت شعبہ پنجابی، یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے (چھیماہی) تحقیقی مجلہ پنجابی زبان و ادب جلد 38، شمارہ 2 مسلسل شمارہ نمبر 76 جنوری-جون 2016ء میں چھپ چکا ہے۔

2۔تحفۂ میراں (طبع اوّل) حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ در مطبع مصطفائی واقع لاہور طبع شد سن طباعت ۱۲۹۶ھ بمطابق ۱۸۷۹ء

مملوکہ میاں محمد ارشد قادری ذاتی لائبریری جہلم

پنجابی کتابیات میں ملک شہباز صاحب نے بھی تحفہ میراں کے چھپے ہوئے نسخہ جات میں سب سے پہلے اسی نسخہ کا ذکر کیا ہے۔

3۔تحفۂ میراں (طبع دوم) حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ در مطبع مصطفائی واقع لاہور طبع شد

مملوکہ میاں محمد ارشد قادری ذاتی لائبریری جہلم

اگرچہ اس نسخہ (در مطبع مصطفائی واقع لاہور طبع شد) میں جس کے کاتب عبدالغنی ہیں سنِ اشاعت مذکور نہیں ہے مگر طبع اول کے بعد اس مطبع سے چھپا ہوا کوئی دوسرا نسخہ میسر نہیں ہو سکا اس لیے تحقیق کی آسانی کے لیے اس نسخہ کو طبع دوم سمجھا گیا ہے۔

4۔تحفۂ میراں (طبع سوئم) حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ میاں سَید علی صاحب کا طبع کروایا ہوا نسخہ

اگرچہ اس نسخہ میں بھی جس کے مرتب میاں سید علی ہیں سنِ اشاعت درج نہیں ہے مگر طبع دوئم کے بعد چھپا ہوا کوئی تیسرا نسخہ دیکھنے میں نہیں آیا اس لیے تحقیق کی آسانی کے لیے اس نسخہ کو طبع سوئم کا نام دیا گیا ہے۔

5۔تحفۂ میراں (سن ندارد)　　حضرت میاں محمد بخش ؒ　　قلمی نسخہ مملوکہ سید امتیاز شاہ صاحب ٹھل

اس نسخہ پر نہ تو سنِ اشاعت درج ہے اور نہ ہی کاتب کا نام درج ہے بہر کیف اس کا متن طبع سوئم سے کافی حد تک مماثلت رکھتا ہے ممکن ہے کہ طبع سوئم کو مدِنظر رکھ کر یہ نسخہ تیار کیا گیا ہو۔(ملاحظہ ہو منقبت نمبر ۷ کا شعر نمبر ۱۰، منقبت نمبر ۴۵ شعر نمبر ۵)

6۔تحفۂ میراں (۱۹۶۴ء)　　حضرت میاں محمد بخش ؒ　　ملک غلام نور اینڈ سنز تاجران کتب جہلم

سن طباعت 1964ء

باقی جو آج تک تحفۂ میراں کے نسخہ جات طبع ہو چکے ہیں اور کسی نہ کسی صورت میں دستیاب بھی ہیں وہ ذیل میں دیئے گئے چار مختلف مطابع کے نسخے ہیں:

7۔تحفۂ میراں　　حضرت میاں محمد بخش ؒ　　شوکت بُک ڈپو گجرات

8۔تحفۂ میراں (سن ندارد)　　حضرت میاں محمد بخش ؒ　　میاں سکندر کھڑی شریف کا طبع کروایا گیا نسخہ

9۔تحفۂ میراں　　(2010ء)　　حضرت میاں محمد بخش ؒ　　چوہدری بُک ڈپو دینہ

10۔تحفۂ میراں　　2012ء　　حضرت میاں محمد بخش ؒ　　حضرت میاں محمد بخش ؒ ریسرچ انسٹیٹیوٹ

تحفۂ میراں پر تحقیقی کام کرنے کا یہ روحانی سعادت مندی کا سفر تقریباً پانچ سال کے عرصہ پر محیط ہے دوران سروس راولپنڈی، کامرہ اور سرگودھا میں جیسے جیسے وقت ملتا رہا اللہ کریم کی توفیق خاص سے یہ کام مرحلہ بہ مرحلہ تہہ ہوتا رہا چونکہ لیپ ٹاپ اور متعلقہ ضروری کُتب ساتھ ہوتی جب سرگودھا سے گجرات گھر جانا ہوتا تا کہ گھر میں چھُٹیوں کے دوران بھی کام کیا جا سکے اسی طرح ایک دفعہ گجرات سے سرگودھا جاتے ہوئے تحفۂ میراں کے تین نسخوں کی فوٹو کاپیاں اور مسودہ گاڑی کی سیٹ پر ہی بھول گیا جو بعد میں تلاش کے باوجود نہ مل سکا مگر ان کی فوٹو کاپیاں زائد موجود تھیں جس سے آسانی ہوگئی۔دو دفعہ کمپیوٹر کے سافٹ ویئر کی وجہ سے کچھ ٹائپ شدہ ڈیٹا بھی ضائع ہو گیا مگر دوبارہ سے ہمت باندھ کر مکمل کر لیا۔اس کی اشاعت کی منظوری میاں ذوالفقار احمد قادری صاحب کے حصے میں لکھی ہوئی تھی۔جن کا اس کتاب پر کام کرنے کا ارادہ بننا، پھر پروفیسر سعید صاحب سے رابطہ کرنا اور اُن کا اِس عاجز کا بتانا کہ تحفۂ میراں پر تو پہلے سے وہ کام کیے ہوئے ہے پھر اسی سلسلے میں میاں ذوالفقار احمد قادری صاحب سے کئی علمی و تحقیقی نشستوں کا منعقد ہونا، اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں لاہور کا

ایک ساتھ سفر کرنا اور بغداد شریف میں غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر اکٹھی حاضری اور عرضی پیش کرنا سب اسی کام کی تکمیل کے مراحل ہیں جو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نگاہ کرم سے مکمل ہوئے۔

تحفۂ میراں کتاب کے متن کی تصحیح کے سلسلے میں جو نسخہ جات زیر مطالعہ رہے۔ ان میں سب سے زیادہ معاون نسخہ طبع اول اور دوم (دَر مطبع مصطفائی پریس واقع لاہور طبع شد) ثابت ہوئے ہیں یہ نسخے حضرت ملک محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ ساکن جہلم نے طبع کروائے تھے۔ ان نسخوں کی مدد سے بیسیوں لفظوں کی کتابت درست ہوئی ہے۔ یہ نسخے مجھے میاں محمد ارشد صاحب (جہلم) کے پاس سے ملے جس سے فوٹو کاپی کروائی۔ اس کتاب دوست بھائی کا مشکور وممنون ہوں۔ جو میرے ساتھ اس کتاب تحفہ میراں کی پروف ریڈنگ میں بھی شامل حال رہے اور پھر قلمی نسخہ سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے حسن نواز شاہ صاحب کے پاس نڑالی کے سفر میں بھی میرے ساتھ گئے۔ مگر اس نشست کے بعد بھی کچھ الفاظ ایسے تھے کہ جو طبع اول سے واضح نہیں ہو رہے تھے جس کے لیے قلمی نسخہ کو دوبارہ سے دیکھنا ضروری سمجھا اور حسن نواز شاہ صاحب سے مسلسل گاہے بگاہے ٹائم لینے کے لیے رابطہ ہوتا رہا مگر ان کی مصروفیت کے باعث کچھ دیر لگ گئی نو چندی جمعرات کو دوران حاضری کھڑی شریف رات کو حسن نواز شاہ صاحب کا فون آیا کہ آپ صبح بروز جمعہ میرے پاس پہلے ٹائم آ جائیں تا کہ ہم بیٹھ کر جن الفاظ کو دیکھنا ہے وہ دیکھ سکیں جس پر مجھے انتہائی خوشی ہوئی اور فوراً اپنے بیٹوں (عبدالرحمٰن اور بدرالزمان) کی ڈیوٹی لگائی کہ صبح پانچ بجے راولپنڈی والے ٹائم کی گاڑی کو لیب ٹاپ اور تحفۂ میراں کا نسخہ دے کر بھیج دیں جسے دینہ منگلا بائی پاس پر حاصل کر لوں گا اللہ کریم بچوں کے علم وعمل میں بھی برکت عطا فرمائے کہ انہوں نے بروقت گاڑی والے ڈرائیور کو لیب ٹاپ پہنچا دیا جسے لے کر بندہ ناچیز بائیک پر نڑالی پہنچا اور تقریباً چار گھنٹے مسلسل حسن نواز شاہ صاحب نے اپنا قیمتی وقت نکال کر ساتھ بیٹھ کر قلمی نسخہ کے ساتھ تقریباً تیس چالیس ایسے الفاظ کا خصوصی طور پر تقابل کروایا جو طبع اول سے واضح نہیں ہو رہے تھے۔ مخطوطہ کے کچھ اوراق آپس میں جڑے ہوئے تھے جنہیں بڑی احتیاط سے حسن نواز شاہ صاحب اکھیڑ کر متعلقہ عبارت کی تصدیق کرنے میں راہنمائی فرماتے رہے پھر قلمی نسخہ میں بعض جگہ پر فارسی حاشیہ بھی موجود ہے جس سے بعض الفاظ کے معنی کی تصدیق میں راہنمائی حاصل ہوئی جس پر ان کا قلبی طور پر مشکور ہوں۔

تحفۂ میراں کے مذکورہ بالا طبع شدہ نسخوں کو اگر ہم طبع اول، دوم اور قلمی نسخہ کے متن سے تقابل کریں تو معلوم ہوگا کہ ان تمام تر نسخوں کے متن میں بعض جگہ پر واضح تبدیلی نظر آتی ہے مثال کے طور پر منقبت نمبر ے کے

شعرنمبر ۱۰ میں اصل متن طبع اول، دوم اور قلمی نسخہ کے مطابق اس طرح ہے:

ایہہ کلام انہاں تھیں سُن کے، گھِن گیا اوہ راہی
اوپر گور اجیہے مُردے، ہڈی جس دی ناہی

مگر دیگر طبع شدہ نسخوں میں تبدیل کیا گیا متن اس طرح ہے:

ایہہ کلام انہاں تھیں سُن کے، گھِن گیا اوہ راہی
اوپر گور اجیہے مردے، بڈھی جس دی ماہی

منقبت ۴۵ کے شعرنمبر ۵ میں اصل متن طبع اول، دوم اور قلمی نسخہ کے مطابق اس طرح ہے:

میں بھوانون والا درجے، ہور ولیاں سندے
نال اشارت پاک انہاں دی، اوہ صاحب سبھ بندے

مگر دیگر طبع شدہ نسخوں میں تبدیل کیا گیا متن اس طرح ہے:

دین دواون والا درجے، ہور ولیاں سندے
نال اشارت پاک انہاں دی، اوہ صاحب سبھ بندے

جہاں جہاں سے حوالہ جات ممکن حد تک ملے اس کتاب میں تخریج کر دیئے گئے ہیں اور پھر متن کو بھی ممکن حد تک بنیادی نسخوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے تصحیح کے ساتھ پیش کر دیا گیا ہے مگر پھر بھی مزید بہتری کے لیے اہل علم سے عرض گزار ہوں کہ جہاں ضروری سمجھیں تو راہنمائی فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں مزید بہتر کام ہو سکے۔ پھر مفتی حامد حسین القادری الشاذلی صاحب کا بھی تہہ دل سے مشکور وممنون ہوں جنہوں نے سیرت مبارک غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور اس تمام تر مسودہ کی نظر ثانی فرمائی بالخصوص عربی عبارات کے اعراب کی درستگی میں راہنمائی فرمائی۔ علامہ محمد ثاقب رضا قادری صاحب نے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر سیرت مبارکہ والے کام کی پروف ریڈنگ فرما کر چند لفظوں کی کتابت کی تصحیح میں راہنمائی فرمائی اور اس کام کو کچھ اس طرح سے سراہا:

" آپ کے کام نے نہایت متاثر کیا ہے۔تحفہ میراں کے عنوان سے حضرت رومی کشمیر عارف باللہ میاں محمد بخش قادری کھڑی شریف کی تحریر کردہ کرامات غوثیہ کی فہرست بھی ملاحظہ کی۔ماشاءاللہ بہت عمدہ کام ہے جس حد تک تحریر کا مطالعہ کیا اسے نہایت جامع پایا آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مختلف ملفوظات و واقعات کو ایک کتاب میں جمع کر دیا جو کہ راقم کے لیے طمانیت قلب و روح کا سبب

بنا۔رب کریم آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔جزاك الله خيرا فی الدارين"

پھر تحفۂ میراں کے متن کی مزید پروف ریڈنگ کرتے وقت میاں ریاض صاحب بھی میرے ساتھ شامل ہوئے۔ پیارے دوست محقق العصر مولانا عاطف سلیم نقشبندی، عارف کامل ﷺ کے مخلص عقیدت مند صوفی محمد امین صاحب، مخلص دوست نبیل بھائی، پروفیسر سعید، مفتی حسن رضا یلدرم، کامران بھائی، ڈاکٹر عارف نوشاہی اور تنویر قریشی بھی ان احباب میں سے ہیں کہ اس کام کے دوران چند ایک حوالہ سے مشاورت ہوئی۔سید کبیر علی گیلانی صاحب سے جب دوران کاوش اس توفیق کا اظہار ہوا تو ان کا وہ بابرکت جُملہ "باوا جی سائیاں نے تہاڈے کولوں اپنا کم لیناں اے "حوصلہ افزائی کا باعث بنا۔کرنل سعادت جنجوعہ کے ساتھ اسلام گڑھ لائبریری کے سفر میں شوکت بک ڈپو سے طبع شدہ تحفۂ میراں کے نسخہ کی فوٹو کاپی حاصل ہوئی۔میاں ساجد صاحب نے تحفۂ میراں کے ۱۹۶۴ء والے نسخہ اور میاں حسنات صاحب نے اپنے والد صاحب والے نسخہ کی فوٹو کاپی مہیا فرمائی تمامی احباب کا تہہ دل سے مشکور وممنون ہوں۔ اہل وعیال سمیت جو جو بھی اس کام میں شامل حال رہا یا کسی طرح سے حصہ بنا ان سب کا شکر گزار ہوں۔ اللہ کریم تمامی احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

تحفۂ میراں کے اس نسخہ کے متن کی دُرستگی کے لئے جس نسخے کے متن کو ترجیح دی گئی ہے وہ قلمی نسخہ کے ساتھ ساتھ یہی مذکورہ بالا (مصطفائی پریس لاہور سے طبع شد) والے دو بنیادی نسخہ جات ہیں۔جن میں زیادہ تر الفاظ قدیم رسم الخط کے استعمال ہوئے ہیں اُس وقت نون غُنّہ "ں" کی جگہ نون "ن" ہی کا استعمال تھا اور دو چشمی "ھ" کی جگہ "ہ" ہی مستعمل تھی ایسے ہی "ٹ" کی لیے لفظ "ت"، "اُس" کی جگہ "اوس"، "پھر" کی جگہ "پہر"، "چھ" کی جگہ "چہہ" اور "فیر" کی جگہ "پھیر" وغیرہ لکھا جاتا تھا پھر چھوٹی "ی" اور بڑی "ے" کا بھی خاطر خواہ فرق نہیں کیا جاتا تھا یہ قدیم رسم الخط کے الفاظ آج کی پنجابی لکھنے کے لیے عموماً استعمال نہیں کئے جاتے۔ابھی جو کاوش تحفہ میراں کی ترتیب نو کے لیے کی جا رہی ہے اس میں کچھ الفاظ قدیم رسم الخط کے بھی محفوظ کئے گئے ہیں اور نیچے فرہنگ میں اور اس فہرست میں جو نیچے دی جا رہی ہے ان الفاظ کا جدید لفظ بھی آسانی کے لیے دے دیا گیا ہے تا کہ قارئین کو دونوں الفاظ سے آگاہی حاصل ہو جائے اور اصل متن کے الفاظ بھی محفوظ ہو جائیں

بریکٹ کے اندر جدید الفاظ اور بریکٹ کے بغیر (باہر) قدیم رسم الخط کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

ک (کھ)　　ٹہا (ٹھا)　　چہہ (چھ)　　سمجہ (سمجھ)　　پہر (پھر)　　پھیر (فیر)

رہا (رہیا)　　کجہہ (کجھ)　　تہان (تھان)　　چہاتی (چھاتی)　　اوت (اُت)　　کنڈھ (کنڈ)

کہنے تہیں (گھنے تھیں)　　ایہ (ایہہ)　　جانجاں (جاں جاں)　　کہڑے (کھڑے)

وِچہ (وچ)　　اونویں (اوویں)　　مونہ، مونہہ (منہ)　　سوتا (سُتا)　　پہچائیں (پہنچائیں)

فائض (فائز)　　مولے (مولا)　　وراء الورا (وراء الورٰی)　　نہوون (نہ ہوون)　　بندا (بندہ)

نبوۃ (نبوت)　　والہ (والا)　　پڑہ (پڑھ)　　دُنیاں (دُنیا)　　بدّو (بدوح)　　او (اوہ)

ملفوظی (ملفوظے)　　چومیں (چُمیں)　　چہڑیا (چھڑیا)　　آلہی (الٰہی)　　کلے (گلی)　　لدہا (لدھا)

پانویں (پاویں)　　نصارا (نصارٰی)　　جہڑی (جہڑے)　　رہا (رہیا)　　اوتے (اُتے)

سٹہاں (سَٹھاں)　　لوٹیرا (لُٹیرا)　　تانگ (ٹانگ)　　پہرے (بھرے)　　نمائیس (نوائیوس)

اوتے (اُتے)　　واگن (وانگن)　　اوس (اُس)　　اُوٹہہ (اُوٹھ)　　اونہاں (اُنہاں)

ناں، نا، ناہ (نہ)　　پوکارن (پُکارن)　　تُریا (تُرٰیا)　　زیارۃ (زیارت)　　دود (دودھ)　　پھیر (فیر)

دہاڑے (دیہاڑے)　　لاکہہ (لاکھ)　　پہڑن (پڑھن)　　پوت (پُت)　　گہہ (گاہ)

سنیاں (سُنیا)　　چڑہیا (چھڑیا)　　توتے (طوطے)　　زِندا (زندہ)　　نکوئی (نہ کوئی)

نمانون (نماون)　　فتحا (فتح)　　روسیہ (روسیاہ)　　پہچانون (پوچاون، پہنچاون)　　کہنیری (گھنیری)

لہدّی (لدہی، لدھی)　　سبھ (سب)　　چڑہ (چڑھ)　　کہڑے (کھیڑے)　　اوسدے (اُس دے)

تینویں (تیویں)　　اینویں (ایویں)　　دیکھن (ویکھن)　　ڈہڈسے (ڈیڑھ سو)　　لاہو (لاؤ)

پیشا (پیشہ)　　گماہو (گماؤ)　　لوہو (لہو)　　درماندا (درماندہ)　　ازادہ (آزادہ)　　دیکھ (ویکھ)

تدہ (تدھ)　　سبون (صبون)　　جہاگے (جھاگے)　　اپناں (اپنا)　　اسماں (آسمان)

دہردے (دھردے)　　نکہیرو (نکھیڑو)　　کہرا (کھرا بمعنی خالص)　　اونہاں (اوہناں)

وچہ (وِچ)　　کہا (کہیا)　　روٹھا (رُٹھا)　　کھُل (کھول)　　اُٹھ (اوٹھ)　　وہ (واہ)

پوکارے (پُکارے)　　اوازہ (آوازہ)

دعا ہے اللہ کریم اس ادنی سی کاوش کو اپنی مقدس بارگاہ میں قبولیت عطا فرمائے۔ ہر طرح کی غلطی ولغزش کو معاف فرمائے۔ پھر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں انہی الفاظ کا سہارا لیتے ہوئے مؤدبانہ عرضی پیش کرتا ہوں جن الفاظ کے ساتھ حضور عارف کامل رحمۃ اللہ علیہ نے عرضی پیش فرمائی:

زبان آلودی آکھے، پاک مناقب شاہی
نام اللہ دے بخشیں میراں، ایہہ میری کوتاہی
قلم میری نے جے کر کوئی، لکھیا حرف اوّلا
نال کرم دے کجیں حضرت، بخشش دا پاء پلا

(تحفہ میراں صفحہ 96)

یہی التجاء ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس عاجز فقیر پر نظر کرم فرمائیں اور جو کچھ آپ رضی اللہ عنہ کی خاص نظر عنایت کے توسل سے ہو سکا قبول فرمائیں اور اگر کوئی کمی کوتاہی ہو تو معاف فرما دیں۔

اہل علم و دانش قارئین سے التماس ہے علمی کمزوری پر پردہ پوشی فرمائیں۔ جہاں کہیں کوئی لغزش و کوتاہی دیکھیں اور کمی بیشی کی ضرورت محسوس فرمائیں تو ضرور راہنمائی سے سرفراز فرمائیں۔ عاجز ہر راہنمائی فرمانے والے کا بے حد مشکور و ممنون ہوگا۔

از قلم: سگِ میراں
شہباز علی قادری
پھرا کھٹانہ ڈاکخانہ فتح پور تحصیل و ضلع گجرات
(03006266240)

پیش لفظ

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تحفۂ میراں جو کہ ۸۰ مناقب پر مشتمل ہے جس میں حضور پیرانِ پیر غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی کرامات کے ساتھ ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کو بھی پنجابی منظوم میں بڑے احسن انداز سے بیان کیا گیا ہے جو اہل عقیدت و محبت کے لیے بہت بڑا خزانہ ہے۔

ولائت محمدیہ میں جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا رُتبہ اور مقام حاصل ہے جس کی اولیائے کرام نے بھی تعریف کی ہے آپ رضی اللہ عنہ محبوب سبحانی قطب ربانی رضی اللہ عنہ بھی ہیں معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام براق کے ساتھ تھے سدرۃ المنتہیٰ تک جو کہ ملائکہ کی رسائی کا آخری مقام ہے اس کے بعد رف رف کی سواری حاضر ہوئی جو کہ ایک مقام پر رُک گئی جہاں سے آگے لا محدود لاہوت کا مقام شروع ہوتا ہے سلطان باہو نور الھدیٰ اور علامہ عبدالقادر اربلی تفریح الخاطر میں لکھتے ہیں کہ یہاں پر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روح مبارک (Beloved Shape) یعنی پیاری شکل میں ظاہر ہوئی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جس سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچ رہی ہے اس وقت بتایا گیا کہ یہ آپ کے نسب سے عبدالقادر کی روح ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے آج تم نے اپنی گردن پر میرے پاؤں رکھے ہیں آئندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تم کہو گے کہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

(The Sultan of the Saints Page 96-97)

بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۂ میراں بڑی محنت اور تحقیق کے بعد پنجابی زبان میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب پر اپنی عقیدت محبت کا اظہار کرتے ہوئے تصنیف کی ہے اکثر بڑی بڑی ہستیوں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی طرح بابا جی کی تصانیف کا بیشتر حصہ خاندان کے ہاتھ نہ لگ سکا جس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔

بہر حال شہباز علی قادری نے کافی محنت اور تگ و دو کے ساتھ تحفہ میراں کے طبع اول سے لے کر تمام تر طبع شد نسخوں کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے قلمی نسخہ تک رسائی حاصل کر کے اس نسخہ کے متن کو بڑی احتیاط کے ساتھ مدون کیا ہے پھر قارئین کی آسانی کے لیے محققانہ انداز میں اس کی فرہنگ، حواشی اور حسبِ ضرورت شرح کا بھی اہتمام کیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں بابا جی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کتب پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے ایک نمونہ ہو گا اور قارئین کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو سمجھنے میں معاون ثابت ہو گا۔ اتنا وقت نکال کر اس طرح کی کاوش کرنا قابل صد ستائش ہے اور صاحب کتاب سے پُرخلوص عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔

از قلم: میاں ذوالفقار احمد قادری کھڑی شریف

قبل از منقبت (۱)

اوّل حمد ثنا الٰہی، پڑھ بسم اللہ آکھاں
فیر صلوٰۃ سلام محمد ﷺ ہون ہزاراں لاکھاں

آل اولاد آصحاب نبی ﷺ دی، جو جو آہن سارے (۱)
کہاں درُود سلام (۲) تماماں، جیہڑے اونہاں پیارے

اوہ سردار نبیاں سندا، (۳) خاص حبیب ﷺ الٰہی
ہور تمام غلام انہاندے، تاج اونہاں سر شاہی

اوّل آخر اوس تھیں ظاہر، ہور طفیل اونہاندے
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْکَونْ۔ (۴) آیا شان جنہاندے

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی۔ (۵) آپ اونہاں فرمایا
میں روشن ساں اَگے اوستھیں، آدم اَجے نہ آیا

سبھناں کولوں (۶) اوّل آہے، آخر ظاہر ہوئے
اوّل آخر جھنڈے اوسدے، ثابت قدم کھلوئے

اوہ سلطان اساڈا یارو، پاک حبیب ﷺ پیارا
جسدے کارن پیدا ہویا، دنیا دین پسارا

کل نبی مقبول الٰہی، سب دا درجہ بھارا
سچ محمدؐ سبھناں کولوں، اوس دا شان نیارا

دہ سے سدّ (۷) الٰہی کیتا، جس نوں پاک زبانوں
نیڑے آ حبیب ﷺ پیارے، سدّ اں (۸) میں تسانوں

مَلکاں (۹) حکم ہویا درگاہوں، جھبدے (۱۰) کرو تیاری
کھڑو (۱۱) براق بہشتی تِرکھا، (۱۲) کرے حبیب ﷺ سواری

روح نبیاں ہور ولیاں، فوج بناؤ بھاری
کرسی عرش تماماں اوپر، سیر کرے ہک واری

مہتر (۱۳) موسیٰ علیہ السلام مُرسل بھارا، دوست خاص الٰہی
کرے کلام پہاڑی اُتے، ہور مجال نہ آہی

پاک محمد ﷺ نوں رب کھڑیا، عرش کُرس (۱۴) تھیں اَگے
جبرائیل جیہے جس تھاؤں، نس پچھاہاں وَگے (۱۶)

کتنا فرق انہاں وچہ آیا، اِتنا حرف سیانوں (۱۶)
تارے ہور پیمبر سارے، اوہ خورشید (۱۷) پچھانوں

حکم الٰہی نال فرشتہ، جنت اندر آیا
کھول براق بہشتی تِرکھا، دُنیاں طرف لیائیا

آ کھلا دروازے اُتے، خاص غلام نبی ﷺ دا
عرض کرے ہتھ بنھ فرشتہ، ایویں حکم ربّے دا

ہو سوار براق نبیا ﷺ تیرے کان لیائیا
اَج معراج تسانوں حضرت، ایویں حق فرمایا

اختلاف نسخ: اوّل آخر جھنڈے اوسدے، ثابت قدم کھلوئے (طبع اول)
اوّل آخر جھنڈے اوسدے، ظاہر آن کھلوئے (قلمی نسخہ)

فرہنگ (قبل از منقبت ۱)

۱)	آہن سارے	جتنے بھی موجود تھے
۲)	کہاں درود سلام	درود وسلام کہتا ہوں
۳)	سردار نبیاں سندا	تمام انبیاء کا سردار
۴)	لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْکَوْنَ	حدیث شریف: اگر آپ ﷺ کو پیدا نہ کرتا تو دُنیا کی کسی چیز کو پیدا نہ کرتا (الامن والعلیٰ صفحہ 129)
۵)	اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہ نُوْرِی	میرے نور کو اللّٰہ پاک نے سب سے پہلے تخلیق کیا۔ (مواہب اللدنیہ صفحہ 9)
۶)	سبھناں کولوں	تمام (انبیاء) سے
۷)	دہ سے سدّ	دس سو بار، ہزار بار (محاورۃً کثرت کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے)
۸)	سدّ اں	بُلاتا ہوں
۹)	مَلکاں	فرشتوں کو
۱۰)	جھبدے	جلدی سے
۱۱)	کھڑو	لے جاؤ
۱۲)	تِرکھا	تیز رفتار
۱۳)	مہتر	بہت بزرگ
۱۴)	کُرس	کرسی
۱۵)	جس تھاؤں (تہانوں) نس پچھاہاں وَگے	جس جگہ سے پیچھے بھاگ گئے، جس جگہ پر رُک گئے
۱۶)	سیانوں	پہچانو، پہچان کرو
۱۷)	خورشید:	سورج

نال خوشی دے سرور ﷺ عالم، اُٹھے تُرت شتابی[1]
نچ کھلوتا چڑھن نہ دیندا، اوہ براق بھلیرا
کیتی عرض براق شتابی، یا سردار نبیاں ﷺ
بھلکے روز قیامت والے، میں پر کرو سواری
دست مبارک سرور ﷺ عالم، لایا ہوئی نشانی
ایہہ خوشخبر سُنیں جد گھوڑے، وَدھیا نال خوشی دے
فخر کریساں بھائیاں اندر، کیہڑا میرا ثانی
نال خوشی دے دُوناں ہویا، پوست وِچ نہ میوے[4]
اوہ سوار براقے سَندا، عرش رکاب[5] جنہاندی
روح مقدس میراں جی دا، تاں اوس ویلے آیا
شفقت کر پیغمبر ﷺ کہیا، یا فرزند پیارے
گردن اپنی تے مُدھ رکھے، قدم مبارک میرے
ایہہ عنایت میراں تائیں، جد اشرف تھیں آئی
لنگھ آساناں تھیں[8] جد حضرت ﷺ آئے کول عرش دے
جبرائیل جو آہا ساتھی، اوہ بھی پچھے اَڑیا[9]
فیر اُس ویلے رُوح مبارک، شہنشاہ جیلانی
کاہندے[10] چاہڑ نبی ﷺ صاحب نوں، اوپر عرش چڑھایا

پکڑی وَاگ[2] بُراقے والی، ہوئے پیَر رکابی
پاک نبی ﷺ فرمایا اس نوں، کہو کی مطلب تیرا
لاکھ براق بہشتاں اندر، صفتاں میرے جیہیاں
کر تکرار نشانی لاؤ، ایہو خواہش ساری!
تیرے اُتے ہوگ سواری، اندر دوہیں جہانی
میں ہُن سبھ براقاں وچوں، ہوساں بیٹھ نبی ﷺ[3] دے
ہویا نبی ﷺ سوار میرے تے، لائیوس مجھ نشانی
چالی گز ہویا قد اُچا، شُکر خدا دا سیوے
قدرت دیکھ ہوئے متحیر، تیزی پیش نہ جاندی
کاہندے چاہڑ نبی ﷺ صاحب نوں، اُپر زین[6] پچایا
توں سلطان ولیاں ہوسیں، چاکر تیرے سارے
کل وَلیاں دی گردن اُتے، قدم ٹکاساں[7] تیرے
جے کوئی شک لیاوے اس وِچ، جانو سو گمراہی
جامہ جُسہ رہا اُتھائیں، جو اسباب فرش دے
عرش بلند حسابوں باہر، جاوے کیونکر چڑھیا
حاضر آن کھلوتا اَگے، مشکل ہوئی آسانی
بھیں[11] اُس ویلے پاک محمد ﷺ شفقت کر فرمایا

فرہنگ (قبل از منقبت اوّل)

۱)	تُرت شتابی	جلدی سے
۲)	واگ	لگام، سواری کو قابو کرنے والی رسی
۳)	ہیٹھ نبی ﷺ دے	نبی ﷺ کے نیچے
۴)	پوست وِچ نہ میوے	براق اتنا خوشی سے پھولا کہ اپنے جسم میں نہ سمایا بلکہ پہلے سے چالیس گز قد زیادہ ہو گیا
۵)	رکاب	سواری کے دوران جس میں پاؤں رکھے جاتے ہیں
۶)	زین	سواری کی کاٹھی / بیٹھنے کے لیے سواری پر رکھی جاتی ہے، پالان
۷)	ٹکاساں	رکھوں گا
۸)	لنگھ آسماناں تھیں (تہیں)	آسمانوں سے گزر کر
۹)	اَڑیا	رُک گیا
۱۰)	کاہندے	گردن کا پچھلا حصّہ (کندھا)
۱۱)	بھیں (پہیں)	مزید

گردن تیری تے میں دھریا، اِنہاں قدماں تائیں — کُل ولیاں قدم تساڈے، چاسن چائیں چائیں[1]
جو کوئی ایہہ قدم مبارک، چُم[2] نہ گردن دَھرسی — تخت ولایت اُتوں جلدی، ہو بےعزت جھڑسی[3]
وِچ حدیث نبیﷺ صاحب دی، ایہہ گل ڈِٹھی لکھی — ایویں نہیں بتائی یارو، سنی سنائی سِکھی[4]
بیتاں وِچ نہ آنون حدیثاں، کیونکر آکھ سناندا — میں قاصر تھیں لِکھن نہ ہوئیاں، راوی سبھ فرماندا
روح ولیاں کیہاں والے،[5] اوتھے ملے نبیﷺ نوں — صورت شیر ببر دے ڈِٹھا، حضرت شاہ علی نوں
یار بلال نبیﷺ صاحب نے، وِچہ بہشتاں پایہ — جیکر میری مَنوں ناہیں، دیکھو کھول ہدایہ[6]
سُن آواز بلال نبی ﷺ نے، پچھ کیتی اس گل دی — میں تھیں اَگے کون بہشتیں، خبر دسالو جلدی
کہن بلال ہک یار تُساڈا، کرے بہشتیں پھیرے — ایہہ رُتبہ رب دِتّا اسنوں، سارا پیچھے تیرے
قرنی پاک اویس خواجہ، نیڑے شاہ مقدر — سُتا نظر پیونے اوتھے، مَقعَدَ صِدقٍ[7] اندر
ہور ارواح نبیاں سندے، بہتے حاضر ہوئے — بعضے اُنہاں وِچوں آہے، وِچ نماز کھلوے
وِچ مخزن اسرار[8] نظامی، دِتی خبر تسانوں — شب معراج شہنشاہ ساڈے، کھڑیا[9] نال اسانوں
جس دم دوڑ براقے وَلّے، پُہتے آن تمامی[10] — جھنڈا پاک محمدﷺ والا، چایا تدوں[11] نظامی
آتش شوق محبت والی، روح میراں دی آہی — شب معراج محمدﷺ والے، کیتا کرم آلٰہی
کرسی عرش تمام مقاماں، جہتاں چھڈ پچھیرے[12] — جس نوں لا مقام بُلاندے،[13] اس وِچ گیا اگیرے
بَلَغَ العُلٰی بِکَمَالِہٖ، جاں سردار جہاناں — چھوڑ مقام ولایت میراں، آئے شاہ سلطاناں
خوب جوان مبارک صورت، حسن حسابوں وافر[14] — حُسن یوسف اس ویلے ناہا، اوس دی خال[15] برابر
جتھے جائے نبیاں تائیں، باہجھ محمدﷺ ناہی — آیا نظر نبیﷺ صاحب نوں، اوہ محبوب الٰہی
غالب شوق ملن دا آہا، حضرت میراں سائیں — ربّ ملایا آن محمدؐ، جدّ مبارک تائیں

حاشیہ: طبع اول اور دوم میں لفظ شہہ لکھا ہوا ہے مگر یہاں پر قارئین کی آسانی کے لئے طبع سوئم میں مستعمل لفظ شاہ استعمال کیا گیا ہے۔ حُسن یوسف اس ویلے ناہا میں لفظ "حُسن" بھی نسخہ سوئم سے لیا گیا ہے۔

فرہنگ (قبل از منقبت ۱)

۱)	چاسن چائیں چائیں	شوق سے اُٹھائیں گے یعنی ذوق وشوق سے اولیائے کرام آپ کے قدم مبارک کو گردنوں پر رکھیں گے
۲)	چُم	چومنا
۳)	ہو بے عزت جھڑسی	بے عزت یعنی مسلوب الحال ہو کر اپنے مقام سے گر جائے گا
۴)	سکھی	سیکھی ہوئی
۵)	کئیاں والے	بہت سارے ارواح
۶)	جیکر میری مَنوں ناہیں، دیکھو کھول ہدایہ	اگر میری بات نہیں مانتے تو پھر ہدایہ کو کھول کر دیکھ لو۔ ہدایہ فقہ کی کتاب کا نام ہے جس کے مصنف امام برہان الدین فرغانی ہیں۔
۷)	فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ○	ترجمہ: سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور (جنتیوں کا خاص مقام) (سورۃ القمر ۵۵)
۸)	مخزن اسرار	شیخ نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پانچ مثنویاں لکھیں ہیں جو خمسہ نظامی یا پنج گنج نظامی کے نام سے مشہور ہیں۔مثنوی مخزن اسرار،خسرو شیریں،لیلیٰ مجنوں، ہفت پیکر اور سکندر نامہ پر مشتمل ہیں۔سکندر نامہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آخری تصنیف ہے۔(نفحات الانس صفحہ 806)
۹)	کھڑ یا	لے کر گیا
۱۰)	وَلّے	کی طرف (طبع سوئم میں لفظ وَلّے لکھا ہے)
۱۱)	تدوں (تدن)	اس وقت
۱۲)	چھڈ پچھیرے	پیچھے چھوڑ دیا
۱۳)	بُلاندے	جسے لامکان کہتے ہیں
۱۴)	حسن حسابوں وافر	بہت زیادہ حسین (خوبصورت)
۱۵)	خال	تِل، سیاہ نقطہ جو جسم پر ہوتا ہے۔(فیروز اللغات ص:388)

دیکھ ہوئے حیران نبی ﷺ جیو، ایسا حسن جوانی — کون جوان ایہہ دَس نبیا ﷺ حکم ہویا سُبحانی[1]
کس کانوں ایہہ لَعل[2] چمکدا، ہے گُل کیہڑے باغوں — کس دا خانہ روشن ہوسی، اس بلند چراغوں
کی کجھ نام مبارک اِسدا، کِسدا ہے ایہہ پوتا — کیہڑا تھاں مکان اس والا، کتھے[3] آن کھلونا
سرور ﷺ عالم نے فرمایا، میں کجھ[4] ہور نہ جاناں — سوہناں ایہہ شہزادہ کوئی، صاحب شوق پچھاناں
کامل عشق محبت خاصی، ایس جیہی نہ کسے — فوج وَلیاں والی اندر، ایہو سرور دِسے
نام مقام نہ معلم کوئی، ایہہ موتی کس دے دُرجوں[5] — ناں جاناں ایہہ روشن تارا، چڑھسی[6] کیہڑے بُرجوں[7]
مولیٰ کہیا سُن یا احمد ﷺ میں تینوں فرماواں — ایہہ فرزند تیرا ہے جسنے، عبدالقادر ناواں
سبھناں جام محبت والا،[8] جوٹھا اِس دا پیتا — وِچ محبوباں درجہ اس دا، سبھ تھیں اُچا کیتا
ایہہ سبھ بخشش اس پر جیہڑی، کُل طفیل تساڈے — توں بھی کر کجھہ ہور عنایت، دیکھ احسان اساڈے
ایہہ عنایت قادر وَلّوں، پاک نبی ﷺ جد ڈِٹھی — غوث الاعظم نوں فرمایا، نال زبانے مِٹھی
تینوں دیکھ بہوں[9] خوش ہوئیم، یا میری اولادی — مینوں تک ہوئی مُدھ تائیں، دَم دَم اندر شادی
توں معشوق خداوند سَندا،[10] خاصہ ہیں محبوبی — فیر مرید خلیفہ میرا، تینوں ایہہ سبھ خوبی
گردن تیری تے میں رکھے، اپنے قدم مبارک — قدم تیرے کُل وَلی اُمت دے، چاسن اوپر تارک[11]
جاں دنیا تے آیا میراں، روزہ دار سی جمدا[12] — گردن اوپر آہا اس نوں، ظاہر اثر قدم دا
جیونکر مہر نبوت والی، آہی نبی ﷺ نشانی! — تینوں اثر قدم دا آہا، حضرت شاہ جیلانی
اَگے شب معراجوں[13] اِک دن، فرمایا سی سرور ﷺ — ولی اُمت میری دے[14] علموں، نبیاں نال برابر
شک نہ آنوں سَچا جانوں، ایہہ فرمان رسولی ﷺ — ابراہیمے چخا[15] قبولی، شہہ منصورے سُولی

نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "کجہہ" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "کجھ" لکھا جاتا ہے بمعنی کچھ

فرہنگ (قبل از منقبت ۱)

۱)	حکم ہو یا سبحانی	اللہ سبحان تعالیٰ کا حکم ہوا!
۲)	کس کانوں ایہہ لعل	کس کانو سے یہ لعل
۳)	کتھے	کس جگہ
۴)	کجھ (کجہہ)	کچھ
۵)	درجوں	(درج کی جمع)عربی لفظ بمعنی ڈبا ، صندوقچہ ، جواہرات رکھنے کا ڈبہ (فیروز اللغات ص: ۴۴۵)
۶)	چڑھسی	طلوع ہوگا
۷)	برجوں	(برج کی جمع) آسمان کا بارہواں حصّہ، آسمان کے بارہ بُرج ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں : گل ، ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دَلو۔ حوت (فیروز اللغات ص: ۱۴۸)
۸)	جام محبت والا	محبت سے بھرا پیالہ
۹)	بہوں	بہت زیادہ
۱۰)	خداوند سَندا	اللہ تعالیٰ کا ہے
۱۱)	چاسن اوپر تارک	اپنی گردنوں پر رکھیں گے / اپنے سر کی چوٹی پر رکھیں گے۔ (فیروز اللغات صفحہ ۲۱۷)
۱۲)	روزہ دارسی جمدا	دنیا میں آتے ہی یعنی پیدا ہوتے ہی روزہ دار تھے (پیدائشی روزہ دار) The Onlooker's Delight Page 03
۱۳)	اَگے شب معراجوں	شبِ معراج سے پہلے
۱۴)	میری دے	میری (امت) کے
۱۵)	چخا	وہ جگہ جہاں آگ جلائی جاتی ہے

اسمٰعیل دِتوس قربانی، بیٹے دے غم جالے[۱] دِتا سیس[۲] حسین امامے، بھی فرزند حلالے[۳]
کئیں خلیل کلیم انہاں وِچہ، کِن طاقت گِن دَسے پی دریا محبت والا، رہن اَجے بھی تَسّے[۴]
کر کلیم خلیل بُلائے،[۵] اوہ برحق پیغمبر خود محبوبؐ جلیل بنائے، اس اُمت دے اندر
وِچ کلیماں تے مجبوباں، سمجھو فرق پیارے دَسے نہیں محمدؐ ڈردا، مَت کوئی مُلّاں مارے
جو کلام زبانی کردے، کہن کلیم انہاں نوں محبوباں دے سِرّ نہ وَاندے،[۶] کی کجہہ کہاں زبانوں
نال شہاندے گلّاں کردے، چاکر کئی ہزاراں لیک[۷] ایاز آہا محمودے،[۸] واقف سبھ اسراراں
بیٹھ دُراڈے[۹] گلّاں کردا، ہر کوئی نال شہاندے جنہاں تے شاہ عاشق ہوئے، مخفی سر[۱۰] انہاندے
مہتر موسیٰ ملے اوتھائیوں،[۱۱] راوی کرے روایت کیتی پاک محمد ﷺ تائیں، اوتھے اوس شکایت
یا بھرا میرے سردارا، ایہہ کی نقطہ کہیا ہوسی ولی اُمت میری دا، علموں نبیاں جیہا
ایہہ گل سچ نبی ﷺ فرمایا، ناہیں کوڑ[۱۲] اساں تھیں موسیٰ کہیا دَس اسانوں، ہک علماء اونہاں تھیں
میرے نال برابر ہووے، کرے کلام زبانوں ایہہ جھگڑا ہن تاہیں مُکے، ہوئے تسلی سانوں
کِیتا حکم محمد صاحب ﷺ جو اُمت دا والی موسیٰ اَگے حاضر ہوویں، یا امام غزالی
روح امام غزالی والا، سُن کے نام شہانہ نال اوہدے ہوئیا شتابی، موسیٰ طرف روانہ
مہتر موسیٰ نال غزالی، ملیا بعد سلاموں مہتر موسیٰ[۱۳] کہیا اسانوں، واقف کریو ناموں[۱۴]
کہے امام محمد بیٹا، محمد ابن غزالی پچُھیا اِکو نام اونہاں تھیں، کُرسی کھُل دَسالی
میں پچھیا ہک نام تیرے تھیں، تدھ کیوں واہدا[۱۵] نال سوال جواب بتاون، کم بھلیرا مِیتا
یا موسیٰ جد پچھیا تدھ تھیں، پاک خداوند میرے مَاتِلْکَ بِیَمِیْنِکَ،[۱۶] کی اندر ہتھ تیرے

فرہنگ (قبل از منقبت ۱)

۱)	جالے	برداشت کیے، جھالے
۲)	سیس	سر مبارک
۳)	حلالے	حلال (عربی لفظ) جائز، درست، شرع کے موافق (فیروز اللغات ص: ۳۲۴)
۴)	تَسّے	پیاسے
۵)	بلائے	بنائے
۶)	سر نہ واندے	محبوباں دے سر نہ واندے، محبوبوں کے راز کھلے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ چھپے ہوئے ہوتے ہیں
۷)	لیک	لیکن
۸)	محمودے	سلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ
۹)	بیٹھ دُراڈے	دور بیٹھ کر، دور سے
۱۰)	مخفی سر	چھپے ہوئے راز
۱۱)	اوتھائیوں	اس جگہ پر
۱۲)	کوڑ	کذب، جھوٹ
۱۳)	مہتر موسی علیہ السلام	پیارا موسی علیہ السلام
۱۴)	کریو ناموں	نام سے واقف کرنا
۱۵)	واہدا	اضافہ
۱۶)	مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ	ترجمہ: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ علیہ السلام (سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۷)

کیوں تساں اوس ویلے حضرت، کیتی گل ودھیری[۱]
نال سوال جواب بتاؤ، ہن کیوں واری میری

عاصے نال اشارت کر کے، ایہہ گل نبیﷺ دسالی
سخن برابر نال پیغمبرﷺ نہ کر یا غزالی

امام غزالی دُنیا اندر، جاں ہویا سی پیدا
اوہ نشانی عاصے والی، ڈِٹھی خلق ہویدا

اوتھے مِلنا روحاں سَندا، کجھ تعجب ناہی
جتول[۲] سیر ہووے سلطاناں، ہوون نال سپاہی

باہجہ سپاہاں[۳] شاہ نہ ہوندے، خالی عیبوں عارُوں[۴]
سن کے خبر شہاندی آوے، خلق اُراروں پاروں[۵]

اوہ سلطانﷺ نبیاں سَندا، کیونکر جاوے ہکلا
جے کوئی ایہہ گل منّے ناہیں، جانو خفتی جھلاّ[۶]

فرہنگ (قبل از منقبت ۱)

۱)	ودھیری	زیادہ
۲)	جتول	جس طرف
۳)	باہجہ سپاہاں	سپاہیوں کے بغیر
۴)	خالی عیبوں عارُوں	عیبوں / نقص اور شرمندگی کے بغیر
۵)	خلق اُرارُوں پاروں	مخلوق دریا کے اِس طرف سے اور اُس طرف سے آتی ہے۔
۶)	خفتی جھلاّ	اس کو (کملا) بیوقوف سمجھنا

حوالہ جات: گلدستہ کرامات : ص: 32 ، 33 تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر ص: 52 ،53، مناقب غوثیہ صفحہ 40، محفل گیارھویں صفحہ ۱۴)

The life,Personality and writings of Al Junayd Page 97

The Sultan of the Saints Page 97,119,

The Onlooker's Delight Page 3,32

منقبت (۱)

بعضے عارف نقل کریندے، جس دن آدم تائیں سجدہ کرنا سی فرمایا، کل خلقت دے سائیں
روح اولاد آدم دے والی، جتنے سان تمامی[۱] جا بجائی آن کھلارے،[۲] کیا خاصے کیا عامی
کار روا[۳] قضاء قدر دے، ہویا حکم خدائی ترے[۴] صفاں بناؤ اِنہاں نوں، آپو اپنی جائی
اوّل نبی تمام کھلارو،[۵] ولیاں فیر تماماں پچھے اس تھیں صف ترتیبی،[۶] سبھناں اہل اسلاماں
جیونکر حکم حضوروں آہا، ایویں صفاں بنائیاں روح مبارک میراں جی دے، اس دن دُھماں پائیاں[۷]
چھڈ مقام ولیاں والا، نبیاں وِچ کھلوتے کار روا قضاء قدر دے، ہو کے زِچ کھلوتے[۸]
مڑ مڑ موڑ لیاون پچھے، صف ولیاں دی ڈھوون[۹] غوث الاعظم زور و زوری، نبیاں وِچ کھلوون
سرور ﷺ عالم اَگے ہوئے، کار روا فریادی ہے اِک رُوح زور آور بھارا، وِچ تیری اولادی
اس دی جاء محبوباں اندر، اوتھے نہیں کھلوندا پھڑے قرار[۱۰] نبیاں اندر، نہیں بھوایاں بھوندا[۱۱]
ایہہ گل سُن کے ہو متبسم، حضرت سیّد عالم ﷺ غوث الاعظم دا ہتھ پھڑیا، شفقت نال ترحم[۱۲]
نال دلاسے[۱۳] حضرت کہیا، یا فرزند پیارے اَج کھلو صدّیقاں[۱۴] اندر، تیرے بھاگ نیارے[۱۵]
بھلکے[۱۶] روز حشر دے ہوسی، کٹھا[۱۷] میرا تیرا وِچ محمود مقام اوچیرا،[۱۸] سبھناں کولوں ڈیرا

فرہنگ منقبت (۱)

۱)	جتنے سان تمامی	تمام کے تمام جتنے بھی تھے
۲)	کھلارے	کھڑے کیے
۳)	کار روا	صاحب ڈیوٹی فرشتے
۴)	ترے (ترئے، ترائے)	تین (طبع اول و دوم میں یہ لفظ اس طرح لکھا ہوا ہے ترائے)
۵)	کھلارو	کھڑے کرو
۶)	تریجی	تیسری
۷)	دُھماں پائیاں	اپنی شان کو ظاہر فرمایا
۸)	زِچ کھلوتے	حیران کھڑے ہوئے، تجسس میں
۹)	ڈھوون	کھڑا کرتے تھے (قدیم رسم الخط میں لفظ ٹھونون ہے)
۱۰)	پھڑے قرار	سکون پکڑتا ہے
۱۱)	بھوایاں بھوندا	واپس کرنے کے باوجود واپس نہیں ہوتا
۱۲)	ترحم	مہربانی سے
۱۳)	نال دلا سے	لاڈ اور پیار کے ساتھ، محبت کے ساتھ
۱۴)	اَج کھلو صدّ یقاں	آج صدیقین کے اندر کھڑے ہو جائیں
۱۵)	بہاگ (بھاگ) نیارے	بخت اور نصیب بہت منفرد ہیں یعنی اچھے ہیں
۱۶)	بھلکے	کل آنے والا
۱۷)	کٹھا (اکٹھا)	ایک جگہ، معیت، ساتھ
۱۸)	اوچیرا	اُونچا مقام

منقبت (۲)

ہک دن میراں سیر کرن نوں، آئے ندی کنارے
دیکھن اندر جوش خروشاں، دریا ٹھاٹھیں مارے

دیکھ ہوئے دل تازہ اوتھے، گھڑی آرام کیتونے
ستھرے جاء[۱] انہاں من بھانے،[۲] چابسرام کیتونے[۳]

جیہڑا شہر دَندے[۴] پر آہا، اوتھوں ہو یا واندا[۵]
اچن چیت ڈِٹھونے[۶] اوتھے،ٹولا اک زناں دا[۷]

آپو اپنے بھانڈے بھر کے،سبھ گھراں نوں ٹُر یاں
پچھے ہک رہی کُرلاندی،[۸] مارے آہیں بُریاں

رو رو حال ونجاوے عاجز، مُڑ مُڑ پھرے اوتھائیں
رحم آیا تک زاری اس دی، حضرت میراں تائیں

ناں کسے کجھ کہیا اُسنوں، نہ کوئی ظلم پہچایا[۹]
کیوں ایہہ اتنی رووے یارو، حضرت نے فرمایا

دَسو اس دی حال حقیقت، جے کر معلّم کسے
بھاری کوئی مصیبت اس پر، درد رنجانی دِسّے[۱۰]

بول پیا اِک مرد شتابی، اَگے شاہ ولایت
سبھ مصیبت بُڈھی والی، دَسی کھول حکایت

یا سلطان جہان پناہا، جو کجھ اس سر ورتی
شالا فیر نہ بھاء کسے[۱۱] دے، ورتے اندر دھرتی

اِکو بیٹا سی گھر اِس دے، بہتا سوہنا سندر
ڈولی جنج سنے اوہ ڈُبا، اندر ایس سمندر

جانجیں مانجیں[۱۲] بھیناں بھائی، یار اصحاب گرامی
اشتر[۱۳] خچر گھوڑا بستر، مال اسباب تمامی

اس بُڈھی بِن کوئی نہ رہیا، باہر اس دریاؤں
جس جگہ اوہ کشتی ڈُبی، خبر نہیں اس تھاؤں

مدت ویہہ ورھے[۱۴] اس گزرے، پانی کارن آوے
بیٹے سندے درد فراقوں، ہنجوں نیر[۱۵] چلاوے

دیکھے جاء مقام جدوں اوہ، جتھے کشتی ڈُبی
گھمن گھیر[۱۶]غماں دے جاوے،دل اس دے وِچ چبھی[۱۷]

اوس چبھی تھیں باہر آوے، جاں فیر ہوش ٹکانے
پانی لے گھرے وَل ٹُر دی، دل تھیں زور دھگانے[۱۸]

جاں ایہہ قصّہ درد منداں دا، اس نے آکھ سنایا
میراں سی دریا رحمت دا، موجاں اندر آیا

حاشیہ: مولانا محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کرامت کو اپنی کتاب تحفۂ رسولیہ معہ کرامت غوثیہ کے صفحہ ۲۴۸ ـ ۲۴۳ پر فارسی منظوم میں لکھا ہے جو کہ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید (غلام علی دہلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ) کے مرید تھے۔(ماخوذ از تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان و ہند جلد دوم صفحہ ۱۰۲۸،۹۹۱)

فرہنگ منقبت (۲)

۱)	ستھرے جاء	صاف جگہ
۲)	انہاں من بھانے	دل کو اچھی لگی
۳)	بسرام کیتو نے	بسیرا فرمایا
۴)	دَندے	کنارے
۵)	اوتھوں ہو یا واندا	وہاں سے نظر آیا
۶)	اچن چیت ڈِٹھو نے	اچانک دیکھا
۷)	ٹولہ اِک زناں دا	عورتوں کا ایک گروہ
۸)	کُرلاندی	روتی ہوئی
۹)	ظلم پہچایا (پہنچایا، پُچایا)	کسی نے اس پر ظلم بھی نہیں کیا
۱۰)	دردرنجانی دِسّے	مصیبت زدہ نظر آتی ہے
۱۱)	بھاء کسے دے	کسی کے سر پر
۱۲)	جانجیں مانجیں	جانجیں یعنی باراتی اور مانجیں یعنی برات کے ساتھ راستہ میں یا سسرال پہنچ کر ملنے والا (جانجی کی ضد) پنجابی اردو لغت صفحہ ۱۴۰۶
۱۳)	اُشتر	(فارسی لفظ) اونٹ (فیروز اللغات ص: 55)
۱۴)	ویہہ وَرھے	بیس سال
۱۵)	نیر چلاوے	آنسو بہائے
۱۶)	گھمن گھیر	پانی کا گول چکر، گرداب، بھنور
۱۷)	وِچ چبھی	اس کے دل میں پیوست ہوگئی، دل میں اس غم کا روگ لگ گیا
۱۸)	زور دھگانے	نہ چاہتے ہوئے

حوالہ جات: (منقبت نمبر ۲): تحفۂ رسولیہ معہ کرامت غوثیہ (بُڑھیا کا بیڑا صفحہ 243)،

غوث پاک کے حالات صفحہ ۶۵ - ۶۳

شفقت کر فرمایا حضرت، نال زبان الہامی
جا جواناں دیہہ بُڈھی نوں، ایہہ مبارک کامی

رو رو حال وَنجا نہ[۱] مائی، دل نوں دیہہ تسلّی!
چاہ مراد تیری جو آہی، میراں تُدھ وَل گھلّی[۲]

جا کہیا اس بُڈھی تائیں، جیوں فرمایا میراں
پر اَکھیں ڈٹھے باجھ محمّدؐ، صبر نہیں دلگیراں

ہرگز چپ نہ کیتی بُڈھی، رووے زار و زاری
میراں اَگے اوس جَنے نے[۳]، جا پھر عرض پکاری

یا حضرت اس صبر نہ آوے، باہجوں اکھیں ڈِٹّھے
توں نصیبا بے نصیباں، کہن والا چتھے

فیر دوبارہ موج شتابی، مارے بحر کرم دے
کر تاکید بتایا روشن، وارث لوح قلم دے

جزع فزع[۴]تھیں ہو چوپیتی،[۵] نہ کر شور ککارا
جے کجھ تُدھ کھڑایا مائی، دیسی اللہ سارا

لاڑا ڈولی جنج تمامی، مال اسباب گھنیرا[۶]
تُرت بُترتی ہنئیں مِلسی،[۷] سُن توں کہیا میرا

جاں اس مرد سُنے ایہہ کلمے، لطف خدائی والے
کُھل گئے دروازے سارے، صدق صفائی والے

جاتُس[۸] سچ ایویں ہی ہوسی، جیوں فرمایا میراں
قادر نام محمّدؐ اُسدا، اُسدے ہتھ تقدیراں

اَگے اس تھیں کئیاں بڈھی، کیتا غور دلاسا
پر کار کرن تقدیر حوالے، کوئی نہ لاوے آسا

اس عیسیٰ دم خضر قدم نے، دِتا دَم[۹] سچاواں
رکھ یقین کہیو اس گل نوں، بڈھی طرف پچاواں

جو فرمان ہویا سی سارا، یک بیک سنایا
بڈھی دے دل ہوئی تسلّی، صبر تحمّل آیا

بیٹھی رَکھ اُڈیک سجن دی، بڈھی درد رنجانی
مت کوئی ہووے نشانی ظاہر، نظر کرے وَل پانی

حضرت میراں وِچ مراقب، عرض کریندے ربّا
جو کجھ اس کھڑایا ایتھے، موڑ دیو اوہ سبّھا

ساعت گزر گئی اس عرضوں، اثر نہ ہویا ظاہر
دوجی عرض کیتی جد حضرت، بیڑی تری نہ باہر

اوہ محبوب الٰہی آہا، کردا ناز گھنیرے
جوشوں رنگ ہویا متغیر، ڈِھل اندر کم میرے

آپ کہن محبوب الٰہی، عبدالقادر تائیں
کم اس دے وِچ ڈِھل مناسب، تِناں[10] عرضاں تائیں

ہاتف کہیا نہ کر خفگی، یا محبوب الٰہی
کم تیرے وِچ ڈِھل نہ کوئی، اس وِچ حکمت آہی

سن آوازہ ہاتف والا، سر سجدے تھیں چایا
سبھ اسباب سمیت محمدؔ، بیڑا باہر آیا

ایسا پیر جنہاں دا کامل، تنہاں نوں کی جھورا
تکیہ رکھ محمدؔ اُسدا، نہ کر خطرہ بھورا

جھنڈے چھتر[11] نشان جھولائے، بجن لگے باجے
ویہاں وریہاں[12] فیر سہایا، میراں جی اوس کاجے

جو جو چیز کھڑاتی آہی، بڈھی سبھ سنبھالی
واہ محمدؔ حضرت قادر، قدرت عجب دَسالی[13]

فرہنگ منقبت (۲)

۱)	رو رو حال وَنجا نہ	اے بوڑھی رو رو کر اپنا حال خراب نہ کر
۲)	مُدھ وَل گھلّی	تیری طرف تیری مراد عطا کی / بھیج دی ہے
۳)	جَنے نے	اس مرد نے
۴)	جزع فزع	رونا پیٹنا
۵)	ہو چوپیتی	چپ کر جا
۶)	مال اسباب گھنیرا (کنہیرا)	بہت زیادہ مال و اسباب
۷)	تُرت ہنیں (ہنیں) مِلسی	ابھی جلد ہی تجھے مل جائے گی
۸)	جاتُس	اس نے جان لیا
۹)	دِتا دَم	حوصلہ دیا
۱۰)	تِناں	تین
۱۱)	جھنڈے چھتر	سر پرستی (قدیم رسم الخط کا لفظ جنڈے ہے)
۱۲)	وہیاں وریاں	بیس سال
۱۳)	دَسالی	دکھا دی

حوالہ جات: گلدستہ کرامات: ص: 39، مناقب غوثیہ ص:65- 56 ،غوث اعظم ص: 277 اقتباس الانوار ص:208 ، محفل گیارھویں صفحہ 62،شان غوث اعظم صفحہ 40،سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار بحوالہ بُڈھیا کا بیڑا صفحہ 34

منقبت (۳)

راوی اِیُوں روایت کیتی، وِچ رسالے بھائی
ہک دن پاک امام حسنؓ نے، کر مناجات[۱] سنائی

ربّا لوح محفوظ تیری وِچ، مینوں نظری آیا
نو امام حسینی ہوسن، ہر اِک عالی پایا

ترے اسیں نو اوہ[۲] الٰہی، پورے ہوسن باراں
میں کس نوں اولاد اپنی وِچ،اونہاں وانگ چتاراں[۳]

ایہہ آوازہ پاک جنابوں، آیا شاہ حسنؓ نوں
پشت تیری تھیں پیدا کرساں، ہک اجیہے تَن نوں

رتبہ سبھ ولایت سَنداں، ہور مقام امامت
بَنی حسینؓ[۴] تماماں والا، کرساں اوس کرامت

نام مبارک اس دا ہوسی، سیّد عبدالقادر
محی الدین محمد ہوسی، مُلکاں وچہ اوجاگر[۵]

کنیت ابو محمد ہوسی، غوث الاعظم نالے
کر غوث الثقلین بلاسن، فیر خطاباں والے

ایہہ خوشخبر امام حسنؓ نے، جاں مولیٰ تھیں پائی
شکر بجاء لیاوے رب دا، دَم دَم حمد دہائی

برُج میرے تھیں طالع[۶] ہوسی، ایسا روشن تارا
اونہاں نواں تھیں ہوگ زیادہ،[۷]اس ہک دا چمکارا

فرہنگ منقبت (۳)

۱)	مناجات	دُعا، التجا بارگاہِ الٰہی میں
۲)	ترے اَسیں نو اوہ	ہم تین اور وہ نو، سارے بارہ ہوں گے
۳)	چتاراں	یاد کروں
۴)	بنی حسینؓ	اولادِ حسینؓ
۵)	اوجاگر (اُجاگر)	ظاہر، مشہور
۶)	طالع	طلوع ہونا، چڑھنا، چمکنے والا (فیروز اللغات صفحہ ۸۲۴)
۷)	ہوگ زیادہ	زیادہ ہوگا

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: (45، 81)

اختلاف نسخ: طبع اول میں "راوی ائیوں روایت کیتی" جبکہ طبع سوئم میں "راوی اک روایت کیتی" لکھا ہے

منقبت (۴)

ہور ہک پھُل کھلایا یارو، ایس چمن دے مالی
یاراں سال رہے یا باراں، غوث الاعظم والی

اِک قدم پر رہن کھلوتے، راتیں دیہیں[۱] ہمیشہ
باطن شغل ہوون مشغولی، ہور نہ کوئی پیشہ

اِک دن ایہہ فرمان ہویو نے، یا میرے محبوبا!
اتنی مدت اِک قدم تے، کیوں کھلیوں[۲] مطلوبہ

عرض کیتی سلطان ولیاں، یا خلقت دے والی
دُوجا قدم ٹکاواں کتھے، جا نہ لبھدی خالی

روئے زمیں پر پیر دھرن دی، جاء نہیں جگ سارے
جت وَل[۳] دیکھاں نظری آون، تیرے یار پیارے

اسے کارن ہک قدم تے، بندہ ہِت[۴] کھلوئے
ڈردا پیر نہ دھردا دوجا مت، بے ادبی ہوئے

کیتی توں تعظیم اساڈی، اے محبوب الٰہی
توں سلطان ولیاں اندر، تیرے کل سپاہی

دَھرتوں قدم مبارک اپنے، میراں اونہاں اُتے
گردن رکھ قبول کریسن،[۵] کیا بیٹھے کیا سُتے

بھی فیر حکم ولیاں ہویا، خواہش ربّ دی لَکھو
قدم مبارک میراں جی دے، سبھ گردن تے رَکھو

اَگے شب معراج نبی ﷺ تھیں، پائی روح عنایت
فیر[۶] دوبارہ حکم الٰہی، ہویا سُنی روایت

فرہنگ منقبت (۴)

۱)	راتیں دیہیں	رات اور دن کو
۲)	کھلیوں	کھڑا ہوا
۳)	جتول (جِت وَل)"	جہاں کہیں بھی
۴)	ہِت	ہمیشہ
۵)	قبول کریسن	قبول کریں گے
۶)	فیر	پھر

اختلاف نسخ: طبع اول اور قلمی نسخہ میں "خواہش ربّ دی لَکھو" ہے بمعنی جانو
جبکہ نسخہ ۱۹۶۴ء میں "خواہش ربّ دی دیکھو" لکھا ہوا ہے۔

منقبت (۵)

ایہہ گُل لالہ کھِڑیا[۱] دیکھو، وِچ گلزار معانی
غوث الاعظم پر جد آہا، اوّل حال جوانی

نام مبارک اُسدا جے کو، بے وضو سی پڑھدا
پڑھنے والے دا اُس ویلے، سیس بدن تھیں جھڑدا[۲]

ہک دن جدّ مجد اوہناں، دی سرورﷺ عالی پایا
صلی اللہ علیہ وسلم، اپنا آپ دیکھایا

سُن فرزند میرے دلبندا، کہیا پاک پیغمبرﷺ
چھڈو ایس جلالیت نوں، کرو میان ایہ خنجر[۳]

منیاں حکم نبیﷺ صاحب دا، بس کیتی اس کاروں
ہویا ایہہ احسان محمد، سرورﷺ دے درباروں

مُولے نام نہ لیندا کوئی، باہجھ وضو تھیں ڈردا
میراں اَگے عرضی ہویا، جے کوئی ولی شہر دا

غوث الاعظم نے فرمایا، ایہہ گل میں نہ بھاوے
خلقت ربّ دی ضائع ہووے، مینوں ہتھ کی آوے

اس ویلے فرمانِ الٰہی، ہویا طرف پیارے
اوہ ولی وِچ مجلس بیٹھے، سُندے آہے سارے

تُدھ تعظیم دِتی ناؤں میرے،[۴] میں تیرے نوں دیساں
جس نے تیری عزت جاتی، اوس عزیز کریساں

ہن بھی جو کوئی نام مبارک، عزت نال نہ پڑھسی
تنگی دست ہمیشہ پاسی، برکت رزقوں کھڑسی

پر جے نال محبت خاصے، دائم ورد کماوے
عاشق نوں نقصان نہ کوئی، ہتھوں فیض پہنچاوے

جیکو کجھ شیرینی دیوے، چاہے کرے وفاواں
جیونکر منّے[۵] رہے پہنچاندا، دیکھے نہیں جفاواں

رات جمعہ دی کجھ شیرینی، اوپر روح مبارک
فاتح پڑھ کے بخشے دائم، کدی نہ ہووے تارک[۶]

اس ویلے پھر مدد منگے، میراں دی درگاہوں
مشکل حل ہووے ربّ بھاوے، خونی چُھٹدا پھاہوں[۷]

جیہڑا نیاز ہمیشہ دیوے، اپنے مال حلالوں
ہووس کشائش دوہیں جہانیں، چُھٹے سبھ وبالوں[۸]

نال اخلاص آداب وضو دے، نام مبارک میراں
ہر دم نِت پڑھے خوش رہندا، بخشے ربّ تقصیراں

فرہنگ منقبت (۵)

۱)	کھِڑ یا دیکھو	کھلا ہوا دیکھو
۲)	سیس بدن تھیں جھڑ دا (چھڑ دا)	سر بدن سے علیحدہ ہو جاتا (قدیم رسم الخط کا لفظ طبع اول میں اس طرح ہے "چڑھدا")
۳)	کرو میان ایہ خنجر	خنجر کو میان میں ڈالو
۴)	ناؤں میرے	میرے نام کو
۵)	منّے	ماننا
۶)	کدی نہ ہووے تارک	کبھی بھی اس سے محروم نہ ہو، بلاناغہ یعنی باقاعدگی سے کرے
۷)	پھاہوں	پھانسی سے
۸)	چُھٹے سبھ وبالوں	ہر مصیبت سے نجات پائے
نوٹ: جدّ مجد سے مراد جد امجد (رسول مکرم ﷺ)		
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص ۶۳-۶۲، مناقبِ غوثیہ ص ۷۵، گلدستۂ کرامات ص ۴۶		

منقبت (٦)

کہے رسالے والا دائم، میراں پڑھدے رہندے
حرز یمانی[١] تے سیف اللہ، مرتضوی جس کہندے

دست بدست اجازت آہی، جدّ مبارک پاسوں
عامل کامل اسدے آہے، میراں بحر قیاسوں

ہن بھی عمل کریندے بعضے، اندر ایس گروہے
نال اجازت پڑھے جو کوئی، کٹّے سنگل لوہے

اسم گرامی باہجھ طہارت، جو مُدھ کہے زبانوں
قتل کرے ایہہ تیغ اوس ویلے، آہی باہر میانوں

ہک دن پاک نبی ﷺ فرمایا، یَا وَلَدِی[٢] باعزت
ہن وجود تیرا سیف اللہ، سیفاں دی کی حاجت

اوس تھیں پچھے ترَک کیتو نے، اوہ گل سیفی والی
فیر فرمان لگے پا مدت، نال اجازت عالی

اہل ولایت وِچوں ہک دِن، عرض کیتی ہک بندے
توں صاحب بے شک اساڈا، اَسیں تساڈے بندے

نال کرامت دَسو مینوں، ایہہ شمشیر[٣] درخشاں
میراں کہیا بہو مراقب،[٤] تینوں اکھیں بخشاں

وچہ مراقب ڈٹھیوس ننگی، عرش تلے لٹکائی
ترکھی تیغ میانوں باہر، چمکے نال صفائی

مکھی آہے جو اُس تے، ٹوٹے[٥] ہوندی جلدی
موئیاں کئیں اوس تکو تکدیاں،[٦] ڈھل نہ لگی پلدی

مکھیاں ایہہ مخالف میرے، غوث الاعظم کہیا
مکھی ہو لڑے سنگ تیغاں،[٧] ثمرہ پاوے ایہا

نال شفاعت اہلِ ولایت، حکم ہویا سرکاری
خاص مُحِبّاں بخشش ہوسی، کان مخالف خواری

اسم شریف اجیہا پڑھیئے، جیوں پنوں دا سسّی
اَگوں کی کجھ کہے محمدؔ، گل نہ جاوے دَسّی

فرہنگ منقبت (٦)

١)	حرز یمانی	دُعائے سیفی
٢)	یَاوَلَدِی	اے میرے بیٹے
٣)	شمشیر	تلوار
٤)	مراقب	مراقبہ (ایک طرف خالصتاً توجہ کرنا)
٥)	ٹوٹے	ٹکڑے
٦)	تکوتکدیاں	دیکھتے ہی دیکھتے
٧)	مکھی ہو لڑے سنگ تیغاں	مکھی ہوکر تلواروں کے ساتھ لڑتی ہے
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: 64، مناقب غوثیہ ص: 77، گلدستہ کرامات ص: 47		

منقبت (۷)

وِچ اسرارالسالکین، دیکھو ایہہ گواہی
ہک دن میراں نکل شہروں، ہوئے کِت وَل راہی

چلدیاں نظری آئے حضرت، دو جنے[۱] وِچ جھگڑے
آپس اندر کرن لڑائی، ہک دوئے تھیں تگڑے[۲]

ہک انہاں وِچ اُمّت آہا، پاک محمد ﷺ سندی
دوجا اُمّت حضرت عیسیٰ، دیوے اوس بلندی

سبھ تھیں وَدھ محمد ﷺ صاحب، جو معراج بلایا
اُمّت نبی محمد ﷺ جو سی، اوس نے آکھ سنایا

ایہو جھگڑا اُنہاں آہا، ایہو بحث کریندے
آپو اپنے نبی صلاحن[۳]، ناہیں گل منیندے

حضرت میراں جی فرمایا، اُس عیسائی تائیں
شرف پیمبر اپنے والا، نال دلیل بتائیں

معجز نال نبی ﷺ اساڈا، مردہ زندہ کردا
اس تھیں شرف تماماں اُتے، حضرت عیسیٰ مردا

میراں کہیا میں ہاں اُمت، احمد بُجھ برادر
پچھے ٹرنے والا اُسدا، ناہیں اوس برابر

معجز حضرت عیسیٰ والا، تینوں میں دکھالاں
مردہ جس قبر دا آکھیں، اسے وقت جوالاں[۴]

ایہہ کلام انہاں تھیں سُن کے، گھِن گیا[۵] اوہ راہی[۶]
اوپر گور[۷] اجیہے مردے، ہڈی جس دی ناہی

میراں کہیا حضرت عیسیٰ، مُردے جدوں جواندے[۸]
اُسویلے اوہ پاک زبانوں، آہے کی فرماندے

قُمْ بِاذْنِ اللّٰہ[۹] پکارن، اُس نے آکھ سنایا
قُمْ بِاذْنِیْ[۱۰] پیر پیراں دے، مردے نوں فرمایا

میراں کہیا سُن تو بھائی، ایہ ہے گور گوالی
جے آکھیں تاں گاندا اُٹھے، ایس قبر دا والی

اس نے کہیا جیکر ہووے، ایہہ گل ہتھوں چنگی
مجلس اندر چنگا لگے، چنگ بجاندا چنگی

گاندا چنگ بجاندا مُردہ، باہر آیا گوروں[۱۱]
دیکھ تماشا ڈریا ناظر، میراں سَندے زوروں

عیسائی ایمان لیاندا، دِل تھیں ہویا تائب — کہیوس واہ واہ نبی محمد ﷺ جس دا ہیں توں نائب
اُمت جس دی وِچ اجیہے، بندے اہل کرامت — کُل پیغمبر پچھے اس دے، لائق اوہ امامت
کلمہ پاک محمد ﷺ والا، میراں جی فرمایا — عیسائی وِچ دین محمد ﷺ نال یقینے آیا
سے برساں دے موئے جوائے، پیر اساڈے میراں — آکھ محمدؐ کی غم تینوں، ہوندیاں انہاں پیراں

فرہنگ منقبت (۷)

۱)	دو جَنے	دومرد
۲)	ہک دوئے تھیں تگڑے	ایک دوسرے سے طاقت ور
۳)	صلاحن	شان بیان کرتے
۴)	جوالاں	زندہ کروں
۵)	گھِن گیا	لے گیا
۶)	اوہ راہی	وہ مسافر
۷)	گور	قبر
۸)	جواندے	زندہ کرتے تھے
۹)	قُمْ بِاذنِ اللّٰہ	اللہ کے حکم سے اُٹھ
۱۰)	قُمْ بِاذِنِیْ	میرے کلمہ سے اُٹھ
۱۱)	گوروں	قبروں

حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: 65، مناقب غوثیہ ص: 79، گلدستہ کرامات ص: 48

The Sultan of the Saints Page 272

نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "زندا" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "زندہ" لکھا جاتا ہے بمعنی حیات۔ اور لفظ معجز سے مراد معجزہ ہے

منقبت (۸)

راوی وِچہ رسالے لکھے، روشن ایہہ کہانی — اِک بُڈھی دا لڑکا آہا، غرق ہویا وِچ پانی
اوہ بڈھی وِچ خدمت عالی، آن مشرف ہوئی — سچے نال یقین نمانی، کردی عرض کھلوئی
ایوں کہے دل میرا میراں، لوح قلم ہتھ تیرے — قادر توں قدرت دا سائیں، میلیں[۱] بیٹے میرے
پیوس عرض قبول حضوروں، ہوئی ایہ اشارت — جاہ بڈھی گھر بیٹا مِلسی، دِتی شیخ بشارت
ہو خوش وقت گئی گھر بھَجدی،[۲] بیٹا لبھوس ناہیں — نال تضرع[۳] زاری بڈھی، آئی وَت اتھائیں
فیر دوبارہ حضرت کہیا، جا بیٹا گھر ہوسی — جو میراں دے قدمیں لگا، اوس کیوں مشکل پوسی
ڈھونڈے جاء نہ پائیوس لڑکا، خانہ ڈِٹھوس خالی — روندی تے کُرلاندی آئی، اندر خدمت عالیٰ
رووے کر کر زاری عاجز، مَتھا رگڑے دھرتی — اَمْدِدْنِیْ یَاغَوْث الاَعْظَمْ.[۴] میں سر مشکل وَرتی
جا مراقب میراں صاحب، جاں سر کیتا بالا — کہیا جا کر بھال پسرنوں،[۵] کر کے خوب سنبھالا
سُن فرمان شتابی بڈھی، گھر نوں آئی بھجی — آوندیاں ایں ملیئوس بیٹا، نال خوشی دے رَجی
اوہ محبوب الٰہی آہا، رُٹھا ناز کریندا — کہیوس سخن دلیری والا، اللہ کہیا منیندا
کیوں شرمندہ کیتوئی ربّا، مینوں اتنی واری — کیوں نہ ملیا پہلی واری، بیٹا اوس بیچاری
سچا ہیں توں یا محبوبا، حکم ہویا سبحانی — کرناں کم شتابی لازم، جو فرماوے جانی
گیا گماتا[۶] جُسا اس دا، پہلی وار بنائیا — دوجی واری دے حیاتی، تریجی گھر پہنچایا
جاں تُدھ کُن کہیا ہکواریں، سبھ کجھ ہویا پیدا — ساعت ڈِھل نہ لگی ربّا، کیتوئی جگ ہویدا

اختلاف نسخ املاء: طبع اول میں لفظ "لبھوس" ہے جو اوپر لکھا ہے جبکہ ۱۹۶۴ء والے نسخہ میں "لبھیوس" ہے
طبع اول میں لفظ "رسالہ" جبکہ ۱۹۶۴ء والے نسخہ میں "رسالے" جو اوپر درج کیا گیا ہے
اگلے صفحہ کا حاشیہ طبع اول میں لفظ "اولے" جبکہ ۱۹۶۴ء والے نسخہ میں "اعلیٰ" درج ہے
اگلے صفحہ کا حاشیہ طبع اول میں لفظ "حین" جبکہ ۱۹۶۴ء والے نسخہ میں "عین" جو درج کیا گیا ہے

بھی پھر ویلے آخر والے، سبھا گئی گواتی
ہک پلک وِچہ حاضر کرسیں، دے کر عین حیاتی

زندہ کرنا اِک نفر دا، تینوں ڈِھل نہ آہی
ایہہ کلام انہاندی سن کے، ہویا حکم آلہٰی

بدلہ ایس خفگی دے میراں، دیساں جے کجھ منگیں
توں محبوب الہٰی پیارا، منگن تھیں کیوں سنگیں

ربّا میں پیدائش تیری، بندا اک نماناں
لائق قدر کرم تیرے دے، میں کی منگن جاناں

قدر موافق جے کجھ بخشیں، بخشش لائق تینوں
شان تیری دا منگن ربّا، کیوں کر آوے مینوں

حکم ہویا یا غوث الاعظم ،ایہہ بخشش تُدھ بھاوے
جس وَل نظر کریں اِک واری، اوہ ولایت پاوے

پتھر لکڑ خاک زمیں دی، ہووے سونا چاندی
دَس اسانوں یا محبوبا، ایہہ گل تینوں بھاندی(۷)

ایہہ ہوسی سبھ دنیا اندر، پھر نہ آوے کاری
اس تھیں اعلیٰ صاحب میرے، بخشش کر کجھ بھاری

حکم ہویا یا سبحانی، ایوں کر(۸) یا محبوب معظم
نام تیرے نوں برکت بخشی، جیوں کر اسم الاعظم

جیکو ورد کرے گا میراں، اعظم اسم تیرے دا
اجر فوائد ایسا پاسی، جیسا نام میرے دا

اسمی کاسم الاعظم تائیں، اس تھیں ہے کنایت
سنو بیان محمدؔ کیتی، ایہہ صحیح روایت

فرہنگ منقبت (۸)

۱)	میلیں	ملاقات کروادیں
۲)	بھجدی	دوڑتی ہوئی
۳)	تضرع	آہ وزاری، عاجزی
۴)	اَمْدِدْنِیْ یَاغَوْث الاَعْظَمْ	اے غوث اعظم میری مدد کرو
۵)	کہیا جا کر بھال پسرنوں	کہا کہ جا کر بیٹے کو تلاش کر، ڈھونڈو
۶)	گیا گماتا (گواتا)	گم شدہ
۷)	بھاندی	اچھی لگتی ہے
۸)	ایوں کر	اس طرح کر

حوالہ جات: مناقب غوثیہ ص: 82، تفریح الخاطر ص: The Sultan of the Saints Page 270,66

Necklace of Gems Page 345

منقبت(۹)

راوی ہور روایت کیتی، اوہ بھی آکھ سناواں
مت کوئی بات شہاں من بھاوے، میں بھی بخرا[۱] پاواں

اک عورت فریادی آئی، اَگے شاہ ولیاں
کہیوس یا سردار سخیاں، میں جایاں ویہہ[۲] دِھیاں[۳]

بیٹا اِک نہ پیدا ہویا، خاوند نت جھگڑیندا
مینوں دے طلاقاں چھڈے، ہور نکاح کریندا

گج کہیا[۴] اس ابر کرم دے، ہویاں رحمت باراں
اس تھیں پچھے بیٹا ہوسی، جا کر کرو بہاراں

خاوند راضی بازی رہسی، کدی[۵] طلاق نہ دیسی
توں عورت اوہ والی تیرا، ہور نہ مول کریسی

سُن فرمان اوہ عورت دل وچہ، ایہہ دلیل لیائی
میراں وِچ جناب الٰہی، نہیں دُعا فرمائی

آپو آپ زبانی کہندے، کان تسلّی[۶] میری
ایس دلیلوں بحر کرم دے، ماری موج ودھیری[۷]

کہیا جلدی جا گھر بی بی، دھیاں دیکھ تماماں
اللہ بھاوے ہوئیاں بیٹے، دور ہوئے غم عاماں

جا گھر دیکھے عورت دھیاں، سبھے ہوئے لڑکے
ایسا پیر محمّد تیرا، چھَڈ تمامی دَھڑکے[۸]

فرہنگ منقبت(۹)

۱)	بخرا	حصہ،نظر کرم
۲)	ویہہ	بیس
۳)	دِھیاں	بیٹیاں
۴)	گج ، کہیا	جلال میں آ کر کہا
۵)	کدیں	کبھی بھی
۶)	کان تسلی	تسلی کے لیے
۷)	ودھیری	زیادہ
۸)	چھَڈ تمامی دَھڑکے (طبع سوئم)	تمام افسوس کو چھوڑ (طبع اول میں لفظ "ٹہر کے "درج ہے)
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: 52، مناقب غوثیہ ص:85		

منقبت (۱۰)

حضرت احمد شیخ رفاعی،[۱] ایہہ مذکور سنایا
اک دن خادم ہک میراں دا، جگ تھیں لدسدہایا[۲]

اُس دے اہل عیال پیارے، میراں اَگے آئے
جزع فزع بسیار کریندے[۳]، رووِن کر کر ہائے

مرشد دے دل رحمت آہی، دیکھ مصیبت بھاری
غور دلاسا کر فرمایا، کرو نہ اتنی زاری

جائے مراقب ڈِٹھا حضرت، ملک الموت رواناں
ہتھ زنبیل پھڑی پُر روحاں، آدم ہور حیواناں

ملک الموت تائیں فرمایا، میراں پاک زبانوں
خادم میرے والا بھائی دیہہ اِک روح اسانوں

ملک الموت کہیا میں آندے، حکمے نال خدا دے
باہجھ اجازت کیونکر دیواں، ایہ روح ہتھ تساڈے

کتنی واریں حضرت کہیا، ملک الموتے تائیں
روح اک خادم میرے والا، دِتے باہجھ نہ جائیں

ملک الموت قبول نہ کیتا، حکم کھرا سلطانی
اوہ زنبیل ارواحاں والی، کھسی[۴] شاہ جیلانی

جتنے روح آہے اوس اندر، سبھ خلاص کرائے
آپو اپنے جُسے اندر، ہر اِک آن پہچائے

جو کجھ اس دن موئے آہے، ہور شئیں تے آدم
سبھو زندے کیتے، میراں نالے اپناں خادم

عالی وِچ جناب فرشتہ، جاء فریادی ہویا
حضرت میراں سندے زوروں، ہنجوں بھر بھر رویا

جیہڑی اُس پر گزری آہی، سبھو آکھ سنائی
نال فرشتہ ایویں ہویا، پاک خطاب خدائی

یا فرشتے اوہ محبوبی، خاص پیارا میرا
کہیا اُسدا منن تینوں، آہا کم چنگیرا[۵]

خاطر اس دی جو اس چاہیا، دیناں سی تد اوتھے
اس تھیں ایہ ندامت پائیوئی، روح تمامی گھتے

ایسا قرب الٰہی تینوں، ایسا پایا عالی
شوقوں پاویں خیر محمدؔ، تیرا نِت سوالی

فرہنگ منقبت (۱۰)

۱)	شیخ رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ	آپ امام موسیٰ کاظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اولاد سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی التجا پر روضہ رسول ﷺ سے دست مبارک باہر آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بوسہ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 578ھ کو ہوئی۔ (حضرت شیخ احمد کبیر الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ اقطاب اربعہ میں سے ایک ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار عراق میں بصرہ کے راستے پر علاقہ رفاہ میں مرجع خلائق ہے) حضور غوث الثقلین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ان کی والدہ کو اپنی بہن کہا تھا اس لیے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ انہیں اپنا خواہرزادہ (بھانجا) سمجھتے تھے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سفینۃ الاولیاء صفحہ ۲۱۹، خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۱۶۹، نفحات الانس ص:۲۹۷ جامع کرامات اولیاء جلد ا صفحہ ۶۷۸)
۲)	لد سدہایا	دنیا سے انتقال کر گیا، چلا گیا
۳)	جزع فزع بسیار کریندے	بہت زیادہ رونا، آہ و بکا، گریہ زاری کرنا (فیروز اللغات صفحہ ۴۸۷) بسیار معنی بہت، اکثر (فرہنگ عامرہ صفحہ ۱۳۴، فیروز اللغات صفح ۲۱۵)
۴)	کھسی	چھین لی، واپس لے لی
۵)	آہاکم چنگیرا	کام اچھا تھا
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: 54، تفریح الخاطر ص: 68، مناقب غوثیہ ص:86		

اختلاف نسخ

طبع اول و دوئم میں اس طرح درج ہے "اس تھیں ایہ ندامت پائیوئی"

جبکہ طبع سوئم میں اس طرح لکھا ہے جو اوپر درج کیا گیا ہے "اس تھیں ایہ ندامت پائیو"

منقبت (۱۱)

ہور اِک دُر یتیم[۱] محمدؐ، ایس خواصوں[۲] پایا
اِک دن حضرت غوث الاعظم، خادم نوں فرمایا

اَگے خواہر زادے[۳] میرے، سیّد احمد جائیں
ماالعشق[۴] زبانی میرے،اس تھیں جاء پہنچائیں

طرف سیّد احمد خادم، لے سنیہا آیا
جیونکر حکم آہا سرکاری، تِینویں آکھ سنایا

سُن کے ایہہ کلام رفاعی، ماری آہ اجیہی
لگی اَگ درختاں تائیں، بھی بل اُٹھی دہی[۵]

جَل بَل جاء سجی[۶] ہوئیا، پھر پانی بَن ٹُر یا
خادم دیکھ تماشہ سارا، فیر پچھاہاں[۷] مڑیا

وِچ جناب معلّٰی خادم، جلدی عرض پہچائی
آتش جلدی تے خاکستر، جلدی بات سنائی

ایہہ گل سُن فرمایا میراں، جے اوہ ہوئے پانی
عطریات کریں اوس گردے، خادم جاہ کر دھانی

خادم آ کر دیکھے پانی، اوسے طرح کھلویا
عطریات کیتوس اُس گردے، حکم جیویں سی ہویا

احمد سیّد کبیر رفاعی، ساعت پچھے آئے
وِچ انسانی خاکی جُسے، آپناں آپ لیائے

خادم ہُوبہُو سنائے، جو کجھ اکھیں ڈِٹھی
حضرت غوث الاعظم کہیا، نال زبانی مٹھی

ایہہ مراتب دو شخصاں بِن، ہورس ناں ہتھ لگے
ہک اِس سیّد رفاعی میرے، اِک ہو گزرا اَگے

نہیں تاں ہور ولی جو ہوئے، کامل اہل اسراراں
ایس مقاموں فیر نہ پرتے،[۸] باجھ انہاں دون یاراں[۹]

حضرت سیّد احمد آہے، نانک ولوں حسینی
غوث الاعظم خواہر زادہ، ایت سببوں ثانی

بہتی مدت سیّد رفاعی، اندر عالی خدمت
صحبت ساتھ مشرف ہوئے، خرقہ پہن خلافت

ہور اجازت نعمت برکت، میراں ولّوں پائی
حق انہاندے اندر حضرت، ایہہ حدیث بنائی

حاشیہ:

ایہہ مراتب دو شخصاں بِن، ہورس ناں ہتھ لگے: یعنی یہ مرتبہ دو شخصیتوں کے علاوہ کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں آیا۔ طبع اول میں لفظ "تہانی" لکھا ہے جبکہ نسخہ ۱۹۶۴ء میں لفظ "دھانی" درج ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔ اسی طرح اگلے صفحہ پر لفظ "ٹُر دا" نسخہ ۱۹۶۴ء سے لیا گیا ہے جبکہ طبع اول میں اس لفظ کی املاء "تُردا" ہے

كَذَا ابن الرّفَاعِي كَانَ مِنّي[10] شعر بِسِلكِ فِي طَرِيقِي وَاشتِغَالِي

ابن رفاعی میں بنایا، ایسا مرد بھلیرا ترجمہ تُردا اوہنیں راہیں، جے کجھ شغل طریقہ میرا

خادم جس دے ہون اجیہے، آپوں ہوگ کویہا چل محمدؐ اوس دے دَر تے، اوڑک بندی ایہا

فرہنگ منقبت(۱۱)

۱)	دُرِیتیم	بے مثال گوہر(موتی)
۲)	خواصوں	خاص بندے سے
۳)	خواہرزادے	بھانجے
۴)	ماالعشق	عشق کیا ہے؟
۵)	بھی بَل اُٹھی دہی	ساتھ ہی جسم جَل اُٹھا
۶)	سجی	خاک
۷)	پچھاہاں	پیچھے مڑنا
۸)	فیرنہ پرتے	دوبارہ واپس نہیں آئے
۹)	دون(دو) یاراں	دو دوستوں
۱۰)	كَذَا ابن الرّفَاعِي كَان مِنّي بِسِلكِ فِي طَرِيقِي وَاشتِغَالِي	اس طرح ابن رفاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کا مجھ سے تعلق ہے۔ میرے طریقے اور میری مشغولیت کے راستے پر چلتا ہے۔
	كَذَا ابن الرّفَاعِي كَان مِنّي لِيَسلُكَ لِيْ طَرِيقِي وَاشتِغَالِي	اس طرح ابن رفاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کا مجھ سے تعلق ہے تا کہ وہ میرے لیے میرے طریقے اور میری مشغولیت کے راستے پر چلے نوٹ: یہ عربی عبارت گلدستہ کرامات میں اس طرح سے ہے۔
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: 56، مناقب غوثیہ ص: 88، خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۱۶۹		

منقبت (۱۲)

راوی ہور روایت مینوں، وِچ کتاب دَسالی
علی محمد بیٹا[۱] اِکو، آہا مرد غزالی

دولتمند تونگر[۲] بھارا، صاحب جاہ کہاوے
مِلک مویشی مال ملک[۳] اوس، گنتر وِچ نہ آوے

عشرت عیش تمامی حاصل، پر اولاد نہ گھر وِچ
ایس غموں دلگیر ہمیشہ، دائم رہے فکر وِچ

کتنی مدت خدمت کیتی، کئیاں شیخاں تائیں
ہوئی قبول نہ حق اس دے وِچ، کر کر رہے دُعائیں

اِک دِن اِک مخدومی دِتی، کارن علی بشارت
غوث الاعظم شاہ وَلیاں، اُس دی کریں زیارت

ساکن وِچ بغداد مبارک، اوہ محبوب پیارا
جیکر خدمت اس دی جاویں، پائیں مطلب سارا

ایس بشارت نال علی نوں، بہت ہوئی دل شادی
رکھ یقین مسلّم[۴] ٹریا، پھڑیوس راہ بغدادی

مدت پچھے مولیٰ سائیں، آ بغداد پہنچایا
پاک محل مشرف وِچوں، شرف علی نے پایا

باہجوں کیتے عرض علی دے، کہیا میراں سائیں
یا علی فرزند نرینہ، قسمت تیری ناہیں

رو روعرض کرے دل بریاں[۵]، حضرت علی بخدمت
کیوں میں ایہہ مصیبت جھاگاں،[۶] جیکر ہوندی قسمت

جاتا میں نصیبوں عاری، تاں آیا دَر تیرے
رکھ اُمید قوی دِل اندر، ہوسن مطلب میرے

محبوباں دے دَر تے آیا، جو کو ہو سوالی
باہجھ مراد لئے نہیں ٹُریا، اُس درگاہوں خالی

غوث الاعظم رحمت آئے، دیکھ شکستہ خاطر
کہیا کنڈ گھسا سنگ کنڈے،[۷] میرے آ برابر

اِک فرزند میرا ہے باقی، اوہو تینوں دِتا
پشت مبارک سنگ علی ہُن، بیٹھا آن کنڈ دِتا

نال اجازت عالی اُس نے، کنڈ ملی سَنگ کنڈی
بے نصیباں کھول نصیبا[۸]، میراں نعمت وَنڈی[۹]

فرہنگ منقبت (۱۲)

۱)	علی محمد بیٹا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ	علی بن محمد (محی الدین ابن عربی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صاحب فتوحات مکیہ کے والد محترم)
۲)	تونگر	امیر، دولت مند
۳)	مِلک	ملکیت
۴)	مسلّم	پُختہ، مضبوط
۵)	دِل بَریاں	دل جلنا، سڑنا
۶)	جھاگاں	برداشت کروں
۷)	کنڈ (کنڈھ) گھسا سنگ کنڈے یعنی رگڑنا	پشت کے ساتھ پشت کو مِلانا (رگڑنا)
۸)	بے نصیباں کھول (کھُل) نصیبا	بے نصیبوں کے نصیب کو کھول دیا۔ طبع اول میں لفظ کھُل لکھا ہے جبکہ طبع سوئم میں املاء کھول لکھی گئی ہے جو درج کر دی گئی ہے۔
۹)	وَنڈی	تقسیم کی

حوالہ جات: گلدستہ کرامات صفحہ 58، مناقب غوثیہ صفحہ 91

The Sultan of the Saints Page 273

ویلے رخصت دے فرمایا، اس فرزند پیارے — نام محمد اوّل رکھیں، ہوسی لقب دوبارے
محی الدین العربی بیٹا، شیخ علی اعرابی — ایہہ خوشخبری سُنی تاں آیا، گھر نوں نال شتابی
گھر وِچ آء آسودہ ہویا، دَم دَم حمد پکارے — عورت حامل دیکھ اللہ دا، دِل وِچ شکر گزارے
مدت پچھے آیا ظاہر، بیٹا گھر اعرابی — کامل قطب یگانہ[1] ہویا، عالم علم شتابی
وِچ علم توحید سنائے، اوس تصنیف گھنیری — ہے فصُوص الحکم[2] اوہناں تھیں، ہک کتاب وڈیری
سَبھ طراوت ہور نضارت، جو توحیدوں آہی — اندر خاطر عاطر[3] اس دی، نور ظہور الٰہی
میراں دے دریاؤں آہا، اوہ ہک قطرہ سارا — قطرے جس دے ہون اجیہے، اوہ سمندر بھارا
حضرت شیخ محمد عیسیٰ، عارف ایہہ فرماندے — دو محی الدّین الٰہی، اس اُمت وِچ آندے
ہک انہاں تھیں صفت علم، دی بہت کمال ٹھراندا — اوہ بیٹا اعرابی سَندا، محی الدّین کہاندا
دوجا صاحب صفت تصرف، قدرت وچہ اتم دا — ایہہ سلطان وَلیاں آہا، وارث عربّ عجم دا
ابو محمد عبدالقادر، ایہہ سبھ صفتاں آہیاں — محی الدّین اعرابی اس تھیں، کل بخشیشاں پائیاں
شیخ اکبر بھی بخشش پائی، اوس سخی درگاہوں — خوشہ چین میراں دا بنیاں، ہویا کرم الٰہوں
گھر اعرابی کہندے بیٹا، جس دم پیدا ہویا — خدمت اندر لے پسر نوں، حاضر آن کھلویا
غوث الاعظم نظر کرم دی، ڈالی اوس پسر تے[4] — کہیا فضل الٰہی ہوسی، اس لڑکے دے سر تے
ہوگ زبان میری اِک ویلے، کرسی سِرّ اں ظاہر — جیہڑے ہور وَلیّاں میں تک، کڈھے ناہیں باہر
نظر جنہاں دی پارس ہووے، سونا کر دے وَٹاں — جیکر میراں مِلے محمدؐ، سر صدقے کر سَٹاں

حاشیہ:

کرسی سِراں ظاہر: یعنی رازوں کو ظاہر کرے گا

سونا کر دے وَٹاں: پتھر کو سونا بنا دیتے ہیں یعنی نکمے اور بے کار بندے کو سونے کی طرح قیمتی بنا دیتے ہیں۔

طراوت: تری، تازگی (فیروز اللغات صفحہ ۹۲۸) اور نضارت بمعنی آب داری، چمک دمک (فیروز اللغات صفحہ ۱۴۳۰)

فرہنگ منقبت (۱۲)

۱)	یگانہ	بے مثال
۲)	فصُوص الحکم	محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا نام فصوص الحکم۔طبع اول اور قلمی نسخہ میں اگر چہ "خصوص الحکم" کتابت ہوا ہے ۔یہاں کتاب کا اصل نام فصوص الحکم درج کر دیا گیا ہے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے رمضان المبارک ۶۲۷ ھ کو خواب میں حضور پر نور ﷺ کی زیارت کی۔حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک کتاب تھی مجھ سے فرمانے لگے کہ یہ کتاب ہے فصوص الحکم یہ لو اور اُن لوگوں تک پہنچاؤ جن کو اس سے فائدہ پہنچے میں نے عرض کیا میری اطاعت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کریم ﷺ کے لیے حاضر ہے اور میں حکم کی تعمیل کروں گا۔اور میں نے حضور ﷺ کے فرمان پر اپنی نیت کو پاکیزہ کر کے اس کتاب کو اپنی طرف سے کسی بھی کمی بیشی کے بغیر مکمل کیا ہے اس طرح جس طرح مجھے حضور ﷺ کا حکم تھا۔یہ کتاب (فصوص الحکم) جناب رسول مکرم ﷺ کے حکم پر لکھی گئی ہے اور اس میں قرآن پاک میں جن ستائیس (۲۷) پیغمبروں کا ذکر موجود ہے سب کی حکمت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبین ﷺ تک بیان کی گئی ہے(اس کتاب کی عظمت کے پیش نظر بابا جی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ہک کتاب وڈیری" کہا ہے)۔(Ibn Al Arabi The Bezels of Wisdom Page ۱۷)
۳)	عاطر	عطر لگانے والا ،خوشبو کو دوست رکھنے والا (فیروز اللغات ص:130)
۴)	پسر تے	بیٹے پر

حوالہ جات: گلدستہ کرامات صفحہ 58،مناقب غوثیہ صفحہ 91،

The Sultan of the Saints Page 273

مختصر تعارف محی الدین ابن عربی ﷺ

آپ ﷺ کا اسم مبارک محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ حاتمی ﷺ ہے ۔آپ ﷺ ۱۷ رمضان المبارک کو ۵۶۰ ھ کو اندلس میں پیدا ہوئے ۔آپ ﷺ شیخ اکبر سلطان العارفین سیدی محی الدین ابن عربی ﷺ ہیں علماء کے آئمہ اور ہمارے واجب الاحترام صوفیہ میں سے ہیں عارفین اور مذاہب اربعہ کے علمائے عاملین نے آپ ﷺ کی بے حد ثنائے جمیل فرمائی ہے۔ امام شعرانی ﷺ نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواہر" میں آپ ﷺ کے متعلق بہت کچھ رقم فرمایا ہے فرمایا کہ میں نے اہل کشف کے کلام پر مبنی رسائل کا اتنا مطالعہ کیا ہے کہ گنتی نہیں ہوسکتی اور میں نے ان عبارات میں وہ وسعت نہیں دیکھی جو کہ شیخ کامل المحقق مربی العارفین الشیخ محی الدین ابن عربی ﷺ کی عبارت میں ہے اسی لئے میں نے اس کتاب (الیواقیت الجواہر) کو آپ کی کلام فتوحات مکیہ وغیرہا سے مضبوط کیا نہ کہ دوسرے صوفیاء کی کلام سے۔عارف کبیر سیدی شیخ عبدالغنی ﷺ نے بھی آپ ﷺ کی ثنا میں ایک کتاب تحریر فرمائی ہے اور اس کے علاوہ اپنی دوسری کتابوں میں بھی آپ ﷺ کا ذکر خیر کیا ہے۔سیدی عارف باللہ سید مصطفیٰ بکری ﷺ نے بھی اپنی کتاب میں آپ ﷺ کا ذکر خیر فرمایا اور کہا کہ آپ ﷺ ولایت محمدیہ خاصہ کے خاتم اور بدر تمام ہیں۔امام جلال الدین سیوطی ﷺ نے تو رسالہ "تنبیہ الغبی فی تبرئۃ ابنِ العَرَبی" میں آپ ﷺ کی ذات پر لکھا جس میں آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے علامہ مجدالدین فیروز آبادی ﷺ مصنف قاموس نے بھی آپ ﷺ کی ثنائے جلیل کی ہے فرماتے ہیں کہ قوم صوفیاء میں کسی کے متعلق ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ وہ کبھی علم شریعت میں اس مقام تک پہنچا ہو جہاں تک شیخ محی الدین ابن عربی ﷺ پہنچے ہیں شیخ اکبر ﷺ کی تصانیف بے شمار ہیں جن میں مشہور "فتوحات مکیہ" اور "فصوص الحکم" ہیں آپ کا وصال ۲۸ ربیع الثانی ۶۳۸ ھ بمطابق ۱۶ نومبر ۱۲۴۰ ء کو ہوا ہے۔(آپ نے مسئلہ وحدت الوجود کی وضاحت بھی فرمائی)۔

(الیواقیت والجواھر صفحہ ۶۴، جامع کرامات اولیاء جلد ا صفحہ ۳۲۰، مطلع خصوص الکلم فی معانی فصوص الحکم صفحہ ۹)

منقبت (۱۳)

راوی ایس رسالے والا، ایہہ تقریر سنائے — میراں اوّل حالاں اندر، سفر کریندے آئے
شہرے اندر لنگھدے جاندے، تکن طرف بازاراں — اِک ہٹی[۱] تے انڈے بھُنے، آہے ٹِکے قطاراں
بیضے گھِن[۲] انہاں تھیں تکن، کرن دلیلاں گُجے[۳] — جیکر ایہہ نہ ہوندے ربّا، آتش اندر بھُجے[۴]
زندے ہو پرواز کریندے، کہیا حضرت میراں — اِتناں آکھن نال انہاں تھیں، پوست ہو یا لیراں[۵]
بچے نال پراں دے پیدا، ہوئے مار اُڈاری[۶] — طرف ہوا چڑھے ہک پَل وِچ، دیکھے خلقت ساری
وِچ ولایت شہر تمامی، غُل[۷] پیا اس گل دا — مرد ولی اِک آہا اوتھے، چوکیدار اوت وَلدا
خاطر اس دی خطرہ آیا، شہہ وَل آکھ پہنچائے — کون مسافر کریں تصرف، اندر ملک پرائے[۸]
اُیوں جواب بتایا حضرت، ایہہ گل سُن کے اوسدا — اللہ مالک مُلکاں والا، سبھ تصرف اوسدا
جس دن قابض روح تیری دا، جان کھسن نوں آسی — توڑے[۹] لاکھ کرے چترائی، کڈھے باہجھ نہ جاسی
ہکدوں ایہہ جواب اوس پہتا،[۱۰] اکدوں قابض جاناں — کڈھے[۱۱] جان ولی دے تن تھیں، ہویا تُرت رواناں
ڈاہڈے نال کریں جو پنجہ، ہو کے لِسّا بھائی — ایسی ضرب لگی اوس ثابت، ہڈی رہی نہ کائی
میراں ہے شہباز محمدؐ، ہور کبوتر کھگھاں — برکت اوسدی نال سلامت، پل صراطوں لنگھاں

حاشیہ:(اختلاف نسخ)

چوکیدار اوت (اُت) وَلدا: طبع اول اور قلمی نسخہ صفحہ ۵۰ میں یہی عبارت ہے جو اوپر لکھ دی گئی ہے بمعنی اس علاقہ کا نگران جبکہ نسخہ ۱۹۶۴ء میں لکھا ہے چوکیدار ازل دا: بمعنی پہلے دن سے نگران

طبع اول میں لفظ "ککہاں" لکھا ہوا ہے جبکہ نسخہ سوئم میں لفظ "کھنباں" درج ہے

مگر قلمی نسخہ کے صفحہ ۵۱ پر لفظ کھگھاں لکھا ہوا ہے جو اوپر درج کیا گیا ہے۔

کڈھے باہجھ نہ جاسی: (قلمی نسخہ صفحہ ۵۰ میں متن) یعنی بغیر روح قبض کئے نہیں جائے گا

قابض: سے مراد حضرت عزرائیل علیہ السلام

فرہنگ منقبت (۱۳)

۱)	ہٹی	دُوکان
۲)	بیضے گھن	انڈے لے کر
۳)	دلیلاں گھجے	گہری سوچ میں ڈوب کر غور کرنا
۴)	بھُجے	اُبلے ہوئے
۵)	پوست ہویا لیراں	چھلکا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
۶)	اڈاری	پرواز
۷)	غل	شور
۸)	پرائے	بیگانے
۹)	توڑے	بے شک، اگرچہ، بھاویں
۱۰)	ہِک دوں (اِک دون) ایہ جواب اوس پہتا	جیسے ہی یہ جواب اس کو پہنچا
۱۱)	کڈھے	نکالے

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۵۹، مناقب غوثیہ ص: ۹۵

منقبت (۱۴)

شیخ عثمان روایت کیتی، میں تھیں سنو گواہی
شیخ محمد بن عبداللہ، گھر اولاد نہ آہی

اِک دن خدمت عالی اندر، عورت اُس دی آئی
حال حقیقت ساری اوس نے، میراں پاس سُنائی

یا حضرت میں عاجز تائیں، دولت مال بتیرا[۱]
گھر فرزند نہیں اِس کارن، آ پھڑیا لَڑ تیرا[۲]

مرسل نبی ﷺ پیارے ربّ دے، چاہندے نیک اولادی
اوہو بخش اسانوں حضرت، دِل وِچ ہووے شادی

صالح بیٹا دیوے مولیٰ، نال دُعا تساڈی
دوہاں جہاناں اندر ہووے، اوہ پناہ اساڈی

عرض کیتی محبوب الٰہی، وِچ درگاہ ربّانی
دیہہ فرزند مبارک ربّا، عورت درد رنجانی[۳]

ہاتف غیب آوازہ دِتا، ناہیں ایس نصیبا
اس دے کارن ہو نہ سائل، میرے خاص حبیبا

دوجی وار تریجی واری، مڑ مڑ ایہہ فرمایا
خرقہ پاک فقر دا میراں، لاہ ہوا وَگایا[۴]

جس ویلے ایہ عرض الٰہی، کرے قبول اساڈی
عبدالقادر اَنگ لگاسی،[۵] سبھ پوشاک تساڈی

اوس ویلے پھر حاضر ہویا، رُوح حبیب ﷺ الٰہی
اوہ پوشاک[۶] میراں جیو دی، ہتھ وِچ پکڑی آہی

دے پوشاکی کہیا حضرت، ڈاہڈے کولوں ڈریئے
بے نیازاں اَگے بیٹا، ایڈے ناز نہ کریئے

یا حبیبا! میں اس کم اندر، اَگے آہا اِکّلا
آئے تسیں اُمید اسانوں، ہن ہوسی کجھ بھلاّ

اس عورت دا مطلب ہوسی، نال دُعا رسولی
ہاتف غیب آوازہ دِتا، ایہہ دُعاء قبولی!

اس عورت فرزند تولد، ہوسی ہوئی اشارت
غوث الاعظم عورت تائیں، دِتی عجب بشارت

عورت حمل ہویا پا مدت، پیدا ہوئی بیٹی
میراں پاس لیاندی اس نے، سُرخ لباس لپیٹی

آء دربار پُکارے عورت، یا سرتاج وَلیّاں!
بخشیں توں فرزند جنہاں نوں، سو کیوں جَمن دھیاں[۷]

حاشیہ (اختلاف نسخ)

یاجدی! میں اس کم اندر (طبع اوّل)
یاحبیبا! میں اس کم اندر (قلمی نسخہ صفحہ ۵۲)

فرہنگ منقبت (۱۴)

۱)	بتیرا	بہت زیادہ
۲)	آ پھڑیا لڑ تیرا	آپ کا دامن رحمت پکڑ لیا
۳)	درد رنجانی	غم زدہ
۴)	ہوا وَگایا (وگائیا)	ہوا میں پھینکا
۵)	اَنگ لگاسی	جسم کے ساتھ لگائے گا
۶)	پوشا کی (پوشاک)	فقر کا لباس
۷)	سوکوں (کیوں) جَمن دہیاں (دھیاں)	وہ دھیاں کس وجہ سے پیدا کریں گی۔جس کو آپ رضی اللہ عنہ نے بیٹے کی بشارت عطا کی ہو

جذبہ کر فرمایا میراں، کیونکر ہوسی بیٹی ہتھیں پردا آپ اوٹھایا، آہی جس لپیٹی
نظر مبارک اوس پر کر کے، چا فرزند بنایا سبھ اساباب نرینہ اوس تھیں، کھلیاں ظاہر آیا
بھی فرمایا ایہہ تک لڑکا، ہے ایہ بیٹا میرا شیخ شہاب الدین کہیاسی، ہوسی شیخ وڈیرا
جیوں جیوں وَڈی عمرے ہوسی، ابرو پستاں وَدسن[1] اہل ارشاد مرید انہاندے، غافل ربّ وَل سَدسن
جیوں فرمایا اوّل حضرت، آخر ہویا اونویں ابرو پستان باہر حدّوں، لمے آہے دونویں
وقت کتابت ابرو سرتے، رَکھن موہنڈے[2] پستان سعدی[3] جیہے مرید اونہاندے، جس تصنیف گلستان
شیخ بہاؤالدین زکریا،[4] کہندے جس ملتانی قاضی ہور حمید الدین[5] نوں، دسیوس راہ حقانی

ایسے شیخ شیوخ مکمل، ہین مرید اُنہاندے
قدم مبارک پکڑ محمدؔ، حضرت پیر پیراں دے

فرہنگ منقبت (۱۴)

۱)	وَدسن	بڑھ جائیں گے
۲)	موہنڈے	کندھوں پر
۳)	سعدی رحمۃ اللہ علیہ	شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے گلستان و بوستان کتاب تصنیف فرمائی ہے بھی مرید ہیں شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے
۴)	شیخ بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ	شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ (مزار شریف ملتان میں ہے) بھی مرید ہیں شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے
۵)	حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ	شیخ حمیدالدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ (مزار شریف انڈیا میں ہے) بھی مرید ہیں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۹۷ تحفۂ قادریہ ص: ۵۶، مناقب غوثیہ صفحہ ۹۷
The Sultan of the Saints Page 276

حاشیہ: شیخ شہاب الدین کہیاسی (کہاسی) یعنی کہا جائے گا، کہلائے گا

منقبت (۱۵)

لکھی نقل کتابوں ڈِٹھی، اِک سوداگر بھارے ست پرکالی[۱] پیش خلیفہ، آ کر نظر گزارے
اوہ خلیفہ والی آہا، گڑھ بغداد شہر وِچ کہیوس قیمت کہہ سوداگر، جیہڑی تُدھ نظر وِچ
قیمت ستاں سندی[۲] تاجر، ست ہزار بتائی کہیا خلیفے لوڑ نہ سانوں، موڑ لے جاؤ بھائی
ٹوٹے[۳] لے سوداگر ٹُر یا، ڈیرے نوں دِل خستہ میراں دے دروازے اُتے، آیا پکڑیں رستہ
حضرت امر مقدس کیتا، خادم تائیں جھبدے[۴] سَت ہزار روپیہ اس نوں، پورا کر کے سبھدے[۵]
لے پرکالی اس دے والی، پیراہن بنوائیں گھٹ ہویا تاں سینے اَگے، بھوری لیر[۶] لگائیں
خادم امر مقدس سن کے، سبھ بجا لیائیا ست ہزار روپیہ گِن کے، تاجر ہتھ پھڑایا
جاں ایہہ خبر خلیفے پائی، کہے وزیرے تائیں جاہ سلام میرا کہہ میراں، اس تھیں بعد بتائیں
جس چیزے دی قیمت سن کے، میں موڑاں کر دِقت تینوں لین مناسب ناہیں، اُس وِچ مینوں خِفت[۷]
کہسی خلق خلیفے تائیں، اتناں مال نہ جُڑیا[۸] یا اس قدر پچھاتا ناہیں، تاں ایہہ تحفہ مُڑ یا
آء وزیر کھلوتا باہر، دوروں کرے نظارہ قیمت دار لگا پیراہن، نالے جُلّی پارہ
دیکھ وزیر کہیا دِل اندر، ایہہ ہے مرد زور آور اَگے جسدے ایہ دو شالے، جُلّی نال برابر
نال بے ادبی اس وَل جاناں، جا پیغام پہنچاناں اپناں آپ کہاون کارن،[۹] سُتا شیر جگاناں
دیکھ وزیر اُٹھائیوں[۱۰] مڑیا، نیوں نیوں ہوئے سلامی آن خلیفے اَگے کہیوس، حال احوال تمامی
نال وزیر اولانبھے[۱۱] کر کے، بیٹے نوں دے لشکر بھیجیا میراں[۱۲] تائیں آکھیں، ایہہ پیغام سراسر

حاشیہ

کہیوس قیمت کہہ سوداگر: سوداگر سے کہا کہ اس کپڑے کی قیمت بتا

جس چیزے دی قیمت سن کے میں موڑاں کر دِقت: جس چیز کی قیمت سن کر میں مشکل سمجھ کر واپس کرتا ہوں

فرہنگ منقبت (۱۵)

۱)	سَت پرکالی	سات گز کپڑا
۲)	ستاں سندی	سات گز کپڑے کی
۳)	ٹوٹے	ٹکڑے
۴)	جھبدے	جلدی
۵)	سبھدے	تمام ادائیگی کر دے
۶)	بھوری (پہوری) لیر	ٹاٹ کا چھوٹا ٹکڑا
۷)	خفت	تکلیف، توہین
۸)	جڑیا	جمع ہونا
۹)	کہاون کارن	ذبح کروانے کے لیے
۱۰)	اتھائیوں	اسی جگہ سے
۱۱)	اولانبھے	گلہ وشکوہ کرنا
۱۲)	بھیجیا میراں	میراں پاک رضی اللہ عنہ نے بھیجا

جس کم اندر خفت میری، کرو نہ دوجی واری — لے سنیہا آیا لڑکا، خاصی نال سواری
پہتا[۱] وِچ جناب معلّی، سن کے شور ککارا — چایا سیس مراقب وِچوں، میراں کرن نظارہ
شہزادے وَل میراں صاحب، نظر مبارک ڈالی — نال نظر گھِن[۲] گئے ملائک، لڑکے تائیں حالی
جتھے جاء نہ عقل فکر دی، اوتھے جاء پہنچایا — ایہہ قضیّہ سن خلیفہ، ڈردا آپ نہ آیا
پیش تمیز نہ جاوے کوئی، ہو حیران کھلویا — مرشد اُسدا اوتھے آہا، جا اوس اَگے رویا
دِتا نقش حقیقت سن کے، اس دے مرشد سائیں — اس نوں بیٹھ سرے دے دھرکے، خوابے اندر جائیں
جے کو تینوں نظری آوے، اوس اَگے کر زاری — چوہوں راتیں[۳] وچہ ڈِٹھے، اوس نے خلفاء وارو واری
سبھناں اَگے عرضی ہویا، انہاں جواب سنائے — عبدالقادر قید کرایا،اوس بِن کون چھڑائے
پنجویں راتیں نقش مربی،[۴] دِتا ہور اوس تائیں — اوس تھیں پائیوس سرور ﷺ عالم،ارض فلک دا سائیں
کر فریاد خلیفے کہیا، میں بھی بیٹا پاواں — اوہ جواب نبی ﷺ فرمایا کہیا جو خلفاوا[۵]
سیّد عالم ﷺ نال خلیفے، کھول دَسی گل خاصی — وَلَدِی[۶] عبدالقادر بدھا، دیوگ او خلاصی[۷]
ہو نااُمید خلیفہ اوتھوں، کہندا آء مربی — دیکھن اس دا ہے متعذر، رہندا اَگے رَبّی
کی علاج ہووے یا مرشد، بیٹا میں ہتھ لگے — پیر کہے چل تائب ہویئے، حضرت میراں اَگے
سَنے خلیفہ آن مربی، قدماں اوپر چڑہیا[۸] — آکھے بخش بے ادبی میراں، تائب ہو دَر پھڑیا
کیتی نظر مبارک میراں، اوچی طرف فلک دے — سَنے سواراں آیا لڑکا، سارے آہے تکدے
چھکے تیغ[۹] پیو وَل آیا، کر کے غصّہ بہتا — کہیا باپ فراق تیرے تھیں، میں اس حالت پہتا
توں کیوں ایسا غصّہ آئیوں، میری طرف نہ خورم — کہیوس تدّھ بہشتوں آندا، مینوں وِچ جہنم
اعتراضے نال اگرچہ، کھڑیوس وانگ اسیراں — ایسے عشرت نعمت اندر، داخل کیتا میراں

حاشیہ:

توں کیوں ایسا غصّہ آئیوں، میری طرف نہ خورم: لفظ خورم بمعنی خوش وخُرم، چونکہ حرف واؤ(و) پیش (ُ) کے قائم مقام ہوتی ہے اس لئے یہاں اس سے مراد خوش لیا جائے گا۔

ستر کرسی ساڈی اندر، خوابے وِچ نہ ڈِٹھی ایسی دلکش جائے کسے نے، جنت کولوں مٹھی
ہُدھ اوتھوں کہڈ وایا[۱۰] مینوں، پھر دنیا تے آندا چاہاں قتل کرایا تینوں، لڑکا آکھ سناندا
اوسے ویلے پیر خلیفہ، لے کے لڑکے کارن میراں جی دے قدمیں لگے، استغفار پکارن
ہوئے خادم فدوی خاصے، جاں جاں آہے زندے کرن تخلف[۱۱] کدیں نہ امروں، میراں سندے بندے
شاہنشاہ جگت جس اَگے، پکڑن آء غلامی خواجہ اوہ محمدؐ میرا، دوہیں جہانیں نامی

فرہنگ منقبت (۱۵)

۱)	پُہتا	پہنچا
۲)	گھِن گئے	لے گئے
۳)	چوہوں (چوہون، چوہاں) راتیں	چار راتوں میں (قدیم رسم الخط میں چوہون)
۴)	مربّی	مرشد
۵)	خلفاواں	خلفائے راشدین
۶)	وَلَدِی	میرا بیٹا
۷)	بدھا دیوگ اوخلاصی	میرے بیٹے عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑا ہے وہی اسے رہائی دے گا
۸)	قدماں اوپر چڑہیا (جھڑ یا)	قدموں پر جھک گیا
۹)	چھکے تیغ	تلوار کو کھینچ کر
۱۰)	کہڈ وایا	نکلوایا
۱۱)	تخلف	خلاف ورزی
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۶۳-۶۵ مناقب غوثیہ ص: ۱۰۰		

حاشیہ

پیر کہے چل تائب ہوئیے، حضرت میراں اَگے: اس شعر میں لفظ ہوئیے طبع سوئم کے مطابق لکھ دیا گیا ہے جبکہ طبع اول میں اس لفظ کی املاء "ہوئے" درج ہے۔

منقبت (۱۶)

وِچ مقامات الغیاثی، لکھی ایہہ کہانی
اِک دن سیر کرن نوں باہر، آئے شاہ جیلانی

آہا اِک مقام بھلیرا، دِل کش اوتھے آئے
آئی جاء پسند اتھائیں، کتنے روز لنگھائے

اوتھے اِک کاریگر آہا، تھان[۱] سفید بناندا
برس دہیں نوں[۲] پاس خلیفے، اوہ اِک تھان لے جاندا

ایہو کسب کماوے دائم، جو لبھے سو کھاوے
نال محبت میراں اَگے، آء ہُن سیس نواوے[۳]

ہو مرید میراں دا خاصہ، جام محبت پیتوس
جتھے حضرت بہندے آہے،[۴] اوتھے حجرہ کیتوس

پچھوں اُس تھیں لگا بناون، اوہ دو تھان سفیدی
پہلا میراں اَگے رکھے، نذر دوجا جمشیدی

ایہہ اخبار خلیفے اَگے، جا کر کسے دَسالی
اعتراض کاریگر اُتے، بہت کیتی اس حالی

آء کاریگر حضرت اَگے، رویا ہو فریادی
مینوں جھڑک خلیفے کیتی، بہنی[۵] دِل دی شادی

چاہے فقر تیرا آزمایا، ڈردا نہیں خداؤں
ہرگز راس نہ ہووے حضرت، ڈِٹھے بابجھ سزاؤں

سن کاریگر حضرت کہیا، ایہہ کم چنگا ناہیں
اسیں فقیر نہ ظالم کوئی، لائق صبر اساہیں

مڑ مڑ اوہ نہ چھڈے کھہڑا،[۶] عرض کرے ہر ویلے
بلدی آتش دیکھ عشق دی، اِک دن پائیوس تیلے

غلبہ شوق الٰہی والا، اوس دم آہا اوٹھا[۷]
ایہہ پیالہ نلیاں والہ، کہیا مار اپوٹھا[۸]

جیوں فرمایا تیویں کیتوس، حالی شہہ ملک دا
دنیا اُتوں اوہلے ہویا،[۹] کِسے نہ ڈٹھا لُک دا[۱۰]

لشکر فوج تمامی اسدی، نالے چاء چھپائی
حج گئی سی مائی اسدی، اوس برس وِچ آئی

دیکھ ہوئی متحیر[۱۱] مائی، مُلک ولایت لُگا[۱۲]
نہ فرزند نہ شہر نہ لشکر، پٹیا سارا چہُگا[۱۳]

جتھے محل چوبارے آہے، اوتھے کوہ درختاں
ہو غمناک مڑی پھر پچھے، روندی جاوے بختاں

حاشیہ

آئی جائے پسند اتھائیں: طبع اول
آئی جاء پسند اتھائیں: طبع سوئم

فرہنگ منقبت (۱۶)

۱)	تھان (تہان)	کپڑے کی مقدار یعنی گٹھے کی ایک یونٹ (طبع اول میں لفظ "تہان" قدیم رسم الخط کا لکھا ہوا ہے)
۲)	برس دہیں نوں	ایک سال گزرنے کے بعد
۳)	سیس نوائے	سر جھکائے (بطور عاجزی)
۴)	بہندے آہے	بیٹھتے تھے
۵)	بہنی (بھَنی)	توڑی
۶)	نہ چھڈے کھہڑا	جان نہ چھوڑے، کسی کام کے پیچھے پڑ جانا
۷)	اوٹھا	اوجاگر ہوا، اُبھرا، اُٹھا
۸)	اپوٹھا	اُلٹا
۹)	اوہلے ہو یا	پردہ پوش ہو گیا، چھپ گیا
۱۰)	لُک دا	چھپتا ہوا
۱۱)	متحیر	حیران
۱۲)	لُگا	ویرانہ
۱۳)	پٹیا سارا چُہگا	تمام ملک ہی اکھیڑ دیا گیا

جاندی نوں اِک مرد اللہ دا، ملیا اندر رستے
بڈھی حال حقیقت ساری، آکھ سنائی واندی[۱]
جے کجھ مخفی ظاہر ہوسی، جے ربّ کیتی یاری
سُتیاں حکم ہویا اوس تائیں، روضے جاء علی دے
رات گزاری روضے اَگے، کھلیاں تاں فرمائے
جیوں فرمان ہوئے تیئوں کردی، بُڈھی درد رنجانی
آخر نال اشارت آئی، روضے پاک نبیﷺ دے
کر اِلحاح بتیری رُنی،[۵] حضرتﷺ عرض قبولی
کیتی عرض نمانی بڈھی، حضرتﷺ نے فرمایا
اوہ محبوب بنیا میرا، حکم ہویا ایہہ صادر
میرا اوہ معشوق ہمیشہ، اُس دے ناز اٹھاواں
توں بھی ہو متوجہ اس وَل، کریں شفاعت یاری
ایہہ فرمان نبیﷺ جد سنیاں، بہت کیتا شکراناں
کشفوں[۹] واقف ہو کر میراں، اس اسرار سبھی دے
عرض کیتی یا جدّ مبارک، میں ہاں تیرا بردا[۱۰]
سر تھیں پیر بنا کر آواں، جے سدو[۱۲] ہتھ بلالی
یا فرزند نبیﷺ فرمایا، توں محبوب حقانی
لیکن اوہ تقصیر بڈھی دی، بخشو نال شتابی

پچھیوس کی ہویا ہے مائی، مُڑیں حال شکستے
اعظم اسم دِتا لِکھ اوہناں، سونویں رکھ سرہاندی[۲]
جیوں فرمایا تینویں کیتا، بڈھی اوس بیچاری
نال اجازت ہوئی سوالی، جا دربار سخی دے
جا روضے عثمان غنی دے، ایہہ بشارت پائے
اینویں چوہاں یاراں اَگے، وار و وار[۳] سدھانی[۴]
صلی اللہ علیہ وسلم، جو سردار سبھی دے
اندر عالم باطن پائیوس، پاک جمال رسولیﷺ
ربّا کون کوئی اوہ ایسا، جس دا ایڈا پایا[۶]
بیٹا تیرا غوث الاعظم، سید عبدالقادر
جو فرماوے سوئیو[۷] کرناں، ساعت ٹہل نہ لاواں[۸]
بخشے اوہ تقصیر اوہناں دی، ہور بے ادبی ساری
میراں وَل متوجہ ہوئے، پاک محمدﷺ ناناں
چھوڑ مقام مشرف ہوئے، روضے پاک نبیﷺ دے
کمترین فقیر تساڈا، تکیہ پرناں[۱۱] دھردا
کیتے قدم مبارک رنجہ، کاہنوں اتول ڈالی
تیرے ناز اٹھاون سانوں، حکم ہویا سبحانی
سن فرمان مقدس ہوئے، میراں ترت[۱۳] جوابی

فرہنگ منقبت (۱۶)

۱)	واندی	کھول کر
۲)	سونویں رَکھ سرہاندی	سرہانے کے نیچے رکھ کر سونا
۳)	وارو وار	یکے بعد دیگرے
۴)	سدھانی	حاضر ہوئی
۵)	کرِالحاح بتیری رُونی	گڑگڑا کر بہت زیادہ روئی الحاح بمعنی گڑگڑانا، منت کرنا (فرہنگ عامرہ صفحہ ۹۹)
۶)	پایا (پایہ)	مقام
۷)	سوئیو (سویو)	اسی طرح
۸)	ساعت ٹِہل نہ لاواں	ایک گھڑی بھی دیر نہیں کرتا، ڈھل
۹)	کشفوں	دل کی آنکھ سے کسی بات کو جان لینا
۱۰)	بردا	نوکر
۱۱)	تکیہ پرناں	بھروسہ، پناہ، آسرا
۱۲)	جے سدّ و	اگر بلاؤ
۱۳)	ترُت	جلدی سے

اعتراض خلیفے اوتے، نائیں میں کمایا
ایس کاریگر کیتا ہوسی، جو میرے سنگ آیا

ہے پہر پاک نبیﷺ فرمایا، اوسے تھیں بخشاؤ
اس بڈھی دے بیٹے تائیں، اوس قیدوں چھڑکاؤ

قدم نبیﷺ دے پکڑ، کاریگر اوہ پیالہ چایا
فوجاں لشکر سنے خلیفے، ظاہر کھول دکھایا

دیکھ نبیﷺ شکرانہ پڑھیا، لوں لوں ہوئی شادی
ایسا ہے محبوب الٰہی، میری وِچ اولادی

بڈھی تائیں رخصت ہوئی، جا شتابی گھر نوں
مدد نال نبیﷺ صاحب دے، کیتوس قطع سفر نوں

جا گھر ڈٹھیوس سہی سلامت، شہر خلیفہ فوجاں
حشمت دولت عزت حرمت، اندر عیشاں موجاں

مدت نال وچھنی[1] بڈھی، لا گل ملے جگر نوں
نویں سرے تھیں دِتوں مولیٰ، آکھے اوس پسر نوں[2]

کہے خلیفہ سن توں مائی، آکھ سناواں تینوں
وِچ پیالے قید کرایا، حضرت میراں مینوں

اوس قیدے وِچ چھ مہینے، عاجز ہویا رہیا
آن پیالہ گردے[3] میرے، بنیا گردوں جیہا

اوہ تاریخ خلاصی والی، لکھی آہی مائی
دیکھ حساب کیتو نے سارا، خوب برابر آئی

ایہہ حقیقت سمجھ تمامی، دِل تھیں تائب ہویا
مادر سنے عیال خلیفہ، منہ میراں وَل ڈھویا[4]

لے وسیلہ اوہ کاریگر، قدمیں لگے سارے
بخشی[5] سبھ تقصیر کرم تھیں، حضرت پیر ہمارے

مادر سنے عیال خلیفہ، خاص مرید کیتو نے
رحمت دے دریاؤں سبھناں، بھر بھر جام پیتو نے

ابر کرم دا حضرت میراں، دھوئے عیب سیاہی
ایسا پیر محمدؔ میرا، لاکھاں شکر الٰہی

فرہنگ منقبت (۱۶)

۱)	وچھنیّ	بچھڑی ہوئی، جدائی، فراق
۲)	پسر نوں	بیٹے کو
۳)	گِردے	اِردگرد
۴)	منہ میراں وَل ڈھویا	اپنا چہرہ عاجزی کے ساتھ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی طرف کیا
۵)	بخشی	معاف کردی
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۷۰-۶۷، مناقب غوثیہ ص: ۱۰۶		

حاشیہ: طبع اول میں متن "لکھی آہی ماہی" جبکہ طبع سوئم میں متن "لکھی آہی مائی"

منقبت (۱۷)

قاضی کہے عماد رفیقوں،[۱] سنو روایت سارے
وِچ برہان پوری دے آہا، وَسدا کول ہمارے

ہندو ہک کھتریٹا[۲] قوموں، وڈا صاحب زر دا
وِچ جناب معلّٰی دائم، صدق محبت دھردا

روز عرس دے خرچ کریندا، مبلغ ہائے ہر سالاں
ہر اقسام طعام پکاوے، بالے بہت مشالاں[۳]

سد اکابر فاضل عالم، فاتحہ خیر کہاوے
نال ارادت[۴] صدق محبت، اوہ نیاز کھواوے

فوت ہویا تاں ٹبر اُس دے،[۵] وِچ چہانی کھڑیا[۶]
پائے تیل مچائی آتش، اوپر اس نوں دھریا

کر کر تھکے جتن[۷] ہزاراں، پیش نہ جاون اَڑیا
ذرا اثر نہ کیتا آتش، لوں[۸] نہ اُس دا سَڑیا

ہو لاچار قبائل اوس دے، سبھے رَل کے کہندے
ہور نہ چارہ سُٹو اوس نوں، اندر پانی وہندے[۹]

تاں اس ویلے باطن اندر، حضرت میراں سائیں
امر کیتا اِک صاحب دِل نوں، طرف فلانی جائیں

ہندو فوت فلاناں ہویا، اوہ ہے بیٹا میرا
کلمہ طیب نال مشرف، جنت اوس بسیرا[۱۰]

داخل اندر اہل ارادت، ہے مرید سچاواں
دفتر وِچ اساڈے لکھیا، سعد اللہ اس نانواں

کر کے غسل جنازہ جلدی، دفن کرو اوس تائیں
اگ مرید میرے نہیں ساڑے، وعدہ کیتا سائیں

بے ایمان مرید نہ مرسی، میرا جس کہایا
دَم دَم شکر گزار محمدؔ، ایسا مرشد پایا

فرہنگ منقبت (۱۷)

۱)	قاضی کہے عماد رفیقوں	میاں عظمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ بن قاضی عماد بن میاں نظام محمد بن شاہ بن محمد بن وجہیہ الحق نے کہا
۲)	کھتریٹا	کھتری، ہندوؤں میں ایک قوم جو بہت مالدار ہوتے ہیں
۳)	بالے بہت مشالاں	بہت سی شمعیں روشن کرتا ہے یعنی جلاتا تھا
۴)	ارادت	عقیدت
۵)	ٹبراُس دے	اس کے تمام خاندان نے
۶)	چہانی کھڑیا	آگ جلانے والی جگہ (مرگھٹ) میں لے گئے۔ (جہاں کفار مردہ جلاتے ہیں۔)
۷)	جتن	ہزاروں طریقے
۸)	لُوں	بال بھی نہ جلا
۹)	پانی وہندے	بہتے ہوئے پانی میں
۱۰)	جنت اوس بسیرا	اس کا گھر / رہائش جنت میں ہے
حوالہ جات: گلدستہ کرامات صفحہ 71، 72، تفریح الخاطر صفحہ 70، مناقب غوثیہ صفحہ 114		

منقبت (۱۸)

ہندی وِچ زبان سناواں، راوی کہے روایت
سیر کریندا عارف آیا، اندر اِک ولایت

اوتھے حکم نہ حاکم سَندا، نا دہشت سلطانی
کلمے پاک نبیﷺ دے والی، ناہی مول نشانی

پر اک عمل چنگیرا بُہتا، شہری لوک کماون
بدھ دیہاڑے پانی اوتے، جامے دھوون نہاون

دوجے دن پھر دیگ چڑھاون،اوس پانی دے دَندے[۱]
روغن[۲] گندم شکر پاون، قدر بقدری بندے

منہ دیگے دا بند کریندے، حلوہ خوب پکاون
سبھو ہو اکٹھے اوتھے، قسمت کر کے کھاون

ڈِٹھا اوس درویش تماشا، پچھے اِک جنے تھیں[۳]
کیسی پوجا ایہ تساڈی، ثابت صدق گھنے[۴]تھیں

کہیا اوس نے پوجا ناہیں، ہے اِک روز عرس دا
بعد اللہ تھیں بزرگ جیہڑا، ایہ دہاڑا اُس دا

من دہاڑا[۵] اوس دا دائم،[۶] اسیں نیاز پکاندے
درویشاں محتاجاں تائیں،اوسدے نام کھواندے[۷]

پھر درویش پُچھے اوہ بزرگ، کی کجھ نام کہاندے
کہیا اس نے اِک اکابر، جانے اسم اُنہاں دے

جا درویش اکابر کولوں، پچھے نام شہانہ
کہے اکابر غسل وضو بِن، پڑھاں نہ اسم یگانہ

غوث الاعظم نام دہانون[۸]، دم دم اس نوں گاون
برکت اوس دی نال محمد، شوق محبت پاون

بدھ دیہاڑے غسل کریساں،اُس دن پچھن آنویں[۹]
نام انہاندے گھنے گھنیرے، سُن سُن بخرا پاویں

جاں اوہ جا تلاء[۱۰] پر نہاتے، کیتی دور پلیتی
اوس درویش اکابر کولوں، پُچھ اسم دی کیتی

کھول کتاب کہیوس اوہ بزرگ،وِچ بغداد سہاوے
مولد[۱۱] گیلاں پاک اونہاندا،محی الدین کہاوے

عبدالقادر غوث الاعظم، سیّد قطبّ ربانی
غوث الثقلین غوث صمدانی، شاہ محبوب سبحانی

وِیر دہاڑے[۱۲] جسہ جامہ، کر کے پاک ہمیشہ
اِنہاں اِسماں نال پکارن، خاص اساڈا پیشہ

فرہنگ منقبت (۱۸)

۱)	پانی دے دَندے	پانی کے کنارے
۲)	روغن	تیل/ گھی
۳)	جنے تھیں	مرد سے
۴)	گھنے	گہرے صدق سے
۵)	من دہاڑا	اس دن کو تسلیم کر کے معین (مقرر شدہ) دن
۶)	دائم	ہمیشہ
۷)	اُس دے نام کھواندے	اس کے نام پر کھلاتے ہیں
۸)	نام دہانون	نام پکارتے ہیں، کسی ہستی کو سورنا (پکارنا)، نام کا وظیفہ کرنا
۹)	پچھن آنویں	پوچھنے کے لیے آنا
۱۰)	تلاء	تلاب
۱۱)	مولد	پیدائش کی جگہ
۱۲)	وِیر دہاڑے	جمعرات کے دِن

ہِک مرید اُنہاندا ایتھے، آیا اوس فرمایا
ایہ مراسم[1] دَس اسانوں، کر تاکید بتایا

دائم عمل کماہو ایویں، ترک نہ کریو بھائی
ہرگز حاکم شاہ تساں تے، غالب ہوگ نہ کائی

مدت گزری تا ایس ویلے، ویر دیہاڑے منتا
حفظ آداب نہ چھڈے مولے،[2] جو اوس دَسے سنتا

برکت اوس دی نال اِس جائی، حاکم حکم نہ کیتا
سن درویش ہویا متعجب، کردا فکر چوپیتا

جتھے بعث نبیﷺ صاحب دی، پہتی ناہیں ذرہ
ہے ولایت میراں جی دی، اوتھے دیکھ مقررہ

معجز نبی محمدﷺ سَندا، ہے اِک اوہ بھی یارو
ایسی اُمت جس دی ہووے، اس تھیں صدق نہ ہارو

اوس درویش کیتا دِل، اندر پکا عہد مُسلَّم
جانون[3] میرا ناہیں جاں جاں،ایہہ نہ ہوون مُسلم

کہیوس انہاں مرداں تائیں، بعد خدا اِک بندا
ایس بزرگ تھیں بزرگ بھارا، مرشد انہاں سندا

ایس بزرگ نے اوس تھیں پایا، ایہ سبھ شرف سچاواں
کہیا مرداں دَس اسانوں، اوس بزرگ دا نانواں

آکھن رَل کے سانوں بھائی، اس دا دِین سکھائیں
کلمے طیب نال مشرف، کیتوس سبھناں تائیں

دسیوس نام محمدﷺ اُسدا، ایس بزرگ دا ناناں
احمدﷺ مُرسل ختم نبیاں، سرور دوہاں جہاناں

کلمہ طیب پڑھیا سبھناں، ایہی دِلوں زبانوں
اُمت وچہ نبیﷺ دے آئے، بخرا لے ایمانوں

نام مبارک میراں جی دے، لاہی میل اندر دی
اوہ روشن ہے نام محمدﷺ ظلمت کھڑے کفر دی

غوث الاعظم نام دہاواں،[4] دَم دَم اسنوں گانواں
برکت اس دی نال محمد، شوق محبت پانواں

فرہنگ منقبت (۱۸)

۱)	مراسم	رسم
۲)	مولے	کبھی بھی
۳)	جانون	میرا جانا مناسب نہیں
۴)	دہانواں (دھاواں)	پکاراں (دہاواں)
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۴۷-۷۲، مناقب غوثیہ ص: ۱۱۶		
نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "نہوون" استعمال ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "نہ ہوون" لکھا جاتا ہے بمعنی نہ ہوں اور لفظ معجز سے مراد معجزہ ہے		

منقبت (۱۹)

ہور صحیح روایت ڈِٹھی، لِکھی وِچ کتابے
گھر بغداد کیتا جد روشن، میراں دے مہتابے[۱]

طالب نوں ارشاد کریندے، دیہن حیاتی قبراں
ہر ہر طرفوں خلقت آوے،سُن میراں دیاں خبراں

اِک درویش آہا سُن ٹُر یا، دُوروں نام ولی دا
رنج مصیبت جھاگ[۲] سفر دی، پائیوس شہر سخی دا

گھر بغداد مقدس اندر، پہتا[۳] مرد مسافر
وِچ طویلے[۴] میراں جی دے، وَڑیا آن برابر

دیکھ ہویا حیران مسافر، عجب قطار اسپاں[۵] دی
دیہے[۶] تے زَربفتوں[۷] جھُلاں،[۸] سنگل[۹] کِلے چاندی

ثابت صدق یقین نہ رہیا، دل وِچ کرے مسافر
پاس جہناں دے ایڈ طویلے، دولت دنیا وافر

کیونکر یاد الٰہی والی، لذت اوہ دل پاسی
کیتے باہجہ سلام اتھائیوں،[۱۰] مڑیا ہو وسواسی

اوتھوں پرت گیا اِک، مسجد اندر ہور محلّے
ہو بیمار پیا اس راتیں، دارو کجھ نہ چلے

مسلمان محلّے والے، آہے مرد بھلیرے
سدّ طبیب لیاندا اونہاں، دیکھ نبض سر پھیرے

آکھن دارو دَس طبیبا، اسیں شتاب لیایئے[۱۱]
شاید درد مسافر جاوے، اجر حضوروں پایئے

کہے طبیب مرض اس والی، یارو مشکل بھاری
جنس فلانی گھوڑا ہووے، خون اس دا اس کاری

جگر کباب کھلایئے اسدا، لہو نال نواہیے[۱۲]
مت اس تھیں ربّ صحت بخشے،جیکر کدھروں پایئے

حالت دیکھ مسافر سندی، حضرت قطب ربانی
خادم نوں فرمایا جانویں، مسجد وِچ فلانی

ہے بیمار اوتھے اوس تائیں، سَنے طبیب لیاویں
حجرے خاص اساڈے اندر، ڈیرہ دے بہاویں

خادم حکم بجا لیاندا، جیؤں فرمایا اُونویں[۱۳]
حجرے اندر آن بہائے،حضرت ڈِٹھے دونویں[۱۴]

ہویا امر طبیب شتابی، جائے طویلہ لوڑیں
جے کو اس دی کاری ہووے، گُٹھے[۱۵] باجھ نہ چھوڑیں

حاشیہ(اختلاف نسخ)

اسیں شتاب لیایئے: طبع اول کی عبارت

اسیں شتاب لیایئے: طبع سوئم کی عبارت (اوپر درج کی گئی)

اجر حضوروں پایئے: طبع سوئم کی عبارت (اوپر درج کی گئی) جبکہ طبع اول میں لفظ "پائے" ہے)

فرہنگ منقبت (۱۹)

۱)	گھر بغداد کیتا جد روشن، میراں دے مہتابے	حضورغوث پاک رضی اللہ عنہ کے سورج کی روشنی نے بغداد شریف کو روشن کر دیا (طبع اول میں لفظ "کیا" لکھا ہوا ہے جبکہ طبع سوئم میں لفظ "کیتا" درج ہے جو اوپر استعمال کیا گیا ہے)
۲)	جھاگ	برداشت کر کے
۳)	پہتا	پہنچا
۴)	طویلے	اصطبل
۵)	اسپاں	گھوڑے
۶)	دیبے	ایک قسم کا باریک ریشمی کپڑا (فیروز اللغات فارسی ص: ۴۸۳)
۷)	ذربفتوں	فارسی لفظ زربفت بمعنی سونے چاندی کے تاروں اور ریشم سے بنا ہوا
۸)	جھلاں	گھوڑے اور گدھے کے اوپر ڈالی جانے والی کپڑے کی بنی ہوئی نرم کاٹھی
۹)	سنگل	زنجیر
۱۰)	اتھائیوں	اس جگہ سے
۱۱)	شتاب لیایئے (لیائے)	جلدی لے کر آئیں (طبع اول میں "لیائے" درج ہے)
۱۲)	لوہو (لہو) نال نہوایئے	خون کے ساتھ غسل
۱۳)	اونویں	اُسی طرح
۱۴)	دونویں	دونوں
۱۵)	کُٹھے	ذبح کرنا

لے کے حکم طبیب طویلے، دیکھن کارن وڑیا
اوسے جنسے سبھ طویلے، نظری اس دی چڑھیا

گھوڑا کُوہ مسافر اُتے،[۱] لایا آیا کاری
چھوٹے وَڈے سبھ اوس گُٹھے، اونویں وارو واری

جاں سبھ گھوڑے ہوئے پورے، پائی خیر مسافر
صحت کامل بخشی اللہ، نہا دھو ٹُریا باہر

آ دربار کھلوتا حاضر، وانگن خاص غلاماں
نال یقین پڑھے شکرانے، نیوں نیوں[۲] کرے سلاماں

کھول زبان مبارک کہیا، سن توں اے درویشا
ملک فلاناں شہر فلاناں، ہُدھ فلاناں پیشا

ویکھن کارن میرے آئیوں، جہاگ قضیے لمے[۳]
ایہہ سبھ منت تیری آہی، میں بِن کِس دے ذِمے

اوہ جے ویکھ طویلے تائیں، دِل تیرے وِچ آئی
ایسا دُنیادار کی ہوسی، لذت نال خدائی

سچ مچ اساں فقیراں تائیں، کس کم ہاتھی گھوڑے
پرجاں طرف اساڈی ٹُریوں، توں سر جہاگ و چھوڑے

اس دم خبر پہنچائی مینوں، کہیا مالک میرے
اک مسافر دوروں ٹریا، ویکھن کارن تیرے

حق اس دے وِچ اینویں لکھیا، جاں بغداد وَڑے گا
پہلی رات فلانی جاگہ، ہو بیمار جھَڑے گا

ہوگ علاج نہ اوسدا کوئی، بن گھوڑے اس جنسوں
لوہو جگر اوہناں دا کاری، اس کارن رکھ گھِن توں

اس کارن اس جنسوں گھوڑے، اوّل آن بنہائے[۴]
جھُلاں رَسّے کِلے[۵] زر دے، کان طبیب بنائے

کیتا سبھ طبیب حوالے، سامان سارا زر تھیں
تاں محروم نہ جاوے اوہ بھی، فقراواں دے دَر تھیں

سُن درویش ہویا دل تائب، سچے سخن عنایت
اوہ طبیب آہا نصرانی، پائی اوس ہدایت

سچا دین محمد ﷺ دِتیوس،[۶] شاہدی[۷] شاہد عقل دے
بیٹے جس دے ہین اجیہے، صاحب کرم فضل دے

کلمہ پاک شہادت پڑھیوس، پھڑیوس دین نبی ﷺ دا
میراں دے درباروں پائیوس، رتبہ خاص ولی دا

کُتا جاں اصحاب کہف دا، نیکاں دے سنگ چلیا
اِک دہاڑے چَلن پچھے، مرداں اندر رَلیا

نام تیرے دا سنگ محمدؐ، پھڑیا دِلوں زبانوں
دَر تیرے دا سگ کہاواں، اَگوں شرم تسانوں

حاشیہ

کلمہ پاک شہادت پہڑیس: طبع اول اور قلمی نسخہ میں لفظ کی کتابت "پہڑیس" درج ہے بمعنی پڑھنا (پڑھیوس)

فرہنگ منقبت (۱۹)

۱)	گھوڑا کوہ مسافر اُتے (اوتے)	گھوڑا ذبح کر کے مسافر کو اس کے خون سے نہلایا (غُسل دیا)
۲)	نیوں نیوں	عاجز ہو کر
۳)	جہاگ (جھاگ) قضیے لمے	بہت زیادہ طویل عرصہ کی تکالیف برداشت کر کے
۴)	آن بنہائے	بندھنے کا حکم دیا
۵)	کِلے	کھونٹی، لکڑی کی میخ جس کے ساتھ جانور باندھے جاتے ہیں
۶)	دتیوس (دتیئس)	دیا ہے
۷)	شاہدی	گواہی دینے والا
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۷۷-۷۵، تفریح الخاطر ص: ۱۳۸، مناقب غوثیہ ص: ۱۱۹		
نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "پیشا" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "پیشہ" لکھا جاتا ہے بمعنی کاروبار، ذریعہ معاش		

منقبت (۲۰)

اگلے لوک اخباراں والے، راوی ایہہ فرماندے
شیخ خواجہ جام جو آہے، زندہ فیل[۱] کہاندے

ابو سعید ابوالخیر، آہا جدّ جنہاں دا
حالت عجب انہاں پر آئی، گھوڑا شیر اونہاندا

شیر سوار پھرن وِچ ملکاں، شہراں پیشہ ایہا
ہر ہر قطبّ ولایت والے، گھلن[۲] ایہہ سنیہا

کان خوراک میری اس شیرے، گھلو گاؤ شتابی[۳]
نہیں تاں چھڈ دیاں گا آپوں، کرسی بہت خرابی

ہر ولی سُن ایہہ سنیہا، جلدی گاؤ پُہنچاوے
شیر خوراک کرے اوس تائیں، جو چاہے سو کھاوے

اِک دن ہکس کہیا یا شیخا، گھر بغدادی جاؤ
اہل ولایت اوس زمین دے، دیکھ سبھی ازماؤ

شیخ کہیا القصہ شخصا، ایہ تک ہویا روانہ
گڑھ بغداد مبارک جاساں، تکن مرد یگانہ

جس دن شیخ اُتھوں[۴] اُٹھ ٹریا، حضرت میراں اگے
باطن اندر دیکھ تماشا، ظاہر آکھن لگے

احمد جام سوار بَبّر پر، آیا کارن میلے
اس دے شیر تائیں کر رکھو، گاؤ تیار سویلے[۵]

گھر آئے دی کراں تواضع، جو منگے سو پائے
احمد جام اس شہر مبارک، کتنے روزیں آئے[۶]

حضرت دے درباروں پاسے، بیٹھ آرام کیتونے
طلب گاؤ دی شاہ وَل آدم، گھل پیغام کیتو نے

شاہنشاہ میرے فرمایا، اوس بندے نوں بھائی
ڈیرے جاہ منگالے تیری، ایہہ تک جانو آئی

احمد جام سنی گل رونّا،[۷] آکھے وِچ فقیراں
مینوں نظر نہ آوے کوئی، ثانی حضرت میراں

اوہ بھی دیکھ میرے تھیں ڈریا، کرے قبول سنیہے
ہیبت میری جھلّن[۸] ناہیں، کامل ولی اجیہے

حضرت بھیج گاؤ نوں[۹] پچھے، گھلیا سگ درباری
اوسے طرف روانہ ہویا، کان[۱۰] گاؤ دی یاری

احمد جام گاؤ تک چھڈیا اپناں شیر مریلا
لَیکے حُکم گرو تھیں تُریا، طرف گاؤ دی چیلا

گاؤ کھلوتی رہی ٹکانے،[۱۱] سگ پیا کر چھُٹے[۱۲]
شیر مریلے والی اوس نے، ہڈی ہڈی پُٹے[۱۳]

حاشیہ(اختلاف نسخ):"ڈیرے جا مکانے تیرے":طبع سوئم میں درج ہے جبکہ طبع اول میں عبارت اس طرح ہے "ڈیرے جا منگائے تیری" اور قلمی نسخہ میں "ڈیرے جا منگالے تیری"

فرہنگ منقبت (۲۰)

۱)	زندہ فیل ؒ	تعارف: شیخ احمد جام زندہ فیل ؒ: آپ ؒ خواجہ قطب الدین مودود چشتی ؒ کے ہم عصر تھے۔شیر پر سواری فرمایا کرتے تھے۔ہر دو بزرگوں کی ملاقات کا مفصل ذکر صاحب اقتباس الانوار نے فرمایا ہے۔ (اقتباس الانوار صفحہ ۳۱۴) آپ ؒ نے 62 سال کی عمر میں فرمایا کہ اب تک میرے ہاتھ پر ایک لاکھ اسی ہزار آدمیوں نے توبہ کی ہے۔شیخ ظہیر الدین عیسیٰ ؒ نے جو آپ ؒ کے فرزندوں میں ہیں اپنی کتاب رموز الحقائق میں لکھا ہے کہ آخر عمر تک میرے والد کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے توبہ کی۔آپ ؒ کی ولادت ۴۴۱ھ میں اور وفات ۵۳۶ھ میں ہوئی عمر ۹۵ سال ہوئی قبر موضع خرجہ جام میں واقع ہے۔(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سفینۃ الاولیاء صفحہ ۲۱۵)
۲)	گھلن	بھیجتے تھے
۳)	گھلو گاؤ شتابی	جلدی سے گائے بھیجو
۴)	اُتھوں	اس جگہ پر
۵)	سویلے	صبح سویرے
۶)	کتنے روزیں آئے	کئی دِنوں کے بعد آئے
۷)	رُونّا (رُنّا)	رو پڑا
۸)	جھلن نائیں	برداشت نہیں کر کے
۹)	گاؤ نوں	گائے کو
۱۰)	کان	کے لیے
۱۱)	رہی ٹکانے	ایک طرف رہی
۱۲)	چُھٹے (جُھٹے)	قیمہ کرنے کی طرح باریک کرنا
۱۳)	پُٹے	کھدائی کرنا (قلمی نسخہ صفحہ ۶۷ کے حاشیہ میں اس کا معنی "کندیدا" یعنی کھدائی کرنا) ہے

احمد جام کہیا اس ویلے، اندر راہ حقانی[1] شیخ اساڈا عبدالقادر، سیّد قطب ربانی
قدم مبارک میراں جی دے، پکڑے نال ارادت احمد جام مریدی چاہے،[2] دونی ٹہے سعادت[3]
جیکر قرب حقانی لوڑیں، بَن جا سگ میراں دا شیراں اوپر شرف دہراندا، کتّا پیر پیراں دا
میراں دے سے بردے[4] کتّے، میں بھی عاصی بندا خاص غلام سگاں دے اَگے، سگ غلاماں سَندا
کرو نگاہ محمّد اوتے، صدقہ نام رسولﷺ دوہیں جہانیں سایہ تیرا، سر میرے پر جھولی

فرہنگ منقبت (۲۰)

۱)	اندر راہ حقانی	سچے راستے پر، حقیقی راستے میں
۲)	مریدی چاہے	ارادت چاہتے ہوئے مرید بن گیا
۳)	بَردے	نوکر، خادم
۴)	دونی ٹہے/ٹہی (ڈہی) سعادت	ددگنی سعادت ملے
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۷۹-۷۷، تفریح الخاطر ص: ۱۳۹، مناقب غوثیہ ص: ۱۲۴ Sultan of the Saints Page 278		

نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "ازماؤ" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "آزماؤ" لکھا جاتا ہے بمعنی امتحان لینا، دیکھنا

اختلاف نسخ

احمد جام مریدی چائے، دونی دہی سعادت (طبع اول)
احمد جام مریدی چاہے، دونی ٹہے سعادت (قلمی نسخہ کی عبارت کو اختیار کیا گیا ہے)

منقبت (۲۱)

گوہر[۱] ہور میرے ہتھ آیا، اِس لعلاں دی کانوں
ظاہر کڈھ دَسالاں[۲] یارو، روشن چن آسمانوں

محفل اندر حضرت والی، عرض فقیر چتاری[۳]
یاسیّد نِت[۴] اس درگاہوں، ہوندی بخشش بھاری

اَج وجود شریف تیرے تھیں، ڈِٹھی نہیں سخاوت
سن میراں فرمایا خادم، ڈِھل نہ لاہو ساعت

اِک سو چالی عاصی لیاؤ[۵]، ستر سجے[۶] رکھو
ستر کھبے[۷] آن کھلا ہو، بخشش میری لکھو[۸]

جیوں فرمایا تینویں کیتا، سبھے آ کھلوئے
میراں نظر کرم دی کیتی، ہر اِک واصل ہوئے

اوس درویش تیئں فرمایا، دیکھو دان[۹] اجوکا[۱۰]
مجرم تھیں چا محرم کیتے، نقطہ لاہ چروکا[۱۱]

بن محبوب[۱۲] الٰہی کیہڑا، لائق ہے اس کاری
ایسے عاصی ٹولے تائیں،[۱۳] ولی کرے اِکواری[۱۴]

کون اجیہا عیسیٰ جہیا[۱۵]، بعد محمد ﷺ ہوئے
حکم جنہاں دے دو سو مردہ، زندہ ہو کھلوئے

کرم تیرے دا دائم میراں، کھُلا ہے دروازہ
منگے خیر محمدؔ بخشو، شوق الٰہی تازہ

اختلاف نسخ

اِک سو چالی عاصی آنون (طبع اول کی عبارت)

اِک سو چالی عاصی لیاؤ (قلمی نسخہ کی عبارت جسے اوپر لکھ دیا ہے)

فرہنگ منقبت (۲۱)

۱)	گوہر	موتی، یعنی جواہرات
۲)	ظاہر کڈھ دسالاں	نکال کر ظاہر دکھا دوں
۳)	عرض فقیر چتاری	فقیر نے عرض گزاری کی
۴)	نِت	ہمیشہ
۵)	اک سو چالی عاصی لیاؤ	ایک سو چالیس گنہگار لے کر آؤ
۶)	سَجے	دائیں طرف
۷)	کھَبے	بائیں طرف
۸)	لَکھو	جانو یعنی جان جاؤ گے (قلمی نسخہ صفحہ ۶۹ پر یہی لکھا ہوا ہے اور پھر حاشیہ میں اس کا معانی بِدانید بھی لکھا ہوا ہے یعنی جانو) طبع نسخہ ۱۹۶۴ء میں لفظ تکو درج ہے مگر قلمی نسخہ میں لکھا ہوا لفظ زیادہ معتبر ہے جسے اختیار کیا گیا ہے
۹)	دان	عطا کرنا
۱۰)	اَجوکا	اس طرح کا
۱۱)	نقطہ لاہ چروکا	بڑی دیر سے لگا ہوا داغ دھو دیا (مجرموں سے گناہوں کا نقطہ اتار دیا)
۱۲)	بِن محبوب	محبوب کے بغیر
۱۳)	ٹولے تائیں	گروہ کے لیے
۱۴)	اِکواری	ایک ہی دفعہ
۱۵)	کون اجیہا عیسیٰ جہیا	ولیوں میں ایسا کون ہے کہ جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی مردوں کو زندہ کرنے والی صفت عطا کی گئی ہو
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۰-۷۹، تفریح الخاطر ص: ۱۲۶، مناقب غوثیہ ص: ۱۲۶، سیف الملوک صفحہ 14		

منقبت (۲۲)

راوی کہے محمد ﷺ اِک دن، اُمت اسیں جہنا ندے
حضرت بی بی زہرا رضی اللہ عنہا والے، گھر تشریف لیاندے

قدرے آٹا گھر بی بی دے، آہا کسے پہنچایا
لگے پکاون نال خوشی دے، حضرت ابوی آیا

کتنے نان پکا کر وَنڈے، سچے دَست سخی دے
حسن حسین رضی اللہ عنہما امام پیارے کھیڈن[۱] پاس نبی ﷺ دے

چاء[۲] امام حسین رضی اللہ عنہ[۳] نبی ﷺ نے، کیتی شفقت بھاری
بی بی دیکھ ہوئی متحیر،[۴] ایہہ کی بات نیاری

نال امام حسین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ جی، شفقت کر فرماندے
وڈا کول کھلوتا[۵] تکدا، اُس نوں نہیں بلاندے

ختم نبیاں بجھ دلیلاں،[۶] آکھن نال پیارے
حسن حسین رضی اللہ عنہما جگر دے ٹکڑے، اِک تھیں اک نیارے

پر اِس ویلے معلم ہویا، تاں چایا کر شادی
نو امام تولد ہوسن، اس دی وِچ اولادی

ہر اک بدر منیر جگت وِچ، ہوسن بعد ہمارے
دین میرے نوں روشن کرسن، وارو واری سارے

رحمت زین العابدین، تے علی محمد باقر
جعفر صادق موسیٰ کاظم، موسیٰ علی رضا پر

رحمت ربّ دی ہو محمد، تقی علی نقی ہم
حسن العسکری محمد مہدی، اہل ترحم

سُن ایہ کلمے بی بی صاحب، دِل وِچ فکر لیاندا
ایہ امام حسن رضی اللہ عنہ تھیں ہوندے، وڈا اوہ کہاندا[۷]

بی بی دِل وِچہ کرے اندیشہ، جانے شاہ عالم دا
بیٹی نوں فرمایا سرور ﷺ نہ کر غم اس کم دا

وِچ اولاد حسن رضی اللہ عنہ دی، ہوسی سیّد عبدالقادر
درجہ قربّ الٰہی پاسی، اُنہاں نواں تھیں وافر[۸]

محرم ہو اس گل دے میراں، وِچ ملفوظ بتایا
بیٹے دہ[۹] کسے دے ہوون، ہر اک عالی پایا

ترکہ دولت نعمت ساری، چاہے اکس بجائے
وارو واریں دیندا آوے، چھیکڑ[۱۰] اوس دوائے

فرہنگ منقبت (۲۲)

۱)	کھیڈن	کھیلتے
۲)	چاء	اُٹھا کر
۳)	حسین رضی اللہ عنہ	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (مناقب غوثیہ صفحہ 128)
۴)	متحیر	حیران
۵)	وڈا کول کھلوتا	بڑا پاس کھڑا ہے
۶)	دلیلاں	دل کی بات کو جان کر
۷)	وڈا اوہ کہاندا	بڑا وہ کہلاتا ہے
۸)	وافر	زیادہ
۹)	بیٹے دہ	دس بیٹے
۱۰)	چھیکڑ	آخر پر

ایہہ کلام سنی اک شخصے، دل وِچ فکر لیاوے　　جو اوصاف نواں دے اندر، اِک وِچ کیونکر آوے
ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰہ[1] فرمایا، سچا قول الٰہی　　خوبی کل اماماں والی، حضرت میراں آہی

فرہنگ منقبت (۲۲)

۱)	ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰہ	ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ ترجمہ: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے جسے چاہے دے اوراللہ عَزَّوَجَلَّ بڑے فضل والا ہے۔(سُوْرَۃُالْجُمُعَۃِ آیت نمبر 4)
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۱، مناقب غوثیہ ص: ۱۲۷		

منقبت (۲۳)

مجمع الفضائل اندر، لکھی بات پیاری
اِک دن سرورﷺ بیٹھے آہے، جس مِلی سرداری

حسن حسین رضی اللہ عنہما امام پیارے، آئے وَل نبیﷺ دے
ختم نبیاں کرن دلاسا، دوہاں نال خوشی دے

یا امام الامام[۱] بلاون، حسنؓ امام سخی نوں
کہن امام الآئمہ،[۲] شاہ حسینؓ ولی نوں

کیتی عرض امام حسنؓ نے، یا اُمت دے سائیں
کہو امام الآئمہ، نِکڑے بھائی[۳] تائیں

مجھے امام الامام بلاؤ، ایہہ کی سِرّ بھلیرا[۴]
کہیا نو امام حسینی، دہواں[۵] ہوسی تیرا

رُتبے وِچ مقام نواں دے، اِکو ہو کھلوسی[۶]
حسنؓ امام پچھیندے حضرت، نام اوسدا کی ہوسی

لقبّ محی الدین کہاسی، عبدالقادر نانواں
نام نو دُنہ(99)اس دے ہوسن، کہڑے آکھ سنانواں

ابومحمد غوث الاعظم، بھی محبوبّ الٰہی
اوہ غوث الثقلین اس تائیں، دوہیں جہانیں شاہی

قطب ربانی ظاہر ہوسی، پنجویں[۷] وِچ صدی دے
نویں سرے تھیں تازہ کرسی، دین متین نبیﷺ دے

رحمت ربّ دی اوس پر ہوئی، میں پر اوسدی رحمت
رحمت نال محمدﷺ سندی، دور کرے سبھ زحمت

اِک دہاڑے سیّد عالم، چُمن[۸] ناف حسنؓ دی
کیتی عرض امام کرو کیوں، ایڈ مُحبت تَن دی

یا فرزند اِس کنڈھ[۹] تیری تھیں، جَمسی[۱۰] شاہ ولیاں
اُس نوں شان ولیاں اندر، جیوں میں وِچ نبیاں

شالا میراں نظر کرم، دی طرف محمدؐ ڈالے
سر میرے تے پاوے سایہ، روز قیامت والے

فرہنگ منقبت (۲۳)

۱)	امام الامام	امام کے امام
۲)	امام الآئمہ	اماموں کے امام
۳)	نِکڑے	چھوٹے بھائی
۴)	سِرّ بھلیرا	اچھا راز
۵)	دہواں	دسواں (دس)
۶)	کھلوسی	کھڑا ہوگا
۷)	پنجویں	پانچویں
۸)	چمُن ناف	ناف کو بوسہ دینا
۹)	کَنڈھ (کنڈ)	پشت، کمر
۱۰)	جَمسی	پیدا ہوگا
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۲، مناقب غوثیہ ص: ۱۳۲		

منقبت (۲۴)

راوی کرے روایت اِک دن، بیٹھے کول نبی ﷺ دے
حَسن حُسین رضی اللہ عنہما امام پیارے، بیٹے شاہ علی رضی اللہ عنہ دے

طرف حسین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ نے، ڈِٹھا کہیا یا فرزندا
جیکوئی[۱] بدی کریگا تیری، یا کہے گا مندا[۲]

کی کجھ کرسیں حق اُس دے[۳] وِچ، مینوں آکھ سنائیں
کہیوس اک دو واریں بخشاں، تریجے[۴] بدلہ پائیں

حضرت پاک نبی ﷺ فرمایا بُجھ امام دَسالاں
ایت سببوں نسل تیری تھیں، ہوسن کئیں ابدالاں

پچھوں اوس تھیں نظر مبارک، کیتی طرف حَسن رضی اللہ عنہ دی
کہیا تُوں بھی دس اماماں، جوگل تیرے مَن دی[۵]

کیتی عرض امام حسن رضی اللہ عنہ نے، یا جدّی میں جرساں[۶]
دوست دشمن نال ہمیشہ، نیکی باجھ نہ کرساں

کہیا نبی ﷺ خداوند راضی، ہویا تیرے وَسبوں[۷]
نسل تیری تھیں دیسی بیٹا، سُچا حسبوں نسبوں

سَٹّھاں سالاں[۸] تھیں جد مائی، ہوسی عمر زیادہ
اوہ کریم جگت دا پیدا، ہوسی دیکھ ارادہ

حُجَّۃُ اللہ[۹] وارث میرا، روئے زمیں تے نادر[۱۰]
بو صالح گھر بیٹا ہوسی، سیّد عبدالقادر

اُس نوں شان ولیاں اندر، جیوں نبیاں وِچہ میرا
خادم اوس دے ہندو مسلّم، مُلکاں وِچ چوفیرا

صدقے اوسدے میں عاصی دی، کرے شفاعت احمد ﷺ
تکیہ[۱۱] دوہاں جہاناں اندر، مینوں نام محمد ﷺ

حاشیہ: ایت سببوں بمعنی اس وجہ سے

فرہنگ منقبت (۲۴)

۱)	جیکوئی (جے کوئی)	اگر کوئی
۲)	مَندا	برا کہنا
۳)	حق اُس (اوس) دے وِچ	اُس کے حق میں
۴)	ترتیجے	تیسری دفعہ
۵)	مَن دی	دِل کی
۶)	جَرساں	برداشت کرنا
۷)	تیرے وَسبوں	تیرے اس عمل (فعل) سے
۸)	سٹھاں سالاں	ساٹھ سال
۹)	حجّۃُ اللہ	اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانی
۱۰)	نادر	عجیب وغریب
۱۱)	تکیہ	بھروسہ، آسرا

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۳، مناقب غوثیہ ص: ۱۳۳

Necklace of Gems Page 10

نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "سٹھاں" استعمال ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "سٹھاں" لکھا جاتا ہے بمعنی ساٹھ اور لفظ کہیئس کی جگہ جدید لفظ کہیوس لکھا ہے بمعنی کہا اسی طرح لفظ "بوہجہ" کی جگہ "بُجھ" بمعنی معلوم کرنا استعمال کیا ہے

منقبت (۲۵)

وِچ ملفوظ محمد بیٹے، ابراہیم البدری[۱] ایہہ منقول صحیح رفیقو، لکھیا آیا نظری
محمد بن فروز روایت، اوس نوں آکھ سنائی اک دن حضرت مجلس اندر، ایہ گل خود فرمائی
ایس فقیر خضر تھیں پائی، ایہہ حقیقت ساری وقتے حسنؓ امام پکارن، ربّ وَل کر کر زاری
ربّا ڈِٹھا میں حسینی، ذُریت[۲] نُدھ چاہی نو امام حسینؓ تھیں ہوسن، میں تھیں کون الٰہی
کس پر ایڈ عنایت ہوسی، فضل مراتب والی سُن کے عرض حسنؓ نوں، کہیا پاک خداوند عالی
پیدا وِچ اولاد تیری دے، دُر یتیم[۳] کریساں فضل مراتب ہر نواں دا، اوس اِک تائیں دیساں
اوہ محبوبی غوث الاعظم، محی الدین الاحمد سیّد عبدالقادر نانواں، کنیت ابو محمّد
ایہہ بشارت بوہچہ حسنؓ نوں، بہت ہوئی دلشادی ایسا مرد تولد ہوسی، میری وِچ اولادی
موتی شکر الٰہی والے، ڈُہلن[۴] دل دے دُرجوں[۵] ایہ ستارہ طالع[۶] ہوسی، بو صالح دے برجوں[۷]
بدر اگاس[۸] ہدایت اوتے، اوہ خورشید جگت دا بحر علم دا قطبّ ربانی، ہوسی شیخ اُمت دا
برکت ایس مناقب[۹] میرا، جاوے روگ بدن دا مدد کرو یا غوث الاعظم، صدقہ شاہ حسنؓ دا
اَنتی مخدوم زمانہ، رو کر ایہہ فرمایا آہو اشتہار میراں دا، شیخ اوس وقتوں آیا
حضرت جدّ امام حسنؓ نے، شیخ اُمت دا کہیا بعضے ہور مشائخ لِکھدے، وِچ کتاباں ایہا
جدّ مبارک میراں تائیں، شیخ عبداللہ کہندے حرماں اندر ایس علم[۱۰] دے اوہ بھی دائم نامی رہندے
میراں جی سلطان کہاون، وِچ ولایت دَکھن[۱۱] دستگیر تے حضرت میراں، پورب[۱۲] شہرت رَکھن

حاشیہ

حرماں اندر ایس علم تھیں، دائم نامی رہندے: (طبع اول)

حرماں اندر ایس علم دے اوہ بھی دائم نامی رہندے: (قلمی نسخہ صفحہ ۷۵ پر متن اس طرح ہے اور حاشیہ میں مزید یہ عبارت بھی لکھی گئی ہے "حرماں اندر اسّے اسموں دائم نامی رہندے"

فرہنگ منقبت (۲۵)

۱)	ملفوظ محمد بیٹے ابراہیم البدری	کتاب کا نام (ملفوظات شیخ محمد ابراہیم بدری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)
۲)	ذُریت	اولاد
۳)	دُرِیتیم	بے مثال موتی
۴)	ڈُہلن (ڈُھلن)	بہنا (برتن کے بھر جانے پر موتی اوپر سے گرتے ہیں)،
۵)	دل دے درجوں	دل کے خانوں سے
۶)	طالع	طلوع ہوگا
۷)	برجوں	برج کی جمع (حضرت عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ (۱۲) ہے۔حمل ،ثور، جوزا ،سرطان ، اسد ،سنبلہ، میزان ،عقرب ،قوس، جدی ، دلو،حوت)
۸)	بدر اگاس	بدر آسمان ہدایت کےاوپر چاند، آسمانی چاند
۹)	ایس مناقب	اس منقبت کے لکھنے کےتوسل سے
۱۰)	علم	نام (علامت)
۱۱)	دَکھن	جنوب
۱۲)	پورب	مشرق

معجز ایہ پیغمبری جیدا، جو کوئی شیخے لقبوں[1] سخن سیادت کرن نہ سکےّ، جدّ اشراف دے ادبوں[2]
ہے سیادت روشن اوسدی، اندر دوہاں جہاناں جیونکر سورج وِچ زمیناں، نالے وِچ اسماناں
تیری وچہ جناب محمدؐ، نِت پکارے عرضاں صدقہ شاہ حسنؒ دے میراں، دور کرو کُل مرضاں

فرہنگ منقبت (۲۵)

۱)	معجز ایہہ پیغمبری جی دا جو کوئی شیخے لقبوں	یہ پیغمبر ﷺ کے معجزے تھے جو بھی شیخ رضی اللہ عنہ کے لقب سے ظاہر ہوئے
۲)	نسکے جدّ اشراف (اشرف) دے ادبوں	اپنے جدّ اعلیٰ کے ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے طبع سوئم میں عبارت اس طرح ہے "جدّ اشرف دے ادبوں" جبکہ طبع اول میں لفظ" اشراف" درج ہے یہی اوپر لکھ دیا ہے۔

منقبت (۲۶)

وِچ ملفوظی شیخ محمد، ابراہیمے جائے
لکھے قول صحیح اینویں[۱] ہے، وِچہ کتاباں آئے

پچھیا اس نے مرشد کولوں، یا مخدوم زمانی[۲]
مِلدا زین العابدین نوں، شجرہ پاک جیلانی

اوس فرمایا ایہہ گل بھائی، کجھ تعجب ناہی
بہت اکابر سیّد فاضل، دیندے ایہ گواہی

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نوں، جو سی خرقہ ملیا
حسن حسین رضی اللہ عنہما امام علی تھیں، اینویں آیا چلیا[۳]

زین العابدین رضی اللہ عنہ سفر دے ویلے، سدّ[۴] خضر نوں
ایہ امانت سونپی دیویں،[۵] میرے اِک پسر نوں[۶]

آل میری تھیں وِچ عراقے، حسنی سیّد عالی
بو صالح گھر عبدالقادر، پیدا ہوسی والی

خاندان اساڈے اندر، اوسدی ہے وڈیائی[۷]
وِچ امامت ہور ولایت، ثانی اوس نہ کائی

اُمت وِچ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صاحب دے، جگ تے ولی تمامی
قدم اونہاں دے سر تے چاسن،[۸] ہوسن سبھ سلامی

ایہہ امانت اوسنوں دیویں، ہور سلام پہچائیں
باراں ورہیاں[۹] دے جد ہوئے، حضرت میراں سائیں

اوہ تبرک نعمت ساری، لئی منگ خضر تھیں
نال سلام ہوئے بھی فائز، جد اشراف دے در تھیں

رکھے آس محمدؔ بندہ، خاص تساڈی میراں
نال جمال کرو اِس فائض، بخشو کُل تقصیراں

فرہنگ منقبت (۲۶)

۱)	اینویں (ایویں)	اسی طرح
۲)	مخدوم زمانی	لقب شیخ محمد ابراہیم البدری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہے
۳)	چلیا	چلتا آیا ہے
۴)	سدّ	بلا کر
۵)	سونپی دیویں	حوالے کرنا
۶)	پسر نوں	بیٹے کو
۷)	وڈیائی	بزرگی، عظمت
۸)	چاسن (طبع سوئم میں چاہسن)	اُٹھائیں گے، رکھیں گے
۹)	باراں ورہیاں	بارہ سالوں کے
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۴-۸۳، مناقب غوثیہ ص: ۱۳۸		
نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "فائض" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "فائز" لکھا جاتا ہے بمعنی عطا، نوازش، منتخب		

منقبت (۲۷)

ایہو حضرت پچھلا راوی، آکھے فیر مقررہ
سنو عزیزو اس گل اندر، شک نہیں کجھ ذرّہ

رکھدے ہے میزان عدل دے، کُفے دو برابر[۱]
حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ امام اُمت دے، اِکو جیہے برابر

اِک کُفے وِچ آن حسینی، تہریئے[۲] سیّد سارے
دوجے وِچ اولاد حسن رضی اللہ عنہ دی، ہوسن ایہو بھارے

کُل ولی فرماندے اندر، جائے ولایت والی
رتبہ حضرت میراں جی دا اونہاں نواں،[۳] تھیں عالی

ہور اُمت تھیں اوہ اوچیرے،[۴] توں اونہاں تھیں اُچا
کھڑ ہر روگ[۵] نواں دے صدقے بدن میرا کر سُچا

فرہنگ منقبت (۲۷)

۱)	کُفے دو برابر	دو برابر پلے / پلڑے
۲)	تہریئے (دھریئے)	رکھیں
۳)	نواں (نوواں)	نو (عدد)
۴)	اوچیرے	اونچے
۵)	کھڑ ہر روگ	ہر بیماری اور دُکھ درد کو دور فرما دے
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۴، مناقب غوثیہ ص: ۱۴۰		

منقبت (۲۸)

شواہد النبوۃ[۱] اندر، حضرت عارف نامی — عبدالرحمٰن مولیٰ میرا، لقب جنہاں دا جامی
وِچ تمام احوال اماماں، لکھدا ایہ گل بھائی — رتبہ فضل اماماں سندے، اوڑک حد نہ کائی
پر نہ جانوں بعد اونہاں تھیں، کوئی نہ اونہاں جیہا — اونہاں وِچوں بہتے[۲] ہوئے، جنہاں درجہ ایہا
جیونکر حضرت غوث الاعظم، ہوئے قطبّ ربانی — نواں اماماں کولوں[۳] بھارا، رتبہ شاہ جیلانی
جیونکر پاک محمد ﷺ تائیں، نبیاں دی سرداری — غوث الاعظم ولیاں اُتے، بعد انہاں تھیں ساری
کرے سوال محمدؔ بندہ، یا سرتاج ولیّاں — کم نہیں اٹکاون سائل،[۴] تیرے جیہاں سخیاں
بخشو شوق الٰہی مینوں، عاجز رہے سوالی — ہور تمام امراض بدن تھیں، دور کرو چا حالی

فرہنگ منقبت (۲۸)

۱)	شواہد النبوۃ	مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ قصبہ جام جو خراسان میں واقعہ ہے ۸۱۷ ھ میں پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طریقت شیخ سعدالدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۸۱ سال عمر مبارک پائی اور ۸۹۸ ھ میں ہرات میں ہی انتقال فرمایا۔ لفظ جام کے اعداد ۴۴ کے مطابق آپ کی ۴۴ کے لگ بھگ تصانیف ہیں جن میں مشہور نفحات الانس اور شواھد الحق وغیرہ ہیں۔ (جامع کرامات اولیاء جلد 2 صفحہ 278 سفینۃ الاولیاء صفحہ 116)
۲)	بُہتے ہوئے	بہت سے ہوئے ہیں
۳)	کولوں	سے
۴)	اٹکاون سائل	سائل کو روکتے نہیں ہیں بلکہ عطا کر کے فارغ کر دیتے ہیں۔
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۴، مناقب غوثیہ ص: ۱۴۰		

نوٹ: مذکورہ بالا منقبت نمبر ۲۸ میں نسخہ اول کے مطابق اشعار کی ترتیب لکھی گئی ہے جبکہ طبع دوئم اور سوئم میں چوتھا شعر پہلے اور تیسرا شعر بعد میں لکھا ہوا ہے۔ اس مماثلت سے قوی امکان ہے کہ طبع سوئم کو مرتب کرتے وقت طبع دوم کو مدِ نظر رکھا ہو۔

منقبت (۲۹)

شیخ شہاب الدین[۱] روایت، وِچ کتاب لکھائی
وِچ ملفوظ بدیع الحق، شاہ مدار[۲] لکھاندے
بندا لِکھدا جاندا سبھو، کوئی نہ گل وسارے[۳]
یا قاضی سن بعد اصحاباں، کوئی نہ میراں جیسا
رُتبہ شان عظیم انہاں دا، گِنتر وِچ نہ آوے
وِچ مقام وراء الوریٰ،[۷] میراں خاص ٹکاناں
حضرت کہیا اس تھیں اَگے، ہور نہ کوئی ٹکاناں
اِک بہلول، جنید دوجا سی، تریجا میراں سائیں
خواجہ اویس قرنی نوں تریجا، بعضے آکھ سناندے
بعد انہاں تھیں کوئی نہ ہویا، ایس مقامے والا
ہرگز اوتھوں دور نہ ہوون، فرض گزارن آون
کامل اکمل آہے میراں، کردے شغل عبادت
تربیت طالب نوں دیون،[۹] بھی ارشاد مریداں
خوبی خوئے نبی ﷺ صاحب دی، انہاں آہی ساری
اوس نے قدم نبی ﷺ صاحب دے، گردن اُتے چائے[۱۰]
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ [۱۱] مالک عالم سَندا

لہری جونپوری جس آکھن، عرف میراں سن بھائی
جے کجھ کر خطاب بندے وَل، حضرت سن فرماندے
اِک دن وِچ مناقب قاضی،[۴] کہیا شاہ ہمارے
نہ کو اَگوں[۵] اس تھیں ہوسی، کامل اکمل ایسا
باہجہ محمد ﷺ اس ٹکانے،[۶] ہور نہ کوئی جاوے
میں کہیا تفصیل سناہو، وراء الوریٰ نہ جاناں
اوتھے باہجہ محمد ﷺ صاحب، کوئی نہ پائے جاناں
اُمت ساری وِچ ایہہ درجہ، ڈھیا تریہاں تائیں[۸]
چوتھا حضرت غوث الاعظم، میراں جی فرماندے
وِچ تجلی ذاتی دائم، رہے وراء اوجالا
قدم بقدم نبی ﷺ صاحب دے، حضرت میراں جاون
دینی علم پڑھاون، دائم کر کے فکر زیادت
چوراں تائیں قطبّ بناون، کردے پاک پلیداں
تاں تصرف میراں جی دا، اس دم توڑی جاری
کل ولیاں دی گردن اوتے، تائیں قدم ٹکائے
وَاجْعَلْنِی مِنْ خدمِهٖ[۱۲] کہے محمدؔ بندا

حاشیہ:مختصر تعارف حضرت بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ کوفہ میں پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام واہب بن عمرو ہے اس وقت ہارون الرشید خلیفہ تھا خلیفہ نے امام موسی کاظم رحمۃ اللہ علیہ سے ڈر کر اُن پر بغاوت کا الزام عائد کر دیا اوراس وقت کے علماء، بشمول بہلول دانا کو قاضیوں سے فتوٰی حاصل کرنے کی کوشش میں لگا یا تو بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتوٰی نہ دیا اور حضرت امام موسی کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق اپنے آپ کی دیوانہ بنا لیا اور ہارون الرشید کے عتاب سے بچ گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے امیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے مگر اس حکم کی تعمیل اور اہل بیت کی خدمت کے لیے دیوانگی اختیار کی رکھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فراست اور علم کے متعلق لا تعداد روایات ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نہایت سادہ سا بغداد شریف میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہی مرجع خلائق ہے۔

فرہنگ منقبت (۲۹)

۱)	شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ	پورا نام ملک العلماء شیخ شہاب الدین جونپوری رحمۃ اللہ علیہ (مزار انڈیا میں) ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں فارسی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر "بحر مواج" کے نام سے ہے اور اہل بیت کے احترام میں اور عقیدت و محبت میں رسالہ "مناقب السادات" ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر جونپور میں ہے وصال مبارک ۸۴۹ ھ میں ہوا (اقتباس اخبار الاخیار صفحہ ۳۸۲)
۲)	ملفوظ بدیع الحق شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ	ملفوظات قطب الابرار شیخ بدیع الحق شاہ مدار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۷۱ھ اور وصال مبارک ۸۵۱ ھ ہے۔قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے۔ایک خط بھی قاضی صاحب کو لکھا (اخبار الاخیار صفحہ ۳۵۰،سفینۃ الاولیاء صفحہ ۲۳۶)
۳)	کوئی نہ گل وسارے	کوئی بات بھی چھوڑتا نہیں تھا
۴)	قاضی	مراد شیخ شہاب الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ
۵)	نہ کو (نہ کوئی) اَگوں	بعد میں بھی کوئی نہیں
۶)	اس (ایس) ٹکانے	اس جگہ پر یا مقام پر
۷)	وراء الوریٰ	ولائت کا اعلیٰ مقام
۸)	ڈھیا تریہاں تائیں	تین آدمیوں (ہستیوں) کو ملا ہے
۹)	دیون	دیتے تھے
۱۰)	چائے	رکھے
۱۱)	سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ	سب پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے اور تمام تعریفیں اُسی کے لیے ہیں
۱۲)	وَاجْعَلْنِی مِنْ خدمِہٖ	مجھے اپنی خدمت کے لیے قبول فرمائیے
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۵، مناقب غوثیہ ص: ۱۴۱		

منقبت (۳۰)

وِچ ملفوظ اونہاندے لکھیا، ایہ گل خود فرمائے
بعث مبارک جدّ میری دی، پُہتی ہے جس جائے[۱]

اوتھے تیک تصرف[۲] میرا، پہنا ہور ولایت
تابعداری پچھے اوس دی، ہوئی ایڈ عنایت

جو چوداں خانوادہ[۳] ہوئے، عربّ عجم وِچ نامی
میراں صاحب دی درگاہوں،[۴] پایا فیض تمامی

خرقہ[۵] پاک خلافت نعمت، برکت اوس تھیں سبھناں
ناں محروم انہاں تھیں کوئی، اوہ ہے داتا بیناں

راوی ایس رسالے والا، نالے بندا عاصی
منگت ہور[۶] غلام اونہاں دا، رَکھن آسا خاصی

قسم اللہ جے ختم نبیاں، احمد ﷺ ہوندے ناہیں
لائق شان نبوت آہے، حضرت میراں سائیں

لَا نبی مِن بَعْدِی[۷] آہا، کہیا پاک نبی ﷺ دا
اس تھیں نبی ﷺ کہایا ناہیں، رہیا نام ولی دا

بعضے آکھن وِچ زمانے، میراں صاحب والے
شیخ بدیع الدین محمد، دنیا تے سن نالے

ایہ خلاف ہویا ہُن معلم، سال وصالوں میلے
شاہ مدار معاصر[۸] آہے، سیّد اشرف[۹] دے ویلے

میر جہانگیر[۱۰] کچھوچہ[۱۱] والے، لقبّ مبارک جیندے
ایہہ دو ویلے[۱۲] سفر وِچ، بیشک حج کرن نوں ویندے[۱۳]

اَٹھ سے چالی[۱۴] ہجری لکھدے، سال شریف سفر دا
ڈہڈ سے دے نیڑے[۱۵] آہا، کل حساب عمر دا

اللہ جانن والا غیباں، مینوں خبر نہ کوئی
جو کجھ وِچ کتابے ڈِٹھی، آکھ سنائی سوئی

صدقہ انہاں دوہاں دے میراں، میں پر کرم کماؤ
بخشو شوق محمّ تائیں، روگ[۱۶] تمام گواؤ[۱۷]

حاشیہ ۹: مختصر تعارف سید اشرف جہانگیر سمنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اور حضرت علاء الدین بنگالی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے آپ چاروں سلسلوں سے فیض یافتہ تھے آپ نے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اوچ شریف میں ملاقات کی اور روحانی فیض حاصل کیا آپ کے سامنے ایک دفعہ چند بھانڈوں (شرارتی لوگوں) نے ایک جعلی مردہ (زندہ بندے) کو بطور استہزا رکھ کر نمازہ جنازہ پڑھانے کے لئے کہا تو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جنازہ پڑھ دیا تو وہ حقیقتاً مردہ ہو چکا تھا جس کی تلافی نہ ہوسکی آپ کا اسم گرامی پڑھ کر اگر آسیب زدہ پر دَم کریں تو آسیب بھاگ جاتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۸۷۱ ھ کو ہوا اور روح آباد (انڈیا میں جونپور کے ایک گاؤں کچھوچہ) میں مزار مبارک ہے۔ (مرأۃ الاسرار صفحہ ۱۰۴۴، اخبار الاخیار صفحہ ۳۵۳)

فرہنگ منقبت (۳۰)

۱)	پہنچی ہے جس جائے	جس جگہ بھی پہنچی ہے
۲)	تصرف	اختیارات ملکیت
۳)	خانوادہ	خاندان (فیروز اللغات فارسی ص: ۳۸۹)
۴)	درگاہوں	دَرِ اقدس سے
۵)	خرقہ	گدڑی، فقیروں کا لباس
۶)	منگت	مانگنے والا
۷)	لَا نَبِیَ مِن بَعْدِی	میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں" (جامع الترمذی امین کمپنی دہلی ۴۵ / ۲، بحوالہ فتاوی رضویہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۱)
۸)	معاصر	ہم عصر، ہم زمانہ
۹)	سیّد اشرف	سید اشرف جہانگیر سمنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ
۱۰)	میر جہانگیر	سید اشرف جہانگیر سمنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ
۱۱)	کچھوچہ	کچھوچہ شریف (روح آباد، جونپور، انڈیا)
۱۲)	دو یلے	دوست، دونوں دوست
۱۳)	وہندے	روانہ ہونا
۱۴)	اٹھ سے چالی	آٹھ سو چالیس ہجری (۸۴۰ ھ)
۱۵)	ڈہڈ سے (ڈیڈھ سو) دے نیڑے	ڈیڑھ سو کے قریب، نزدیک (ایک سو پچاس 150)
۱۶)	روگ	بیماریاں
۱۷)	گواؤ	ختم کرو

منقبت (۳۱)

وِچ اسرار السالکین، جو ملفوظ جنیدی — ایہہ جنید نہیں بغدادی، رحمت دوہاں ربّے دی
لکھیا اینویں[۱] سنو رفیقو، آکھ سنائے بندا — شیخ نظام الدین مربی،[۲] حضرت خسرو[۳] سَندا
میراں دی درگاہوں پایا، اس نے فیض سوایا[۴] — اس خانوادے تھیں پھر خرقہ، بدن مبارک پایا
شیخ نظام الدین اِک واریں، پہتے[۵] مکے طاہر — سیّد حسیب نسیب عمر سن،[۶] دنیا اُتے ظاہر
میراں دی اولادے وِچوں، سیّد عالی پایا — خادم بھیج نظام الدین نوں، اپنے پاس سَدایا
کہیا ایہہ تبرک خرقہ، جدّ مبارک میرے — غوث الاعظم جی تھیں[۷] آیا، بخشش اوپر تیرے
خرقہ پہن مشرف ہوئے، حضرت سیّد عمر تھیں — محبوبی دا رُتبہ پایا میراں، جی دے دَر تھیں
نِت سوالی رہے محمدؔ بخشو شوق الٰہی — صدقہ سیّد عمر دے میری لاہو غفلت پھاہی[۸]

فرہنگ منقبت (۳۱)

۱)	اینویں (ایویں)	اسی طرح سے
۲)	مربی	مرشد
۳)	خسرو	امیر خسرو جو مرید ہیں شیخ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے
۴)	فیض سوایا	اعلیٰ ترین فیض
۵)	پہتے	پہنچے
۶)	نسیب عمر سَن	سیدی غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اولاد امجاد سے سید عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ
۷)	جی (جیں) تھیں	کی طرف
۸)	لاہو (لاؤ) غفلت پھاہی	غفلت کا پھندا اُتار دو
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۶، تفریح الخاطر ص: ۹۰، مناقب غوثیہ ص: ۱۴۵		

منقبت (۳۲)

اس ملفوظے [۱] چوتھی مجلس، لکھیا ہے جے اِک دن
شیخ اِک علم الملتہ والدین عرف جنہاں دی چندن

ہر چوداں خنوادے اندر [۲]، آہی اونہاں خلافت [۳]
اوّل قادریہ وِچوں ہوئے طالب نال ارادت [۴]

شیخ الاسلام کہیا جی ابوی، علم الملتہ والدین
وقت ارادت میرے تائیں خود فرمائی تلقین

کس خنوادے داخل کیجے آکھن تُدھ [۵] فرزندا
کہیا میں یا حضرت جیہڑا افضل سبھناں سَندا

قادریہ ہے بہتر سبھ تھیں باپ میرے فرمایا
مینوں داخل اوس وِچ کیتوس تاں میں خلعت پایا

اس خنوادے اندر مینوں داخل کیتا سائیں
اس تھیں آس میراں دے دَر دی بہت محمدؔ تائیں

فرہنگ منقبت (۳۲)

۱)	ملفوظے	ملفوظات
۲)	ہر چوداں (چودہ) خنوادے اندر	چودہ خاندان، مشائخ یا درویشوں کا وہ خاندان جس سے انہیں توسل ہو، فقراء کا سلسلہ (فیروز اللغات اردو صفحہ ۶۱۷)
۳)	آہی انہاں خلافت	ان کی خلافت تھی
۴)	ارادت	ارادہ کرنا، مُرید بننا (فیروز اللغات فارسی صفحہ 38)
۵)	آکھن تُدھ	پوچھا کہ تجھے کس خانوادے میں داخل کریں
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۹۰، مناقب غوثیہ ص: ۱۴۷		

منقبت (۳۳)

عارف شیخ عبداللہ بلخی، خوارق الاحبابے[۱]
خواجہ خواجگی سرمستوں،[۳] کردے ایہ روایت
شہر بخارا رہندے آہے، آکھن اِک دن میراں
چڑھ ماڑی[۴] تے آپ کھلوتے تکن طرف بخارا
نقشبند بخارا اندر، کہسی عالم سارا
جیوں فرمایا آہا حضرت، تینویں ہویا ظاہر
نقشبند مرید ہوئے سَن، اوّل میر کلاں دے[۶]
ذاتی اسم بتایا خواجہ، کر تلقین بتیری[۷]
بہتا شغل کمایا اسے، دِل پر نقش نہ کیتا
مہتر[۱۰] خضر اجاڑے[۱۱] اندر، اوس نوں نظری آیا
یا بہاؤالدین محمد، غوث الاعظم مینوں
توں بھی ہو رجوع اوس پاسے، ہوئے کم شتابی
سجے ہتھوں[۱۲] ترے انگشتاں،[۱۳] صورت اسم بنائے
نال اشارت شغل بتایا، ایسا اسم اعظم دا
جت وَل دیکھے اوہ ہی رتبے، غیر نہ نظری آوے
ایس ذکر نے وِچ ولایت، پائی جاں مشہوری

معرفت الاقطابی لکھن، پنجویں[۲] اندر بابے
اوہ قلندر بھارا آہا، اندر اہل ولایت
وِچ حیاتی دنیا والی، سرور ساریاں پیراں
آکھن بعد میرے تھیں ہوسی، اک قلندر[۵] بھارا
نعمت خاص میری تھیں فائض، ہوسی اوہ پیارا
بہاؤالدین محمد، پایا فیض حسابوں باہر
شفقت بے نہایت کیتی، خواجہ حق اونہاں دے
شغل کریں اس اسم اعظم دا، کُھلے قسمت تیری
اوس تھیں خاطر جمع نہ ہوئی، گیا اجاڑ[۸] چوپتیا[۹]
کیتا جا سلام خضر نوں، اَگوں اوس فرمایا
ذاتی اسم عنایت کیتا، آکھ سناواں تینوں
اوسے رات بہاؤالدین تے، ہویا کرم جنابی
بہاؤالدین محمد تائیں، میراں جی دکھلائے
دیکھن ساتھ دِلے پر ہویا، اوس نوں نقش اسم دا
شالاں بُندا ہویا[۱۴] اوپر، اسموں بوٹے پاوے
بعضے محرم بھیت اوسدی دے، پچھن نال ضروری

حاشیہ

جاں پائی مشہوری (طبع اول)
پائی جاں مشہوری (قلمی نسخہ صفحہ ۸۲)

فرہنگ منقبت (۳۳)

۱)	خوارق الاحباب	شیخ عبداللہ بلخی ﷺ کی تصنیف کا نام ''خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب''
۲)	پنجویں	پچیسویں (۲۵) باب میں (تفریح الخاطر صفحہ 71)
۳)	خواجہ خواجگی سرمستوں	ولی کامل خواجہ خواجگی سرمست ﷺ
۴)	ماڑی	اوپر کی منزل (فیروز اللغات صفحہ ۱۲۶۴)
۵)	قلندر	فارسی لفظ : تنہائی پسند، درویش جو دنیاوی تعلقات چھوڑ کر اور روحانی ترقی کر کے خدا کی ذات میں محو ہو گیا ہو (فیروز اللغات صفحہ 231)
۶)	میر کلاندے (کلاں دے)	حضرت میر کلال ﷺ (مرشد حضرت بہاؤالدین نقشبند ﷺ)
۷)	بتیری	بہت زیادہ
۸)	اُجاڑ	جنگل بیابان
۹)	چوپتیا	چپ کر کے، خاموشی سے
۱۰)	مہتر	بہت بزرگ (فیروز اللغات صفحہ 466)
۱۱)	اجاڑے	جنگل ویرانے میں
۱۲)	سجے ہتھوں	دائیں ہاتھ سے
۱۳)	ترے انگشتاں	تین اُنگلیاں
۱۴)	شالاں بُندا ہویا اوپر	اون یا پشم کی بُنی ہوئی (نقش و نگار والی) چادر طبع سوئم میں "شالاں بُندیاں ہویاں اوپر" درج ہے
نوٹ:	طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "فائض" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "فائز" لکھا جاتا ہے بمعنی عطا، نوازش، منتخب، چُنا جائے گا	

نقشنبد کہے اس راتیں، فیض عنایت بھاری　　خوابے اندر میں پر کیتی، حضرت میراں ساری
اوس دن تھیں ہر روز زیاتی، پائی رتبے میرے　　نقشبند ہویا تد نامی، مُلکاں وِچ چوفیرے
نقش مبارک اسم اعظم دا، میراں اس دل لایا　　نقشبند مریداں تائیں، اوہ ہی راہ بتایا
لکھ لکھ حمد الٰہی آکھاں، اس دی نعمت اُتے　　دوہیں جہانیں تکیہ پرناں،[1] جس دی رحمت اُتے

فرہنگ منقبت (۳۳)

۱)	تکیہ پرناں	توکل، آسرا، پناہ

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۸۸۔۸۷، تفریح الخاطر ص: ۱۷، مناقب غوثیہ ص: ۱۴۸

The Sultan of the Saints Page 124

منقبت (۳۴)

راوی آکھے اِک دن پُچھیا، پیر اپنے تھیں بندے — قدم مبارک گردن دھرسن،[۱] ولی زمانے سندے
یا سبھ اگلے پچھلے جیہڑے، کامل اہل ولایت — قدم مبارک گردن دھرسن، نال آداب نہایت
مرشد کہیا ایس کلاموں، ایہہ مضمون نہ آوے — قدم مبارک سر اَکھیں تے، بہاؤالدین فرماوے
نقشبند تولد[۲] ہوئے، کیہڑے اندر سالے — ست سے ہور اٹھاراں ہجری، راوی کھول دسالے[۳]
ترتیجے ماہ ربیع الاوّل، ہویا سفر اونہاں دا — ست سے نوے تے اِک بندا، سال وصال سناندا
نقشبند[۴] اس ویلے ناہا دنیا، اُتے چڑھیا — اُس چائے تاں[۵] سبھناں چائے، ایس حسابوں اڑیا
نقشبند محمدؐ میری، کرے شفاعت یاری — دردمند محمدؐ میراں، کرے کرم کر کاری

حاشیہ منقبت ۳۴

مختصر تعارف خواجہ بہاؤ الدین نقشبند ؒ (بانی سلسلہ نقشبند)

آپ ؒ کی ولادت باسعادت ۴ محرم الحرام قصرِ عارفاں میں ہوئی جو شہر بخارا سے ایک فرسنگ (تقریباً تین میل) کے فاصلے پر واقع ہے پیدائش سے پہلے حضرت بابا سماسی ؒ نے آپ ؒ کے تولد کی بشارت دی تھی۔ تیسرے روز آپ ؒ کے جد امجد آپ ؒ کو بابا سماسی ؒ کے پاس لے گئے بابا سماسی ؒ نے آپ ؒ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا اور اپنے خلیفہ سید امیر کلال ؒ سے آپ ؒ کی تربیت کے بارے میں عہد لیا آپ ؒ کا انتقال تہتر سال کی عمر میں دوشنبہ کی رات ۳ ربیع الاوّل ۷۹۱ ھ میں ہوا مزار مبارک قصرِ عارفاں میں ہے۔ (مشائخ نقشبند صفحہ ۱۱۸)

میاں ذوالفقار احمد قادری صاحب کا کہنا ہے کہ جب میں نے آپ ؒ کی قبر مبارک کی زیارت کی تو منفرد بات یہ دیکھی کہ اتنی بڑی ہستی کا مزار مبارک کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی مقبرہ کے مرجع خلائق ہے۔

فرہنگ منقبت (۳۴)

۱)	دَھرسن	رکھیں گے
۲)	تولد ہوئے	پیدا ہوئے
۳)	ست سے ہور اٹھاراں ہجری راوی کھول دسالے	سات سو اٹھاراں ہجری (۷۱۸ ھ) کی تاریخ راوی بیان کرتا ہے طبع اول میں لفظ "کھُل" لکھا ہوا ہے جبکہ طبع سوئم میں "کھول" درج ہے جو اوپر متن میں استعمال کیا ہے۔
۴)	نقشبند	مراد خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
۵)	اُس (اوس) چائے تاں	اُس نے رکھے تو
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۳۷، مناقب غوثیہ ص: ۱۵۲ The Sultan of the Saints Page 125		

منقبت (۳۵)

پیر محمد سیّد حسینی جو لَمے گیسو[۱] والا
وِچ کتاب لطائف لکھدا،[۲] ایہہ بیان اُجالا

شیخ نصیر الدین[۳] فرمایا، اِک دن پاک زبانوں
امر ہویا جد قدم دھرن دا، محی الدین میراں نوں

کل ولیاں نیؤں گردن رکھی، قدم مبارک چایا
شیخ معین الدین تدن سی، وِچ جوانی آیا

اندر الکھ[۴] ملک خراساں، دامن ہیٹھ پہاڑے
کرن ریاضت محنت خاصی، گزرے کئیں دہاڑے[۵]

جاں ایہہ خبر انہاں نوں ہوئی، سبھ ولیاں تھیں اَگے
متھا پاک زمیں تے دَھریا،[۶] منہ تھیں آکھن لگے

آہو سر اَکھیں تے چاسی، قدم مبارک بندا
حضرت میراں صاحب پایا، صدق خواجے سَندا

یاراں نوں فرمایا حضرت، مجلس اندر بھائی
غیاث الدین حسن دے لڑکے، سبقت سبھ تھیں پائی

ایس تواضع بہت ادب تھیں، راضی کیتوئس مولیٰ
بھی رسول محمد ﷺ تائیں، جو نبیاں وِچ اولیٰ

تھوڑی مدت پچھے ہوسی، صاحب ہند ولایت
میراں دی درگاہوں ہوئی، خواجہ ایہہ عنایت

اندر سیر العارفین کہیا، شیخ جمالی[۷]
میراں پاس رہے سَن خواجہ، دن ستاراں چالی[۸]

وِچ پہاڑ معین الدین نوں، صحبت میراں لدّھی[۹]
ایہہ سبھ فیض جمعیت باطن، اس صحبت تھیں ودّھی[۱۰]

عمر تمام خواجہ جی دی، نوے تے دوسالاں
نوے تے ست بعضے آکھن، سال وصال دوسالاں[۱۱]

چھ سے ہور تریہہ آہی، ہجری سال گزشتہ
وَاللّٰہ اَعلم بِالصّواب، کہیا دیکھ نوشتہ[۱۲]

فرہنگ منقبت (۳۵)

۱)	پیر محمد سیّد حسینی جو لَمے گیسو ﷺ	مہر سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف چشتی دہلوی ﷺ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی ﷺ کے خلیفہ خاص تھے۔ آپ ﷺ کا لقب گیسو دراز پڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ایک دن وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اپنے مرشد شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی ﷺ کی پالکی اُٹھائے دہلی کے پر رونق بازار سے گزر رہے تھے۔ آپ کے سر کے لمبے لمبے بال لٹک کر پالکی کے نیچے پھنس گئے۔ آپ ادب و احترام کے پیش نظر ان بالوں کو نکالنے کی بجائے پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑتے رہے اور ایک لمبا فاصلہ چلتے گئے۔ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی ﷺ کو آپ کی اس کیفیت کا علم ہوا تو آپ نہایت خوش ہوئے اور حضرت گیسو دراز ﷺ کی اس جانثاری اور ادب پر یہ شعر کہا: ہر کو مرید سید گیسو دراز شد واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد ترجمہ: جو شخص حضرت گیسو دراز ﷺ کا مرید ہوگا۔ مجھے خدا کی قسم ہے وہ زندگی میں عشق باز ہوگا۔ آپ کی پیدائش ۷۲۰ ھ اور وصال ۸۲۵ ھ ہے اور مزار مبارک دکن میں کلید کے مقام پر ہے۔ (خزینۃ الاصفیاء ص:۲۶۹)
۲)	لطائف	کتاب کا پورا نام لطائف الغرائب۔ جسے بندہ نواز گیسو دراز ﷺ نے جمع کیا۔ یہ کتاب حضرت شاہ چراغ دہلوی ﷺ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے

۳)	شیخ نصیرالدین ؒ	حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی ؒ جو (مرید شیخ نظام الدین اولیاء ؒ کے تھےاور مرشد تھے سیدی گیسو دراز ؒ کے)
۴)	اندرالکھ	چھپی ہوئی حالت ،مخفی حالت میں ،گم نامی کی حالت میں
۵)	دہاڑے(دیہاڑے)	کئی دن
۶)	متھا پاک زمیں تے دھریا	پیشانی کو زمین پر رکھ دیا
۷)	شیخ جمالی ؒ	شیخ محمد جمالی سہروری ؒ
۸)	ستاراں چالی	ستاون دن
۹)	لدہی،لدّھی(لہدّی)	ملی (قدیم رسم الخط میں لفظ لہدّی لکھا ہوا ہے)
۱۰)	ودّھی (وہدی)	اضافہ ہوا (قدیم رسم الخط میں لفظ وہدّی لکھا ہوا ہے)
۱۱)	دوسالاں(دسالاں)	بتاتا ہوں
۱۲)	نوشتہ	فارسی لفظ : لکھا ہوا ، سند (فیروز اللغات فارسی ص: ۵۲۰)
حوالہ جات : گلدستہ کرامات صفحہ 89،تفریح الخاطر صفحہ 73، مناقب غوثیہ صفحہ 153 The Sultan of the Saints Page 120		

منقبت (۳۶)

حضرت سیّد آدم[۱] لکھیا، وِچ نکات اسرارے[۲]
شیخ فرید شکر گنج[۳] اِک دن، قدموں ذکر چتارے[۷]

اوت زمانے[۵] میں بھی جیکر، دُنیا اُتے ہوندا
قدم مبارک نال ارادت، سر تے رَکھ کھلوندا

پیر معین الدین[۶] اساڈا، اس دن داخل ہویا
قدم مبارک سر اَکھیں تے، دھر کے اوہ کھلویا

سیّد اکرم شاہ عالم،[۷] جو گجراتی لکھواندے
وِچ مناقب گُجری بولی، ایہہ مضمون سناندے

میراں جی دا ذکر کھلے، جد کہندے پاک زبانوں
سوسو اَکھ لواں[۸] میں قرضے، دیکھاں شہہ میراں نوں

پر ایہہ قرض کتھوں ہتھ آوے، کس اجہیاں اکھیں
لاکھاں جان[۹] ہووے تاگھولاں،[۱۰] جے ہتھ آوے لکھیں

نور اللہ[۱۱] تھیں بُجہ روایت، شیخ معین الدین نے
کیتی طلب عراق جنابوں، کہیا محی الدین نے

سُن کے عرض خواجہ جی دی، حضرت نے فرمایا
شیخ شہاب الدین عمر[۱۲] نوں، ملک عراق دیوایا[۱۳]

ہندوستان تسانوں دِتا، توں اوتھے کر شاہی[۱۴]
مالک مُلک انسان مَلک دا ہے محبوبؐ الٰہی

دُنیاں توں جدّ رحلت ہوئی، میراں مرد سخی دی
چوی سال[۱۵] تدن سی یارو، عمر خواجہ جی دی

شیخ شہاب الدین عمر سی، گھٹ اس تھیں دو سالاں
بہتر جانے رب محمدؐ، لکھیا دیکھ دسالاں

کرو طفیل انہاں دی میراں، میں پر کرم جنابوں
دو جگ وچہ محمد بندے، ایمن[۱۶] رکھ عذابوں

پیرا شاہ قلندر مرشد، بگا شیر[۱۷] پیارا
کرو طفیل اونہاں دے میرا، ہر دردوں چھٹکارا

بدّوح شاہ[۱۸] غلام محمد،[۱۹] خاص پیارے تیرے
مینوں بخش اونہاندے پچھے، اوہ مربی میرے

حضرت میراں جی جاں پہتے،[۲۰] وِچ قطیب کُبریٰ[۲۱]
شان لدھا[۲۲] محبوبی والا بھی غوثیت عظمیٰ

ربّ العزت نے فرمایا، یا محبوبؐ پیارے
جو مافوق ولایت[۲۳] درجہ، تحت نبوۃ سارے

فرہنگ منقبت (۳۶)

۱)	سیّد آدم رحمۃ اللہ علیہ	سیّد آدم بنوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) آپ رحمۃ اللہ علیہ قصبہ بنور جو مضافات سرہند سے ہے وہاں کے رہنے والے تھے حسینی سید تھے والد کا اسم گرامی سید اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تھا حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر علوم ظاہرہ و باطن کی تکمیل کی۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت طاہر بندگی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (مزار میانی قبرستان لاہور) کی بزرگی کا شہرہ سُنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پاپیادہ بنور سے لاہور تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے آپ کی مجالس میں ہر شخص برابر تھا کسی امیر کو کسی فقیر پر فضیلت نہ تھی۔نیکیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے۔شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف: خلاصۃ المعارف،اسرار العقائد،رسالہ نکات اسرار۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ تربیت سے بڑے بڑے علماء صلحاء وصوفیاء تربیت پا کر نکلے جن میں شیخ حامد رحمۃ اللہ علیہ (لاہور) اور شیخ سعدی بخاری رحمۃ اللہ علیہ (مزار بالمقابل میانی قبرستان) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک مدینہ شریف میں ۱۳ شوال ۱۰۵۳ھ (بمطابق 1643ء) میں ہوا اور جنت البقیع میں روضہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قریب دفن ہوئے۔(تذکرہ ایشاں صفحہ ۱۳۲)
۲)	نکات اسرارے	رسالہ نکات اسرار (تصنیف حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ)
۳)	شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ	بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مزار مبارک پاکپتن شریف، جو پیر تھے نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے اور مرید تھے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے
۴)	قدموں ذکر چتارے	یعنی قول مبارک ''قدمیھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ'' کا ذکر کیا
۵)	اوت زمانے	اس زمانے میں (اُت زمانے)
۶)	پیر معین الدین رحمۃ اللہ علیہ	حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دادا مرشد تھے۔(مزار مبارک اجمیر شریف انڈیا میں)

۷)	سیّد اکرم شاہ عالم ؒ	سیدا کبر میر سید محمد شاہ عالم گجراتی ؒ (مناقب غوثیہ ص: ۱۵۵)
۸)	سو سو اَکھ لواں	سو آنکھ بطور قرضہ ادھار لے کر
۹)	لاکھاں جان	لاکھوں جانیں ہوں
۱۰)	گھولاں	قربان کروں
۱۱)	نور اللہ	شیخ نور اللہ ؒ نبیرہ (پوتا/ نواسا) شیخ حسن قطبی ؒ
۱۲)	شیخ شہاب الدین عمر ؒ	شیخ شہاب الدین سہروری ؒ ، (شیخ سعدی شیرازی ؒ ، شیخ بہاؤالدین زکریا ؒ دونوں کے پیرومرشد ہیں۔)
۱۳)	دیوایا	عطا کرا دیا
۱۴)	کرشاہی	حکومت کرو
۱۵)	چوی سال	چوبیس سال
۱۶)	ایمن	امن، سلامتی
۱۷)	بگا شیر ؒ	حاجی بگا شیر ؒ جو مرید خاص تھے حضرت پیر اشاہ غازی ؒ کے براہ راست (بلاواسطہ)
۱۸)	بدوح شاہ ؒ (بدّو)	حاجی بگا شیر ؒ (مزار مبارک درکالی نزد کلر سیداں) کے مرید تھے حضرت بدوح شاہ ؒ (مزار مبارک کلروڑی ،پلیر شریف نزد ڈڈیال منگلہ ڈیم کے اندر)
۱۹)	غلام محمد ؒ	مرید تھے حضرت بدوح شاہ ؒ کے اور مرشد تھے عارف کامل حضرت میاں محمد بخش ؒ کے
۲۰)	جاں پہتے	جب پہنچے
۲۱)	قطیب کبرٰی	قطبیت کبرٰی (ولائت کا مقام) تمام اقطاب کے سردار
۲۲)	شان لدھا	شان ملی
۲۳)	مافوق ولایت	ولائت سے جو اوپر

تیرے تے ارزانی[۱] کیتی، باقی رہی نبوت
چاہیں جیکر بخشاں میراں، اوہ بھی نال مروت[۲]

میراں کہیا فضل لطف بن، میں کجھ ہور نہ منگاں
شان خصوصاً جدّ نبوت، ہرگز منگ نہ سنگاں

اوس نوں ختم نبیاں کیتو، دے کے رتبہ بھارا
دوجی وار خداوند کہیا، سُن محبوبؐ پیارا

ختم نبیا کیتا اوس نوں، اندر جن انس دے
عالم ہور اونہاں تھیں باہر، ئدھ کراں وِچ اس دے

کیتی عرض دوبارہ ربّا، میں ایہہ رتبہ بہتر
تابع خادم اوس دے جیہڑے، ہوواں اونہاں اندر

جدّ مبارک کول حشر دن، بیٹھاں نال خوشی دے
کی طاقت جے لوڑاں شرکت، رتبے وِچ نبیﷺ دے

ربّ کہیا محبوبؐ میرے ئدھ، منگی چیز نیاری[۳]
کوئی نہ وِچ جناب اساڈی، اس دے جیہی پیاری

توڑے[۴] بندے تائیں ناہیں، دعویٰ پاک خدائی
لیکن اک دن احمدﷺ صاحب، ربّ تھیں نہیں جدائی

اس احمدﷺ دے صدقے میراں، عرض قبولو میری
جانون روگ محمدؐ سندے، بخشش ہووے تیری

چاشت گزار مدینے اندر، اک دن سیّد عالمﷺ
آل اولاد سنے اس اُتے، صلی اللہ وسلم

آسودہ[۵] قیلولے[۶] اندر، آہے حضرت سرورﷺ
حسن حسین رضی اللہ عنہما ڈِٹھیونے بیٹھے، نالے زَہرا[۷] حیدر

اونہاں وِچوں بلّن مشالاں،[۸] ہوئیاں عدد دہاندی[۹]
نوں اِک جائی[۱۰] رہیاں کھلیاں، جدا ہوئی اِک واندی[۱۱]

پنج تن پاک نواں نوں کہیا، ڈالو دَھویں اندر[۱۲]
نور اپنے تھیں سبّھو حصّہ، ہوئی زیادہ انور

ہوئے جدا نواں تھیں شعلے، دَھویں اندر آئے
اوہ روشن ماہتا بوں[۱۳] ہوئے، جگّ پر چانن لائے

دِل وِچ کرن دلیلاں حضرت، ﷺ خوابوں آئے باہر
ایہہ کی سرّ الٰہی[۱۴] آہا کیونکر ہوسی ظاہر

تُرت[۱۵] ہو یا فرمان الٰہی، سُن توں یار پیارے
دہ بیٹے حسنینی ہوسن، وچہ امامت بھارے

نوں اولاد حسینی ہوسن، عین امامت کرسن
وارو واریں[۱۶] دین تیرے نوں، اوہ سلامت کرسن

چھیکڑ[۱۷] دَہواں پیدا ہوسی، وِچ اولاد حسن دی
اوہ محبوبؐ الٰہی جس نوں، شاہی زمیں زَمن[۱۸] دی

حاشیہ

" آل اولاد سنے اس اُتے، صلی اللہ وسلم " (قلمی نسخہ صفحہ ۸۷ اور طبع اول صفحہ ۳۵)

فرہنگ منقبت (۳۶)

۱)	ارزانی کیتی	بخشش (فرہنگ عامرہ صفحہ ۴۷)
۲)	مروت	اخلاق، فیاضی، توفیق، لحاظ (فیروز اللغات اردو صفحہ ۱۲۹۵)
۳)	منگی چیز نیاری	اعلیٰ اور منفرد چیز مانگی ہے
۴)	توڑے	بے شک
۵)	آسودہ	خوشحال
۶)	قیلولے	دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑے وقت کے لیے سونا
۷)	زہرا	حضرت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب مبارک
۸)	بلن مشالاں	مشعلیں جلنا یعنی شمع کا جلنا
۹)	عدد دہاندی	تعداد میں دس (عدد) نورانی مشعلیں روشن ہوئیں
۱۰)	نوں اِک جائی	نو (09) عدد ایک جگہ پر رہی
۱۱)	واندی	ایک ظاہر ہوئی
۱۲)	دَھویں اندر	دہویں اندر (دسویں کے اندر)
۱۳)	ماہتابوں	سورج سے زیادہ روشن
۱۴)	سِرّ الٰہی	اللہ تعالیٰ کا راز (بھیت)
۱۵)	تُرت	جلدی
۱۶)	وارو واری	یکے بعد دیگرے
۱۷)	چھیکڑ	آخر میں، سب سے آخر پر
۱۸)	زمن	زمانہ، وقت (فیروز اللغات فارسی صفحہ ۵۴۵)

غوث الاعظم عبدالقادر، محی الدین کہاسی
گیلاں اندر ہوئے تولد، پھر بغدادے آسی

ہوگ ارشاد تصرف اس دا، جاری تا قیامت
جوسنگ اس دے رَلسی،[1] کھڑسی خاص نجات سعادت

ایہہ مَشال[2] اونہاندی روشن، تا ابد تک رہسی
اللہ بھاوے فیض اسانوں، اس درگاہوں ڈہسی

جس دیوے نوں مولیٰ بالے، جیکو اوس وَل پھُو کے
اوہ نہ بُجھے آپوں اپنی، داہڑی مُچھاں[3] پھُو کے

سبھ اُمت وِچ تیرا اللہ، کیتا شان اوچیرا
صدقے نام محمدؐ میراں، روگ ونجاہو[4] میرا

فرہنگ منقبت (۳۶)

۱)	جوسنگ اس دے رَلسی	جواس کے ساتھ ملے گا یعنی عقیدت ومحبت رکھے گا
۲)	مشال	شمع
۳)	داڑھی مچھاں	داڑھی اور مونچھیں (قدیم رسم الخط میں لفظ داہڑی لکھا ہوا ہے)
۴)	روگ وَنجاہو میرا	میرا روگ / دُکھ درد دور کریں

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۹۲-۸۹، مناقب غوثیہ ص:۱۵۹-۱۵۷، تفریح الخاطر صفحہ ۷۴، اخبار الاخیار صفحہ ۳۴۵، مرآۃ الاسرار صفحہ ۱۱۹۹

منقبت (۳۷)

صوفی اِک جنیدی آیا، وِچ درگاہ جنیدی[۱]
ایہہ بیان سناؤ حضرت، آکھے ہو اُمیدی

اِک مخدومی[۲] تھیں میں سُنیاں، پچھے سالاں کیاں[۳]
گیلانوں وِچ گھر بغدادے، آسی شاہ ولیاں

ذکر مبارک قدمی والا، پاک زبانوں کہسی
ہر ہر ولی انہاں دے اَگے، سر نیواں کر ٹہسی

جو انکار کرے اس قدموں، رتبہ حال کھڑاسی[۴]
اوہ مردود جنابوں ہوسی، دین دونی[۵] تھیں جاسی

شیخ جنید کہیا ایہہ رُتبہ، سیّد حسنی پاسی
اس بغداد مبارک اندر، گیلاں وِچوں آسی

روز جمعہ دے خطبہ پڑھدا، قول اینویں فرماسی
ہر ہر ولی اوہ قدم مبارک، سر گردن پر چاسی

پاس انہاں دے اوت زمانہ،[۶] جیکر میں بھی ہوواں
نال ارادت قدم مبارک، سرتے چا کھلوواں

کہندے موسیٰ علی رضا نے، خرقہ پاک خلافت
شیخ علی معروف کرخ[۷] نوں، دِتا کر امانت

شیخ جنید[۸] تیئں اس دِتا، اس نے شبلی تائیں
اینویں پہتا میراں جی نوں، جو خرقے دا سائیں

مدد کرو محمدؐ اوپر یا سردار فقر دے
در تیرے تے کرن پکاراں کتّے تیرے گھر دے

شیخ علی ہیتی[۹] فرمایا، اِک دن نال ارادت
شیخ علی معروف کرخ دی، میراں گئے زیارت

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا مَعْرُوفُ، میراں آکھ سنایا
عَبَرْتَنَا بَدَرْجَةٍ،[۱۰] روضے تے فرمایا

فیر زیارت گئے دوبارے، میں بندہ ساں نالے
ایہ قول کہیو نے جیہڑے، اَگے لِکھ دسالے

ترت جواب سلامے سَندا، روضے وِچوں آیا
اہل زمانے دا توں سیّد، کرخی جی فرمایا

پچھلے اگلے اہل زمانے، مرد ولی جو سارے
تابع تیرے توں ہیں سرور، روگ میرے کھڑ بھارے

فرہنگ منقبت (۳۷)

۱)	درگاہ جنیدی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں
۲)	مخدومی	خدمت والے
۳)	پچھے سالاں کنیاں	کئی سال پہلے
۴)	رتبہ حال کھڑاسی	اپنا رتبہ و مقام کھو بیٹھے گا
۵)	دین دونی	دین اور دُنیا
۶)	اوت زمانہ (اُت زمانہ)	اُس زمانہ
۷)	شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ	شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، جو کہ مرشد ہیں شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے آپ کا مزار بغداد شریف میں ہے ۔ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مجرب ہے قضائے حاجات کے لیے اور فرمایا جس کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس ۱۰۰ مرتبہ "قل ھو اللہ احد" پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کی حاجت پوری فرمائی۔ (مناقب واحوال شیخ مَعروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۸۹،طبقات الاولیاء صفحہ ۲۹۴)
۸)	شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ	بارگاہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (جو مرشد ہیں شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے اور مرید ہیں شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے) آپ کا وصال ۲۹۷ ھ بغداد میں ہوا جنازہ میں شریک ہونے والوں کی تعدا ساٹھ ہزار تھی۔ (طبقات الاولیاء صفحہ ۱۴۸)
۹)	شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ	شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰)	عَبَرْتَنَا بِدَرَجَةٍ	ہم سے ایک درجہ بڑھے ہوئے ہو

حوالہ جات: تحفۃ القادریہ ص: ۶۳ ، مناقب غوثیہ ص: ۔۱۶۳۔۱۶۱، بہجۃ الاسرار صفحہ ۴۷،
شرح تاریخ المعتبر صفحہ ۲۲۲، گلدستہ کرامات صفحہ ۹۲۔۹۳۔۹۴

The Sultan of the Saints Page 269

منقبت (۳۸)

راوی کرے روایت حضرت، میراں غوث الاعظم
روز جمعہ دے منبر اُتے خطبہ پڑھن مکرم

ذوق شہود الٰہی کیتی، ماسوائیوں خالی
قدماں ہیٹھ رہے کل درجے کہن لگے تد حالی

قدمی والی آیت سچی، بولے پاک زبانوں
وِچ عالم ملکوتی آیا ہاتف قدس جہانوں

ہویا حکم ملائک تائیں، ولیاں خبر پہچاون
اَگے اس محبوبؒ میرے دے سبھّو سیس نمانون[۱]

جے کجھ آکھے پاک زبانوں، منن کرن اطاعت
قدم مبارک گردن رَکھن، حاصل کرن سعادت

اہل حیات ممات[۲] حکم سن، سبھناں سیس نوایا
خواجہ ابو یزید[۳] فرشتے، قبروں آن اُٹھایا

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ[۴] یا شیخا آن فرشتے کہیا
قبرے تھیں سر چا خواجہ، کہے حشر دِن ایہا

نہیں قیامت کہے فرشتہ سیّد عبدالقادر
اوہ محبوبؒ الٰہی وڈا، ولیاں اندر نادر

وِچ بغداد پڑھے اَج خطبہ، آکھے قدم ہمارے
کل ولیاں دی گردن اُتے، جو کجھ ایہن سارے

پئی قبول کلام اونہاں دی، حکم ہویا کل ولیاں
سیس نواؤ گردن رکھو، ہیٹھ اونہاں دیاں تلیاں

ابو یزید کہیا ربّ عادل، ہے فوقیت کس تھیں
میں پر عبدالقادر تائیں، واقف کرتوں اس تھیں

کیتی عرض فرشتے ہویا، ایویں حکم خدائی
دو سبباں تھیں فوقیت،[۵] غوث الاعظم پائی

اوّل آل حبیب ﷺ میرے دی، جو سیّد وِچ ہر شے
توں فارغ مشغول دو جاسیں، اوہ مشغول فارغ ہے

ایہہ کلام سنی جد خواجہ، کَن دِلے دے دھرکے
کہے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا[۶] گردن نیویں کر کے

ہیٹھ اونہاں قدماں دے[۷] جنہاں، سرنوں فرش بنایا
میراں دی درگاہوں رتبہ، اُچا عرشوں پایا

ناہیں قدم محمدؐ حاصل، رگڑاں منہ زمیں تے
طرف تساڈی حضرت میراں، کرم کرو مسکیں تے

حاشیہ

جو سیّد وِچ مرشے (طبع اول و دوم کتابت کی غلطی تھی)

جو سیّد وِچ ہر شے (قلمی نسخہ صفحہ ۸۸)

فرہنگ منقبت (۳۸)

۱)	سبھّو سیس نمانون (نواون)	تمام اپنی گردنیں جھکا دیں
۲)	اہل حیات ممات	تمام زندہ اور انتقال شدہ
۳)	ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ	حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
۴)	قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھو
۵)	فوقیت	برتری
۶)	سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا	ہم نے سنا اور مانا یعنی اطاعت کی
۷)	ہیٹھ اونہاں قدماں دے	ان قدموں کے نیچے
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۹۵-۹۴، مناقب غوثیہ ص: ۱۶۴		

حاشیہ

کیتی عرض فرشتہ ہو یا: طبع اول میں لفظ فرشتہ درج ہے جبکہ

کیتی عرض فرشتے ہو یا: نسخہ ۱۹۶۴ء میں فرشتے لکھا ہے جو سیاق و سباق کے حوالے سے زیادہ مفہوم واضح کر رہا ہے۔

منقبت (۳۹)

وِچ ملفوظے غیاثی لکھیا،[۱] ایہہ قبت شہانہ
اِک ولی مقبول الٰہی، آہا مرد یگانہ

کِتے سببوں[۲] غیرت ربّ دی، آئی اس پر بھاری
حال ولایت سبھ کھڑایا، پیؤس بھائی خواری

جس بازار گلی وَل جاوے، خلق نہ کھیڑا چھڈے[۳]
ایہہ مردود جناب الٰہی، آکھن نِکے وَڈے[۴]

ترے سے سٹّھاں[۵] وَلیاں اَگے، اوس نے کیتی زاری
کل شفاعت کر کر تھکے، اِک نہ آئی کاری

وِچ شقیاں ناواں لگیؤس، لوح محفوظے اندر
نہیں اجابت[۶] حق تیرے وِچ، آکھن ولی قلندر

کہندے رؤسیہ[۷] کر ٹُر یا، میراں طرف نماناں
پُہتا جاء بغداد مُنّور، لدہوس خاص ٹکاناں

تُرت کہیا جاں ڈِٹھا حضرت، اوس دا عجز تباہی
اَگے سیں مردود کیتو میں، ہن مقبول الٰہی

ہو متوجہ کرن دُعائیں، حق اوس دے وِچ جلدی
حکم ہویا میراں تینوں، [۸] خبر نہیں اس گل دی

ترے سے سٹھ ولی اس کارن، کر کر عرضاں تھکے
نانواں اوس دا وِچ شقیاں، اندر دفتر پکے

کیتی عرض دوبارہ میراں، توں ہیں قادر سائیاں
حکم تیرے بن ککھ نہ ہلدا، خبراں سانوں آیاں

جس چاہیں مردود کریناں، [۹] جس نوں چاہیں سدّیں[۱۰]
میں مقبول کہیا اس تائیں، پھر کیوں ربّا ردّیں

حکم ہویا سُن یا محبوبا، تینوں ہے مختاری
جس نوں چاہیں عزت بخشیں، جس چاہیں اوس خواری

جو مردود تیری درگاہوں، سو مردود اساڈا
ہے مقبول الٰہی خاصہ، جو مقبول تُساڈا

میراں مونہہ دھوایا اوس دا، کیتی دور سیاہی
پھر دوبارہ ہویا تازہ، ایہہ فرمان الٰہی

اوہ پیارا میرے تائیں، جیہڑا ہُدھ پیارا
رد ہووے درگاہوں میری، جو مردود تمہارا

توں محبوبؐ اساڈا میراں، سُچا حسبوں نسبوں
دِتا سبھ تصرف تینوں کیا، عزلوں[۱۱] کیا نَصبوں

حاشیہ

پیؤس بھائی خواری: طبع اول اور قلمی نسخہ صفحہ ۸۸ کے مطابق عبارت

پیؤس بھاری خواری: طبع سوئم میں درج مصرعہ

فرہنگ منقبت (۳۹)

۱)	ملفوظے غیاثی لکھیا ملفوظ غیاثی لکھیا (طبع سوئم)	ملفوظ الغیاثیہ (کتاب کا نام)
۲)	کتے سببوں	کسی وجہ سے
۳)	خلق نہ کھیڑا چھڈ ے	مخلوق اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی
۴)	آکھن نِکے وَڈے	چھوٹے بڑے کہتے تھے
۵)	ترے سے سٹّھاں	تین سو ساٹھ
۶)	اجابت	قبولیت دُعا
۷)	رؤسیہ (رُوسیاہ)	چہرہ سیاہ ہونا
۸)	تینوں	تجھے
۹)	کریناں	کرتا ہے
۱۰)	سدّیں	بلانا
۱۱)	کیا عزلوں کیا نصبوں	عربی لفظ عزل ونصب بمعنی معزولی و بحالی (فیروز اللغات صفحہ ۱۴۱) عزل ونصب بمعنی تغیر و بحالی (فرہنگِ عامرہ صفحہ ۴۰۹)
نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "مونہہ اور مونہ" استعمال ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "منہ" لکھا جاتا ہے بمعنی منہ، دہن		

تاں اوس بندے تائیں لدھا، اگلا پھیر مراتب　　پھڑی غلامی میراں سَندی، عرض کرے ہن کاتب
شہنشاہا جگت پناہا، رَد کریں جس چاہیں　　روز حشر دے حامی میرا، بھار گناہاں لاہیں
ہر مشکل ہر سختی اندر، پہنچ محمدؐ تائیں
جدوں مصیبت آون لگے، مدد پوند پچائیں(۱)

فرہنگ منقبت(۳۹)

۱)	پُوند پہنچائیں(پُچائیں)	ابتدا،آغاز، یکدم،فوراً، پہلے ہی،ابتدا میں ہی،اسی وقت، (پنجابی اردولغت صفحہ ۴۴۲)
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص:۹۶-۹۵، مناقب غوثیہ ص:۱۶۶، تفریح الخاطر ص:۵۷، سیف الملوک ص:۱۴، محفل گیارھویں صفحہ ۶۸		

منقبت (۴۰)

وِچ کتاب مخازن[۱] لکھیا، اندر ذِکر اماماں
راوی کرے روایت دَسّاں، سبھناں خاصاں عاماں

حسن العسکری[۲] جد آہے، زندے وِچ سنسارے
آپ مصلیٰ سونپ دِتو نے،[۳] اِک رفیق پیارے

آکھن اُس نوں سانبھیں[۴] رکھو، سارے وار و واری
وارث اس دا عبدالقادر، جس ملے سرداری

خامس قرن[۵] اندر جد ظاہر، ہوسی اہل دیانت
میرا دیہو سلام اونہاں نوں، نالے ایہہ امانت

اوہ محبوبؔ الٰہی جس نوں، کرن امام سلاماں
صاحب ساڈا اوہ محمدؔ، لیسی سار[۶] غلاماں

فرہنگ منقبت (۴۰)

۱)	مخازن	کتاب کا نام ''مخزن القادریہ
۲)	حسن العسکری رضی اللہ عنہ	کنیت ابومحمد رضی اللہ عنہ، لقب عسکری رضی اللہ عنہ، خالص اور سراج ہے۔ اسم: حسن بن علی بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ (آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۲۳۰ ھ میں ہوئی اور شہادت بذریعہ زہر ۲۶۰ ھ کو بمقام سرمن رائے بروز جمعۃ المبارک ہوئی۔ آپ آئمہ عشرہ کے گیارہویں امام تھے۔ (خزینۃ الاصفیا ص: ۱۲۲)
۳)	سونپ دِتو نے	سپرد کر دیا
۴)	سانبھیں	سنبھال کر رکھنا، حفاظت کے ساتھ رکھنا
۵)	خامس قرن	پانچویں صدی ہجری
۶)	لیسی سار (لے سی)	خبر لے گا

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۹۸-۹۷، تفریح الخاطر ص: ۷۶، مناقب غوثیہ ص: ۱۶۹

The Sultan of the Saints Page 12

منقبت (۴۱)

لکھیا ہے مخدوم جہانے،[۱] وِچ مسافر نامہ[۲] کرن آزاد غلاماں تائیں، نام اللہ سن جامہ
حضرت غوث الاعظم دا آہا، نِت ہن ایہ پیشہ بردے مُل خریدن[۳] مہنگے، کرن آزاد ہمیشہ
جے عارف ہیں پکڑ غلامی، اَگے شاہ جیلانی کل عذابوں ہوئے خلاصی، پانویں قربّ حقانی
میراں کرو محمّد تائیں، داخل وِچ غلاماں پائے فیض تیری درگاہوں، میرے جہیاں عاماں
پاک مدینہ تھیں جد آئے، میراں کرن زیارت راہے اندر چور کھلوتا، تہاڑو[۴] کارن غارت[۵]
نیڑے آ فرمایا حضرت، کون کوئی توں بندا چور کہے صحرائی میں ہاں، اِسے جاء وَسَندا[۶]
کشفوں معلم کیتا میراں، ہے ایہہ چور لوٹیرا راہ اوجاڑے اندر جہڑا،[۷] مڑ مڑ کردا پھیرا
دھاڑو بھی تک کرے دلیلاں، لاوے خوب نظیراں[۸] ایہہ کوئی صاحب رتبہ عالی، مت ہوئے شاہ میراں
جو دل اندر کیتی اس نے، حضرت معلم ہوئی آکھن میں ہاں عبدالقادر، اس وِچ شک[۹] نہ کوئی
تہاڑو قدم مبارک پکڑے، داڑھی جھاڑو مارے بے تحاشے[۱۰] نام اوہناں دا، درداں نال پکارے
عجز نیاز قبولی جھبدے،[۱۱] حضرت میراں سائیں عرض جناب الٰہی اندر، کیتی اوس دے تائیں
حکم ہویا محبوبّ پیارے، اس نوں بخش ہدایت چوروں قطبّ بنایا میراں، دِتی سونپ ولایت
میراں جی بے رَنج گدانواں،[۱۲] بخشیں گنج ہزاراں قطبّ کریں اِک ساعت اندر، مجرم چوراں یاراں
سبھ جہانوں میں ہاں فاسق، شاعر کہے نماناں نال کرم دے کریئو مدد، ہر پڑ فتح ماناں[۱۳]
صدقے نام امام حسنؓ دا میراں کرنی مدد دوہیں جہانی فتح پاوے، ہر میدان محمّد

نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "لوٹیرا" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط کے تحت طبع سوئم میں لفظ "لُٹیرا" لکھا ہوا ہے بمعنی ڈاکو، لوٹنے والا

حاشیہ: لکھا ہے مخدوم جہانے (طبع اول) جبکہ
لکھیا ہے مخدوم جہانے (قلمی نسخہ صفحہ ۹۱ کے مطابق)

فرہنگ منقبت (۴۱)

۱)	مخدوم جہانے ﷺ	میر سید جلال الحق والدین ﷺ الملقب بہ مخدوم جہانیاں ﷺ ہیں جو بیٹے ہیں سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی ﷺ کے اور سید جلال الدین سرخ بخاری ﷺ خلیفہ تھے شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی ﷺ کے۔حضرت مخدوم جہانیاں ﷺ کو چاروں سلسلوں میں خلافت ملی اور آپ نے دوبار دنیا بھر کی سیر کی اور چھ بار تو حج اکبر کیا۔امام مکہ معظّمہ نے امام عبداللہ یافعی ﷺ نے آپ کو نصیر الدین چراغ دہلوی ﷺ کے پاس بھجوایا جن سے آپ نے ملاقات کی اور خرقہ حاصل کیا۔ (اخبار الاخیار ص:۳۰۷،خزینۃ الاصفیا صفحہ ۱۰۰)
۲)	مسافر نامہ	مخدوم جہانیاں جہاں گشت ﷺ کی تصنیف کا نام ''مسافر نامہ''
۳)	بردے مُل خریدن	نوکر مہنگے داموں خریدتے
۴)	تہاڑو (دھاڑو)	مار دھاڑ کرنے والا، لوٹ مار کرنے والا
۵)	کارن غارت	لوٹنے کے لیے
۶)	اِسے جاء وسَندا	اسی جگہ پر رہتا ہوں
۷)	راہ اوجاڑے اندر جیہڑا (جہیڑا)	جو بیابان جنگل کے راستے پر (اُجاڑے)
۸)	خوب نظیراں	خوب نظر کر کے دیکھتا تھا
۹)	اس وچ شک نہ کوئی	اس میں کوئی شک نہیں
۱۰)	بے تحاشے	بے شمار
۱۱)	جھبدے	بہت جلدی
۱۲)	گدُانواں	مانگنے والوں کو (گداواں)
۱۳)	ہر پڑ فتحہ ماناں	ہر میدان میں فتح حاصل ہو

حوالہ جات: گلدستہ کرامات صفحہ 98،تفریح الخاطر صفحہ ۷۸،مناقب غوثیہ صفحہ ۱۷۰

The Sultan of the Saints Page 275

منقبت (۴۲)

راوی ہور روایت دَسے، بندا آکھ سناوے
صدقہ ایس مناقب سچے، فیض حضوروں پاوے

اِک عاصی بدکار جگت دا، زندہ آہا جاں جاں[۱]
پاک محبت میراں جی دی، رکھدا سی وِچ دل جاں

جاں دُنیا تھیں وداع ہویا، وچہ قبر دے آیا
منکر اتے نکیر فرشتے، اوس نوں آن پُچھایا[۲]

کیہڑا[۳] ربّ نبی ﷺ مُدھ کیہڑا، دین دھراویں کیہڑا
ہر ہر نال سوال بتاوے، اہل قبر دا جیہڑا

عبدالقادر عبدالقادر، عبدالقادر سائیں
مینوں ہور نہ معلم کوئی، جاناں اوہناں تائیں

ہویا حکم نہ چھیڑو اُس نوں، توڑے[۴] ہے ایہ فاسق
پر محبوبؔ میرے دی رکھدا، خاص محبت صادق

ہر ہر واریں نام پکارے، نال محبت خاصی
کریو قبر کشادہ اس دی، پاوے غموں خلاصی

برکت حضرت میراں سندی، مشکل آساں ہوئی
نال یقینے جے کوئی سیوے،[۵] پھل پاوے گا سوئی

جس دا پُشتیبان[۶] اجیہا، سو دیوار نہ گِرسی
جس بیڑی دا نوح مہاناں،[۷] اوہ بیڑی کیوں رُہڑسی[۸]

کرو نگاہ محمدؔ اُتے، یا میراں سلطاناں
بیڑی ٹانگ لگاویں[۹] میری، اندر دوہاں جہاناں

فرہنگ منقبت (۴۲)

۱)	جاں جاں (جانجاں)	جب تک
۲)	پُچھایا (پہنچائیا)	پوچھا (طبع اول میں لفظ پہنچائیا ہے مگر طبع سوئم سے لیا گیا لفظ پُچھایا ہے)
۳)	کیہڑا	کون سا
۴)	توڑے	بے شک، اگرچہ، بھانویں
۵)	سیوے	یاد کرے، پکارے، استغاثہ کرے
۶)	پُشتیبان (پُشتی بان)	پُشتی بمعنی سہارا، معاون، ٹیک، رکھوالی (پنجابی اردو لغت صفحہ ۴۰۴)
۷)	جس بیڑی دا نوح مہاناں	جس کشتی کو پار لگانے کے لئے حضرت نوح علیہ السلام وسیلہ ہوں
۸)	کیوں رُہڑسی (رُڑھسی)	وہ کیوں کر ڈوبے گی؟ یعنی ڈوبے گی نہیں
۹)	ٹانگ لگاویں	کنارے پر لگائیں

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۰۰، مناقب غوثیہ ص: ۱۷۲، تفریح الخاطر ص: ۹۷

منقبت (۴۳)

جامے[۱] بہت لطیف نفیسوں، [۲] کہندے کرن پشاکی [۳] قیمت دَہ دینار[۴] اِک گز دی، ایڈ اس تائیں پاکی
ستر ہزاراں مہر [۵] سُرخ دی، پگ لئی [۶] اِک واری اِک دن پہن دوئے دن دِتی، [۷] محتاجے نوں ساری
میں محتاج جناب تیری دا، یا سردار کریماں فتحا بخش محمدؐ تائیں، اوپر کُل غنیماں
لعل[۸] زمرد[۹] نال جڑاہو، کفش[۱۰] شریف اونہاندی لعل سُنہری بیٹھ لگائے، میخاں[۱۱] روپا[۱۲] چاندی
چُماں چٹاں [۱۳] سرتے رَکھاں، جے لبھن [۱۴] اوہ نعلیناں تلیؤں[۱۵] خاک اوتاراں، پاواں سرمہ اندر عیناں

فرہنگ منقبت (۴۳)

۱)	جامے	کپڑے،لباس
۲)	نفیسوں	صاف ستھرا
۳)	پشاکی (پوشاکی)	پہننے کے کپڑے،لباس
۴)	دَہ دینار	دس دینار
۵)	ستر ہزاراں مہر	ستر ہزار دینار (اشرفی)
۶)	پگ لئی	عمامہ شریف لیا
۷)	دوئے دن دِتی	دوسرے دن دے دی
۸)	لعل	ایک سرخ رنگ قیمتی پتھر کا نام
۹)	زمرد	ایک سبز رنگ اور بیش قیمت جواہر کا نام (فرہنگ عامرہ صفحہ ۳۱۷)
۱۰)	کفش	پاپوش، جوتا،نعلین مبارک
۱۱)	لعل سُنہری (سونہری) بیٹھ لگائے میخاں	سنہری لعل نیچے لگائے تھے اور کیل سونے اور چاندی کے
۱۲)	روپا	سونا
۱۳)	چماں چٹاں	بوسہ زبان کے ساتھ رگڑ کر دینا
۱۴)	لبھن	مل جائیں تو
۱۵)	تلیؤں	پاؤں کے نیچے والا حصّہ
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۰۲-۱۰۱، مناقب غوثیہ ص: ۱۷۳، تفریح الخاطر صفحہ ۸۰		

منقبت (۴۴)

ہور قبت سناواں یارو، جیوں راوی فرمایا
وقتے اربعین[۱] وِچ بیٹھے، حضرت عالی پایا

دِل وِچ کرن دلیلاں لیکن، محرم دل دا جانی
اندر ایس دے کجھ نہ کھاساں، باہجوں قدرے پانی

جاں جاں چیز کوئی آسمانوں، کھاون کان نہ آوے
بِن پانی افطار نہ کرساں، ہرگز اللہ بھاوے

اربعینوں رہندے آہے، دو دہاڑے[۲] سارے
آءِاک شخص دَکھالی دِتی،[۳] بھرے رکاب دو بھارے[۴]

پاڑ چھتوں[۵] وِچ حجرہ آیا، میراں اَگے دھردا
اک روپا[۶] یا سنگل چاندی، دوجا اینویں زر دا

کہندے کی لیائیوں شخصا، محرم کر اس گلوں
آکھے کان تساڈے کھاناں، عالم اعلیٰ وَلوں

حضرت نے فرمایا جلدی، دور کریں اس تائیں
چاندی سونے دے وِچ بھانڈے،[۷] کھانا جائز ناہیں

حضرت جدّ میری فرمایا، ہے حرام ایہ کھاناں
ایہ گل سن کے ہو شرمندہ، ہویا پرت رواناں[۸]

وقت افطار آسمانوں آیا، طیف طعاموں بھریا
رکھ تلی تے[۹] آن فرشتے، میراں اَگے دھریا

عرض کیتی ہتھ بنھ فرشتے، یا محبوبؐ پیارے
ایہہ طعام ضیافت ربّ دی، آندی کان تمہارے

سبھ جماعت تے اصحاباں، حضرت نے ورتائی[۱۰]
سنے تماماں[۱۱] آپوں کھاوے، پڑھیا شکر خدائی

کہے مصنف دَر تیرے دا، کتّا منگن ہارا
پاؤ خیر پہنڈار بھرے تھیں،[۱۲] یا سیّد سردارا

خواجہ خضر ولی فرمایا، قسم اللہ دی کھاواں
شوقیت دے وِچ مقامے، میراں جہیا نہ پاواں

ہیٹھ آسمان نہ آیا کوئی، دوجا اس دا ثانی
کریو مدد محمدؐ اوتے، یا سید جیلانی

ہر میدانوں فتح پاوے، نال امداد تمہاری
عزت حرمت روزی ہووے، پَوے نہ بھا خواری[۱۳]

حاشیہ

اگرچہ قلمی نسخہ اور طبع اول میں لفظ "قبت" کتابت ہوا ہے مگر معنوی لحاظ سے یہاں "کبت" پڑھا جا سکتا ہے بمعنی قصہ، کہی ہوئی بات، شعر، نظم، بیت (پنجابی اردو لغت صفحہ ۱۱۳۴)

فرہنگ منقبت (۴۴)

۱)	وقتے اربعین	چالیس روز کا چلہ کاٹنا
۲)	دو دہاڑے (دیہاڑے)	دو دن
۳)	دکھالی دِتی	دکھائی دیا
۴)	بھرے رکاب دو بھارے	دو وزنی برتن بھرے ہوئے تھے
۵)	پاڑ چھتوں	چھت کو پھاڑ دیا
۶)	روپا	سونا
۷)	بھانڈے	برتن
۸)	ہو یا پرت رواناں (روانہ)	واپس چلا گیا
۹)	تلی تے	ہتھیلی پر
۱۰)	ورتائی	تقسیم فرمائی
۱۱)	سنے تماماں	تمام سمیت، مع تمام اصحاب
۱۲)	پاؤ خیر پہنڈار (بھنڈار) بھرے تھیں	لنگر سے، بھرے ہوئے برتن سے خیرات عطا فرمائیں
۱۳)	پَوے نہ بھا (بھاء) خواری	ذلت وخواری مسلط نہ ہو
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۰۳، مناقب غوثیہ ص: ۱۷۴، تفریح الخاطر صفحہ ۸۰		

منقبت (۴۵)

راوی دے دریاؤں میں بھی، موتی ہور لیاندا
مغرب دا اِک شیخ وڈیرا، بومدین[1] فرماندا

ملیؤس نال حضرت دے اُس تھیں،ایہ احوال پچھایا
سبھ مشائخ روئے زمیں تے، کسدا عالی پایا

غوث الاعظم والی والا، دسو حال کویہا[2]
اوہ امام صدیقاں سَندا، حضرت خواجہ کہیا

معرفت دے قالب اندر، اوہ ہے روح بھلیرا
کل ولیاں وِچ اونہاں دا، شان مکان اوچیرا

میں بھوانون والا[3] درجے، ہور ولیاں سندے
نال اشارت پاک انہاں دی، اوہ صاحب سبھ بندے

کہے محمدؔ دَر تیرے دا، سائل نت دہاڑے
برکت نال تساڈے پاواں، فتحا ہر اکھاڑے[4]

دُنیاں اوتے تندرستی،[5] آخر شوق شہادت
دَر تیرے تھیں لبھے ہر دم، حُرمت عِزّ زیادت

فرہنگ منقبت (۴۵)

۱)	شیخ وڈیرا ابومدین رحمۃ اللہ علیہ	عظیم شیخ ابومدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا نام شعیب بن حسین رحمۃ اللہ علیہ یا شعیب بن حسن رحمۃ اللہ علیہ ہےاور شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد ہیں اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے بھی فیض یافتہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ۵۹۰ھ ہے۔(سفینۃ الاولیاء صفحہ 98،خزینۃ الاصفیاء صفحہ 179)
۲)	کویہا	کیسا
۳)	میں پہوانون (بھوانون) والا	درجے عطا کرتا ہوں،سلب شدہ حال کو دوبارہ سے بحال فرما دیتا ہوں یعنی "بازگردانندے دَر درجہ ہائے اولیاء منھم بِالاشارہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ" (فارسی حاشیہ از قلمی نسخہ صفحہ ۹۵)
۴)	فتحا (فتح) ہر اکھاڑے	ہر میدان میں فتح،کامیابی
۵)	تندرستی	صحت و عافیت

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۰۴ مناقب غوثیہ ص:۱۷۵،تفریح الخاطر صفحہ ۸۲

Necklace of Gems Page325,The Sultan of the Saints Page 99

منقبت (۴۶)

کہندے اِک دمشقی آہا، یا مصری سوداگر
طرف جناب معلیٰ رَکھدا، صدق محبت وافر[۱]

اہلِ شعور ہویا جد اوّل، نال ارادت خاصی
کیتس عہد[۲] مرید میراں دا، ہوساں پان خلاصی

کرے تیاری نِت دیہاڑے، میں وَل حضرت جاناں
پر وِچ دَھندے[۳] دنیاں سندے، پھاتھا رہیا[۴] نماناں

چالی سال اس خواہش اندر، گزرے ہوئی نہ حاصل
پچھوں اوس تھیں ہویا روانہ، نال ارادت کامل

باہجھ حضوروں سنیاں اُس نے، حضرت لَد سدہائے[۵]
سوداگر مذکور اس غم تھیں، خون جگر دا کھائے

حاصل ہوئی نہ خواہش میری، چاہے میں مر جاواں
روضے پاک مُنّور اُتے، رووے گھت کہاواں

گانے ناں اُمیدی والے،[۶] ظاہر آکھ سنائے
مرقد پاک مبارک وِچوں، حضرت باہر آئے

نال جمال مشرف ہویا، میراں جی ہتھ پھڑیا
ترے سے[۷] ہور سمیت اوس تائیں، وِچ حضوری کھڑیا

میراں دے دروازے آنویں، جیکر نال ارادت[۸]
کرسن شاہ گدائیوں جلدی، پاسیں[۹] گنج سعادت[۱۰]

نہیں ارادت سچی میری، میں ہاں جھوٹا مجرم
کرنا کرم محمدؐ اوتے، تیرا نام مکرم[۱۱]

حاشیہ

چوٹھا مجرم (طبع اول)

جھوٹا مجرم (طبع سوئم میں کتابت شدہ لفظ استعمال کیا ہے)

دروازہ (طبع اول)

دروازے (طبع سوئم میں کتابت شدہ لفظ استعمال کیا ہے)

فرہنگ منقبت (۴۶)

۱)	وافر	بہت زیادہ
۲)	کیتس (کیتوس) عہد	عہد کیا
۳)	دَھندے (طبع سوئم) تہیندے (طبع اول)	کام کاج
۴)	پھاتھا رہیا	پھنسا رہا
۵)	لَد (لدہ) سدہائے	پہلے گئے، دنیا سے وصال فرما چکے ہیں
۶)	گانے ناں اُمیدی (ناامیدی) والے	یعنی لاچاری کی حالت میں ہجر وفراق کے گیت
۷)	ترے سے	تین سو
۸)	ارادت	عقیدت کے ساتھ، بحیثیت مرید بن کر
۹)	پاسیں	حاصل کریں گا
۱۰)	گنج سعادت	خوش بختی کے خزانے
۱۱	مکرم	عزت والا
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۸۲، مناقب غوثیہ ص: ۱۷۶، گلدستہ کرامات ص: ۱۰۴		

منقبت (۴۷)

غوث الاعظم جی اِک واریں، آئے وِچ مدینے
چالی دن ہتھ بنھ کھلوتے، ثابت نال یقینے

مرقد پاک[۱] مبارک اَگے، نال ادب دے بہندے
حضرت نانے ﷺ صاحب جی نوں، عربی بولی کہندے

ایڈ گناہ میرے تھیں ہوئے، جیوں موجاں دریاواں
بلک ایہ[۲] تھوڑے اوس تھیں وڈے، وانگ پہاڑاں تھاواں

پرنزدیک کریم اوس ویلے، جاں بخشش وَل دوڑے
پر مچھر دے جتنے دسن، ہتھوں اس تھیں تھوڑے

شعر مبارک مرقد اَگے، اوّل کہیا ایہا
نیڑے آء پھر حضرت میراں، دو جی واری کہیا

یا سیّد میں جاں جاں آہا، ساکن وِچ وطن دے
روح پہچاواں نائب[۳] کر کے، ایتھے[۴] بدلہ تن دے

اوہو آوے بوسے دیوے، صدقے ہوئے جانوں
خاک مبارک مرقد اوتے، جو بہتر آسمانوں

جُسے جان سنے[۵] اس واریں، دَر[۶] تیرے تے آیا
یا سردار ﷺ نبیاں تیں تھیں،[۷] چاہاں مطلب پایا

دست مبارک دیہو مینوں، چُماں نال خوشی دے
لواں[۸] نصیبا لطف تیرے تھیں، پاواں فیض سخی دے

حضرت سیّد عالم ﷺ دِتے، چُمے دَست معظم
نعمت دولت اونہاں ہتھاں تھیں، پائی غوث الاعظم

اہل کمالیت دا ہویا، مرجع خاص ہدایت
ایہہ بندہ محتاج اُنہاندا، منگے لطف عنایت

کیونکر عاشق کہے محمدؔ، عاجز بندہ قاصر
لیک[۹] تُساں وَل صدق محبت، رَکھدا تھوڑی وافر

صدقے نام محمد ﷺ سندے، کرم کماہو میراں
فیض تساڈے اُتے آساں،[۱۰] دوہیں جہانیں دِھیراں[۱۱]

فرہنگ منقبت (۴۷)

۱)	مرقد پاک	قبر مبارک (روضہ مبارک)
۲)	بلک ایہ (ایہہ)	بلکہ یہ
۳)	روح پہچانواں (پہنچاواں) نائب	جسم کے قائم مقام روح کو بھیجتا تھا
۴)	اِیتھے (اِتھے)	یہاں پر
۵)	جسے جان سنے	جسم جان سمیت، جسم و جان کے ساتھ، بنفس نفیس
۶)	اس واریں	اس دفعہ
۷)	تیں تھیں	آپ ﷺ سے
۸)	لواں	نصیب لوں
۹)	لیک	مگر، لیکن
۱۰)	آساں (آسا)	اُمیدیں
۱۱)	دوہیں جہانیں دِھیراں	دونوں جہانوں میں مدد و آسرا دھیراں لفظ طبع سوئم کا لکھا گیا ہے جبکہ طبع اول میں لفظ تہیراں مستعمل ہے

حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۸۳، مناقب غوثیہ ص: ۱۷۷

The Sultan of the Saints Page 270

منقبت (۴۸)

خبر حقیقت اوس وقت دی، شیخ سہیل[۱] دسالن[۲]
اک دن لوک[۳] شہر دے لگے، حضرت تائیں بہالن[۴]

میراں صاحب نہ ہتھ آئے، کیتی لوڑ بتیری[۵]
ڈھونڈن لگے دَجلے اُتوں، لدھے دو جی ویری[۶]

فوجاں فوجاں مُچھ دریاؤں، آنون بحر تمامی
ہتھ مبارک قدم مبارک، چُمن ہون سلامی

ڈِٹھے میں ایہہ سبھ تماشے، جاں پھر پیشی ہوئی[۷]
اَچن چیت[۸] حضرت میراں، ثانی جس نہ کوئی

بیٹھے سبز مصلّے اوتے، سونا چاندی جڑیا[۹]
اوتے ہور دو سطر قرآنوں، اوّل ایہہ سی اڑیا

خبر سُنو اک ولی اللہ دی، ناہیں خوف انہاں پر
ناں ہووے اوہ کرن اندوہاں،[۱۰] خطرہ دو جہاں پر

دو جی سطر سلام تیرے تے، یا اولاد نبیﷺ دی
جو تحقیق حمید[۱۱] بنائے، بخشے انہاں مجیدی

اوہ مصلّی دَجلہ اوتے ڈاہیا،[۱۲] کر کے لماں[۱۳]
بیٹھ[۱۴] آسمانوں زمیوں اُتے، وانگن[۱۵] تخت سلیماں

وِچ ہوا اُڈاری مارن، مردم غیبوں آنون[۱۶]
شیر صفت باہیبت[۱۷] بھاری، آ کر سیس نمانون[۱۸]

اِک جَناں سردار انہاندا، نیڑے آن کھلویا
یاراں سنے تواضع کر کے، پاس مصلّے رویا

ہتھیں بدھیں سبھ[۱۹] کھلوتے، میراں دی وِچ حضرت
كَاَنَّهُمْ اُلْجِمُوْا بِلِجَامِ الْقُدْرَةِ[۲۰]

کان نمازے اُٹھ کھلوتے شاہ امامت کیتی
مردم غیبی مہتر انہاں، پچھے سبھناں نیتی

شہری لوک کھلوتے بُہتے سبھ نماز گذارن
جس ویلے تکبیر مبارک، حضرت شاہ پکارن

حامل عرش[۲۱] پڑھن تکبیراں جاں تسبیح فرماون
کل ملائک جو آسمانی، اُونویں آکھ سناون

جاں تحمید پڑھن تاں منہ تھیں نور سبز بھر آئے
بعد نمازوں کان دُعائے، دَست مبارک چائے

یا ربّا تحقیق میں منگاں صدقہ جدّ میری دا
جو محمدﷺ دوست تیرا، بہتر خلق تیری دا

فرہنگ منقبت (۴۸)

۱)	شیخ سہیل رحمۃ اللہ علیہ	ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ ہیں
۲)	دَسالن	بتاتے ہیں
۳)	لوک	لوگ
۴)	بہالن (بھالن)	ڈھونڈنے لگے، تلاش کرنے لگے
۵)	بتیری	بہت زیادہ
۶)	لدہے دوجی ویری	دوسری دفعہ ملے (لدھے دوجی واری)
۷)	پیشی ہوئی	ظہر کی نماز کا وقت ہوا
۸)	اَچن چیت	اچانک
۹)	جڑیا	مزین تھا
۱۰)	اندوہاں	غم ۱۶) مردم غیبوں آنون (آون) : غیب سے آدمی آئے
۱۱)	حمید	اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔ وہ حمید کیا گیا۔ ۱۷) باہیبت : بھاری شکل بارعب
۱۲)	ڈاہیا	بچھایا ۱۸) سیس نمانون (نماون) : سر جھکا دیا
۱۳)	کر کے لماں	لمبا کر کے بمعنی کھول کر۔ ۱۹) سبھ : تمام، سب
۱۴)	ہیٹھ	نیچے ۲۰) كَاَنَّهُمْ اُلْجِمُوْا بِلِجَامِ الْقُدْرَةِ: لفظی ترجمہ: گویا کہ انہیں قدرت کی لگام سے لگام ڈالی گئی۔ گویا کہ ان کے منہ میں زبان ہی نہیں (مُرادی معنی)
۱۵)	وانگن	کی طرح ۲۱) حامل عرش: حاملین عرش یعنی ملائکہ میں اشرف و افضل فرشتے

حاشیہ منقبت ۴۸

۱۔طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "نکوئی" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "نہ کوئی" لکھا جاتا ہے بمعنی کوئی بھی نہیں

۲۔فوجاں فوجاں مَچھ دریاؤں، آنون بحر تمامی (اس شعر میں لفظ آنون طبع اول کے مطابق زیادہ مناسب لگتا ہے جبکہ طبع سوئم میں یہاں لفظ اُتوں استعمال کیا گیا ہے)۔

۳۔ہتھیں بدھیں سبھ کھلوتے، میراں دی وِچ خدمت (طبع سوئم میں لفظ خدمت جبکہ طبع اول میں یہاں لفظ "حضرت" استعمال کیا گیا ہے اور قلمی نسخہ صفحہ ۹۷ پر بھی لفظ "حضرت" لکھا ہوا ہے۔

۴۔ڈھونڈن لگے دجلے اُتوں، لدھے دوجی ویری: عبارت قلمی نسخہ صفحہ ۹۷ سے لی گئی ہے۔جبکہ طبع اول میں عبارت اس طرح ہے

"ڈھونڈن دجلہ اُتوں آئے، لدھے دوجی ویری"

۵۔ "ناں ہووے اوہ کرن اندوہاں" قلمی نسخہ صفحہ ۹۷

"ناں ہوئے اوہ کرن اندوہاں" طبع اول صفحہ ۴۲

سچ مچ قبض نہ کر روح میری، جو مرید مریدت[1] بخش گناہ میرے چا، توبہ آکھاں باعقیدت
عالم اعلیٰ تھیں آوازہ، ملک پہنچاون حالی ہوئی بشارت میں قبولی، تیری سبھ منگالی
ایسا قربّ تسانوں میراں، تیرا کہیا نہ بھوندا[2] محمّد والی بخش منگالی، نِت سوالی ہوندا

فرہنگ منقبت (۴۸)

۱)	مریدت	(عورت مرید) مریدنی
۲)	نہ بھوندا	واپس نہیں ہوتا

حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۸۵، گلدستہ کرامات ص: ۱۰۸، مناقب غوثیہ ص: ۱۷۹
Necklace of Gems Page 68

حاشیہ منقبت ۴۸: لفظ پہنچاون اور عقیدت طبع سوئم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے جبکہ یہاں طبع اول میں الفاظ بالترتیب "پہچانون" اور "کہیدت" لکھے ہوئے ہیں۔

مختصر تعارف شیخ ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ

تبع تابعین میں سے ایک، دلوں کے مالک اور عیبوں کے مٹانے والے ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ اپنے وقت کے پیر تھے اور سب لوگ آپ کے عقیدت مند اور مداح تھے آپ نے بہت ریاضتیں کیں اور آپ کے معاملات بہت اچھے ہیں۔ (کشف المحجوب ص: ۱۴۰)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ماہ محرم میں ۲۸۳ ھ میں ہوئی۔ عمر شریف ۸۰ سال ہے نقل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اٹھایا جا رہا تھا کافی اجتماع تھا ستر سال کا پرانا کافر اور منکر خبر سنتے ہی اپنے گھر سے نکل کھڑا ہوا جنازہ میں شریک تھا اور کہتا تھا کہ جنازہ میں جو مجھے نظر آتا ہے وہ تم نہیں دیکھ سکتے کسی نے پوچھا کیا دیکھتے ہو کہا آسمان سے فرشتے اتر رہے ہیں اور جنازہ پر لپٹ رہے ہیں یہ کرامت دیکھ کر وہ کافر مسلمان ہو گیا۔ (سفینۃ الاولیاء صفحہ ۱۷۵)

آپ رحمۃ اللہ علیہ صوفیہ کے اماموں اور علماء میں سے ایک تھے اور علماء میں شمار ہوتے تھے جو علوم ریاضی، اخلاص اور افعال کی برائیوں پر بات کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم کا شکر عمل کرنا ہوتا ہے اور عمل کا شکر علم کو زیادہ کرنا ہوا کرتا ہے۔ (طبقات الصوفیہ صفحہ ۱۴۶)

منقبت (۴۹)

شیخ خواجہ موسیٰ[۱] صاحب کہن، کتابوں پڑھ کر
شیخ جنید ابو القاسم،[۲] روز جمعہ چڑھ منبر

خطبہ پڑھدے ہوئی تجلی، اوپر اونہاں ظاہر
بے خود ہویا پاک زبانوں، آکھ سنائیوس ظاہر

اوّل قدم مبارک اوس دے، اوپر گردن میری
ایہہ کلمہ کہہ سیس نمائیں، دیکھے خلق چوفیری[۳]

پچھوں اوس تھیں یار اونہاندے، بہت تعجب کر دے
حضرت خواجہ سکتہ[۴] ہویا، بیٹھے خطبہ پڑھدے

قدم اونہاندے گردن میری، ایہہ گل آکھ سناواں
خطبہ تَم خواجے کیتا، شبہ ہویا سبھناواں

جاں پھر آن اقامت کیتی، آئی ہوش ٹکانے
یاراں عرض کیتی یا خواجہ، ایہہ کی حال وِہانے[۵]

خطبہ پڑھدے مِنبر اُتے، کس وَل سیس نوائیا
قدم انہاندے گردن میری، کس نوں آکھ سنایا

شیخ کہیا اس ویلے مینوں، کشف ہویا سی غیبوں
ڈِٹھا میں اِک پیدا ہوسی، مرد سچا ہر عیبوں

غوث الاعظم آل نبیﷺ دی، خامس قرن جگت پر
قطبّ العالم پیدا ہوسی، محی الدین اُمت پر

سیّد عبدالقادر ناواں، جمسی[۶] گیلان اندر
فیر بغدادے نال ارادے، کرسی آن مَنّور

اوسنوں امر حضوروں ہوسی، قدم مبارک دَھر توں
کل ولیاں دی گردن اُتے، بِن اصحاب[۷] نہ ڈر توں

اوّل آخر توڑیں جیہڑے، بِن اصحاب اماماں
جو اولاد نبیﷺ صاحب دی، تنہاں درود سلاماں

پس میرے دِل خطرہ آیا، تدن[۸] نہ ہوساں زندہ
کیونکر وضع رقاب[۹] کریساں، میراں اَگے بندا

اچن چیت جنابوں مینوں، کر خطاب سنایا
کریں گرانی اس کم اندر، نال عتاب بتایا

اوہ محبوب میرا ہے خاصہ، سرور غوثاں ولیاں
قطباں اندر شان اونہاں دا، جیوں احمدﷺ وچہ نبیاں

قدمے والا ذکر زبانوں، جد کرسی چڑھ منبر
کڈھ قبراں تھیں سَن اجساداں،[۱۰] ولی کراں سبھ حاضر

حاشیہ:

یاراں عرض کیتی یا خواجہ: طبع سوئم میں لکھی گئی عبارت جو اوپر درج کی گئی ہے

یاراں عرض کی یا خواجہ: طبع اول

فرہنگ منقبت (۴۹)

۱)	شیخ خواجہ موسیٰ ؒ	شیخ موسیٰ تہتوی ؒ کتاب ''عالمة القنطیه '' میں مکاشفات جنید بغدادی سے نقل فرماتے ہیں۔
۲)	شیخ جنید ابو القاسم ؒ	تبع تابعین میں سے ایک، طریقت میں شیخ المشائخ اور شریعت میں اماموں کے امام حضرت ابو القاسم جنید بن محمد بن جنید بغدادی ؒ ہیں۔ آپ ؒ شیخ سری سقطی ؒ کے مرید اور بھانجے بھی تھے۔ (کشف المحجوب صفحہ ۱۳۰) ایک دن کسی نے شیخ سری سقطی ؒ سے پوچھا کہ کیا کسی مرید کا درجہ اپنے پیر و مرشد سے بڑھ سکتا ہے فرمایا یہ ظاہر دلیل ہے کہ حضرت جنید بغدادی ؒ کا درجہ مجھ سے بہت بلند ہے۔ آپ ؒ کی کنیت ابو القاسم لقب سید الطائفہ (صوفیوں کے امام اور پیشوا) اور مولد بغداد شریف ہے شیخ ابو بکر شبلی ؒ آپ ؒ کے مرید ہیں آپ ؒ کا وصال شنبہ (ہفتہ) کے دن ۲۷ رجب ۲۹۷ ھ کو ہوا اور مزار مبارک بغداد شریف میں ہے (شیخ سری سقطی ؒ اور شیخ جنید بغدادی ؒ کی تربت مبارک ایک ہی چھت کے نیچے ہیں۔ (سفینۃ الاولیاء صفحہ ۶۱)
۳)	سیس نمائیس (نوائیوس) دیکھے خلق چو فیری	سر کو جھکا دیا اور چار طرف سے مخلوق دیکھنے والی تھی نمائیس: طبع اول اور نوائیوس: طبع سوئم
۴)	سکتہ	خاموشی
۵)	کی حال وہانے	کیسا حال وارد ہوا
۶)	حَمسی	پیدا ہوگا
۷)	بِن اصحاب	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بغیر
۸)	تدن	اُس وقت
۹)	رقاب	گردن ۱۰) اجساداں: جسد کی جمع یعنی جسم، وجود

سبھو گردن نیویں کرسن، قدم مبارک چاسن　　صدقہ اس تواضع سندے، رتبے عالی پاسن
تاں پھر میں بھی رکھے یارو، قدم مبارک کاہندے　　سیس میرے تے دائم ہوون، حضرت شاہ شہاندے
رُتبہ قدر اوہناں میں ڈِٹھا، سبھ ولیاں تھیں اَگے　　للہ الحمد ایہہ نعمت اس دی، دریا ٹھاٹھیں وَگے(۱)
شالا اس دریاؤں پاوے، قطرہ کام(۲) اساڈا　　یا میراں کرے سلام محمدؐ، نِت غلام تساڈا

فرہنگ منقبت (۴۹)

۱)	دریا ٹھاٹھیں وَگے	دریا کا بڑی موجوں کے ساتھ بہنا
۲)	کام	تالو، حلق، دہان، منہ مراد، مقصد، مطلب آرزو (فیروز اللغات اردو صفحہ ۱۰۳۸)
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۰۹، مناقب غوثیہ ص: ۱۸۲، تفریح الخاطر ص: ۸۷ The Sultan of the Saints Page 12		

حاشیہ:

۱۔ طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "نمائیس" لکھا ہوا ہے جبکہ طبع سوئم میں لفظ "نوائیوس" لکھا ہوا ہے بمعنی عاجزی سے سر کو جھکانا۔

۲۔ للہ حمد ایہہ نعمت اس دی: طبع اول (معنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں)
بعد احمد ایہہ نعمت اس دی: طبع سوئم میں اس طرح ہے
للہ الحمد ایہہ نعمت اس دی: قلمی نسخہ میں اس طرح لکھا ہوا جو اوپر متن میں اختیار کیا گیا ہے اور سائیڈ حاشیہ پر لکھا ہے "للہ حمد جلّ شانہ" (قلمی نسخہ صفحہ ۹۹)

۳۔ رتبہ قدر اوہدا میں ڈِٹھا: طبع اوّل کی عبارت
رتبہ قدر اوہناں (اُنہاں) میں ڈِٹھا: قلمی نسخہ کی عبارت (قلمی نسخہ صفحہ ۹۹)

منقبت (۵۰)

اِک دن مجلس بیٹھے آہے، سیّد غوث الاعظم جہنوں ربّ وڈیائی[۱] دِتی، اندر ہر دو عالم
دائم فیض اونہاں دا ہووے[۲]،اوپر اساں غریباں پاک جمال مُنّور دِسّے،[۳] مینوں نال نصیباں

فرہنگ منقبت (۵۰)

۱)	جینوں رب وڈیائی دِتی	جس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی
۲)	دائم فیض اونہاں دا ہووے	ہمیشہ ان کا فیض ہمیں نصیب ہو ہووے: طبع سوئم ہوئے: طبع اول
۳)	دِسّے	دکھائی دے

منقبت (۵۱)

شیخ حماد[۱] آہے اِک وچوں، میراں جی دیاں پیراں — وقت جوانی رہندے آہے، پاس اونہاندے میراں
مجلس اوس شیخے دے اک دن، بیٹھے نال ادب دے — جاں پھر اُٹھ ٹُرے[۲] تد کہیا، اوس شیخے سنگ سبھ دے
ایسا قدم خداوند دِتّا، اس عجمی دے تائیں — اِک دن کل ولی اس قدمیں، چاسن چائیں چائیں[۳]
کہسی ایہو قدم اساڈے، کل ولیاں دے سر تے — سبھ قبول کریسن خوش ہو، کس طاقت جے پَرتے[۴]
حضرت شیخ حماد مربی، جیوں اس دن فرمایا — اللہ بھاوے تیؤں ہویا، ذرہ فرق نہ آیا
کل ولیاں دی گردن اُتے، میراں قدم ٹکائے — اَج میرے سر رکھو حضرت، کیوں اِتنے دن لائے

فرہنگ منقبت (۵۱)

۱)	شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ	شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ (دباس کہتے ہیں شیرہ، گُڑ، شکر فروش) حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اُستاد تھے۔ شیخ نجیب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اگر ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ (استاد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ) شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے تو ان کو اپنے رسالہ میں بہت سے مشائخ پر مقدم لکھتے۔ شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۲۵ ھ میں وفات پائی۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۴۹۴، نفحات الانس صفحہ ۷۰۶)
۲)	اُٹھ ٹُرے	اُٹھ کر چل پڑے
۳)	چاسن چائیں چائیں	شوق کے ساتھ اُٹھائیں گے
۴)	پَرتے	منہ موڑے یعنی انکار کرنا
حوالہ جات: نفحات الانس ص:۷۰۶، The Sultan of the Saints Page 88		

منقبت (۵۲)

شیخ عبداللہ شامی[۱] آکھے، وِچ بغداد منّور
میں تے اِبن سَقا ساں پڑھدے، دینی علم پیغمبر ﷺ

حضرت غوث الاعظم آہے، اوتھے ہی تد پڑھدے
اوتھے غوث ہویا اِک ظاہر، نامی لہندے چڑھدے

جُسا سی نورانی اوسدا، دیکھدیاں چھپ جاندا
پَل وِچ ظاہر ہو کھلوندا، اُٹھیا غُل[۲] انہاندا

میں تے ابن سقا تے میراں، چلے پاس انہاندے
راہے اندر ایہہ صلاحاں تریہے، [۳]کردے جاندے

ابن سقا کہیا کوئی مسئلہ، ایسا پُچھاں چل کے
مول جواب نہ آوس اوس دا، لوڑے توڑے بھلکے [۴]

میں کہیا کوئی مسئلہ پچھاں، جیہڑا اس نوں آوے
سُنئیں کے جواب بھلیرا، اوس دا آکھ سناوے

میراں کہیا نال یقینے، کراں زیارت بھائی
مرد بھلے دا ہوواں سلامی، مسئلہ کہاں نہ کائی

جائے ملے تاں اوّل غوثے، کہیا ابن سقا نوں
توں اک مسئلہ پچھیا چاہیں، آوے نہ جو سانوں

ایہہ جواب اُس مسئلے سَندا، توں اسلام گُماسیں
مینوں کہیوس پچھیں توں بھی، ایہہ جواب توں پاسیں

غرق ہوسیں توں گاٹے توڑی، [۵]دنیا دے وِچ گارے[۶]
پھیر میراں نوں لاگل کہیوس، خاصے نال پیارے

اس نے ادب بجا لیاندا، ایہ سرور وِچ ولیاں
سبھو گردن نیویں کرسن، ہیٹھ اسے دیاں تلیاں

اوہ فرمان برابر ہویا، روز جمعہ چڑھ منبر
میراں خطبہ پڑھدیاں کہیا، میرے قدم سبھی پر

شیخ علی[۷] تے ہور مشائخ، حاضر سان بتیرے[۸]
شیخ علی پھڑ قدم مبارک، کہیا دَھر سر میرے

ہتھے جاکر قدمیں لگا، وڑیا ہیٹھ اندر کہے
اوّل قدم مبارک اس نے، گردن تے چا رکھے

پچھوں اس تھیں ہور تماماں، جو جو ولی پیارے
گردن اُتے رکھ کھلوتے، باہجھ اصحاباں سارے

یا میراں میں آس نہ توڑاں، روز قیامت تائیں
اِس محمدؐ دے سر اُتے، اِک دِن قدم ٹکائیں[۹]

حاشیہ:

ہتھے جاکر قدمیں لگا، وڑیا ہیٹھ اندر کہے: ہاتھوں کے ساتھ جاکر قدموں کو پکڑا اور قدموں پر عاجزی سے جھک گئے

توں اسلام گُماسیں: قلمی نسخہ میں گماسیں کے حاشیہ میں معنی گواسیں لکھا ہوا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ تو اسلام کی دولت کو گم کر دے گا

فرہنگ منقبت (۵۲)

۱)	شیخ عبداللہ شامی	المعروف ابن ابی عصرون ابوسعید عبداللہ محمد بن ھبتہ اللہ شافعی شام کے علماء میں سے ایک عالم عبداللہ (نفحات الانس صفحہ 706، بہجۃ الاسرار صفحہ 22)
۲)	اُٹھیا غل	شور مچ گیا
۳)	تریہے	تینوں
۴)	توڑے بھلکے	ہرگز جواب نہیں دے سکے گا اگرچہ آنے والے کل تک
۵)	گاٹے توڑی	گردن تک، کانوں تک
۶)	دنیا دے وچہ گارے	دنیا کی دَلدَل (چکر) میں
۷)	شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ	شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ آپ عراق کے اکابر مشائخ اور نامور عارفین میں سے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جب بغداد شریف میں داخل ہوتے تو فرماتے تھے کہ ظاہر و باطن میں اولیا اللہ میں سے جو بھی بغداد میں داخل ہو وہ ہماری ضیافت میں ہے اور ہم شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی ضیافت میں ہیں۔ (لواقع الانوار ص: ۳۰۱)
7	حاضر سان بتیرے	بے شمار حاضر تھے
۹)	قدم ٹکائیں	قدم رکھنا

حوالہ جات: جامع کرامات اولیاء جلد ۲، ص: ۷۸۶، نفحات الانس ص: ۷۰۸،، نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ صفحہ 101، غبطۃ الناظر فی ترجمہ شیخ عبدالقادر صفحہ 69، بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ص ۱۹، تحفۃ القادریہ ص 71، خلاصۃ المفاخر صفحہ 130

The Sultan of the Saints 63

نوٹ: (غوث وقت کا نام شیخ یوسف ہمدانی تھا متوفی ۵۳۵ ھ کما فی نفحات الانس صفحہ 572)

منقبت (۵۳)

ابو یزید خواجے[۱] سَندا، روح اِک دن سی آیا
سوہناں روپ جوان سندر بَن، میراں نوں دکھلایا

نال ادب دے اُٹھ کھلوتے، حضرت میراں والے
عِزّ تواضع بہتی کیتی، روح خواجے والے

ابو یزید سوالی ہویا، یا سیّد سردارا
وحدت فردانیت اندر، تیرا درجہ بھارا

اس بندے نوں جدّ تیرے تھیں، بھی ایہہ رتبہ لدّھا
ایہہ گل سن کے حضرت میراں، صاحب جی لک بدھا

حضرت خواجے نوں فرماندے، اُٹھو دوویں شتابی
فردانیت دے وِچ، عرصے ہوئے پیر رکابی

گھوڑے قربّ الٰہی والے، سٹے دوہاں سراڑے[۲]
جتھے پل وِچ میراں پہتے، خواجہ لاء دیہاڑے[۳]

وادی فردانیت میراں، پل وِچ گئے تمامی
محبوبی دے وِچ ٹکانے، ہوئے جا آرامی

محبوبی دی پہلی منزل، خواجہ صاحب تھکے
گھوڑا ماندہ[۴] ہو کھلوتا، اَگے چل نہ سکے

حضرت خواجہ پچھن لگے، تاں پھر کر کے زاری
میرا پچھے رہناں حضرت، تیری جلد سواری

کت سببوں[۵] دَسو مینوں، یا سیّد سلطاناں
دِتا ایہہ جواب یگانہ، سرور دوہاں جہاناں

تریہن وجہاں تھیں[۶] میں پر کیتا، کرم زیادہ والی
اوّل آل نبی ﷺ دی دوجا، ٹُر یا اُس دے چالی[۷]

تریجا سنت نانے والی، کوئی نہ چھڈی مولے
توں تنہا میں تنہاں پالاں، قربّ وہدی اِت رولے

بہتے سخن سچے اک دوجے، سائیاں کھول دسالے
بعضے شعر میراں دے آہے اس مضمونیں والے

حاشیہ منقبت ۵۳:

۱۔ لفظ عِزّ سے مراد عزت ہے اور لفظ لدّھا سے مراد ملا، یعنی حاصل ہوا۔ سائیاں (سائنیاں) بمعنی مالک

۲۔ قربّ وہدی اِت رولے: یعنی اس وجہ سے قرب بڑھ گیا ہے۔

هَلَّا طُيُوْرُ الْعَاشِقِيْنَ بَلَابِلُ
هَلْ فِيْ الْبِلَادِ مَنْ يُسَابِقُ طَائِرُ

عاشقوں کے پرندے بلبلیں کیوں نہیں ہوتیں کیا شہروں میں کوئی ایسا ہے جس سے پرندہ مقابلہ کرے۔

هَيْهَاتَ خُضْنَا فِيْ بِحَارِ الْهَوٰى
وبِحَارُنَا مَا خَاضَ فِيْهَا مَاهِرُ

افسوس ہم نے خواہش کے سمندروں میں غوطہ لگایا اور ہمارے سمندروں میں کسی ماہر نے غوطہ نہ لگایا۔

اَلْعَارِفُوْنَ لِكُلِّ وَادٍ حَتَّمُوا
اَنَا رِكَابِيْ فِي الْمَقَامِ الْعَاشِرُ

عارف ہر وادی میں خوش ہوتے ہیں۔ میری رکاب دشوار گزار مقام پر ہے۔

اِنِّيْ شَرِبْتُ مِنْ سُلَالَةِ سَاوَةٍ
مَنْ ذَاقَ شُرْبًا لَيْسَ يَبْرَحُ سَاوَةً

میں نے ساوہ کے خالص پانی سے پیا جو مشروب چکھتا ہے وہ ساوہ سے نہیں ہٹتا

اِنِّيْ شَرِبْتُ مَنْ ذَاقَهَا مَنْ ذَاقَهَا
مَنْ ذَاقَهَا مَا زَالَ سَائِرُ

میں نے پیا جس نے اسے چکھا جس نے اسے چکھا، اسی نے ہی اسے چکھا، جس نے اسے چکھا وہ مسلسل چلتا ہے۔

اَسْقَانِيْ اَحْمَدُ مِنْ سُلَالَةِ سَالِمٍ
اَسْكَرَ هٰذَا الْكَاسَ عَبْدُ الْقَادِرُ

مجھے سالم کا خالص پانی حضرت احمد ﷺ نے پلایا اور اس کا نشہ حضرت عبدالقادر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چڑھایا۔

نوٹ: مذکورہ بالا اشعار کے متن کی تصحیح اور ترجمہ کے لئے گلدستہ کرامات ہیڈ آفس ادارہ نشرواشاعت پیغام جیلاں رائے ونڈ اشاعت 2011ء اور مناقب غوثیہ عکسی قلمی سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔عربی متن مع اعراب اور ترجمہ کی نظر ثانی وتصحیح مفتی حامد حسین قادری شاذلی صاحب نے فرمائی۔

فرہنگ منقبت (۵۳)

۱)	ابو یزید خواجے	حضرت سلطان العارفین ابو یزید طیفور بن عیسی بسطامی رحمۃ اللہ علیہ آپ معرفت کے آسمان اور محبت الٰہی کی کشتی ہیں اور بزرگ ترین تبع تابعین میں گنے جاتے ہیں۔ مشائخ طریقت میں آپ کا حال سب سے بڑھ کر اور شان سب سے بڑی ہے یہاں تک کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا ہم میں وہ درجہ ہے جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کا فرشتوں میں۔ آپ کے دادا مجوسی تھے اور والد بسطام کے بزرگوں میں سے تھے۔'' حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے ایک واقعہ پیش آیا تھا جس کے لیے میں شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر جا کر مجاور ہوا تب وہ مسئلہ حل ہوا۔ (کشف المحجوب صفحہ 110,67) آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۵ شعبان ۲۶۱ ھ کو بسطام میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم باطن میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روحانیت سے تربیت ملی۔ (مشائخ نقشبند صفحہ ۵۶)
۲)	سراڑے	تیز رفتار
۳)	لا دیہاڑے (دہاڑے)	کچھ دن لگا کر
۴)	ماندہ	تھکاوٹ کی وجہ سے بے دل ہونا
۵)	کِت سببوں	کس وجہ سے
۶)	تریہن وجہاں تھیں	تین وجہ سے
۷)	ٹُر یا اس دے چالی	اس (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع میں چلا ہوں
حوالہ جات: مناقب غوثیہ ص: ۱۸۴، گلدستہ کرامات ص: ۸۰		

منقبت (۵۴)

وِچ منازل اولیاء،[۱] لکھے ایہہ مناقب
اِک دن عمر علی[۲] نوں کہیا، نبی ﷺ بلند مراتب

بعد میرے تھیں قرنے اندر،[۳] دوہاں تساں جاناں
ایہہ پیراہن[۴] گل میرے دا، پاس اویس پُچاناں

کہناں اس نوں کرے دُعائیں، اُمت میری کارن
بخشے ربّ نہ ساڑے ہرگز، اندر دوزخ آرن[۵]

جاں حضرت ﷺ دی رحلت ہوئی، حکم ہویا سی جنہاں
اٹھ اس طرف تیاری کیتی، لے پیراہن تنہاں

اوہ اصحاب نبی ﷺ صاحب دے، ٹُردے ٹُردے آکے
پُہتے ڈِٹھو نے[۶] اوہ خواجہ، وادی وِچ زُہا کے[۷]

سجدے اندر کرے دُعائیں، اُمت احمد ﷺ کارن
دیکھ اصحاب ہوئے آہستہ، فیر سلام پکارن

سجدے تھیں سر چا خواجہ،[۸] ہویا تُرت جوابی
مل یاراں نوں نال ادبّ دے، خرقہ لیا شتابی[۹]

اوّل چُم سرے تے دھریا، فیر بدن نوں لایا
سرور ﷺ دے فرمودے مُوجب، خواجہ آکھ سنایا

اُمت عاصی ساری کارن، بہت کیتی میں زاری
ادھی اُمت بخشی مولیٰ، حکم ہویا ستاری

اُمت خاص حبیب ﷺ میرے دی، نال شفاعت تیری
ادھی بخشی ادھی رکھی، کارن دوجی ویری

آل نبی ﷺ دی وِچوں ہوسی، پیدا ولی بہادر
اوہ محبوب پیارا سبھ تھیں، سیّد عبدالقادر

ادھی باقی دی ہن چُھٹسی،[۱۰] اس دی نال حمایت
تاں محبوب پیارا جانیں،[۱۱] میری ایڈ عنایت

ادھی اُمت بخشن والا، کرساں اوس نذرانہ
لطف محبت میری جانیں، اوہ محبوبّ یگانہ

خواجے کہیا دَسیں ربّا، کِت جائے اوہ رہندا
دیکھ سلام کراں اس اَگے، ایہہ مَن میرا کہندا

حکم ہویا وِچ مَقْعَدِ صِدْقٍ،[۱۲] رہندا ہے اوہ قائم
عِندَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ [۱۳] ایہی سیر کریندا دائم

نیڑے تھیں بس نیڑے ہویا، کوئی نہ فرق نکھیڑے
جیوں کمان مِلن دو گوشے، ہتھوں اس تھیں نیڑے

حاشیہ:

نذرانہ: نسخہ ۱۹۶۴ء کی املاء
نظرانہ: نسخہ طبع اول کی املاء

فرہنگ منقبت (۵۴)

۱)	وچہ منازل اولیاء	''مَنَازِلِ الْاَوْلِیَآ ءِفِیْ فَضَائِلِ الْاَصْفِیَآءِ'' تصنیف شیخ عبداللہ محمد علی الابدال رحمۃ اللہ علیہ کی
۲)	عمر علی	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم
۳)	قرنے اندر	یمن کے علاقہ قرن میں
۴)	پیراہن	لباس
۵)	دوزخ آرن	دوزخ کی آگ
۶)	پُہتے ڈِٹھونے	پہنچے ہوئے دیکھے
۷)	وادی وِچ زُہا کے (طبع اول کے مطابق)	زُہا حجاز میں ایک موضع (معجم البلدان ص: ۱۷۹) اگر لفظ اراک ہوتو پھر معنی: مکہ کے قریب غیقہ سے متصل ایک وادی یا ہُذیل کا ایک پہاڑ (معجم البلدان ص: ۳۶، مناقب غوثیہ صفحہ ۱۸۵ پر لفظ "اراک" لکھا ہوا ہے)
۸)	خواجہ	خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ
۹)	شتابی	جلدی سے
۱۰)	چھٹسی	چھوڑی جائے گی
۱۱)	جانیں	جان جائے گا
۱۲)	فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ	فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ○ ترجمہ: عظیم قدرت والے مالک کے پاس سچ کی مجلس میں (یعنی اسکی بارگاہ کے مقرب ہیں)۔ سورۃ القمر آیت: ۵۵
۱۳)	عِندَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ	ایضاً

اوہ محبوب ازلی میرا، اِس جائے اُس ڈیرا　　آل نبیﷺ اولاد علی دی، ولیاں وِچ اُچیرا
حُجّت میری روئے زمیں تے، رہسی تا قیامت　　جیونکر ختم نبوۃ احمدﷺ اس پر ختم امامت
غوث قطبّ سبھ اوّل آخر، جیہڑے پیارے میرے　　قدم مبارک اس دے دھرسن، گردن تے ہو چیرے
کر تصدیق اُس اَگے سرنوں، میں بھی نیواں کیتا　　پڑھ کے شکر خداوند والا، رہیوس ہو چوپیتا[1]
لاکھاں شکر الٰہی آکھاں، پیر میرا جیلانی　　مشکل کُل محمّد والی، کرسی اوہ آسانی

فرہنگ منقبت (۵۴)

۱)	چوپیتا	چپ، خاموش
حوالہ جات: مناقب غوثیہ ص: ۱۸۵، گلدستہ کرامات ص: ۱۱۵، تفریح الخاطر صفحہ ۹۱		

منقبت (۵۵)

شیخ احمد فاروقی[۱] صاحب، جس کہندے سرہندی
ایہہ مذکور منّور لکھیا، وِچ مکتوب اوسندی[۲]

راہ جناب الٰہی والے، جیہڑے اوتھے مِلدے
آکھ سناواں سنو رفیقو، یاد رکھو وِچ دل دے

دوویں مِلدے ہور نہ کوئی، اِک نبوت والا
رحمت ہوے سلام ہزاراں، اہل نبوت شالا[۳]

دوجا راہ ولایت والا، مِلدا جائے دسالاں[۴]
کل اوتاد ولی اللہ دے، غوث قطبّ ابدالاں

اِسے راہوں جا جا مِلدے، راہ سلوکی ایہا
جذبہ شوق محبت سبھناں، اِسے راہوں ڈھیا

جو واصل اِس راہے اندر، مُہرے سبھناں سَندا
فیض پُچاون والا انہاں، شیر حقانی بندا[۵]

نبی ﷺ برادر علی بہادر، ایہ منصب جس پائے
سراس دے تے قدم مبارک، دوویں نبی ﷺ ٹکائے

حضرت بی بی زہرہ رضی اللہ عنہا صاحب، حسن حسین رضی اللہ عنہما پیارے
ایس مقام پچائے احمد ﷺ سیری[۶] آہے چارے

پیدا ہوون اَگے[۷] حیدر سَن، وِچ انہاں مقاماں
اوہلے ہوون[۸] بھی فیر پچھوں، فیض پُچاون عاماں

فیض ہدایت جس کس پائی، گھر حیدر دیوں پائی
ایس ندی تے علی رضی اللہ عنہ مہاناں،[۹] اس بن ہور نہ کائی

جاں اصحاباں کوچ بلایا، وارو وار تماماں
تاں ایہہ منصب بھارا ملیا، حسن حسین رضی اللہ عنہما اماماں

بعد انہاں تھیں نواں اماماں، وارو واری پایا
فیض انہاندیوں لکھ کروڑاں، پایہ عالی پایا

بعد نواں تھیں آئی واری، حضرت میراں والی
کیتا ربّ مقام اِنہاندا، اُنہاں نواں تھیں عالی

اَساں یتیماں اُپر ہووے، دائم فیض اُنہاندا
عاجز کُتّا اُس دے دَر دا، شاعر سَدا کہاندا

فرہنگ منقبت (۵۵)

۱)	شیخ احمد فاروقی ؒ	امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ؒ آپ ؒ کا نسب شریف حضرت عمر فاروق ؓ سے جا کر ملتا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی ؒ کے مرید وخلیفہ ہیں اور سلسلہ قادریہ میں شاہ سکندر کیتھلی ؒ کے مرید ہیں اور خاندان چشتیہ صابریہ سہروردیہ میں اپنے بزرگوار حضرت مخدوم عبدالاحد ؒ کے مرید وخلیفہ ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت شہر سرہند میں شب جمعہ شوال ۹۷۱ھ کو ہوئی۔ آپ ؒ کا وصال ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ میں ہوا۔ مزار مبارک سرہند میں ہے۔ (مشائخ نقشبند صفحہ 233)
۲)	اوسندی	اس کے
۳)	شالا	ہمیشہ
۴)	دسالاں	بتاؤں
۵)	شیر حقانی بندہ	حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی طرف اشارہ
۶)	سِیری	حصّے دار، شریک شامل
۷)	پیدا ہونون اَگے	پیدا ہونے سے پہلے
۸)	اوہلے ہونون	پردے میں ہونے کے بعد (یعنی بعد از وصال)
۹)	علی مہاناں	حضرت علی المرتضیٰ ؓ اس کشتی کو پار لگانے والے ہیں مہاناں پنجابی لفظ ہے بمعنی ملاح، کشتی بان (پنجابی لغت صفحہ ۱۴۵۷)

باجہ اماماں تے شاہ میراں، ایہہ مقام نہ پایا　　سبھناں خیر انہاندے دَر تھیں، غوثاں قطباں آیا
دوہاں جہاناں اندر یارو، میراں دی سرداری　　بے شک توڑ ابد تک رہسی، فیض انہاندا جاری
لَتھے سورج[۱] اگلے اس دا، دائم چانن[۲] لگے　　حضرت دا فرمایا لکھیا، شعر مبارک اَگے

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا[۳]
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

ترجمہ: ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہوئے۔ اور ہمارا سورج بلندی کے آسمان پر رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

شمس فیض ہدایت تائیں، حضرت میراں کہیا　　اِس ویلے[۴] تا آخر توڑی، رہسی اِکو جیہا
جاں دنیا چھڈ رحلت کیتی، میراں وانگ اماماں　　ہن تک نِت سوائی جاری، فیض انہاندا عاماں

آسامند محمدؔ بندا، نِت اُنہاندے دَر دا
اوسے سخی دوارے اُتے، مڑ مڑ عرضاں کردا

ذَکَرَسَیِّدُنَا وَ مَولَانَا اَلسیِّدِ الْعَبْدِالْقَادِرِ اِبن اَلشریف شَیخ العبد رؤس قُدِّسَ رُوْحَهٗ فِی رِسَالَةٍمُّسَمَّاةٍ"بَدْرُ الْفَاخِرُ فِی مَنَاقِبِ سَیّدِنَا وَ مَولَانَا عبدالقادر "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ . وَکَانَ الْاُسْتَاذُ حَاتِمُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَهْدَلُ قُدِّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّهٗ یُعَظِّمُ الْغَوْثَ الْاَعْظَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جِدًّا حَتّٰی اَنَّهٗ وَقَعَ لِلْحَضْرَةِ الْقَادِرِیَّةِ نفعنا الله به برکاته وَذکر بَعْض مُصَنَّفَات الاستاد الْاَعْظم شَانَهٗ وَطرز ذکرهٖ وَیَنْمُقُ وَصْفَهٗ بِأَوْصَافٍ عَظِیم لَمْ اَرَ اَحَدًااَسبَقَهٗ فِیْ وَصْفِ حَضْرَتِهِ الْمُقَدَّسَةُ الْقَادریة بِتِلْكَ الْاَوْصَافِ العظیمة نَفْعَنَا اللّٰہُ بِبَرَکَاتِهٖ قُطْبُ الْاَقْطَابِ وَفَرْدَ الْاَحْبَابِ شَیْخُ الثَّقَلَیْنِ وَکَهْفُ الخافقین صَاحِبُ السِّرِّ الْاَتَمِ الْاَعْظَمِ الْانصاری فسیر صِدِّیْقِیَّةٌ فِیْ دَهْرِ الدُّهُوْر یة فَائِق"کُنْتُ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنَ "حَامِلُ سِرِّالنِّکَاحِ الْاَوَلِیّ الْاَزَلِیّ الظَّاهِرِ بِسِرِّ الْاِجْتِمَاعِ وَالْجَمْعِیَّةِ بنقطة الْاِعْتِدَالِ الْعُلٰی وَهُوَ الْمُتَصَرِّفُ فِیْ التَّکْوِیْنِ بِالْاِذْنِ الْمُطْلَقِ وَالْمُعْتَرِفُ فِیْ الْاَکْوَانِ بِمَا لِلْحَقِّ وَالْخَلْقِ. مَوْلَانَا وَسَیِّدُنَا شَیْخُ الشُّیُوْخِ عَلَیَ الْاِطْلَاقِ مُحَیُّ الدِّیْنِ سُلْطَانُ السَّلَاطِیْنِ سَیِّدُ عَبْدُالْقَادِرِ ابْنُ حضرت سَیّد ابِی صَالِحٍ بَهْجَةُ النُّفُوْسِ وَالْاٰفَاقِ رَضِیَ الله تعالٰی عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنا [۵]

فرہنگ منقبت (۵۵)

۱)	لتھے سورج	سورج غروب ہوئے
۲)	چانن	روشنی
۳)	اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا	ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہوئے
۴)	اس ویلے	اس وقت

حاشیہ نمبر ۵: سیدنا مولانا سید عبدالقادر بن شریف شیخ عبدالروس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ، رسالہ "بدر الفاخر فی مناقب سیدنا ومولانا عبدالقادر رضی اللہ عنہ" میں ذکر کیا کہ: ''استاذ حاتم ابن احمد اہدل قُدِّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بہت زیادہ تعظیم کرتے اور آپ کے ذکر کو مزین کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اوصاف عظیمہ کو ایسے خوبصورت انداز میں بیان کرتے تھے کہ بارگاہ مقدسہ قادریہ میں ان اوصاف کے ساتھ بیان کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس نے آپ یعنی استاذ اہدل سے سبقت کی ہو۔استاذ نے اپنی بعض تصانیف میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: حضرت غوث اعظم قطب الاقطاب رضی اللہ عنہ ، فرد الاحباب (محبوبوں کے تاج)، شیخ الثقلین (جن و انس کے شیخ) ، پریشان حال لوگوں کی جائے پناہ ، واقف اسرار خداوندی، (فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم "کُنْتُ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنَ " میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھے) کے دقائق کی زمانہ زمانہ تصدیق کرنے والے تھے۔ملاقات اولی،ازلی ظاہر کے راز کو اجتماع و جمعیت کے راز کے ساتھ اٹھانے والے،اعتدال اعلیٰ کے مخزن تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کائنات میں اذنِ مطلق کے ساتھ تصرف فرمانے والے تھے،کائنات میں کیا حق کے لیے اور کیا مخلوق کے لیے ہے اس کا اعتراف کرنے والے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ ہمارے آقا و مولا،علی الاطلاق تمام شیوخ کے شیخ دین کو زندہ کرنے والے سلطانوں کے سلطان سید عبدالقادر بن حضرت ابوصالح مخلوق اور آفاق عالم کی رونق تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی سید عبدالقادر بن ابوصالح رضی اللہ عنہ تھا۔

حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۹۳ ،مناقب غوثیہ ص: ۱۸۷،مکتوبات ربانی مکتوب نمبر ۱۲۳ (ملخصاً)

نوٹ: قدیم رسم الخط میں لفظ "باہجہ "کو جدید رسم الخط میں "باہجھ "لکھتے ہیں معنی بغیر

منقبت (۵۶)

شیخ احمد اک مغرب اندر، مرد بھلیرا صادق لکھے رسالہ عربیہ اندر، میراں دے وِچ خوارق

مَنَاقِبُ الْجَلِيْلَةِ لَا يَسَعُهَا اَوْرَاقُ الرِّيَاحِيْنَ وَلَا يَكلمهَا اَغْصَانُ الْبَسَاتِيْنَ وَ مَرَاتِبُهُ الْعُلْيَةُ لَا يَكَادُ يَحْصُرُهَا صَنَادِيْدُ العَارِفِيْنَ.اَوْتُحِيْطُ بِهَا اَلْسِنَةُ الْوَاصِلِيْنَ. لَوْ زَبَرَتْهَا اَلْسِنَةُ الْاَقْلَامِ لَقَصَرَتْ وَ نَوْ نَمَقَتْهَا آنَامِلُ الأَنَامِ لَأَعْيَتْ. لَكِنْ تَتَشَرَّفْنَا بِذِكْرِ شَيءٍ مِنْ جُزُرِهَا(الجزُور جمع جزر) وَقَطْرَةٍ مِنْ بُحُورِهَاوَقَدْ جآءَ عَنْ شَيْخِنَا الْكَبِيْرِ اَبِيْ مَدْين شُعَيبِ الدُّكَالِيْ المغربی رحمۃ اللہ علیہ اِنَّهٗ قَالَ لَقِيتُ الْخِضْرَ علیہ السلام فَسَأَلْتُهٗ مِنْ مَّشَائِخِ الْمَشرِقِ وَ الْمَغْرِبِ فِيْ عَصْرِنَا. وَسَأَلْتُهٗ.عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ هُوَ اِمَامُ الصِّدِّيْقِين وَالْحُجَّةُ عَلَى الْعَارِفِيْنَ وَهُوَرُوْحٌ فی الْمَعْرَفَةِ وَشَانُهٗ عَظِيْمٌ بَيْنَ الْاَوْلِيَآء وَاَنَا اُصَرِّفُ مَرَاتِبَ الْاَوْلِيَاءِ مِنْ وَرَاءِ اَسْتَارِهٖ (۱)

ایہہ مناقب میراں جی دا، شیخ داؤد لکھایا دیکھ فصوص الحکم کتابے، دیباچے وِچ آیا

بَابُ الْقُطْبِ وَالْاَبْدَالِ وَالْاَوتَادِ:وَلَايَكُوْنُ عَلَيْهِمْ مَنْزِلَةُ خِدْمَةِ الْبَشَرِ وَاَحْوَالُ سَيِّدِی عَبْدِالْقَادِرْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَانُقِلَ تَلْقِيْنُهٗ وَ اِرْشَادُهٗ وَ خِدْمَته لِاَحَدٍمِنَ الْمَشَائِخِ بَلْ هُوَ رضی اللہ عنہ اَحَدٌ مِنْ بَحرِ النُّبُوَّةِ وَالْفُتُوَّةِ وَلَوْكَانَ لِبَعْضٍ يَهْمِيْنُ نسْخٍ (۲)

شرح اندر مشکوٰۃ صحیح دے، شیخ علی فرمایا آخر اندر لکھیا ہویا، ایہہ محمدؐ آیا

وَقَدْ سُتِرَتْ اَحْوَالُ الْقُطْبِ وَهُوَالْغَوْثُ عَنِ الْعَا مَّةِ وَالْخَاصَّةِ.غَيْرَةً مَنَ الْحَقِّ عَلَيْهِ(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۱۰ صفحہ ۹۲ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت)

نَقَلَهُ الْسُيُوْطِيَّ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ اَلَا سَيِّدِی غَوْثَ الْاَعْظَم سَيِّدِیْ عَبْدَالْقَادِرِ رضی اللہ عنہ كَانَ قُطْبًا وَفَرْدًا بَلْ هُوَ مُجَاوِزٌ عَنْهَا اِلَّا قَدَمَ النَّبُوَّةِ (۳)

نوٹ: عربی عبارتوں کی تصحیح وترجمہ کے لئے مناقب غوثیہ قلمی عکسی،تحفۂ میراں طبع اول اور تفریح الخاطر کے عربی مع ترجمہ والے نسخہ جو فیصل آباد سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ سے شائع ہوا تھا سے بھی استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔نظر ثانی اور عربی متن کے ترجمہ کی تصحیح مع اعراب مفتی حامد قادری شاذلی صاحب نے فرمائی۔

فرہنگ منقبت (۵۶)

۱)	شیخ احمد گنج بخش مرد صادق ﷺ (اور احمد گنج کبیر کھنوی ﷺ) اپنے رسالہ جو عربی میں ہے کے اندر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب جلیلہ میں لکھتے ہیں کہ درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ آپ کے مناقب ہیں اور عارف لوگ آپ کے مراتب عالیہ شمار نہیں کر سکتے اور آپ کے مداح ان کے احاطہ کرنے سے قاصر ہیں اور آپ کے فضائل نہ قلموں سے لکھے جا سکتے ہیں نہ اُنگلیوں سے گنے جا سکتے ہیں یہ آپ کی غائت درجہ کی عنائت ہے کہ آپ نے اپنے کچھ مناقب ہمارے سامنے بیان کیے۔ اور ہمارے شیخ کبیر ابو مدین شعیب مغربی ﷺ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے ہوئی تو میں نے آپ سے روئے زمین کے مشائخ عظام کے بارے میں دریافت کیا تو آپ سے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت بھی پوچھا تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا غوث اعظم رضی اللہ عنہ صادقین اور عارفین کے امام ہیں اور معرفت کی روح ہیں اور اولیائے کرام میں سب سے ارفع و اعلیٰ ہیں۔ (مناقب غوثیہ صفحہ ۱۹۳، تفریح الخاطر ص ۹۶، گلدستہ کرامات صفحہ ۱۹۳) (Necklace of Gems Page 325/326)
۲)	شیخ داؤد بن محمود بن محمد القیصری ﷺ (751ھ) جنہوں نے (حضرت محی الدین ابن العربی ﷺ کی کتاب فصوص الحکم کی شرح بنام مطلع خصوص الکلم فی معانی فصوص الحکم لکھی)۔ جس کے دیباچہ کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ اس باب کا عنوان مناقب غوثیہ میں ہے کہ سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مثال تمام اقطاب، ابدال واوتاد میں نہیں ملتی۔ عربی متن کا مفہومی ترجمہ اس طرح سے ہے کہ اولیاء میں سیدی عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مقام اور خدمت انسانیت کے اوپر کوئی نہیں۔ اسی طرح مشائخ میں سے بعض سے نقل کیا گیا ہے اور اسی طرح ارشاد و تلقین کی گئی ہے۔ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نبوّت وسخاوت کے سمندر سے فیض یافتہ ہیں۔ اگرچہ بعض نے نسخ کا اشکال کیا ہو۔ (مناقب غوثیہ صفحہ ۲۰۶) مفہومی ترجمہ از: حافظ محمد الطاف نقشبندی قادری
۳)	ترجمہ: قطب جو غوث ہوتا ہے اس کے احوال عوام وخواص سے پوشیدہ ہوتے ہیں یہ غوث حق تعالیٰ کی غیرت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو امام جلال الدین سیوطی شافعی ﷺ نے نقل کیا خبردار غوث اعظم سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قطب وفرد تھے بلکہ اس مقام سے بھی آگے گزر گئے تھے سوائے قدم نبوت کے۔ (مناقب غوثیہ صفحہ ۲۰۶)

منقبت (۵۷)

جواہر القلائد[۱] اندر، لکھی ایہہ گل جانوں
خود فرمایا حضرت میراں، اس وِچ شک نہ آنوں

حضرت عائشہ دی وِچ جھولی،[۲] خواب اندر میں ڈِٹھا
چھونگدا ساں[۳] سجے[۴] پستانوں، شِیر[۵] مبارک مِٹھا

بعد اس تھیں جد پیون لگوس، دودھ کھبے[۶] پستانوں
اچن چیت اندر آئے، ڈٹھیم[۷] جدّ ہوراں نوں

حضرت جدّی خود فرمایا، بی بی صاحب اَگے
ایہہ فرزند اساڈا حقّا، بہت پیارا لگے

کرو طفیل اس نام مبارک، پاک محمد ﷺ سندے
وِچ مریداں داخل میراں، اس محمدؔ بندے

فرہنگ منقبت (۵۷)

۱)	جواہر القلائد	علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام ''قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ''
۲)	جھولی	گود
۳)	چھونگدا ساں (چُنگھدا ساں)	پیتا تھا
۴)	سجے	دائیں
۵)	شِیر	دودھ
۶)	کھبے	بائیں
۷)	ڈٹھیم	میں نے دیکھا

حوالہ جات: مناقب غوثیہ ص: ۲۰۷، قلائد الجواہر صفحہ ۲۰۷، گلدستہ کرامات ص: ۱۲۳، سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۳

منقبت (۵۸)

تلخیص القلائد اندر، ایہہ مذکور لیاندا — حضرت میراں صاحب میرا، آپوں سی فرماندا
کُرسی تے میں بیٹھا آہا، وِچ بغدادے مٹھے[۱] — وِچ ہوا سواری اندر، ختم نبیاں ڈِٹھے
مہتر موسیٰ نال انہاندے، پاسے پاسے جاندے — سان سُنے میں[۲] بیٹھے کنّیں، کنّیں سخن دوہاندے[۳]
ہے کوئی یا مہتر موسیٰ، پاک محمد ﷺ کہیا — مرد بھلا وِچ اُمت تیری، عبدالقادر جیہا
مہتر موسیٰ نے فرمایا، ایسا نہ کوئی بندا — تاں نانے ﷺ نے کہیا مینوں، میں وَل آ فرزندا
دوڑ گئیوس وچہ خدمت عالی، نانے ﷺ صاحب والی — شفقت کر کے لیا کلاوے،[۴] اُس اُمت دے والی
تَن مبارک اوسدے آہا، جو سروپا شہاناں — میرے بدن لوایا[۵] ہتھیں، سرور ﷺ دوہاں جہاناں
پھر فرمائیو نے ایہہ بخشی، خلعت تینوں بھاری — غوثاں قطباں تے ابدالاں، اوتاداں سرداری
فیر ترے واری منہ مبارک، منہ میرے وِچ پایا — نال دلاسے منبر اُتے، باہوں پکڑ بہایا
اس ابیاتوں کرن ترنم، بعد اس تھیں سر پیراں — شعر مبارک لکھیا اَگے، جو فرمایا میراں

سأشْرِبُهَا فِيْ كُلِّ دَيْرٍ وبِيْعَةٍ — وَاَظْهَرُ لِلْعُشَّاقِ دِيْنِي وَ مَذْهَبِيْ
وَأضْرِبُ فَوْقَ السَّطْحِ بِالدُّفِ جَلْوَةً — لِكَأْسَاتِهَا لَا فِي الزَّوَايَاتِ مُخْتَبِيْ

یعنی پتیم[۶] جام محبت، میخوانے بت خوانی — ایہہ مقام سلوکی جانوں، اندر قربّ حقانی
ظاہر کردا عشاقاں نوں، اپنے مذہب دیناں — چڑھ ماڑی[۷] تے ہوکاں دیواں، آہو[۸] جس مدپیناں
سن منادی ہوئی شادی، آیا میں پیاسہ — میراں بخش محمدؔ تائیں، شوق الہٰوں کاسہ

ترجمہ: ہر ایک دیر و کنیسہ میں جا کر عشقِ الٰہی کا جام پیوں گا اور تمام عشاق پر اپنا دین و مذہب ظاہر کروں گا۔ میں بالا خانہ پر بیٹھ کر سب کے سامنے نوبت (دف) بجا کر اعلان کر کے جام محبت پیوں گا نہ کہ کونوں میں چھُپ کر۔ (مذکورہ بالا عربی اشعار کے متن کی تصحیح اور ترجمہ قلائد الجواہر صفحہ ۷۶ مترجم علامہ محمد عبدالستار قادری، ناشر شبیر برادرز لاہور سے لیا گیا ہے اور قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر عربی صفحہ ۲۲ پر بھی یہی متن منقول ہے۔ عربی متن کے اعراب و ترجمہ کی نظر ثانی و تصحیح مفتی حامد حسین قادری الشاذلی صاحب نے فرمائی۔)

فرہنگ منقبت (۵۸)

۱)	مِٹھے	پیارے
۲)	سان سُنے میں	میں نے سنے تھے
۳)	کنّیں کنّیں سخن دوہاندے	اپنے کانوں سے کئی سخن دونوں اطراف سے سُنے
۴)	کلاوے	دونوں بازوں میں لے کر مصافحہ کرنا
۵)	لوایا	پہنایا
۶)	پتیم (یتیم)	میں نے پیا
۷)	ماڑی	اوپر کی منزل، اونچے مقام (فیروز اللغات صفحہ ۱۲۴۴)
۸)	ہوکاں دیواں آہو	باآواز بلند اعلان کرنا کہ آجاؤ
حوالہ جات: قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ (مترجم) صفحہ 76، سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۳		

حاشیہ اختلاف نسخ:

کنیں ہوندے سخن دوہاندے: طبع سوئم کی عبارت

کنّیں کنّیں سخن دوہاندے: طبع اول کی عبارت (ایک کنیں سے مراد کان اور دوسرا کنیں سے مراد کتنے، کئی)

کنیں سخن دوہاندے: طبع دوم کی عبارت

چھ سوتے پنجاہ[۱] شاگرداں، پاس شہاندے رہندے
سبھناں تائیں آپوں میراں، نِت سبق[۲] سن کہندے

جیہڑا طالب علم اس ویلے، ہووے کتابوں خالی
جو آکھے لکھ دیندے اُس نوں، اپنے ہتھیں حالی

جو کوئی آوے نال ارادہ، شجرہ پاک لکھاون
آپوں لِکھ کے نال دلاسے،[۳] اُس دے ہتھ پھڑاون

بے وضو اک پلک نہ رہندے، اندر لیل نہاراں[۴]
کردے غسل وضو دی جائے، اوپر حوض نہاراں

راتیں وِچ بونجہ[۵] واریں، الخلا سن جاندے
تازہ غسل کرن ہر واری، جا پانی تے نہاندے

جد گولی[۶] یا گولہ کوئی ماندا،[۷] ہوئے ازاراُوں
وانگن جد لیاون حضرت، دارو آپ بزاروں[۸]

وِچ سفر دے حضرت میراں، جتھے ڈیرا لاون
آپوں پیہن آپ پکاون، آپوں ہی وَرتاون[۹]

جو کوئی کرن زیارت آوے، اوس تعظیم فرماندے
کر تکریم تواضع رخصت، کرن اگیرے جاندے

بہتی مدت ترَک کِیتو نے، گوشت مچھی مکھن
دودھ دہی گھیو کھاندے[۱۰] ناہیں، سبھ تھیں روزہ رکھن

ستاں لڑکیاں[۱۱] اک دیہاڑے، اڈہ اڈہ درم[۱۲] لیاندا
جا بازاروں کھانا حضرت، وَکھو وَکھی[۱۳] آندا

سبھناں تائیں آن دِتو نے، اِکو جیہا کھاناں
نانے ﷺ دہوتے باہجھ کِسے وِچ، ایسا خُلق نہ جاناں

بہتے وقت الوناں[۱۴] کھانا، حضرت آہے کھاندے
نِت دیہاڑے لکھ کرامت، میراں سدا کماندے

لیکن ظاہر سبھ نہ کردے، بلک[۱۵] آہے فرماندے
جو کرامت خرق عادت نوں، آپ کریندے واندے[۱۶]

نہیں فقیر اوہ طالب دنیا، بازی گر وِچ جگ دے
ظاہر کردے بھیت سجن دا، پھردے لوکاں ٹھگ دے[۱۷]

جے کوئی ہوگ مریداں وِچوں، یا اولاد مجیداں
یا مرید اولاد مریداں، یا مرید مریداں

پہنچ[۱۸] مقام کرامت والی، آپ کرے گا ظاہر
منہ کالا اس دوہیں جہانیں، میراں کہیا باہر

حضرت بی بی خیلخانہ[۱۹] نوں، جدوں ہوئی بیماری
پیہن پکان[۲۰] لیاون پانی، کرت کمانوں ساری

حضرت خیلخانہ پھر حضرت، اُم یحییٰ نوں کہندے
کتنی مدت اس کم اندر، حضرت اینویں رہندے

حاشیہ: میاں ذوالفقار احمد قادری صاحب کا کہنا ہے کہ آج بھی جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے لنگر غوثیہ میں جہاں کثیر کھانے مخلوق کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں وہاں نمکین کھیر مع گوشت کھلایا جاتا ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کی پسندیدہ خوراک تھی اور یہ کھانا ہمیں بھی سیدی ہاشم الگیلانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کھلایا۔

فرہنگ منقبت (۵۸)

۱)	چھ سوتے پنجاہ	چھ سو پچاس
۲)	نت سبق	روزانہ
۳)	نال دلا سے	پیار و محبت سے
۴)	لیل نہاراں	دن اور رات کو
۵)	بونجہ	باون
۶)	گولی یا گولہ	خادم یا خادمہ
۷)	ماندا	تھک جاتے
۸)	بزاروں (بازاروں)	بازار کی جمع بازاروں (طبع اول میں بزاروں): جبکہ طبع سوئم میں "بازاروں" کتابت ہوا ہے
۹)	ورتاون	تقسیم کرتے
۱۰)	گھیو کھاندے	گھی کھانا
۱۱)	ستاں لڑکیاں	ساتھ لڑکیوں (بیٹیوں) نے
۱۲)	ادّہ ادّہ درم (ادھ ادھ درہم)	ہر ایک نصف درم لے کر آئی
۱۳)	وکھو وکھی	علیحدہ علیحدہ
۱۴)	الوناں	نمکین
۱۵)	بلک	بلکہ
۱۶)	واندے	ظاہر
۱۷)	ٹھگدے	لوٹتے ہیں، دھوکہ
۱۸)	پہنچ	پہنچ کر
۱۹)	بی بی خیلخانہ	حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کا اسم مبارک
۲۰)	پیہن پکان	کھانا پکانے کے لیے آٹا پیسنا

حاشیہ منقبت ۵۸

لفظ دہوتے (دو ہتے) سے مراد نواسہ ہے

رکعت دو ہزار ہمیشہ، حضرت نفل گزارن
بعد اخلاص پڑھن تاں سوتھیں، ہرگز گھٹ نہ پڑھدے
بعد تہجد تھیں اک واری، کردے ختم ہمیشہ
بھی دُعا سیفی نوں پڑھدے، چھ سو تے سٹھ واری
چاشت زوال تہجد عصروں، پچھے کم معتادی[۳]
نام نو دُنہ مولیٰ سندے،[۵] نانے سرور ﷺ والے
چونہہ سالاں دا چلّہ کریندے، روزہ ست دِناں دا
روز جمعہ تے ہور سنواریں،[۷] سان افطار کریندے
مُوحد وِچ توحید الٰہی، جس ویلے وَنج پوہتا
خودی نہ رہندی ناں خدائی، نہ طاعت نہ آساں
ولی ولایت اسم نہ رسماں، اوّل آخر سارا
نفی اثبات نہ انبر دھرتی، نہ دوہے نہ یکے
نہ مطلوب نہ طالب اوتھے، نہ معشوق نہ عاشق
نہ مومن نہ ایمان اوتھے، نہیں حلال حراماں
وِچ توحید ہووے گُم سارا، باقی رہے نہ ذرّہ
ترک توحیدوں وِچ توحیدے، ایہہ توحید جوانوں
اس دِل دے وِچ فکر نہ آون، دسن نہ اینہیں اکھیں
حضرت کہیا اے مریدو، توحید اللہ بس ہے

بعد الحمدوں ہر رکعت، وِچ الرحمٰن[۱] چتارن
پچھے ہر ہر فرض نمازوں، ختم قرآنوں کردے
چھ سو تے سٹھ واری (۶۶۰) پڑھدے، چہل اسم شب پیشہ
سیف اللہ تے عزیمت وڈی[۲]،ورد آہا سرکاری
پڑھن جنیدی شجرہ اپنا، کارن استمدادی[۴]
پڑھن ہزار ہزار مراتب، درود کبیرے[۶] نالے
دن چھُپے کجھ کھاناں کھاناں، کم معتاد تنہاں دا
اوہ حضرت وحدت دے سروں، خبر اینویں سن دیندے
نہ توحید نہ مُوحد رہندا، نہ احد نہ بوہتا
نہ ہستی نہ ذات نہ صفتاں، نہ جبریل نہ قرآں
ظاہر باطن جنت دوزخ، ناہیں لوہند ہارا
اک نہ دو مقام نہ منزل، نہ کچے نہ پکے
نہ کافر نہ کفر نہ آدم، نہ ابلیس منافق
نہ وجود نہ غیر کوئی، جاں پہتا انہاں مقاماں
یار پچھن توحید کیا ہے، یا محبوب مقررہ
معنی اِسدے کہن نہ ہوندے، ہرگز اِس زبانوں
کوئی نہیں سُن سکدا یارو، اینہیں کنیں لکھیں
ہور تمام جہاناں اندر، باقی سبھ ہوس ہے

فرہنگ منقبت (۵۸)

۱)	الرحمٰن	مراد ''سورۃ الرحمٰن''
۲)	عزیمت وڈی	بڑا مقصد، ارادہ، خدا کا فریضہ (عربی لفظ فیروز اللغات صفحہ 142)
۳)	معتادی	خوراک کی وہ مقدار جس کی عادت ہو(عادی)،عادت پڑا ہوا(فرہنگ عامرہ صفحہ ۵۵۷)
۴)	استمدادی	امداد کے لیے (استغاثہ کرنا)
۵)	نام نو دُنہ مولیٰ سندے	اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام
۶)	درود کبیرے	درود کبیر
۷)	ہور سونواریں	پیر کے دن ,سوموار
حوالہ جات: مناقب غوثیہ ص: ۲۲۵۔۲۲۳ ،تفریح الخاطر ص: ۱۰۷،۱۰۹ ،گلدستہ کرامات صفحہ ۱۳۶،۱۲۵		

حاشیہ منقبت ۵۸

نماز چاشت کا وقت جب سورج طلوع ہو کر صحیح روشن ہو جائے شروع ہوتا ہے اور زوال کا وقت شروع ہونے تک رہتا ہے۔اس نماز کی فضیلت میں آتا ہے:

حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تمہارے ہر جوڑ پر صدقہ ہے اور ہر تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب کو کفایت کرتی ہیں۔''

(صحیح مسلم رقم ۸۲۰۱ ،ص ۳۶۳ بحوالہ جنت میں لے جانے والے اعمال صفحہ ۱۵۳)

منقبت (۵۹)

راوی کرے روایت اک سی، عورت اہل حسن دی
وِچ جناب معلیٰ دائم، دَھری محبت مَن[۱] دی

فاسق اک جَناں[۲] سی نیناں، اُس گوری دیاں مُٹھا
خنجر نک کمند زلف دی، دل اوسدا پھَڑ گُٹھا

پلکاں تیر کماناں ابرو، غمزے سانگ لگائے
زخمی ہویا پھرے پریشاں، ٹاہ رکھے ہر جائے

اک دن نال سبب اوہ عورت، کارن کسے کارے
سنگ نہ ساتھی اِک اکّلی، آ پھاتھی[۳] وِچ غارے

اوہ فاسق بھی تکدا آہا، مگر اوس جائے آیا
آ شہوت دیاں شراں فتنہ، اُسدے دِلوں اُٹھایا

پردہ پاکی والا اوس دا، پاڑن اوپر ہویا
ہو لاچار اوس عاجز عورت، مونہہ میراں وَل ڈھویا[۴]

باہجھ پناہ تیری تھیں پیرا، الغیاث پُکارے
غوث الاعظم غوث الثقلین، محی الدین چتارے[۵]

رو کہے یا شیخ اساڈے، عبدالقادر سائیں
الغیاث اس ویلے پہنچیں، ساعت ڈِھل نہ لائیں

درس اندر اوس ویلے حضرت، وضو کریندے آہے
پولے لکڑ دے[۶] سَن پیریں، سُن فریاداں لاہے[۷]

اوہ معصومہ عورت اَگے، اوس فاسق سی کہیری[۸]
مڑ مڑ تکے کدھروں میراں، مدد پہنچے میری

شاہ اس طرف اشارت کیتی، پولے اُڈ کھلوتے
اک دوئے تھیں تیز اوڈاری، کردے وانگن توتے

جاء اوس فاسق دے سر وَجے،[۹] اوہ قبقاب شہانے[۱۰]
سر اوسدا بھَن چور کیتونے، مویا اوس بہانے

پولے چم سرے پر رکھے، عورت بھجدی آئی
حضرت میراں دے وِچ خدمت، وَرتی کھول سنائی

سُن اصحاب ہوئے متعجب، ایہہ کرامت بھاری
راکھا جسدا اوہ محمدؐ، سو کیؤں بازی ہاری

میں اوہ عورت فاسق دشمن، نفس پلید رَگے دی
دُنیاں غار مدد کر کرئیو، کار اس مگر لگے دی

فرہنگ منقبت (۵۹)

۱)	دَھری محبت مَن دی	محبت رکھی، محبت دل سے رکھتی تھی
۲)	اِک جَناں سی	ایک مرد تھا
۳)	آ پھاتھی	پھنس گئی، قابو آ گئی
۴)	مونہہ (منہ) میراں وَل ڈھویا	میراں پاک رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ کی
۵)	چتارے	پکارے کی
۶)	پولے لکڑ دے	کھڑاؤں (لکڑی کی نعلین) پولے بمعنی جوتے (پنجابی لغت صفحہ ۴۴۱)
۷)	لاہے	اُتارے
۸)	کھیری (گھیری)	قابو میں لیا، پریشان کیا ہوا تھا
۹)	سر وَجے	سر پر لگے
۱۰)	قبقاب شہانے	حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نعلین قبقاب بمعنی کھڑاؤں (فرہنگ عامرہ صفحہ ۴۴۸)
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۱۰۹، گلدستہ کرامات ص: ۱۳۹، مناقب غوثیہ ص: ۲۲۸، سیرت غوث الثقلین صفحہ ۱۵۹، Necklace of Gems Page 299 The Sultan of the Saints Page 281		
نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "توتے" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "طوطے" لکھا جاتا ہے بمعنی طوطا (پرندے کا نام)		

حاشیہ:

طبع اول میں اگرچہ لفظ "پوئے" لکھا ہوا ہے مگر سیاق و سباق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے معنوی لحاظ سے یہاں لفظ "پولے" لکھا جا رہا ہے (چوہدری کتاب گھر جی ٹی روڈ دینہ کی چھپے ہوئے نسخہ میں بھی لفظ پولے لکھا ہوا ہے)۔

منقبت (٦٠)

کرن روایت اِک سوداگر، شکر بھار بھرائے[١]
آکھے ساتھ ہوئے کوئی بھارا، اوس سنگ ہویئے راہی[٣]
ساتھ آئے اوس اوٹھ ہزاراں، چلّے بنھ قطاراں
ہو حیران کھلا متفکر، چارا کجھ نہ چلدا
ہور علاج نہ لبھوس[٦] کائی، کوک کرے وَل میراں
چھ اشترسن بھار کھڑائے،[٧] پیش نہ جاندا حیلہ
نال آواز بلند پکارے، سوداگر درماندا[٨]
مرد سفید پوشاکے والا، دیندا عجب بشارت
چڑھیا اوس پہاڑی اوتے، اوہ سوداگر زادہ
اشتر بھار سلامت پائیوس، کجھ نقصان نہ ہویا
غفلت والا داغ محمدؐ، اندر میرے لگا

ہو تیار وطن تھیں ٹُریا،[٢] کتنے اوٹھ لدائے
خوف خطر دی جائے اندر، پہرا کرن سپاہی
راہے وِچ کھڑائے اوس نے، چھ اشترسَن بھاراں[٤]
اوس جھورے[٥] تھیں بیٹھا چھورے، اندر بھانبڑ بلدا
میں مرید غلام تساڈا، بخشو سبھ تقصیراں
اس مشکل وِچ ہوویں پیرا، میرا اَج وسیلہ
اچن چیت پہاڑ اوچے تے، ڈٹھیوس ہویا باندا
بولے ناں آپے وَل سَدّے، باہوں[٩] کرے اشارت
اوٹھ لدے سَن بھار کھڑایوس، اوہ جوان ازادہ
داغ غمے دا اوس دے دِل توں، میراں صاحب دھویا
لا سبون[١٠] محبت سَندا، یا میراں کر بگا[١١]

فرہنگ منقبت (۶۰)

۱)	شکر بھار بھرائے	شکر سے لدے ہوئے
۲)	ٹریا	چلا، نکلا
۳)	راہی	راستے پر چلنے والا
۴)	چھ اشترسَن بھاراں	وزن سمیت چھ اونٹ (اُٹھ، اوٹھ)
۵)	جھورے	فکر
۶)	علاج نہ لبھوس	علاج نہ ملا
۷)	کھڑائے	گم کر دیئے
۸)	درماندا (درماندہ)	پریشان حال
۹)	باہوں	بازوں سے اشارہ کرنے لگا
۱۰)	سبون (صبون)	صابن
۱۱)	بگا	سفید

حوالہ جات: تفریح الخاطر صفحہ 110 بہجۃ الاسرار صفحہ 349، گلدستہ کرامات صفحہ 161 مناقب غوثیہ صفحہ 230
The Sultan of the Saints Page 278، Necklace of Gems Page 298

منقبت (٦١)

وِچ زمانے میراں والے، جو محبوبؐ پیارا — تخت ولایت اُتوں چڑھیا،[1] مرد والی اک بھارا
طلب دُعا مطلب دے کارن، ہر ہر جائے جائے — بہت ولیاں حق اوس دے وِچ، خیر دُعا فرمائے
پوے قبول شفاعت ناہیں،[2] سبھناں کہیا مردا — مطلب پاویں ہو سوالی، جا میراں دے دَر دا
میراں دی وِچ خدمت آیا، اوہ مسلوب[3] نماناں — حال اوس دے دا واقف ہو کے، کہے محبوبؐ رباناں
ربّا بخش اس مجرم تائیں، اگلا قربؐ ولایت — حکم ہویا محبوبا ناں کر، اس دی ایڈ حمایت
مرد ولی جو روئے زمیں تے، عرضاں کر کر وَ گے[4] — حق اس دے وِچ نہیں قبولی، مول شفاعت اَگے
سُن محبوب آئی دل خفگی، نازوں ہو چو پیتا — رکھ مصلیٰ موہنڈے اُتے،[5] منہ جنگل وَل کیتا
حضرت میراں سی جد چایا، قدم مبارک پہلا — ہاتف غیبی ایہہ آوازہ، آن سنایا وہلا
ایہہ مغضوب[6] ہزار اجیہا، ہور تیرا من کہیا — بخشے رُس نہیں محبوبا، میراں پھیر نہ رہیا
دوجا قدم مبارک چایا، حکم ہویا دَم اوسے — ایہہ بھی دو ہزار اجیہے، بخشے یار نہ رُسے[7]
تریجا قدم اُٹھایا حضرت، حکم ہویا سرکاری — ایہہ تے ترے ہزار اجیہے، بخشے تروڑ نہ یاری
تاں خوش ہوئے حضرت میراں، کرن ادا دوگانہ — اوس نوں اہل ولایت کر کے، بہت کیتا شکرانہ
ایسے کرم کمائے میراں، عاصی مجرم ہر تے — پاؤ خیر محمدؐ تائیں، کھلا پہکہاری دَر تے[8]

حاشیہ:

بہت کیتا شکرانہ: طبع سوئم

بہت کیا شکرانہ: طبع اول

طلب دُعا مطلب دے کارن، ہر ہر جائے جائے: یہاں پہلا جائے جگہ کے معنی میں ہے اور دوسرا جائے جانے کے معنی میں ہے۔یعنی طلب دعا کے مقصد کی خاطر ہر ہر جگہ پر جاتا تھا۔

فرہنگ منقبت (۶۱)

۱)	تخت ولایت اُتوں چڑہیا (جھڑیا، چَہڑیا)	مقام ولائت سے گر گیا
۲)	پوے قبول شفاعت ناہیں	شفاعت نائیں، سفارش قبول نہ ہوئی
۳)	مسلوب	سلب شدہ
۴)	عرضاں کر کر وَگے	عرض کر کے چلے گئے
۵)	موہنڈے اُتے	کندھے کے اوپر
۶)	مغضوب	جس پر غضب کیا گیا ہو
۷)	یار نہ رُسے	دوست ناراض نہ ہو
۸)	کھلا پہکہاری (پہکھاری) دَرتے	فیض کی خیرات لینے کے لئے در پر کھڑا ہوں
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۱۱۱، گلدستہ کرامات ص: ۱۴۲، مناقب غوثیہ ص: ۲۳۲		

منقبت (۶۲)

دعوت کرن قبول شہنشاہ، مول نہ ہوندے تارک
اک دن دعوت کیتی لوکاں، وِچ رمضان مبارک

ستر شخص آئے وِچہ خدمت، آکھن وارو واریں
سبھناں دے گھر جاناں کیتا، پرت گئے[۱] گھر باریں

وقت افطار ہویا تاں حضرت، جنہاں جنہاں سَن سدّے[۲]
ہر واحد دے خانے اندر، حاضر ہوئے تَدے[۳]

وِچ مقام اپنے دے نالے، کول مریداں حاضر
بیٹھے رہے نہ جاندے دیکھے، مجلس وِچوں باہر

وِچ بغداد منور ہوئی، ظاہر ایہہ گل ساری
سُن دل اندر کرے دلیلاں، اِک خادم سرکاری

حضرت پیر[۴] نہ باہر دھریا، دیکھے اِسّے جائے
ہر واحد دے گھر وِچ جا کر، کیؤں کر دعوت کھائے

میراں مونہہ خادم وَل کر کے، کہیا سچے ہر ہر
میں دعوت سبھناں دی مَنیں،[۵] حاضر ہویوس گھر گھر

فرہنگ منقبت (۶۲)

۱)	پرت گئے	واپس ہو گئے
۲)	جنہاں سَن سدّے	جنہوں نے بلایا تھا یعنی دعوت دی تھی
۳)	تَدے	تب
۴)	پیر	پاؤں،قدم
۵)	مَنیں	مان لیا،قبول کر لیا

حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۱۱۲، گلدستہ کرامات ص: ۱۴۳، مناقب غوثیہ ص: ۲۳۴

منقبت (۶۳)

کرن روایت اِکس دہاڑے،[۱] یار رَلے سنگ یاراں
عاشق تے معشوق دوویں رَل،[۲] کرن لگے گفتاراں[۳]

ربّ العزّت نے فرمایا، یا محبوبؐ پیارے
منگ اس وقت دیاں جو چاہیں، میراں عرض پکارے

فضل مراتب جیہڑے رتبا، آہے درجے عالی
اَگے بخش دِتی تُدہ اوراں،[۴] کا ہدا[۵] ہوواں سوالی

رتبہ خاص نبوۃ والا، ہویا ختم نبیﷺ تے
درجہ پھیر ولایت والا، بخشش شاہ علیؓ تے

پھیر شہادت کبریٰ آہی، اوہ حسنینؓ سنبھالی
قادریت تُدھ رکھی آپوں، خود قدرت دا والی

حکم ہویا یا غوث الاعظم، جیہڑی قدرت مینوں
تیرے تے ارزانی[۶] کیتی، قادر کیتا تینوں

توں متصرف کیتوں سبھ تے، اندر کون مکاناں
بندے عارف ولی جو عاشق، طالب وِچ جہاناں

وِچ محباں تے ہر شیں، ہر زماں ہر حالاں
ہر ویلے ہر چیزے اندر، ہر جائے ہر سالاں

توں متصرف ہوسیں دائم، قول سچے سُن میرے
اس گل اندر یا محبوبا، عہد میرا سنگ تیرے

توں متصرف کیتوں اللہ، یا معشوق خدائی
بخشو وصل محمدؐ تائیں، لاہو[۷] داغ جُدائی

فرہنگ منقبت (۶۳)

۱)	اِکس دہاڑے (دیہاڑے)	ایک دن
۲)	دوویں رَل	دونوں مل کر
۳)	گفتاراں	باتیں کرنا، کلام کرنا
۴)	تُدہ (تُدھ) اوراں	تیری بارگاہ سے دوسروں کو
۵)	کا ہدا	کس چیز کا
۶)	ارزانی کیتی	عطا کرنا، بخشنا (اللغات فارسی صفحہ ۳۳)
۷)	لاہو	اُتارو
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۶۶، مناقب غوثیہ ص: ۲۳۴		

منقبت (۶۴)

شاہ ہاشم علوی نے لکھیا، جس ویلے جس ساعت
منصب بخش ولایت والا، دین کسے نوں خلعت

کھڑئیو[۱] اس نوں اینویں ہووے، اوّل حکم خدائی
اَگے صاحب تخت رسالت، حاضر کرن اوس جائی

اگوں حکم رسولیﷺ ہووے، کھڑئیو وَلَدِی[۲] اَگے
عبدالقادر جس نوں چاہے، تِسدا[۳] ناواں لگے

حضرت میراں صاحب اَگے، حاضر جاء کریندے
حضرت غوث الاعظم اَگوں، اس پر نظر دھریندے

جو میراں مَن بھاوے[۴] اوس تے، اپنی مُہر لگاون
وِچ محمدیﷺ دفتر ناواں،[۵] شاہ شرفوں لکھواون

پھر فرمان رسولیﷺ ہووے، لبھے تدن ولایت
خلعت عزت عالم غیبوں، اوس پر ہووے عنایت

ایہہ عہدہ متعلق دائم، میراں جیو سنگ رہسی
ایس مقام اوچے تے[۶] دوجا، کوئی ولی نہ پہسی

کوئی شریک نہ ثانی اس دا، اندر غوثاں قطباں
مستفید ہوون سبھ اوس تھیں، ایوں لکھیا وِچ کتباں[۷]

شالا میں بھی اس درباروں، فائض ہوواں شوقوں
میراں کرے خلاص محمدؔ، اس غفلت دے طوقوں[۸]

فرہنگ منقبت (۶۴)

۱)	کھڑئیو	لے کر جاؤ
۲)	وَلدی	میرے بیٹے کے سامنے
۳)	تِسدا	اُس کا
۴)	من بھاوے	دل کو اچھا لگے
۵)	ناواں	اسم مبارک
۶)	ایس مقام اوچے (اُچے) تے	اس بلند مقام پر
۸)	ایوں لکھیا وِچ کتباں	کتابوں میں اسی طرح لکھا ہوا ہے
۷)	غفلت دے طوقوں	غفلت کا پٹہ

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۴۶-۱۴۵، تفریح الخاطر ص: ۱۱۳، مناقب غوثیہ ص: ۲۳۶

The Sultan of the Saints Page 99

منقبت (٦٥)

عارف المعارف[١] اندر، شیخ شہاب الدینے[٢]
بعضے صالح سن فرماندے، پُچھیا میراں تائیں
مَاتَذَوَّجْتُ[٣] اے یارو، کہیا غوث الاعظم
تَزَوَّجْ یَا شَاہ عبدالقادر۔[٥] کریں نکاح فرزندا
چار حرم منکوحہ آہے، اوس شیخاں دے شیخے
لکھیا دیکھو یار رفیقو، تاریخے وِچ آیا
قطب جگت دے شیخ اُمت دے، تاج الدین بوبکروں[٧]
اَگے میراں جیو دے جائے، سن اُونجا جیاں[٨]
ہو بے ہوش گئے اک واریں، ابوی[١٠] حضرت میراں
تاں پھر ہوش آیو نے حضرت، پاک زبانوں بولے
دفتر عمر میری دا مولیٰ، ناہیں اجے لپیٹا
کتنی مدت پچھے ہویا، ظاہر اوہ فرمایا
آخر دا فرزند پیارا، سیّد یحییٰ آہا
شوق محبت پاک الٰہی، بھی شفا ہر مرضوں

باب اکیویں وِچ فرمایا، سنیوں نال یقینے
اختیار تساں کیوں کیتا، عقد نکاح سنائیں
حَتّٰی اٰمُرَ لِی جَدِّی،[٤] جیو صلی اللہ وسلم
کون ہوواں جے حکم نہ منّاں، میں حکمے دا بندا
شیخ ابن نجارو[٦] لکھیا، وِچ اپنی تاریخے
سنیاں میں ایہہ ذِکر مبارک، اوس شیخے فرمایا
سیّد عبدالرزاق میراں دے، بیٹے صاحب فخروں
انہاں وِچ ستائی بیٹے، بائی پاکاں دِھیاں[٩]
اَسیں چوفیرے رودن لگے، وانگ کھلے دلگیراں
خیر اساڈی ہے درگاہوں، رو رو ناہیں پہولے
پشت میری تھیں سیّد یحییٰ، ہوگ اَجے اِک بیٹا
جاریہ حبشیہ[١١] وِچوں، سیّد یحییٰ جائیا
بخش محمدؐ نوں سر صدقہ، فرزنداں دا شاہا
دوہیں جہانی فارغ ہوواں، میں بندہ ہر قرضوں

حاشیہ:
باب اکیویں وِچ فرمایا یعنی اکیسویں (٢١) باب میں فرمایا

فرہنگ منقبت (۶۵)

۱)	عارف المعارف	عوارف المعارف تصنیف شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
۲)	شہاب الدینے	مختصر تعارف: شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ سہروردیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی سے منسوب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بارہ پشتوں سے یار غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک آپ کا سلسلہ پہنچتا ہے۔ آپ کے چچا ابو النجیب عبدالقاھر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو بچپن میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لے کر گئے اور عرض کی کہ اے میرے آقا یہ عمر میرا بھتیجا ہے علم کلام میں مشغول ہے میں اس کو منع کرتا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتا آپ نے فرمایا اے عمر تم نے کون کون سی کتاب علم کلام میں حفظ کی ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا فلاں فلاں کتاب تب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینہ پر پھیرا تو خدا کی قسم! اس علم کو میرے سینے سے ایسا نکالا کہ مجھ کو ایک لفظ بھی اس سے یاد نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وہ تمام مسائل بھلا دیئے لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں اسی وقت علم لدنی بھر دیا۔ پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھا تو حکمت کی باتیں کرتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ اے عمر تم عراق میں آخر مشہور ہو گے وہ کہتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سلطان حقیقت اور حقیقت وجود میں تصرف کرنے والے تھے۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ 106، 121 Necklace of Gems Page)
۳)	مَاتَزَوَّجْتُ	میں نے نکاح نہ کیا
۴)	حَتّٰی اَمْرَلِی جَدِّی	یہاں تک کہ میری جدّ اعلیٰ (یعنی رسول مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے حکم (اجازت) نہیں فرمائی۔

۵)	تَزَوَّجْ یَا شَاہ عبدالقادر	اے عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نکاح کرو
۶)	ابن نجارو (ابن نجار)	ابن نجار (مشہور مؤرخ)
۷)	تاج الدین بوبکروں (ابوبکروں)	تاج الدین ابی بکر سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ، حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۵۲۸ ھ اور وصال مبارک ۶۲۳ ھ ہے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۴۲ سال اس دنیا میں وقت گزارہ اور بغداد ہی میں وصال فرمایا۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۱۵۹)
۸)	اُونونجا (۴۹) جیاں	اولاد کی تعداد اُنچاس (بیٹے اور بیٹیاں)
۹)	انہاں وِچ ستائی بیٹے، بائی پاکاں دِھیاں	اُن میں سے ستائیس (۲۷) بیٹے اور بائیس (۲۲) بیٹیاں ہیں
۱۰)	ابوی	باپ
۱۱)	جاریہ حبشیہ (حبشیا)	آپ کی زوجہ محترمہ کا نام

حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۱۵۷، عوارف المعارف صفحہ ۳۳۰

Necklace of Gems Page 121,The Sultan of the Saints Page 282, Ghausul Azim Dastgir Page 71

منقبت(٦٦)

راوی کرے روایت اِکدن، حضرت میراں سائیں
وِچ مبارک خاطر[1] کردے، ایہہ دلیل سنائیں

انتقال کران وِچ مذہب، دوجی تاں اُس راتیں
واقعہ اندر نظر آنویں، سیّد اہل صفاتیں

نال اصحاباں بیٹھے آہے، اوہ سردار پیمبرﷺ
احمد حنبل سی اس ویلے، کھلا کچہری اندر

ریش مبارک ہتھ وِچ پکڑی، عرض کریندا حاضر
یا نبی اللہ بیٹا تیرا، سیّد عبدالقادر

اوس نوں آکھو مذہب اندر، کرے حمایت میری
میں ہاں پیر ضعیف تساں بِن، ہور نہ مینوں ڈہیری[2]

پاک نبیﷺ متبسم ہو کے، کہیا یا فرزندا
خواہش اس بڈھے دی مینوں، عجز کرے ایہہ بندا

من لیا چشماں تے میراں، حکم رسولیﷺ کارن
فجر مصلے حنبلی اُتے، اُٹھ نماز گزارن

کہن اوس وقت جماعت اُتے، کوئی نہ آہا حاضر
جاں میراں متوجہ ہوئے، رَلی جماعت وافر[3]

باہجھ اماموں ہکے نہ آہا، اُس صفے وِچ کائی
آن ہجوم ہوئے پھر اتنے، مِٹے نہ مول لوکائی[4]

کہن مصلیٰ حنبلی میراں، جے اُس روز نہ مَلدے[5]
دفتر مذہب اس دے والے، اس جہانوں چلدے[6]

واہ واہ کیسا مذہب محکم، پاک رسولﷺ بنایا
رونق چہایوس میراں اُس وِچ، مدد کارن پایا

فرہنگ منقبت(٦٦)

١)	وِچ مبارک خاطر	دل مبارک میں خیال پیدا کرنا
٢)	ڈہیری (ڈھیری)	آسرا، سہارا
٣)	ولی جماعت وافر	کثیر جماعت مل گئی
٤)	مٹے نہ مول لوکائی	خلقت (مخلوق) سنبھالنے سے باہر ہو رہی تھی
٥)	مَل دے	مصلیٰ پر کھڑا ہونا
٦)	چَلدے	ختم ہو جاتے ہیں
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ١٤٦، تفریح الخاطر ص: ١١٤، مناقب غوثیہ ص: ٢٣٧		

منقبت (٦٧)

بہجتہ الاسرارے[١] اندر، ہور روایت کردا
میراں کرن زیارت احمد حنبل[٢] دی قبر دا

اک دن آئے سن اصحاباں،[٣] آن قبر تے پہتے
چندر[٤] دے جیوں گرد ستارے، سنگ ولی سن بہتے

ڈِٹھا انہاں احمد حنبل، قبروں باہر آیا
ہتھ اس دے پیراہن[٥] سچا، میراں نوں پہنایا

پھیر امام کہیا یا سیّد، صاحب شرماں حلماں
میں تحقیق محتاج تساڈا، اندر سبھناں علماں

علم شریعت علم طریقت، حال تے فعل الحالاں
پس تعظیم انہاں دی کیتی، میراں شہ ابدالاں

صدقہ احمد حنبل جیو دے، میراں کرم کماہو
ظاہر باطن والے میرے، روگ تمام گماہو

کرن روایت تاج اماماں، صوفیاں سر صوفی
میراں نال ملے اک واری، ابو حنیفہ کوفی

عرض کرن یا غوث الاعظم، دَسو کِت سببوں[٦]
احمد حنبل وَل کیتوئی، منہ میرے مذہبوں

جد بزرگ تیری دا میں ہاں، خدمت گار خلیفہ
جعفر صادق پاس دو سالاں، پڑھیا ابو حنیفہ

دوہوں سببا ں تھیں میں پھڑیا، شاہ کہیا اوہ راہا
اک اس طرفے قلت مردم،[٧] دوجا مسکین آہا

میں بھی ہاں مسکین اساڈے، جدّ شریف الٰہوں
دائم مسکینی سن منگدے، ہے پھڑیا اس راہوں

آکھے ابو حنیفہ اگوں، اندر مذہب میرے
مفلس نوں مسکین بلاندے، میں مفلس بِن تیرے

مذہب میرا پھڑنا ہے سی، جدّ اپنے دی ساہجوں
بھی قلت اس مذہب اندر، یا میراں تُدھ باہجوں

دُرِ یتیم کھرا سی میراں، کس نوں رب بِن قیمت
ہو خواص رہیا سی نعمان، ٹہے نہ اوہ غنیمت

جاگن بھاگ محمّد والے، طالع پھرن اس بھکھے
قدم مبارک حضرت میراں، سر میرے پر رکھے

چشتی نارنولی[٨] جس کہندے، شیخ نظام[٩] اوس پیشہ
وِچ اجمیر عرس تے جاوے، ہر ہر سال ہمیشہ

پیر پیادہ[١٠] جاوے جاندا، کر کے ادب نہایت
لئے اوچھاڑ[١١] قبر دا اگلا، اس نوں ہوئے عنایت

حاشیہ: مفلس نوں مسکین بلاندے: یعنی مفلس کو کہنے والے مسکین کے نام سے پکارتے ہیں یا کہتے ہیں

دُرِ یتیم کھرا سی میراں، کس نوں رب بِن قیمت: آپ رضی اللہ عنہ ایسے بے مثل موتی کی طرح ہیں کہ اللہ جل جلالہ کے بغیر کون قدر و قیمت جان سکے۔

فرہنگ منقبت (٦٧)

۱)	بہجۃ الاسرارے	امام ابو الحسن شطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی معتبر تصنیف کا نام جو کہ صاحب حصنِ حصین امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کے بھی اُستاد ہیں۔ اور یہ کتاب اسناد کے ساتھ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب میں لکھی گئی ہے
۲)	احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ	تبع تابعین میں سے ایک سنت کو زندہ کرنے والے، اہل بدعت کو مٹانے والے ہیں۔ آپ پرہیز گاری اور تقوی کے ساتھ مخصوص اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے حافظ تھے۔ صوفیاء اور علماء دونوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت ذولنون مصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے۔ آپ کی ولادت شریف ۱٦۴ ھ بغداد میں ہوئی عمر مبارک ۷۹ سال اور وفات ۱۲ ربیع الاول جمعہ کے دن بوقت چاشت ۲۴۱ ھ بغداد میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف بغداد شریف میں ہے۔ (کشف المحجوب صفحہ 119، سفینۃ الاولیاء صفحہ ۵۳)
۳)	سن اصحاباں	اپنے ساتھیوں کے ہمراہ
۴)	چَندر	چاند
۵)	پیراہن	لباس، خلعت
٦)	دَسو کِت سببوں	بتاؤ کس وجہ سے
۷)	قلت مردم	تعداد کم تھی
۸)	نارنولی	جگہ کا نام (نارنول)
۹)	شیخ نظام	شیخ نظام الدین چشتی نارنولی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰)	پیر پیادہ	پیدل، بغیر سواری کے
۱۱)	اوچھاڑ	قبر کی چادر

نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "گماہو" لکھا ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "گماؤ" لکھا جاتا ہے بمعنی ختم کرو

اوس خلعت دی لے وڈیائی، مڑدا کرے سواری
روز عرس دے مجلس اندر، بیٹھا سی اکواری

مجلس گرم آہی اُس ویلے، شوقوں راگوں تانوں
شیخ نظام اوتے سی حالت، وجد جینویں مستانوں

اک مرید میراں دے گھر دا، اوتھے آہا حاضر
نذر نیاز آہی اوس دینی، ایہہ پیؤس وِچ خاطر[۱]

شیخ نظام جیہا اج کہڑا، دیاں نیاز انہانوں
اوہ زر پلے وِچ لپیٹے، دھریوس اَگے زانوں

شیخ نظام تائیں اوس ویلے، ناہی ہوش ٹکانے
غلبہ وجد محبت والا، کامن[۲] پئے پرانے

تڑفے ہر ہر طرفی ڈِگے، جیوں مچھی بِن پانی
ہوش عقل تے دین دُنی دی، سار اوس وقت نجانی

بے ہوشی وِچ اوس شیرینی، پیروں پہتی حرکت[۳]
بے ادبی تھیں شیخ نظاموں، سلب ہوئی سبھ نعمت

اپنا آپ ڈٹھیوس جد خالی، کہسی شاہ ولایت
جائے معین الدین دے قدمیں، ٹہٹھا کان حمایت

سرخواجے دے دَر پر دھر کے، آہیں ڈھائیں رویا
یا حضرت میں عاجز اُتے، آکھے ایہہ کی ہویا

خواجہ ظاہر ہو فرمایا، شامت ایس سبب دے
پیَر نیاز میراں دے لگا، ہوئی ترک ادبّ دے

حضرت غوث الاعظم وَلوں، غیرت ہوئی بھاری
شیخ کہے میں خبر نہ آہی، رووئے کر کر زاری

خواجے کہیا میں بھی طاقت، گستاخی دی ناہیں
میراں اَگے کراں شفاعت، ڈراں نہ خواہش چاہیں

لیکن ختم نبیاں ﷺ اَگے، عرض کراں میں بندہ
ہے یقین مَنے گا میراں، کہیا اونہاں سَندا

خواجہ جی نے عرض پکاری، اَگے ختم نبیاں ﷺ
سیّدعالم ﷺ نے فرمایا، یا سردار ولیاں

شیخ نظام تیئں اس گل دی، سُرت[۴] سنبھال نہ آہی
سی مغلوب الحال اس ویلے، بخشو ایہہ کوتاہی

نعمت اس دی اسنوں دیہو، ہتھیں پھر وڈیارو
عاجز ہو دَر تیرے چہڑ یا،[۵] ہتھیں دے کھلیارو

تاں میراں تقصیراں سبھے، بخش کیتی وڈیائی
نعمت فیض اپنے تھیں دِتی، واہ واہ پاک کمائی

وِچ حیاتی ہوئی تصرف، ہر ہر مرد ولی نوں
مولیٰ دِتا سدا تصرف، حضرت میراں جی نوں

عزل نصب[۶] وچہ فیض اونہاندے، ایہن ہوسن جاری
دَھری اُمید محمّد روگی، یا میراں کر کاری

فرہنگ منقبت (٦٧)

١)	پیوس وِچ خاطر	دل میں یہ خیال آیا
٢)	کامن	پوشیدہ ہونے والا (فرہنگِ عامرہ صفحہ ۴٦۴) پوشیدہ، چھُپا ہوا، چھُپنے والا (اللغات فارسی صفحہ ٦٨٣)
٣)	پیروں پہتی حرکت	پاؤں سے حرکت پہنچی
۴)	سُرت	ہوش
۵)	عاجز ہو دَر تیرے چہڑ یا (جھڑ یا)	عاجز ہو کر آپ کی بارگاہ میں جھک گیا ہے
٦)	عزل ونصب	عربی لفظ معزولی و بحالی (فیروز اللغات صفحہ 141)، تغیر و بحالی (فرہنگِ عامرہ صفحہ ۴٠٩)
حوالہ جات: مناقب غوثیہ صفحہ 239، بہجۃ الاسرار صفحہ 400، تفریح الخاطر صفحہ 114، 104 تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف صفحہ ٢٩٨، Necklace of Gems Page 269		
نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "چہڑ یا" استعمال ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "جھڑ یا" لکھا جاتا ہے بمعنی عاجز		

حاشیہ منقبت ٦٧

مختصر تعارف شیخ نظام الدین نارنولی رحمۃ اللہ علیہ

نارنول ہندوستان کے مشہور شہروں میں ایک شہر ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ شیخ خانو چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں جو گوالیار میں رہتے تھے اپنے وقت کے مشائخ کبار میں تھے شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال تک مریدوں کی اصلاح و ہدایت میں مشغول رہے اور بہت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے مرتبہ عالیہ پر پہنچے روایت ہے کہ نارنول سے خواجہ قطب الدین اویسی قدس سرہ کی خدمت میں پاپیادہ انتہائی ذوق وشوق میں جایا کرتے تھے۔

(سفینۃ الاولیاء صفحہ ٢۴٢)

منقبت (٦٨)

راوی کہیا شیخ اک آہا، احمد مغرب[١] اندر
نالے کہن خطاباں والے، اوس گنج بخش قلندر

شیخ ابو اسحاق[٢] اونہاندا، آہا مرشد کامل
اوہ بھی مغرب اندر رہندا، عالم فاضل کامل

مرشد تائیں وضو کراندا، احمد کرے دلیلاں
جتنی خلقت عاماں خاصاں،مِلدے صاحب جیلاں

کل خنوادے کٹھے کریئے، اتنی نہیں لوکائی
کی باعث سبھناں تھیں میراں، وافر خلق جھکائی

شیخ ابو اسحاق احمد نوں، کہیا سمجھ دلیلاں
یا احمد کجھ معلم تینوں، رتبہ صاحب جیلاں

احمد کہیا مینوں ناہیں، ایڈی طاقت قدرت
لیک تُساں[٣] تھیں پچھیا چاہاں،خودفرماہوحضرت

بو اسحاق کہیا سُن احمد، اندر قرب تعالیٰ
باراں قطع صفات اونہاں دی، شرع بیانوں اعلیٰ

کراں بیان اک ادنیٰ درجہ، اوس محبوبؐ الٰہی
قدرت دے دریا تمامی، جیکر ہون سیاہی

بوٹے رُکھ زمیں تے جیہڑے، جمیں جمسن جمدے
پتاں سنے بنائے قلماں،ٹُک ٹُک[٤] قدرقلم دے

جن انسان ملائک حوراں، حیواں ہوون کاتب
لکھوں اِک مُکا نہ سکن،[٥] اوہدا ایڈ مراتب

گنج بخش جد مرشد کولوں، گل سنی ایہہ ساری
لاہ دستار لیو نے سر تھیں،[٦] آئی بے قراری

آکھے مرد میدان حقیقی، میراں جیو نوں مناں
اسیں اونہاں دے راہے اندر، ناہیں مرد نہ رَناں

قصد زیارت دا کر ٹُریا، رَکھ ارادہ سُچا
وَل بغداد مبارک جیہڑا، سبھ شہراں تھیں اُچا

ایہہ تصنیف اونہاں فرمائی، اوسدَم شوق کمالوں
بھی اس نوں نِت پڑھدے آہے، اَگے لِکھ دسالوں

فرہنگ منقبت (٦٨)

١)	احمد مغرب رحمۃ اللہ علیہ	شیخ احمد گنج بخش کبیر مغربی رحمۃ اللہ علیہ
٢)	شیخ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ	شیخ ابو اسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ احمد گنج بخش کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں
٣)	لیک تساں	لیکن ،مگر آپ نے
٤)	ٹک ٹک	ٹکڑے کر کے یعنی کاٹ کر
٥)	لکھوں اِک مُکا نہ سکن	اگر جن و انس آپ رضی اللہ عنہ کی شان مبارک لکھنے لگ جائیں تو پھر بھی مکمل نہیں لکھ سکیں گے قاصر رہیں گے
٦)	لاہ دستار لیو نے سر تھیں	سر سے دستار (عمامہ شریف) اُتار دیا

شوریدگانِ خستہ و زاریم آہ آہ
وا ماندگان صحبت یاریم آہ آہ

خواند اگر بلطف بمانیم شاد شاد
راند اگر بقہر بر آریم آہ آہ

مستان زشت خوئے تو رندان کو بکو
گہ دَر شراب گہ بخماریم آہ آہ[۱]

اک نواحی سی اجمیروں، اوس وِچ چشمہ جاری
اوس پانی تے وضو کیتو نے، پھیر نماز گزاری

گنج بخش اوس جائے بیٹھا، جاگا نُوٹی[۲] جائے
ڈِٹھیوس حضرت میراں صاحب، خود تشریف لیائے

جُبہ سبز بدھا سی اندر، اِکے ہتھ مبارک
دست شریف دُوئے[۳] وِچ ٹوپی، سوہی[۴] کارن تارک

دیکھ جمال کمال منور، استقبال اُس کیتا
چومے قدم آداب لیاندے، شربت رحمت پیتا

ہتھیں بدھیں رہا کھلوتا، تاں پھر شاہ بلایا
تاج مبارک سر پر دھریا، جبہ پھر پہنایا

نال کرم دے پھر فرمایا، یا احمد پوت میرا
اندر راہ حقانی ایہ بھی، توں بھی مرد بھلیرا

پھیر نظر تھیں اوہلے ہوئے، گنج بخش جد جا گے
تکن اوہ دستار اوہ ٹوپی، لگی اُتے جہاگے[۵]

ٹہے[۶] عظیم تبرک کیتا، بہتا شکر الٰہی
حالت اپنی دیکھن لگے، کیوں اکلی آہی

پھیر آئے وِچ خدمت عالی، خاص مربی[۷] والی
دوروں استقبال اُونہاندا، کیتا مرشد والی

دیکھ ہوئے خوش آکھن لگے، احمد ہوئے مبارک
عالی اوس جنابوں خلعت، لے آئیوں برتارک

بو اسحاق پڑھن شکرانہ، حدوں بہت زیادہ
پھیر کہن جد احمد ٹُریوُں، سچا رکھ ارادہ

میراں تینوں اپناں کیتا، سارے کم سوارے
اَلْحَمْدُ وَ الْمِنَّةُ لِلّٰہ۔[۸] دَم دَم نال چتارے

اک دن احمد مرشد اگے، کہیا عرض سناواں
حکم کرو تاں اَگے وانگر،[۹] لکڑ[۱۰] بھار لیاواں

بو اسحاق کہیا ہُن میراں، دِتی تینوں عزت
احمد انہاں کماں اندر، تیری کجھ نہ نسبت

فرہنگ منقبت (۶۸)

۱)	فارسی اشعار کا ترجمہ	ہائے ہائے ہم خستہ و زار حال ہیں، ہائے ہائے ہم یار کی صحبت سے دور رہ گئے ہیں۔ اگر دوست ہمیں پیار اور مہربانی سے بلائے تو ہم خوش خوش رہتے ہیں اگر غضب سے دھتکار دے تو ہم ہائے ہائے کرتے ہیں۔ تمہارے بگڑے ہوئے مست حال گلی گلی رندوں کی طرح پھر رہے ہوں، ہائے ہائے ہم کبھی شراب میں لت ہیں اور کبھی خمار میں۔ (فارسی متن کے اشعار کی نظر ثانی و ترجمہ از قلم ڈاکٹر عارف نوشاہی صاحب)
۲)	جاگا نوٹی	آدھی نیند اور آدھی بیداری، اُونگھ کی حالت میں
۳)	دُوئے	دوسرے
۴)	سوہی	سرخ رنگ کی
۵)	جہاگے (جاگے)	اپنی جگہ پر
۶)	ٹہے (ڈھے)	جھک کر
۷)	مربیّ	مرشد
۸)	اَلْحَمْدُ وَ الْمِنَّۃُ لِلّٰہ	تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور احسان بھی اسی کی طرف سے ہے
۹)	اَگے وانگر	پہلے کی طرح
۱۰)	لکڑ	لکڑیاں
نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "پوت" استعمال ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "پُت" لکھا جاتا ہے بمعنی بیٹا		

حاشیہ

پھیر نظر تھیں او ہلے ہوئے، گنج بخش جد جا کے: اس شعر میں آخری لفظ "جا کے" کی کتابت طبع اول میں اگرچہ ہوئی ہے مگر سیاق و سباق کے لحاظ سے لفظ "جاگے" زیادہ قریب المعنی بنتا ہے یعنی شیخ جاگے او کما قال (اہل علم و دانش سے راہنمائی کی ہر جگہ پر التماس ہے)

مُڑ مُڑ عرض کرے فرماہو، خدمت کرساں بندا
شیخ اسحاق کہیا جیؤں خواہش، تینوں کر فرزندا

جا باری[۱] وِچ لکڑ چونگی،[۲] پہری[۳] بنایوس بھاری
چاہے سرتے چائے اوسنوں، ٹہل کرے سرکاری

گٹھا سرے تھیں اوچا جاوے، بھار نہ نیڑے[۴] آوے
پہری فرشتے تہری لے جانون، جتول احمد جاوے

مرشد دی وِچ خدمت آیا، اِسے حالت اندر
ایہہ کیفیت تک فرمایا، بو اسحاق قلندر

احمد جس سر اوتے میراں، تاج دے دستاراں
لکڑ دی کی طاقت اوس تے، چڑھے مانند سواراں

کیؤں کہ غوث الاعظم تائیں، کر خطاب بلایا
شیخ الحجر والشجر،[۵] ربّ سچے فرمایا

حالا بس کریں اس کاروں، میراں توں وڈیائیوں
کم مرتب کیتی تیری، خاصہ مرد بنایئوں

گنج بخش تد امر قبولے، بیٹھا ہو آرامی
منزل وِچ پوچایا[۶] میراں، مطلب ملے تمامی

واہ منزل نورانی جتھوں، لبھن یار کھڑائے
دولت چاہن سبھو خوش کیہڑا، جیہڑا ہتھ ہٹائے

دولت صحت محبت والی، منگے ایہہ محمدؔ
میراں نام اللہ دے بخشو، جیونکر کارن احمد

فرہنگ منقبت (۶۸)

۱)	باری	جنگل
۲)	چونگی	چُن کر اکٹھی کر کے
۳)	پہری (بھری)	گھڑی
۴)	نیڑے	نزدیک
۵)	شیخ الحجر والشجر	پتھروں اور درختوں کے شیخ
۶)	منزل وِچ پوچایا (پُچایا)	منزل تک پہنچا دیا
گلدستہ کرامات ص: ۱۵۰، تفریح الخاطر ص: ۱۱۶، مناقب غوثیہ ص: ۲۴۷-۲۴۴		

نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ " لجانون " استعمال ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ " لے جاون " بمعنی لے جانا

منقبت (٦٩)

اِک دن امر الٰہی ہویا، یا محبوبؒ پیارا ست سے نفر رجالاں[۱] وِچوں، پنج سے ہور نصارا[۲]
ہر ہر طرفے اوہ متفرق، سبھناں نوں کر واصل اکسے نظروں[۳] سارے کیتے، حضرت میراں کامل
اِک نظروں سبھ عارف کیتے، ہور ہزاراں لکھاں میں بھی آس محمدؐ شاہا، دَر تیرے دی رَکھاں

فرہنگ منقبت (٦٩)

۱)	سَت سے نفر رجالاں	سات سو مرد
۲)	پنج سے ہور نصارا (نصاریٰ)	مزید پانچ سو نصاریٰ (عیسائی)
۳)	اِکسے نظروں	ایک ہی نظر سے
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۱۱۹، مناقب غوثیہ ص: ۲۵۱		
نوٹ: طبع اوّل کے نسخہ میں قدیم رسم الخط کا لفظ "نصارا" استعمال ہوا ہے جبکہ جدید رسم الخط میں لفظ "نصاریٰ" بمعنی عیسائی ہے		

منقبت (۷۰)

جامع العلوم کتاباں، نالے ہوراں اندر
لکھیا اِک دن میراں آہے، بیٹھے اوپر منبر

اچن چیت ہٹھاہاں اُترے،[۱] سرعت نال تمامی
نال ادب ہتھ بنہہ کھلوتے، جیؤں آئین غلامی

اوسے طرح رہے اک ساعت، چپ نہ سخن الاون[۲]
بعد اوس تھیں پھر منبر اُتے، وعظ لگے فرماون

جد فارغ اوس کاروں ہوئے، پُچھ کیتی تد یاراں
کی سبب آہا ایہہ دَسو، یا سیّد سرداراں

میراں کہیا جدّ اساڈی، سرورﷺ دوہاں جہاناں
آء اوس ویلے اس منبر تے، بیٹھے کر احساناں

مینوں بھی فرماندے آہے، بہو بیٹا چڑھ منبر
کان ادب دے بیٹھوس ناہیں، رہوس کھلوتا حاضر

آپ اس جائیوں[۳] وداع ہوئے، جد حکم کیتو نے مینوں
منبر تے چڑھ وعظ سنائیں، رخصت بیٹا تینوں

تاں میں منبر تے چڑھ بیٹھا، وعظ شریف سنائی
ایہہ سبب اصحابو آہا، شک نہ آنو کائی

شالا[۴] منبر اُتے میراں، دِسے وعظ کریندا
بخشے جام محمدؐ مینوں، جیوں کر اوراں دیندا

شیخ اجل نور اللہ عارف، نظم اندر فرماوے
ہندی وِچ زبان محمدؐ، کہسی اللہ بھاوے

فرہنگ منقبت (۷۰)

۱)	اچن چیت ہٹھاہاں اُترے	اچانک نیچے اُترے (قدیم نسخہ طبع اول میں لفظ "اوترے" لکھا ہوا ہے بمعنی اُترے)
۲)	نہ سخن الاون	کوئی بات نہ کرنا
۳)	جائیوں	اس جگہ سے
۴)	شالا	ہمیشہ، دائمی طور پر

حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۱۱۹، مناقب غوثیہ ص: ۲۵۱

Necklace of Gems Page 91

منقبت (۷۱)

منت حمد اللہ نوں[۱] جس نے، سانوں نال کرم دے
وِچ پناہ میراں دی رکھیا، ہُن کجھ خوف نہ غم دے

کشتی نوح نبی دے والی،[۲] جد طوفان منہ آئی
چپے حُب میراں دے سندے، بنے تار لگائی

غوث الاعظم کان آغِثنَا،[۳] کہسن اہل حشر دے
کیا موافق[۴] کیا مخالف، شیخ ولی کُل ڈر دے

رحمت کان جہاناں یارو، خاصہ ظِل سُبحانی[۵]
اکمل وِچ اتم ایہ آیا، محی الدین جیلانی

جیونکر وِچ نبوت ثانی، ناہیں ختم نبیاں ﷺ
تینویں[۶] شیخ اساڈے جیہا، ناہیں وِچ ولیاں

قول ولیاں دے سُن آکھاں، نیڑے آء محمدؔ
مُجمل صفتاں اوس اوہ شیشہ، ہے انوار قدم دا

فرہنگ منقبت (۷۱)

۱)	منت حمد اللہ نوں	احسان وشکر اللہ تعالیٰ کا ہے
۲)	والی	کی
۳)	کان آغِثنَا	ہماری مدد کرو
۴)	موافق	مراد مرید ومعتقد
۵)	ظل سبحانی	حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا سایہ مبارک
۶)	تینویں (تیویں)	اسی طرح سے
حوالہ جات: الفیوضات الربانی ص: ۶۰، مناقب غوثیہ ص: ۲۴۹		

منقبت (۷۲)

شیخ احمد گجراتی[۱] جس نے، پائے گنج شرف دے — اوہ فرماوے نالے آکھن، ناقل ہر طرف دے
مشرق مغرب توڑی جیہڑے، مرد ولی جو آہے — جنہاں کنہاں دے کاہندے[۲] میراں، قدم شریف ٹکائے
سبھ کہن جے شان تصرف، میراں دی کوئی لوڑے — وِچ بیان نہ آون ہرگز، بُہتیاں وِچوں تھوڑے[۳]
نوں اسمان بناون کاغذ، ست دریا روشنائی — بوٹے رُکھ تمامی قلماں، کاتب سبھ لوکائی[۴]
جو کوئی صاحب دم قدم دے، سارے لِکھ لِکھ تھکن — دَہ واں[۵] حصّہ قدر میراں دا، آخر لِکھ نہ سکن
غلط کہیا میں دہواں حصّہ، لکھوں ہک نہ مُکدا — خضر سکندر بَردے[۶] اوسدے، اوہ سلطان مُلک دا
خادم خاص جناب اس دی دے، خضر الیاس سکندر — پیر اساڈا غوث الاعظم، سرور دو جگ اندر
سگ اس دے دی مدح مبارک، لِکھ نہ سکاں بندا — لیکن یاد کراں رکھ آسا، سائل اونہاں سَندا
نام محمد ﷺ دے سُن میراں، میں عاجز دی زاری — جسمانی روحانی روگاں،[۷] دفع کرو کر کاری

فرہنگ منقبت (۷۲)

۱)	شیخ احمد گجراتی رحمۃ اللہ علیہ	شیخ احمد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (گجرات انڈیا)
۲)	جنہاں کنہاں دے کاہندے	جس کسی کے کندھوں پر
۳)	بہتیاں وچوں تھوڑے	بہت میں سے تھوڑے بھی بیان نہیں ہو سکتے
۴)	کاتب سبھ لوکائی	سب خلقت لکھنے والی ہو
۵)	دہ واں (دَہواں) حصّہ	دسواں حصّہ
۶)	بَردے	نوکر، خادم
۷)	روگاں	مرضاں

حوالہ جات: مناقب غوثیہ صفحہ ۲۴۵، گلدستہ کرامات صفحہ ۲۷

حاشیہ: ناقل ہر طرف دے: یعنی روایت نقل کرنے والے، بیان کرنے والے

منقبت (۷۳)

راوی کرے روایت حضرت، میراں خود فرمانون
اِک دن مہتر خضر اَسانوں، آیا سی ازمانون[۱]

جیونکر ہور ولیاں تائیں، اَگے سی ازماندا
تینویں میں وَل آیا اس دا، بھیت ہویا مُجھ باندا[۲]

کہیا میں اس ویلے اوسنوں، جاں اوہ ہویا روانہ
اوہ ہیں توں[۳] جس موسیٰ تائیں، کہیا سخن یگانہ

طاقت صبر نہیں ئدھ تائیں، موسیٰ نوں تد کہیا
تیویں طاقت صبر تینوں سنگ، میرے گل ایہا

اسرائیلی ہیں توں بندا، میں محمدی میداں
ایہہ تک توں ہیں ایہ تک میں ہاں، ایہہ گوہی ایہہ میداں[۴]

ایہہ محمد ﷺ ایہہ ہے رحمٰن، وِتھ نہیں کجھ مُولے
جے ازماون آئیوں خضرا، مُڑ ٹُریوں کِت رُولے[۵]

ایہہ تک گھوڑا حاضر میرا، بنیاں زین لگاموں
ایہہ کمان میری زہ کیتی، باہر تیغ نیاموں

لاکھاں خضر غلام اونہاں دے، نال شہاں کی رِیساں
سِپ[۶] محمدؐ دا دِل میراں، توں ہیں بدل نیساں

فرہنگ منقبت (۷۳)

۱)	ازمانون (ازماون)	آزمائش، امتحان
۲)	مجھ باندا	مجھ پر ظاہر ہوا
۳)	اوہ ہیں توں	آپ وہ ہیں
۴)	ایہ گوہی ایہہ میدان	یہ گیند اور یہ میدان ہے (گوہی بمعنی گیند، فرہنگ عامرہ، ص:493)
۵)	مُڑ ٹُریوں کِت رُولے	واپس کس وجہ سے جا رہے ہو
۶)	سِپ	سِپ: جس کے منہ میں بارش کا قطرہ (نیساں) گرنے سے قیمتی موتی (صدف) بنتا ہے

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۲۹، مناقب غوثیہ ص: ۲۰۹، تفریح الخاطر صفحہ ۱۲۹، قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر عربی صفحہ ۱۳،

The Sultan of the Saints Page 104,Necklace of Gems Page 54

منقبت (۷۴)

راوی کرے روایت آہا، اک خلیفہ بھارا[۱]
وِچ بغداد منّور رکھدا، مذہب ہور پسارا

اس سببوں میراں جی سنگ، ناہی اوس صفائی
ایہہ اخبار گئی وِچ شہراں، ہوئی خبر لوکائی

نیم روز ولایت[۲] اندر، سنجر سلطان تائیں
خبر ہوئی اوس لِکھی عرضی،[۳] طرفے میراں سائیں

یا سلطان جہان پناہاں، توں ہیں پیر اساڈا
اوس خلیفے معلّم ناہیں، قدر بلند تساڈا

جے تشریف لیاؤ اِیتھے، کرساں خدمتگاری
خدمت گاراں تائیں دیساں، نیم روز میں ساری

عرضی اوسدی پڑھ کے حضرت، لکھے جواب رباعی
اَگے کرو مطالعہ یارو، کہے محمدؔ داعی

چوں چتر سنجری رخ بختستم سیاہ باد
با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم

تا یافت جان من خبر از ملک نیم روز
صد ملک نیم روز بیک جونمی خرم[۴]

فرہنگ منقبت (۷۴)

۱)	خلیفہ بھارا	مراد خلیفہ بغداد بوقت سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور یہ خلیفہ معتزلہ (گمراہ) مذہب کا پیروکار تھا۔
۲)	نیم روز ولایت	ملک نیم روز، ملک سیستان (معجم البلدان صفحہ 350)
۳)	عرضی	خط
۴)	سنجری بادشاہ کی چھتری کی طرح میرا بخت سیاہ ہو، اگر میں فقر کے ہوتے ہوئے سنجر کے مُلک کی ہوس کروں۔ جب مجھے مُلک نیم روز کی حقیقت معلوم ہوئی تو میں نے فیصلہ کیا کہ جو (گندم کی طرح فصل)، کے ایک دانے کے بدلے بھی سو ملک نیم روز نہ خریدوں۔ (مذکورہ بالا منقبت میں فارسی متن کے اشعار کی نظر ثانی و ترجمہ از قلم ڈاکٹر عارف نوشاہی صاحب)	

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۳۰، مناقب غوثیہ ص: ۲۱۱، سبع سنابل صفحہ 377

Ghous ul Azam Dastagir Page 76

منقبت (۷۵)

راوی کرے روایت آہا، رفضی[۱] مرد اک بھارا
بیت اللہ وِچ ملیا شاہ نوں،[۲] واہ شہہ ربّ پیارا

حضرت اَگے ہویا سوالی، پچھ کرے اِس گل دی
مذہب بہت کیہڑا حق میراں، خبر دسالو جلدی

جیہڑا حق ہوئے اوہ پکڑاں، پھِراں نہ پاسیں پاسیں
شہہ کہیا اَج راتیں شخصا، سار اس گل دی پاسیں

اوہ دل اندر کرے دلیلاں، حجت محکم پائی
جے اَج راتیں اینویں ڈٹھیم،[۳] تاں منساں اولیائی

جے کجھ نظر نہ آیا مینوں، اَج اس راتے اندر
تاں ایہہ خرق عادت جو دِسدا، جاناں سارے مندر

جو مرید خلیفے شاہ دے، صدق اونہاں وَل دَھردے
اینویں حکمت کر کے ظاہر، نام کرامت کردے

رات پئی تان اس جنے نے، غسل کرایا تن نوں
سُتا وِچ وضو دے جامے، پاک لگا بدن نوں

خوابے اندر نظری آئیوس، قائم روز قیامت
سے خلق اللہ تپ دی سڑدی، بعضے وِچ امامت

ایہ آوازہ عرشوں آیا، یا علیؓ کر بھالاں[۴]
مذہب باطل حق جنہاندا، سبھ نکھیڑو چالاں

خط خلاصی دا اوس دیہو، جس دا مذہب حق ہو
باطل مذہب والے تائیں، گل زنجیر طبق ہو

مولیٰ علیؓ ہوئے تَد ظاہر، نالے ہور اصحاباں
حاضر ہوئے فرشتے کاتب، دفتر کھول کتاباں

مذہب سبھ تحقیق کیتو نے، پھیر بنائے ٹولے[۵]
اکناں خط خلاصی ملیا، اِک سنگل پاء جولے

اکناں نوں ربّ عزت دِتی، اکناں ملے خواری
اک بہشتیں داخل ہوئے، اک چلے وِچ ناری

ایہہ تماشا دیکھ اوس شخصے، بہت لگی حیرانی
مَلکاں[۶] اَگے ہویا سوالی، دَسو کجھ نشانی

کس کس مذہب دے ایہہ بندے، اِکناں اوہ وڈیائی
اکناں دے بھا ایڈ خواری، جس دا اَنت نہ کائی

تیرے نال ہوئیگی اینویں، مَلکاں کہیا یارا
سُنی ہو چھڈ مذہب اگلا، جے لوڑیں چھٹکارا

جاگ وضو کر پڑھے دوگانہ، توبہ توب پکارے　　پھڑیوس سُنی مذہب چھڈے، رَفضی لچھن سارے (۷)
حضرت میراں دی وِچ خدمت، اُٹھ سویرے آیا　　کرے ارادہ خواب وچاراں، اَگوں شاہ فرمایا
آء شخصا ہُن قیدوں چھٹیوں، پائیو اَج خلاصی　　خاص ہوئیوں چھڈ باطل مذہب، اگے آہوں عاصی
دنیا داری دے وِچ رَفضی، میں بھی اَگے آہا　　چھڈ اوہ فقر تیرا ہن پھڑیا، یا میراں دَس راہا

فرہنگ منقبت (۷۵)

۱)	رَفضی (رافضی)	مراد رافضی جو صحابہ کرام سے بغض رکھتا ہو، اسم گرامی شاہ **نعمت** اللہ ولی کرمانی تھا
۲)	ملیا شاہ نوں	مراد مرید غوث اعظم شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں
۳)	ڈٹھیم	میں نے دیکھا
۴)	ایہ اوازہ (آوازہ) عرشوں آیا یا علی کر بھالاں	یہ آواز عرش سے آئی ہے کہ اے علی رضی اللہ عنہ تلاش کر کے
۵)	ٹولے	گروپ
۶)	مَلکاں	فرشتوں نے
۷)	رَفضی لچھن سارے	رافضیت والے سارے کام
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۶۳، مناقب غوثیہ ص: ۲۱۲		

منقبت (۷۶)

کہندے ہک ابدالی[۱] چائی، خدمت اک مقررہ
اک دن پُچھ نہ آئے اس تھیں، ڈِھل لگی اک ذرّہ

ہوئی کجھ خطائی اُس تھیں، آیا غضب الٰہی
قربّ ولایت کھسی اوس تھیں، جے کجھ اَگے آہی

جاں بیچارے رہا نہ چارہ، عاجز ہو درماندا[۲]
تک پناہ حمایت بھاری، میراں دے دَر جاندا

شہہ دے مدرس پاک شریفوں، خاک مبارک لیندا
اوّل چم اکھیں پر رکھے، منہ تے فیر ملیندا

توبہ اجے نہ آکھی آہی، اوس نے اس زبانوں
ایہہ کم کرنے ساتھ اس پائی، بخشش حق سبحانوں

اَگے نالوں اوچا درجہ، لدہوس[۳] قربّ خدائی
صدقہ میراں جی دا پائیوس، نعمت پھیر سوائی

ہاتف تھیں[۴] آوازہ آئیوس، سن توں مرد جواناں
خاک لئی توں اوسدے دَرتوں، جو سردار جہاناں

سیّد عبدالقادر سائیں، اوہ محبوبّ خدائی
خاک اونہاندی پچھے تیری، بخشی سبھ خطائی

درجہ اگلا دِتا تینوں، ہتھوں اوس تھیں بھارا
میراں دی وِچ خدمت جائیں، اوہ محبوبّ پیارا

شکر بجا لیاویں اوسدا، اندر ہر ہر حالے
مالک دا ایہ حکم مبارک، جاں سنیاں ابدالے

اوہ ابدال آیا وِچ مدرس، جتھے سی شہہ میرا
عالم فاضل ہور مشائخ، مجلس نیک چوفیرا

جو کجھ اوس پر ہوئی عنایت، اوسدا کر شکرانہ
وِچ جناب سلامی ہویا، اوہ اَبدال یگانہ

اکھیں ڈِٹھے باہجھ محمدؐ آکھاں شکر ہزاراں
پیر اساڈا غوث الاعظم، نام شریف چتاراں[۵]

بی بی یوسف خوابے ملیا، عشق لتھا مل تھانے
رو رو وین کرے اس گل تھیں، نام مقام نہ جانے

آکھے نام دَسوتاں گاواں، جائے دَسوتاں آواں
تاں مت درد وچھوڑے کولوں، کجھ تفاوت پاواں

شکر الٰہی کہاں محمدؐ، نام شہاں دا جاناں
چُم زمیں کراں نِت سجدہ، طرف شریف پچھاناں

راہ اوس دے تے جھگی پائی، بیٹھا اِک ہاں کُچھے[۶]
شالا اوہ شاہ ولیاں سَندا، میں عاجز نوں پُچھے

فرہنگ منقبت(۷۶)

۱)	ابدالی	ولائت کے مقام کا نام ابدال
۲)	جاں بیچارے رہا(رہیا) نہ چارہ، عاجز ہو درماندا	جب اس کے پاس کوئی چارہ نہ رہا تو پھر عاجزی و پریشان حالی کے ساتھ بارگاہ غوثیت مآب میں حاضر ہوا
۳)	اَگے نالوں اوچا (اُچا)درجہ لدہوس (لدھیوس)	پہلے سے بھی اعلیٰ درجہ مِلا ،مل گیا
۴)	ہاتف تھیں	غائب سے
۵)	چتاراں	پکاراں
۶)	کوچھے(کُچھے)	ایک کونے میں

حوالہ جات:تفریح الخاطرص: ۱۰۲،مناقب غوثیہ ص: ۲۱۵، The Sultan of the Saints Page 109

نوٹ: اوپر منقبت میں لفظ شہہ سے مراد شاہ بغداد رضی اللہ عنہ ہے

منقبت (۷۷)

راوی کہے اک فاضل صاحب، آہے مرد اُجالے
روز جمعہ دے بعد نمازوں، لے شاگرداں نالے

قبراں اُتے فاتحہ آکھن، شہروں باہر ہوئے
گورستان[۱] آہا اک واہندا، اوتھے جا کھلوئے

کالا ناگ اُنہاں نوں اوتھے، بھارا نظری آیا
قتل کرو تک موذی تائیں، حضرت نے فرمایا

حضرت دے فرمانے اُتے، اوہناں عمل کمایا
عاصا مار اوہ ناگ اس فاضل، پل وِچ مار مکایا

مارن ساتھ بلُھوناں[۲] آیا، سبھناں ڈِٹھا ظاہر
اُس فاضل دے گِردے[۳] ہویا، جان نہ دیندا باہر

ایسا واؤ اڈایا فاضل، اندر دھوڑاں گرداں[۴]
گیا اوچیرا غائب ہویا، دِسّے ناں شاگرداں

تک شاگرد ایہ حال حقیقت، حیرانی وِچ آئے
رووِن خاک سرے سر پاون، پیش نہ کوئی جائے

ساعت پچھے نظر پیو نے، فاضل ہویا ظاہر
اچن چیت اِک جنگل، وِچوں نکل آیا باہر

دوڑ رَلے شاگرد تمامی، ہوئے آن سلامی
دیکھن کی اوس فاضل لگا، جوڑا نواں تمامی

ہیٹھ پوشاک[۵] لگی سی اگلی، اُتے تازی بَردی[۶]
حال حقیقت جو کجھ گزری، پُچھن لگے دردی

کیونکر غائب ہویوں حضرت، کتھوں خلعت پائی
فاضل لگا کہن کہانی، سنیوں میرے بھائی

مینوں ایتھوں چا کھڑیو نے، واؤ نال برابر
اَگے شاہی جِنے کالے،[۷] جاء کیتو نے حاضر

ڈِٹھا میں اس ہتھ وِچ پکڑی، باہر تیغ[۸] میانوں
تخت شہانے اوپر بیٹھا، بولے نہیں زبانوں

اِک جوان مبارک صورت، حدوں حُسن گہنیرا
لاٹ جمال کمال اس دے دی، روشن کرے ہنیرا

مویا پیا منہ شاہ دے اَگے، سر بہناں رَت جاری[۹]
چنن جیہی دیہی اس دی، رَتو رَنگی ساری

جنہاں مینوں کھڑیا آہا، شاہ اونہاں نوں کہیا
کون کوئی ایہہ کتھوں، آندا ہیگا مرد کویہا

فرہنگ منقبت (۷۷)

۱)	گورستان	قبرستان
۲)	بلہوناں (بلُو ہناں)	آگ بگولا، چکر میں تیز آندھی
۳)	گِردے	اِردگرد
۴)	دُھوڑاں گرداں	دُھول غبار، گرد وغبار
۵)	ہیٹھ پوشاک	نیچے والے کپڑے
۶)	تازی بَردی	نئی چادر
۷)	جِنے کالے	کالے جِن
۸)	تیغ	تلوار
۹)	سر بہناں رَت جاری	سر سے خون جاری تھا

اُنہاں کہیا ہے ایہہ خونی، جس ایہ قہر کمایا
سوہنا ایہ جوان اساڈا، اسے مار گوائیا

تاں اُس شاہ میرے وَل ڈِٹھا، دیدے کر قہر دے
کہیوس مینوں اَنھاں آہوں،[۱] اے اُستاد شہر دے

ایہہ جوان گناہی ناہا، کیوں ہُدھ مار گوایا
کی نقصان کیتا اس تیرا، کی کجھ عیب کمایا

منکر ہو میں کہیا شاہا، ایہہ سب کوڑ پکارن
حاشا اللہ[۲] میں نہ گُٹھا،[۳] اس جوانے کارن

ایہہ جواب میرے تھیں سن کے،اس جناں دے شاہے
کیہا طرف اونہاندی تک کے، تتی نال نگاہے[۴]

دَسو ایہہ کی کہندا سچ مچ، تسیں سچے ایہہ سچا
نہیں تاں مول تساڈا پٹاں، ماراں گا زَن بچہ

کہن لگے پھر اوہ مخالف، سُن توں شاہ جہانی
ہتھ اسدے وِچ لوہو[۵] بھریا، عاصا دیکھ نشانی

عاصا ہتھ میرے جد ڈٹھیوس، سچ مچ رَتو بھریا[۶]
غصے نال اُس شاہ شتابی، فیر میں وَل منہ دھریا

آکھے دَس ایہہ لوہو کس دا، جے ہُدھ خون نہ کیتا
تاں میں سچ سنایا اوتھے، کیونکر رہاں چوپیتا

ایہ جوان نہ گُٹھا عاصی، ایسا شیر بگھیلا
لیکن میں اِک گُٹھا شاہا، کالا ناگ مریلا

ایہ جواب میرے تھیں سُن کے، شاہ کہے توں جھلا
ایہو ناگ آہا اس ویلے، گُٹھو[۷] دیکھ اکلا

جاں ایہ شاہ فرمایا مینوں، خوف پیا دل بھارا
طاقت رہی نہ گل کرن دی، چپ ہویا بیچارا

تاں شاہے قاضی وَل تک کے، کہیا خون اس منیاں
حکم کرو تاں ماراں اس نوں، پکا خونی بنیاں[۸]

قاضی حکم قتل دا کیتا، مفتی فتویٰ دِتا
شاہے مارن کارن ننگا، تیغا ہتھ وِچ لِتا[۹]

اُس ویلے میں مردے ہوئے، عاجز ہو بے چارہ
میراں وَل فریاد پکاری، جس دا سخی دوارہ

کہیا میں ہر ویلے مینوں، پیر سچے دیاں دھیراں
پہنچ اس وقت شتابی کر کے، یا میراں سر پیراں

جاں میں ایہہ فریاد پکاری، اچن چیت کی تکدا
اِک جوان مبارک آیا، چہرہ نور چمکدا

نال شتابی آء اوس پھڑیا، تیغہ شاہ دے ہتھوں
کہیوس اِس نوں ماریں ناہیں، خلعت بخشیں ہتھوں

فرہنگ منقبت (۷۷)

۱)	انھاں آہوں (آہیوں)	کیا آپ اندھے (نابینا) تھے
۲)	حاشا اللہ	اللہ تعالیٰ کو پاکی ہے
۳)	نہ گُٹھا	قتل نہ کیا
۴)	تتی نال نگاہے	گرم نگاہ (نظر) کے ساتھ یعنی غصے کے ساتھ
۵)	لوہو (لہو)	خون (جدید رسم الخط میں لفظ لہو)
۶)	رَتو بھریا	چہرے پر غُصے کے اثرات سے سرخی کا آنا
۷)	گُٹھو	قتل کرو
۸)	پَکا خونی بنیاں	تصدیق شدہ قاتل بن گیا ہے
۹)	ہتھ وِچ لِتا (لیتا)	ہاتھ میں لیا

ایہہ مرید اُنہاندا ایہی، جو معشوق حقانی
غوث الاعظم حضرت میراں، محی الدّین جیلانی

شاہ ولیاں عبدالقادر، سیّد ابو محمد[1]
جیکر پچھ کرے اس کارن، اوکھا ہوسیں بے حد

جاں ایہہ نام مبارک سنیاں، اوس جِنّاں دے شاہے
تِکھی[2] تیغ سٹی ہتھ وِچوں، وَٹ متھے توں لاہے

مینوں کہیوس اے استاد، چھوڑ خیال خطر دا
حضرت میراں جیوں دے ادبوں، بخشیئم[3] خون پسر دا[4]

ہو امام جماعت اَگے، اُٹھ نماز گزاریں
منگ دُعائیں بخشش ربّ تھیں، ایہہ اندوہ وساریں

بعد نمازوں خلعت دے کے، رخصت مجھ فرمایا
جنہاں مینوں کھڑیا آہا، اتھے اونہاں پہچایا

غائب ہوئے لیاون والے، جاں میں اتھے پوہتا
ہن تک نظر نہ آئے ہرگز، تک تک تھکوس بُہتا

کی حاجت جے کرے محمدؔ، محتاجی ہر ہر دی
ہمت تیری دوہیں جہانی، سبّھو کارج کر دی

فرہنگ منقبت (۷۷)

۱)	سیّد ابو محمد رضی اللہ عنہ	حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کنیت
۲)	تکھی	تیزی سے، جلدی سے
۳)	بخشیئم	میں نے بخش دیا
۴)	پسر دا	بیٹے کا
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۳۰، مناقب غوثیہ ص: ۲۱۶		

منقبت (۷۸)

کرن روایت اک زمانے، اندر شہر شہاندے
اشرف وِچ بلاداں[۱] جس نوں، کر بغداد بلاندے

غلبہ ہویا وَبا[۲] دا ایسا، اندر ہر دہاڑے
کئی ہزاراں آدم مردے، علّت خلق اُجاڑے

وِچ جناب شہانی آئی، رَل جماعت لوکاں
آن حقیقت ظاہر کردے، رو رو مارن کوکاں

حضرت نے فرمایا ظاہر، ایہ ازار حرارت
مدرس میرے دا جو گردا، اسدی کرو زیارت

سبزی گھاء[۳] لیجاؤ اوتھوں، سبھناں گھوٹ پیاہو[۴]
اس عِلّت[۵] تھیں اللہ بھاوے، سبّ خلاصی پاؤ

لوکاں جیوں حضرت فرمایا، تینویں عمل کمایا
برکت اس فرمان سچے دی، ربّ اوہ روگ گوایا

سبھناں صحت کامل پائی، کوئی نہ رہیا ماندا
آہی خلق حسابوں باہر، اَنت نہ پایا جاندا

ذرّہ ذرّہ کر کھڑیو نے، اوتھے گھاہ نہ رہیا
قطرہ آب کھڑو[۶] مدرس تھیں، پھر حضرت نے کہیا

جیکوئی اِک قطرہ پانی، اس مدرس تھیں پیوسی
اللہ بھاوے صحت پاسی، پاک اس روگوں تھیوسی

لوگ اینویں سن کردے جاندے، جیوں حضرت فرماندے
مولیٰ روگ ہٹایا اوتھوں، ثابت اُٹھے ماندے

پھر بغداد مَنّور اندر، کدی وباء نہ آئی
میراں جی طبیب اساڈا، شالا روگ گوائی

میراں نگری دل میرے دی، دن دن مردی وَتدی[۷]
قطرہ اوس پانی دا بخشو، کھڑے وبا غفلت دی

فرہنگ منقبت (۷۸)

۱)	بلاداں	شہراں، شہروں میں (بلاد کی جمع)
۲)	وَبا	بیماری (طاعون کی بیماری)
۳)	سبزی گھاء	سبز گھاس
۴)	گھوٹ پیاؤ	گھاس رگڑ کر پانی میں مکس کر کے پلاؤ
۵)	عِلت	بیماری
۶)	آب کھڑو	پانی لے جاؤ
۷)	میراں نگری دل میرے دی، دن دن مردی وَتدی	اے میرے پیارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ میرے دِل کی نگری دن بدن غفلت سے ویران ہوتی جارہی ہے پانی کا ایک قطرہ عطا فرمائیں کہ جس سے غفلت کی بیماری دور ہو جائے۔

حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۳۳، تفریح الخاطر ص: ۱۰۵، مناقب غوثیہ ص: ۲۱۹

منقبت (۷۹)

راوی کرے روایت اک دن، میراں شاہ شہاندے
خانے پاک شریف اپنے وَل،اُٹھ تشریف لیجاندے

ہو ٹُر یا ہمراہ شہاں دا، حضرت شیخ الابرار
بیٹا میراں صاحب جی دا، سیّد عبدالجبار[۱]

ڈِٹھا جاں فرزند پیارے، حضرت گھر وِچ پُہتے[۲]
بیٹے تائیں نظر نہ آون، تک تھکے تھاں بُہتے[۳]

حضرت مائی صاحب کولوں، جا فرزند پچھایا
یا مائی اَج گھر تساڈے، بابا صاحب آیا

میں بھی سَنگ انہاندے آہا، ہن مجھ نظر نہ آون
ایہہ گل سُن کے مائی صاحب، بیٹے نوں فرماون

پندرہ روز ہوئے فرزندا، شاہ نہ آیا ایتھے
سن فرزند لگی حیرانی، گئے خدایا کِتھے[۴]

جس مبارک حجرے اندر، کردے طاعت راتی
جا فرزند پیارے پائی، اوس حجرہ وِچ جھاتی[۵]

جاں اس حجرے دا دروازہ، جا فرزند ہلایا
کھُلے ناہیں جاتوس اندر، سنگل ہوڑا لایا

تاں فرزندے معلم کیتا، حضرت ایہن اندر
ہتھیں بدھیں رہیا کھلوتا، دَر پر شاہ قلندر

ادھی رات کھری جد گزری، میراں لاہ دروازہ
تک فرزند پیارے تائیں، کہیا کر آوازہ

حجرے اندر جاندا مینوں، ہیں سدا توں تکدا
بیٹا اینویں اندر آواں، کوئی تک نہ سَکدا

وانگن جدّ مبارک میرا، جُسہ[۶] ہے نورانی
جیونکر انہاں سایہ ناہا، تیویں مجھ نشانی

اِک دن دوہاں حرماں پائی،لک نبی ﷺ دے چادر
گنڈھ[۷] دِتی پھر چھِکن لگے، آپ کھلوتے حاضر

جیوں جیوں چھِکن[۸] حرم مبارک، چادرنوں گنڈھ آئی
وِچ وجود شریف نہ آیا، اوہ سی نور خدائی

اوہ وجود دِتا ربّ مینوں، دِساں جیکر چاہاں[۹]
نہیں تاں نظر نہ آواں توڑے، پیا پھراں وِچ راہاں

جاں فرزند سُنی حضرت تھیں، ایہہ خوشخبر پیاری
بہت ہوئے خوش وقتی، بیٹے دَم دَم شکر گزاری

فرہنگ منقبت (۷۹)

۱)	عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ	شیخ ابرار سید عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ مختصر تعارف: پیران پیر غوث صمدانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ جن کا وصال مبارک ۵۷۳ھ میں ہوا۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۱۵۹) آپ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے دروازہ میں داخل ہونے سے پہلے بائیں ہاتھ پر مرجع خلائق ہے)
۲)	پہتے	پہنچے
۳)	تھاں بہتے	بہت جگہ
۴)	کتھے	کہاں
۵)	جھاتی	جھانک کر دیکھا
۶)	جسہ (جُسّا)	جسم مبارک
۷)	گنڈھ (گَنڈ)	گرہ
۸)	چِھکن	کھینچا، کھینچنا
۹)	دِساں جیکر چاہاں	جب چاہتا ہوں تو نظر آتا ہوں

غائط بول[۱] زمیں نگل لیندی،[۲] جاں حاجت نوں جاندے
پھر جاں میراں جی دے بدنوں، پرسا[۳] ہوندا باندے

اُس خوشبوئی تھیں ہو جاندے، کوچے گلی معطر
جس راہ لنگہن[۴] تریہہ دِہاں[۵] تک، رہندا راہ معنبر

مکھی بدن مبارک اُتے، ہرگز بہے نہ کائی
سبھ خاصیت نانے ﷺ والی، میراں جی وِچ آئی

پاک نبی ﷺ تے میراں اندر، فرق نہیں کجھ لبھے
جو خاصیت اوہناں آہی، اِنہاں اندر سبھے

جاں فرزند پیارے دِل وِچ، ایہہ بیان لیاندا
حضرت میراں شاہ شہاں دا، اَگوں ائیوں فرماندا

عبدالقادر فانی باقی، وِچ وجود نبی ﷺ دے
صلی اللہ علیہ وسلم، جو سرتاج سبھی دے

باللہ ایہہ وجود مبارک، حضرت نانے سَندا
نہیں وجود ایہ عبدالقادر، قسم کر آکھاں بندا

پھر فرزندے عرض چتاری، ایہہ گل بہتر ہوندی
سیس مبارک[۶] تے جے بدلی، سایہ رکھ کھلوندی

میراں نے فرمایا بیٹا، جیکر ایہہ بھی ہوندی
نبی بناندی مینوں خلقت، شبہیاں اندر پوندی[۷]

نبی نہیں ہن ہوناں مینوں، کر کے نبی منیندے
ایس سببوں جان اوہ چھڈے، نہیں تاں آہے دیندے

یا میراں توں فانی باقی، جیوں ہویوں وِچ احمد ﷺ
تیویں کرو محمدؐ تائیں، وِچ غلام محمد[۸]

فرہنگ منقبت (۷۹)

۱)	غائط	عربی لفظ، یہاں معنی فضلات مبارکہ (فرہنگ عامرہ صفحہ ۵۲۰)
۲)	نِگل لیندی	جذب کر لیتی تھی
۳)	پرسا	پسینہ مبارک
۴)	لنگہن	گزریں
۵)	تریہہ (ترہی) دِہاں تک	تیس دن (دناں) تک ۶) سیس مبارک: سر مبارک
۷)	شبہیاں اندر پوندی	شک وشبہ میں پڑنا، فتنے میں پڑنا
۸)	غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ	حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد حضرت غلام محمد کلروڑی رحمۃ اللہ علیہ
حوالہ جات: تفریح الخاطر ص: ۱۰۶، مناقب غوثیہ صفحہ 221		

منقبت (۸۰)

ایہ حکایت کرن جماعت، شیخ مرید اونہاندے　　غوث الاعظم کر تاکیداں، آپ آہے فرماندے
ہر ہر سال مہینے جہڑے، چن دیہاڑے آون[۱]　　جس ویلے[۲] آء داخل ہوون، مینوں خبر پچاون
نیکی بدی ہوئی جو ہونیں، اس برس وِچ ساری　　اوّل مینوں دَسن پُچھن، پچھوں لگن کاری
اینویں[۳] جمع دیہاڑے سارے، پُچھے باہجھ نہ جاندے　　ذرّہ جتناں حکموں باہر، ناہیں عمل کماندے

فرہنگ منقبت (۸۰)

۱)	چن دیہاڑے آون	ہر چاند کے حساب سے اسلامی مہینے کی ابتداء
۲)	ویلے	وقت
۳)	اینویں (ایویں)	اسی طرح
حوالہ جات: گلدستہ کرامات ص: ۱۸۷، تفریح الخاطر ص: ۱۳۰		

در بیان رحلت پیر پیراں ومناجات مصنف بجناب شاہ میراں

کرن روایت جاں اوہ شمس آیا کول غروبی[1] عزرائیل فرشتہ ربّ تھیں آیا سن مکتوبی
جیونکر خوب لپیٹے رقعے یار یاراں وَل گھلدے[2] تینویں[3] آن پچایا شاہ نوں رقعہ پیک اجل دے
جس قطب الاقطاب بولاندے حضرت عبدالوہاب اوہ فرزند بزرگ انہاندا سیّد عالی جناب
ہتھ انہاندے ملیا رقعہ آہا ایہہ سرنامہ اَگے عربی لکھ دسالاں اَگوں لکھے نہ خامہ

فرہنگ مناجات مصنف بجناب شاہ میراں

۱)	شمس آیا کول غروبی	سورج کے غروب ہونے کا وقت آیا یعنی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو سورج سے تشبیہہ دے کر آپ کے وصال مبارک کی طرف اشارہ ہے۔
۲)	یار یاراں وَل گھلدے	دوست اپنے دوستوں کے پاس بھیجتے ہیں
۳)	تینویں (تیویں)	اسی طرح
حوالہ جات: The Sultan of the Saints Page 296		

هَذَا المَکْتُوبُ مِنَ المَحبُوبِ بِالمَحبُوبِ[1]

بعد اس تھیں پھر ظاہر ہویا، گریہ زاری نالہ
دیکھے باہجھ نہ لِکھ محمدؐ آکھ درود اُجالا

توڑ ابد تک کل مخلوقاں، جے کر قلم چلاون
اجے مناقب میراں جی دے، لکھن وِچ نہ آون

عاشق جس دا اللہ ہویا، اَنت اس دا کس پایا[2]
اس بہانے نام شریفوں، میں بھی ورد کمایا

نال زبان آلودی[3] آکھے، پاک مناقب شاہی
نام اللہ دے بخشیں میراں، ایہہ میری کوتاہی

قلم میری نے جیکر کوئی، لکھیا حرف اوّلا[4]
نال کرم دے کجیں[5] حضرت، بخشش دا پاء پلا

اس وچھوڑے تیرے حضرت، ساڈی جان ونجائی
رحمت کر یا غوث الاعظم، صدقے نام خدائی

اللہ پیدا کیتا تینوں، رحمت کان جہاناں
محروماں تھیں کیوں چھپائیو، روپ انوپ شہاناں

حسن الٰہی دے خوش باغوں، توں تازہ گل لالہ
خاک وِچوں سر باہر کڈھیں، دَسیں روپ اُجالا

نرگس وانگن بہتا ستوں، اوڑک حضرت جاگیں
منبر تے چڑھ وعظ پکارو، میں عاجز دے بھاگیں

کالی رات وچھوڑے والی، روشن کرو وصالوں
کھڑو ہنیرا دل میرے دا، بال چراغ جمالوں

عنبر[6] دی خوشبوئی والے، جامہ بدن لگاؤ
دھر کافوری جبہ[7] سر تے، نظری میری آہو

اوہ نورانی قد سفیدا، جھنڈ معنبر کالے
میں عاجز نوں دسو میراں، صدقہ نام تعالے

دِیدے[8] میرے کرنعلیناں، ناڑیں ہوون[9] دھاگے
قدم تساڈے اُس وِچ آون، جاناں طالع[10] جاگے

آہو بھر جہان اڈیکے، تکن راہ تمامی
قدم تساڈے چمیں لوڑن، کیا خاصے کیا عامی

حجرے وچوں باہر آہو، ظاہر دِسو سانوں
قدم مبارک سر میرے تے، رکھو کر احسانوں

نام اللہ دے میں تتی نوں، ہتھی دے اُٹھالو
کھوہ[11] غفلت دے اندر ڈُبیم،[12] میراں باہر نکالو

فرہنگ

۱)	هَذَا المَکْتُوبُ مِنَ المَحبُوبِ بِا المَحبُوب	یہ خط محبوب کی طرف سے محبوب کے نام ہے
۲)	اَنت اس داکس پایا	اس کی شان وعظمت کی انتہا کسی کو معلوم نہ ہوسکی
۳)	زبان آلودی	گناہوں سے آلودہ زبان
۴)	اوّلا	غیر مناسب
۵)	کجیں	پردہ کرنا
۶)	عنبر	ایک مشہور اور نہایت عمدہ خوشبو کا نام جو ایک قسم کا موم ہے۔ جو کوہستان ہند اور چین میں شہد کی مکھیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ (فیروز اللغات فارسی صفحہ ۱۰۰)
۷)	کافوری جبہ	سفید لباس
۸)	دِیدے	آنکھیں
۹)	ناڑیں ہوون	رگیں ہوں
۱۰)	طالع	مقدر، نصیب
۱۱)	کھوہ	کنواں، غفلت کے کنویں میں
۱۲)	ڈبیم	میں ڈوبا ہوا ہوں
حوالہ جات: تفریح الخاطر صفحہ 153، گلدستہ کرامات صفحہ 169، مناقب غوثیہ صفحہ 276		

حاشیہ: انوپ بمعنی بے مثل

توڑے[۱] نیر[۲] گناہاں اندر، میں عاجز ہاں ڈبّا
پر ترہایا[۳] راہ تیرے تے ڈَھٹھا ہاں محبوبا

توہیں بدل رحمت والا، آس رکھاں میں تیری
برسیں سر میرے تے حضرت ایہو تشنہ[۴] میری

چاہاں دُھوڑ راہاں دی سہکے،[۵] جاواں طرف اُس گھر دی
اکھیں اندر سرمہ پاواں خاک تساڈے در دی

مسند[۶] تیری تے کر سجدہ، چُم پڑھاں شکرانہ
دیکھ چراغ مَنّور تیرا ہوواں میں پروانہ

وِچ دربار تساڈے پہنچاں، نال محبت خاصی
خاص کرو کر نظر کرم دی توڑے ہاں میں عاصی

توں ہیں بدل رحمت والا یاسیّد سردارا
کیا آدم کیا خوک اوہ پانی پیندا ہے جگ سارا

توڑے میں وِچ لکھ پلیدی پاک نہ وال[۷] اک میرا
پاک پلید سبھے تے برسے بدل رحمت تیرا

توڑے میں ہاں عاجز بندہ لکھ گناہاں بھریا
تحفہ میراں جی دا آندا جے کجھ میں تھیں سَریا[۸]

یا میراں ربّ قدرت دِتی خاص تساڈے تائیں
بخش شفا مربی میرے کامل صحت دوائیں

پُور پیالہ شوقے والا میرے پیر پیاہو
میں مُردے اُس آب حیاتوں اک گھُٹ دے جیواہو

خالی میں ہاں دُنیا دینوں ناں کجھ ہتھ نہ پلے
پاک جناب تیری دا تکیہ[۹] ہر ویلے ہر گلے[۱۰]

آسا میری توڑو ناہیں توڑ پچاہو میراں
بخش شراب محبت والا شاد کرو دلگیراں

پیر میرے دا پور تمامی پار چڑھاؤ بھر کے
اُس بیڑے وِچ میں بھی ہوواں بنّے لگّاں تر کے

جیوں حاجی عبداللہ تائیں پاک جمال دکھائیو
تیویں مینوں دسو میراں نام اللہ دا پائیو

غرضاں بہت حسابوں باہر گشتر وِچ نہ آون
لیکن بخشش تیرے اَگے ذرہ قدر نہ پاون

میں کجھ منگ نہ سکاں میراں آپے کرم کماہو
لائق شان اپنی دی مینوں خیر جنابوں پاہو

فرہنگ

۱)	توڑے	اگرچہ، بھاویں
۲)	نیر	ندی
۳)	ترہایا	پیاسا
۴)	تشنہ	پیاس، اشتیاق
۵)	سہکے (سہہ کے)	برداشت کر کے
۶)	مسند	بیٹھنے کی جگہ
۷)	وال	بمعنی بال
۸)	سریا	جو کچھ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے
۹)	تکیہ	بھروسہ
۱۰)	ہر گلے	ہر بات

در بیان وجہ تسمیہ ایں کتاب و تاریخ تصنیف و سلسلۂ پیران خود گوید

ہندی وِچ زبان مناقب لِکھ کھڑے[۱] ول میراں
اس نسخے دا نام اونہاں نے دھریا تحفہ میراں

شالا ترّے محمّد وَلوں ایہہ تحفہ اس جائے
میں عاجز ول نظر کرم دی حضرت میراں پائے

سنہ مبارک ہجری آہا باراں سو چوہتر ۱۲۷۴ء
جاں تصنیف محمّد کیتا ایہہ مبارک دفتر

کامل پیر مربی میرا نام غلام محمد[۲]
اہل شریعت اہل طریقت وانگ امام محمد[۳]

پیر انہاندا مست محبت غوثاں وِچ یگانہ[۴]
شمع حقانی اوپر دائم بدوح شاہ پروانہ

ہادی[۵] اس دا حاجی[۶] صاحب سالک راہ ہدایت
بردے[۷] جو درگاہ اسدی دے سبھے شاہ ولایت

راہبر اس دا شاہ شہاں دا پیرا شاہ قلندر
سدا تصرف جس دا جاری دوہاں جہاناں اندر

شالا اس محمد تائیں دائم وِچ غلاماں
کرے قبول اوہ شاہ شہاں دا ہویاں تَم کلاماں

دم اوڑک دے کلمہ طیب کرے اسانوں یاری
کرے نصیب حیاتی مولی غفلت وِچہ نہ ماری

فرہنگ در بیان وجہ تسمیہ ایں کتاب

۱)	لِکھ کھڑے	لکھ دیئے ہیں
۲)	غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ	حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد سائیں غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ (مزار مبارک آزاد کشمیر میں ڈڈیال کے قریب ڈیم میں کلروڑی ،پلیر شریف مرجع خلائق ہے)
۳)	امام محمد رحمۃ اللہ علیہ	امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (فقہ حنفی کے امام) کے شاگرد خاص امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
۴)	یگانہ	بے مثال ،منفرد
۵)	ہادی	بمعنی ہدایت دینے والا مرشد
۶)	حاجی	مراد حاجی بگا شیر رحمۃ اللہ علیہ (مزار مبارک درکالی شریف نزد کلر سیداں)
۷)	بردے	نوکر

سال تاریخ از تصانیف کمترین شاگردان مصنف ایں کتاب بندہ ملک ساکن جہلم

منبع جود و بحرِ کرم و سخا
چشمۂ فیض و صوفی بصفا

آپ (حضرت میاں محمد بخش ﷺ) بلا شُبہ سخاوت کا منبع ہیں اور مہربانی اور سخاوت کا سمندر ہیں آپ کی ذات لوگوں کو نفع دینے والی ہے آپ ﷺ صوفی ہیں جو ظاہر اور باطن سے صاف ہیں

زاہد و عابد و ولی خدا
پارسا متقی و اہل رضا

آپ ﷺ کی ذات پرہیز گار، عبادت الٰہی میں رہنے والی اور ولی اللہ ہیں آپ ﷺ بے لوث پارسا ،اللہ کریم کا خوف کھانے والے اور تسلیم و رضا کے پیکر ہیں۔

ہمہ پیوند ہائے بگستہ!
کم عزم چست بر بستہ

یہ گوہر فشانی آپ ﷺ کی ذات مبارک سے پیش خدمت ہوئی ہے وہ آپ ﷺ کی کمر ہمت کی اور نظر کرم کی بنا پر منظرِ عام پر آئی ہے سب آپ ﷺ کی سعی جمیلہ کا ثمر ہے۔

جملہ دنیا بنظرِ ہمت او
گر بہ بلیند ہمہ نیرزد جو

آپ ﷺ کی محنت و ہمت ساری دُنیا میں رنگ لائی ہے۔دُنیا کی کامرانی اُسے ملتی ہے جو اِس کے لئے دستِ ہمت و محنت سے کام لے۔اُسے وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس کے لیے کوئی کمر ہمت باندھے۔

مصدر لطف و کرم احسانہاست
بشب و روز خوش پناہِ ماست

آپ ﷺ کی ذات مبارک وہ مہربان ذات ہے صرف آپ ﷺ سب پر لطف و کرم کرنے والے ہی نہیں احسان کرنے والے ہیں۔ہمیں تو آپ ﷺ کی ذات سے دن رات مدد اور شفقت میسر ہے۔

گشتہ محمود حب و اخلاقش
نام زین شد محمدؐ پاکش

آپ ﷺ کی ذات بڑی محبت کرنے والی اور عالی اخلاق ہے ان اوصاف حمیدہ کی وجہ سے آپ ﷺ محمود بنے (جس کے گُن گائے جائیں)۔ان اوصاف حمیدہ کی بنا پر بلا شبہ محمد نام کہلائے۔

کرد تصنیف تحفہ میراں
سال طبعش بجستم از دل و جاں

آپ ﷺ نے تحفہ میراں تصنیف فرمائی میں نے اس کی طباعت کا سال دل و جان سے تلاش کیا۔

گفت ہاتف بصدق دِل دانی
واہ کرامات شاہِ گیلانی

میری کاوش کو فرشتے نے دیکھ کر کہا تو نے سچے دل سے اسے پا لیا یہ سب گویا کہ حضرت سیدنا شاہ جیلانی کی کرامات کا مظہر ہے کہ یہ تحفہ منظرِ عام پر آیا۔(مترجم قطع تاریخ ملک محمد اشرف جہلم)

قارئین سے التماس

۱۔ تمام آیات کا ترجمہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ﷺ کے شہرہ آفاق ترجمہ کنزالایمان کے مطابق لکھا گیا ہے۔

۲۔ اہل علم و دانش کسی بھی طرح کی غلطی محسوس کریں تو راہنمائی فرما کر شکرگزاری کا موقع فراہم فرمائیں تا کہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح کی لغزش اور کوتاہی کو معاف فرمائے۔

۳۔ تحفۂ میراں کے جن اشعار کو بطور شرح سیرت مبارکہ میں پیش کیا گیا ہے وہاں صفحہ نمبر نسخہ ۱۹۶۴ء ملک غلام نور اینڈ سنز تاجران کتب شہر جہلم کے مطابق ہے۔

۴۔ تحفۂ میراں کے اشعار میں وقف کی جگہ کامہ (،) لگا دیا گیا ہے اور جہاں ضرورت سمجھی وہاں لفظوں کو اعراب (زیر، زبر اور پیش) سے آراستہ کیا گیا ہے تا کہ قاری کو پڑھنے میں آسانی ہو۔

۵۔ اگرچہ طبع دوم والا نسخہ (در مطبع مصطفائی واقع لاہور طبع شد) جس کے کاتب عبدالغنی ہیں سنِ اشاعت مذکور نہیں ہے مگر طبع اول کے بعد اس مطبع سے چھپا ہوا کوئی دوسرا نسخہ میسر نہیں ہو سکا اس لیے تحقیق کی آسانی کے لیے اس نسخہ کو طبع دوم سمجھا گیا ہے۔ اس نسخہ کا کاتب اور طبع اول کا کاتب ایک ہی ہے۔

۶۔ میاں سید علی صاحب والے نسخہ کو تحقیقی آسانی کے لئے طبع سوئم قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ تحفۂ میراں میں موجود مناقب کے آخر پر بطور تخریج ان کتابوں کے نام مع صفحہ نمبر لکھ دیئے گئے ہیں جن کتب میں یہی مناقب (مفہوماً) بیان ہوئے ہیں۔

۸۔ مناقب غوثیہ کا جہاں بھی حوالہ دیا گیا ہے وہ قلمی فارسی عکسی نسخہ کا صفحہ نمبر ہے جو المکتبۃ النوشاہیہ دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم سے طبع ہوا ہے۔

۹۔ متن کو ممکن حد تک طبع اول، دوم اور سوئم کو مدِنظر رکھتے ہوئے درست کر دیا گیا ہے۔ مزید ممکن حد تک قلمی نسخہ سے بھی استفادہ حاصل کیا گیا ہے مگر پھر بھی کوئی دعوٰی نہیں بلکہ مزید اہل علم سے اصلاح کی گزارش ہے۔

۱۰۔ مشکل الفاظ کے معنی اسی منقبت کے نیچے یا سامنے دے دیئے گئے ہیں مزید کچھ لفظوں کی شرح بھی اسی صفحہ پر حاشیہ کے طور پر دے دی گئی ہے۔

۱۱۔ شخصیات جن کا ذکر مناقب میں کسی حوالہ سے آیا ہے تصوف کی دیگر کتب سے مختصر تعارف لکھ دیا گیا ہے۔

۱۲۔ عربی اور فارسی مناقب و عبارات کا ممکن حد تک اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

۱۳۔ آیات مبارکہ و احادیث مبارکہ کی تخریج کا کام بھی کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ بھی تمام تر عبارتوں کو ممکنہ حد تک باحوالہ ہی لکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور سنِ طباعت و ناشر کا ایڈریس ماخذ، مراجع، کتابیات میں درج کر دیا گیا ہے۔

۱۴۔ مختلف نسخوں میں بعض جگہ پر جہاں لفظوں کا اختلاف دیکھا گیا ہے اُسے نیچے حاشیہ میں اختلاف نسخ کے عنوان سے ذکر کر دیا ہے۔ مگر ترجیح قلمی نسخہ اور طبع اول کو ہی دی گئی ہے۔

۱۵۔ تشریح کے ضمن میں جہاں سیف الملوک کے اشعار کا حوالہ دیا گیا ہے وہاں شعر نمبر سید اجمل حسین میموریل سوسائٹی، لاہور پاکستان، مرتبہ شریف صابر صاحب والے نسخہ مطبوعہ فروری 2002ء کے مطابق ہیں۔

۱۶۔ نبی آخرالزماں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ درود شریف ﷺ کا اضافہ کر دیا ہے تا کہ قاری جب بھی حضور ﷺ کے نام نامی پڑھے تو درود شریف کی برکت حاصل کر لے۔ اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ دیا ہے۔

۱۷۔ آخر پر سی حرفی مقبول کو بھی شامل کر دیا گیا ہے مگر اس سی حرفی کے ساتھ دیگر سی حرفیوں کو مع فرہنگ و شرح انشاء اللہ علیحدہ سے شائع کرنے کا ارادہ ہے جو اللہ کے فضل و کرم سے بہت جلد منظر عام پر آ جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

۱۸۔ تحفۂ میراں کی ہر ایک منقبت کو عنوان دے دیا گیا ہے جسے فہرست میں بالترتیب لکھ دیا گیا ہے جو ایک قاری کے لیے آسانی کا باعث ہوگی کہ کونسی کرامت کس صفحہ پر لکھی گئی ہے۔

۱۹۔ بعض جگہ پر منقبت کے متن میں کسی عبارت یا لفظ کو انڈر لائن (underline) کیا گیا ہے جس سے مراد نیچے دیئے گئے حاشیہ و نوٹ میں لکھی گئی وضاحت کی نشاندہی کرنا ہے تا کہ قارئین کو حاشیہ میں دیئے گئے اختلاف متن اور بعض مشکل الفاظ کی شرح والے متن کو تلاش کرنا آسان ہو جائے۔

۲۰۔ تحفہ میراں کے متن میں بعض جگہ پر لفظ "اوس" قدیم رسم الخط کو برقرار رکھا گیا ہے جس سے مراد "اُس" ہے۔

ازقلم: سگِ میراں
شہباز علی قادری
بمقام پھرا کھٹانہ ڈاکخانہ فتح پور تحصیل و ضلع گجرات
(Ph:03100869616)

کتابیات (تحفۂ میراں)

کَنْزُ الْاِیْمَان فِیْ تَرْجَمَةِ الْقُرْآن — از اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان ﷺ

3- صحیح مسلم — أبو الحسین مسلم بن الحجاج — دار الجیل بیروت

الفیوضات الربانیه فی المآثر والاوٴراد القادریة مرتب سید الحاج اسماعیل بغدادی — مطبع مصطفی البابی الحلبی وأولادہ بمصر

مواہب الدنیہ	شارح بخاری امام قسطلانی ﷺ	فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
عوارف المعارف	شیخ شہاب الدین سہروردی ﷺ	پروگریسو بکس اردو بازار لاہور
تحفۂ میراں (قلمی نسخہ)	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	مملوکہ حسن نواز، مخدومہ امیر جان لائبریری نڑالی
تحفۂ میراں (طبع اوّل)	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	در مطبع مصطفائی واقع لاہور طبع شد سَنِ طباعت ۱۲۹۶ھ بمطابق ۱۸۷۹ء مملوکہ میاں ارشد قادری ذاتی لائبریری جہلم
تحفۂ میراں (سن ندارد)	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	در مطبع مصطفائی واقع لاہور طبع شد مملوکہ میاں ارشد قادری ذاتی لائبریری جہلم
تحفۂ میراں (سن ندارد)	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	قلمی نسخہ عکسی مملوکہ سید امتیاز شاہ صاحب ٹھل
تحفۂ میراں (سن ندارد)	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	میاں سَید علی صاحب کا طبع کروایا ہوا نسخہ
تحفۂ میراں (1964ء)	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	ملک غلام نور اینڈ سنز تاجران کتب جہلم
تحفۂ میراں	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	شوکت بُک ڈپو گجرات
تحفۂ میراں (سن ندارد)	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	میاں سکندر کھڑی شریف کا طبع کروایا گیا نسخہ
تحفۂ میراں (2010ء)	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	چوہدری بُک ڈپو دینہ
تحفۂ میراں	حضرت میاں محمد بخش ﷺ	حضرت میاں محمد بخش ﷺ ریسرچ انسٹیٹیوٹ

حضرت میاں محمد بخش حیاتی تے شاعری — مرتب ڈاکٹر سید اختر جعفری — مقصود پبلشرز جیلانی سنٹر شاہدریاں لاہور

قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ (مترجم) — مرتبہ: از علامہ محمد یحیٰ تاذفی ﷺ — کرماں والا بک شاپ لاہور

قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ (مترجم) — علامہ محمد عبدالستار قادری — ناشر شبیر برادرز لاہور

بہجۃ الاسرار ومعدنُ الانوار (عربی) — امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی ﷺ — دارلکتب العلمیۃ بیروت لبنان

بہجۃ الاسرار ومعدنُ الانوار (مترجم) — امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی ﷺ — مرتبہ: شبیر برادرز لاہور

مناقب غوثیہ (فارسی قلمی عکسی)، شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری احمد آبادی المکتبۃ النوشاھیہ دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم

غبطۃ الناظر فی ترجمہ شیخ عبدالقادر امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر (مترجم) از عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر (مترجم ابو منصور محمد صادق قادری رضوی) از عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ سُنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد

المدینہ لائبریری (دعوت اسلامی آن لائن انٹرنیٹ) پیشکش مجلس (آئی ٹی) دعوت اسلامی

سیرت غوث الثقلین ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

خلاصۃ المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ (مترجم) از امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ تصوف فاؤنڈیشن لاہور

نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ (مترجم) از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر رضی اللہ عنہ (عربی) علامہ محمد بن یحیٰ تاذفی حلبی رحمۃ اللہ علیہ شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر ۱۹۵۶ء

تحفۃ القادریہ (مترجم) سید خیر الدین المعروف شاہ ابو المعالی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

زبدۃ الآثار شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ نبویہ اردو بازار لاہور

سیف الملوک حضرت میاں محمد بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ در مطبع مصفطائی واقع لاہور ۱۲۸۶ھ

سیف الملوک حضرت میاں محمد بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ محکمہ اوقاف آزاد کشمیر دربار کھڑی شریف

شرح تاریخ المعتبر (مترجم) ڈاکٹر الشیخ عبدالرحمن الحنبلی مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور

اخبار الاخیار (مترجم) شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور

الامن والعُلیٰ مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ مونال پبلی کیشنز راولپنڈی

گلدستہ کرامات مفتی غلام سرور قریشی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

گلدستہ کرامات مفتی غلام سرور قریشی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ہیڈ آفس ادارہ نشر واشاعت پیغام جیلاں رائے ونڈ

مناقب وکرامات غوث اعظم رضی اللہ عنہ (گلدستہ کرامات) مفتی غلام سرور قریشی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ النور پبلی کیشنز اردو بازار لاہور

اقتباس الانوار (مترجم) حضرت شیخ محمد اکرم قُدّوسی رحمۃ اللہ علیہ الفیصل ناشران وتاجران کُتب غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

قدم الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ علیٰ رِقاب الاولیاء الاکابر ممتاز احمد چشتی بزمِ سعید جامعہ انوار العلوم نیو ملتان

سفینۃ الاولیاء شہزادہ دارا شِکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نفیس اکیڈیمی اُردو بازار کراچی

خزینۃ الاصفیاء مفتی غلام سرور لاہوری قادری رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ نبویہ اردو گنج بخش روڈ لاہور

جامع کرامات اولیاء (مترجم) امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

طبقات الصوفیہ (مترجم) ابوعبدالرحمٰن محمد بن الحسین السُّلمی رحمۃ اللہ علیہ — ادارہ پیغام القُرآن اردو بازار لاہور

لواقع الانوار (طبقات للشعرانی رحمۃ اللہ علیہ) (مترجم) امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ — نوریہ رضویہ پبلی کیشنز اُردو بازار لاہور

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ — علام ریاست علی مجددی — قادری رضوی کُتب خانہ

مطلع خصوص الکلم فی معانی فصوص الحکم — شیخ داؤد بن محمود القیصری رحمۃ اللہ علیہ — دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان

فیروز اللغات (فارسی، اردو) — مولوی فیروز الدین — فیروز اینڈ سنز لاہور

پنجابی اردو لغت — تنویر بخاری — اردو سائنس بورڈ ۲۹۹ اپر مال لاہور

فرہنگ عامرہ — محمد عبداللہ خان خویشگی — مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور

لغاتِ فارسی — المدینہ کتب خانہ

غوث اعظم رضی اللہ عنہ وتذکرہ مشائخ قادریہ (سادات) اُچ شریف قاضی محمد برخوردار ملتانی — زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور

نفحات الانس (مترجم) — مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ — پروگریسو بکس اردو بازار غزنی سٹریٹ لاہور

شان غوث اعظم رضی اللہ عنہ — قاری ابرار احمد قادری — علی برادران جھنگ بازار فیصل آباد

سبع سنابل (مترجم) — مصنف سید امیر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ — فرید بک سٹال اردو بازار لاہور

مناقب شریف غوثیہ پنجابی منظوم — حسن الدین حسن — مملوکہ ذاتی لائبریری سید نور محمد قادری چک 15 شمالی منڈی بہاؤالدین

مرأۃ الاسرار — مصنف عبدالرحمٰن چشتی — مشتاق بک کارنر لاہور

المکتبۃ الشاملۃ — المکتب التعاونی للدعوۃ بالروضۃ — آن لائن (انٹرنیٹ)

انوار و برکات زیارات عراق — مفتی غلام حسن قادری — اکبر بک سیلرز لاہور

پنجابی کتابیات جلد اول — ڈاکٹر شہباز ملک — اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد ۱۹۹۱ء

تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف (مترجم) — شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی — مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور

تحفۂ رسولیہ معہ کرامت غوثیہ (بُڑھیا کا بیڑا) مترجم — خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری

مکتبہ صدیقیہ جامع مسجد انوار مصطفیٰ ﷺ محلہ رسول پورہ مسلم آباد (تاجپورہ) لاہور

تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان و ہند — مصنف محمد اقبال مجددی — پروگریسو بکس اردو بازار غزنی سٹریٹ لاہور

غوث اعظم رضی اللہ عنہ وتذکرہ مشائخ قادریہ (سادات) اُچ شریف قاضی محمد برخوردار ملتانی — زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور

بُڑھیا کا بیڑا کرامت غوث اعظم رضی اللہ عنہ — مفتی محمد فیض احمد اویسی — اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

الامن والعلیٰ سیدی امام احمد رضا بریلوی مونال پبلی کیشنز راولپنڈی

شیخ مناقب واحوال شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ تألیف علامہ عبدالرحمٰن ابن الجوزی سید احمد شہید اکادیمی کریم پارک لاہور

طبقات الاولیاء (مترجم) ابن ملقن سراج الدین شافعی المصری پروگریسو بکس اردو بازار غزنی سٹریٹ لاہور

جنت میں لے جانے والے اعمال مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) المکتبۃ المدینہ کراچی

The Onlooker's delight by Hafiz ibn e Hajar Asqalani

Necklace of Gems by Yaya Tazfi (English translation by Mukhtar Holland)

published by Al-Baz Publishing Inc Fort Lauderdale Florida(USA)

Ghose ul Azam dastagir by Aziz Urfi

The Sultan of the Saints by Muhammad Riaz Qadri

The Life Personality and writing of Al-Junayd by Ali Hassan

Fusus al-Hikam (The Seals of Wisdon) by Muhi-e-Din Ibn Al Arabi translated by Aisha Bewley

Bezels of Wisdom (Fusus al-Hikam) translated by R.W.J.Austin

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سی حرفی مقبول

تصنیف: حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الف

آ میراں تک حال میں اِس مُشکل سخت محال میں
بِن تیرے اوٹ پناہ ناں میں عاجز اوگنہار دی

ب

بہت ظہیر خوار ہاں سبھ خلقت تھیں بُریار ہاں
میرے جُرم حسابوں باہرے نہیں گِنتر لَکھ ہزار دی

ت

تَک جناب کریم میں دَر ڈَہٹھی آن یتیم میں
رَکھ ہتھ سِرے تے والیا میں بَردی ہاں سرکار دی

ث

ثابت نال یقین میں ہتھ پایا حَبل مَتین میں
چھڈ پلّا نَس ناں خاوندا توڑ آس ناں آسا دار دی

ج

جال ہوس دے پَھسیاں میرے تَن مَن پئیاں رَسیاں
کڈھ مچھی جالوں تڑفدی فِر دَسیں خبر بہار دی

ح

حد ہوئی تاں بولیاں اس مرض گناہوں رولیاں
تُوں آ طبیبا حاذقا کر کاری میں بیمار دی

خ

خاوند مَنوں وساریا میں جتیا پاسا ہاریا
ہُن رنگ گیا بد رنگ ہو جاں مدد ہوئی نہ سار دی

د

دَر دَر مَنگاں بھِکھیا میری بھاء اینویں سی لِکھیا
تُوں شہنشاہ کریم ہیں دیہہ روٹی صبر قرار دی

ذ

ذوقوں دِل بے ذوق ہے گل غفلت سَنّدا طوق ہے
میری ہتھیں پیریں بیڑیاں لاء چابی شوق پیار دی

ر

راہزن نفس شیطان دے جو دُشمن میری جان دے
نِت لُٹن رَخت اَکلیاں کونْ کُوک سُنے لاچار دی

ز

زور تیرے دے مانْ تے ہتھ پایا نفس شیطان تے
کر مدّد شاہ بہادرا تیری تیغ عدوواں مار دی

س

سنگ سہیلی ساتھ ناں اس ندی ڈونگھیری ہاتھ ناں
میں باہیں ترَنْ نہ جان دی کونْ آنے کشتی پار دی

ش

شام پئی دِن ڈُبیا میرا گڈا چِکڑ گُھبیا
سبھ ساتھی شہریں جا وَڑے مینوں آئی رات اُجاڑ دی

ص

صبر تحمل بھجّیا جاں سِر تے بَدل گجّیا
میرے تَن مَن لگی کمینی اس بجلی دے چمکار دی

ض

ضارب آئی گجّ کے تیرے پچھے پئیاں بھج کے
ہُن دئیں نہ قیدیں دُشمناں تینوں قسم سچے ستّار دی

ط

طرف تیری دی اوٹ ہے تیرا نام اساڈا کوٹ ہے
ہر تِیر تَفنگوں گولیوں مینوں راکھی اُس حصار دی

ظ

ظلم کیتا میں آپ تے دِن راتیں پھریوس پاپ تے
اِک گھڑی نہ کیتی بندگی اوس خالق سَرجنہار دی

ع

عرضی ہوئیاں آن کے تیرا سخی دوارہ جان کے
پاء خیر مُسافر منگتے کر پُوری آس بھکھار دی

غ

غم اَلم کمال ہے اِس غم تھیں بدر ہلال ہے
کدی لاء چمکارا مہر دا کھَڑ ظُلمت لیل اندھار دی

ف

فِسق فجور گناہ میں سَبھ کیتی عُمر تباہ میں
ہُن گُذری ہتھ نہ آوندی تَد رو رو آہیں مار دی

ق

قول قدیم بُھلایا چھَڈ یار خَصم گل لایا
میں سُتیاں اندر گندگی تَج سیج سچے دِلدار دی

ک

کرم کریں تاں جیوساں تیرے ہتھوں موہرا پیوساں
میرا شافی اوہ تریاق ہے بِس کھڑسی شیطان مار دی

ل

لئیں خبر بیمار دی نِت تینوں کھلی ونگار دی
دیہہ شربت شوق وصال دا نہیں حاجت عرق انار دی

م

مَنگن ہار جناب تھیں لکھ باہر انت حساب تھیں
سبھ پانْ مُراداں منگیاں میں آس اجے دربار دی

ن

نَشر ہوئیوں وِچ کشورَاں ہر شہراں بحراں لشکراں
شاہ عَرب عَجم عراق دے آ چُمن خاک مزار دی

و

واہ واہ مُرشد پاک تُوں جِند گھولی تیری خاک تُوں
دیہہ ہِک گُھٹ جُھوٹھا اپنا جو سُستی کھڑے خمار دی

ہ

ہول قیامت روز دا اُس مُشکل سِینے سوز دا
جاں نیکی بدی تُلیسنی اوہ اوکھی گھڑی شمار دی

لام

لائیں ڈِھل نہ آوندا میرے عیب نہ دَھر چِت خاوندا
تُوں شہنشاہ کریم ہیں رَکھ عزت میں **کوڑیار** دی

الف

ایتھے اوتھے اَج کل وِچ وطن سَفر وِچ اَگ جَل
میں چاہاں شفاعت مرحمت تُدھ وَلیاں دے سردار دی

ی

یار تیرے ہر کم دا کر آخر چُپ محمدؐ
مَت پڑے ملامت غوغیوں اوہ خاطر نازک یار دی

نوٹ:اس سی حرفی مقبول کی فرہنگ وشرح کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے جو انشاءاللہ بعد میں علیحدہ سے شائع ہوگا

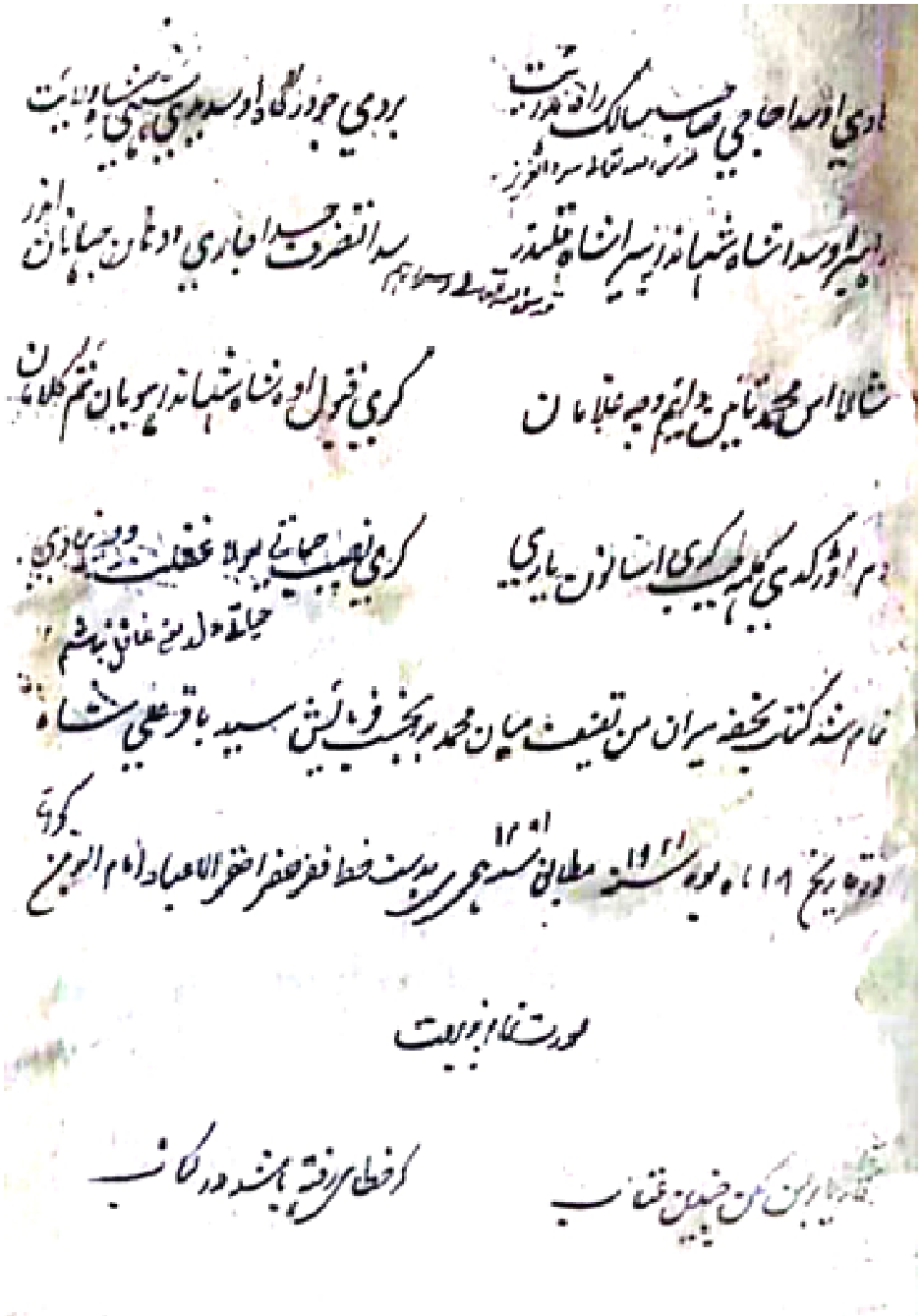

تحفہ میراں کے مخطوطہ کے آخری صفحہ کا عکس

تحفہ میراں کے طبع اول کے سرورق کا عکس

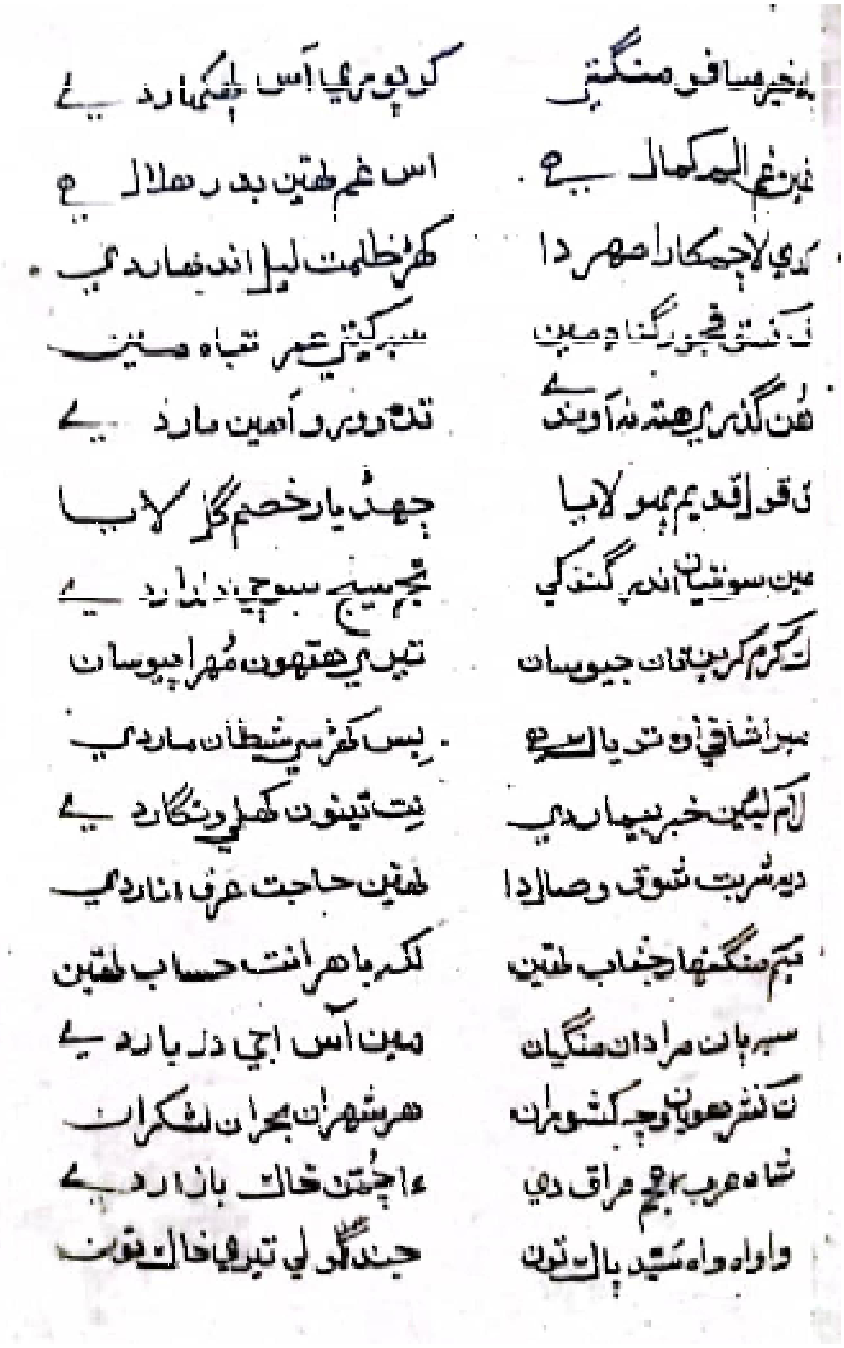

سی حرفی مقبول کے قلمی نسخہ کے ایک صفحہ کا عکس

تحفۂ میراں سے چند اشعار کا انتخاب

ایسا پیر جنہاں دا کامل، تنہاں نوں کی جھورا
تکیہ رکھ محمدؐ اُسدا، نہ کر خطرہ بھورا

جیکر قرب حقانی لوڑیں، بَن جا سگ میراں دا
شیراں اوپر شرف دہراندا، کتّا پیر پیراں دا

کرو نگاہ محمدؐ اوتے، صدقہ نام رسولﷺ
دوہیں جہانیں سایہ تیرا، سر میرے پر جھولی

چُماں چٹاں سر تے رَکھاں، جے لبھن اوہ نعلیناں
تلیؤں خاک اوتاراں، پاواں سرمہ اندر عیناں

نظر جنہاں دی پارس ہووے، سونا کردے وَٹاں
جیکر میراں مِلے محمدؐ، سر صدقے کر سَٹاں

دِیدے میرے کر نعلیناں، ناڑیں ہوون دھاگے
قدم تساڈے اُس وِچ آون، جاناں طالع جاگے

میں کجھ منگ نہ سکاں میراں آپے کرم کماہو
لائق شان اپنی دی مینوں خیر جنابوں پاہو

دم اوڑک دے کلمہ طیب کرے اسانوں یاری
کرے نصیب حیاتی مولیٰ غفلت وِچہ نہ ماری